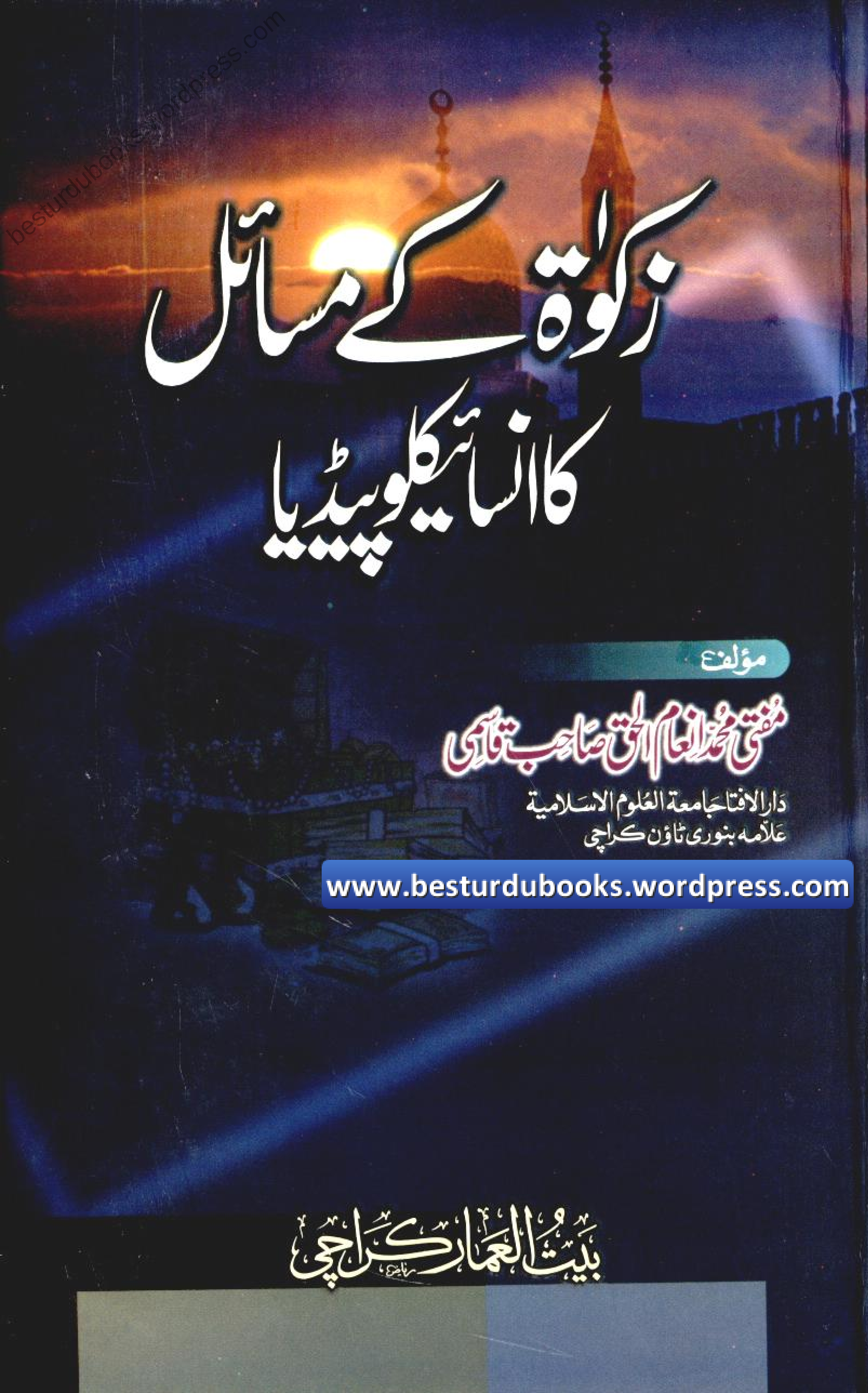

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مُفتی مُحمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتا جامعة العلوم الاسلامية
علامه بنوری ٹاؤن کراچی

بیتُ العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب .... زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف .... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

تخریج .... مفتی نجم الاسلام بلگرامی

سنہ اشاعت .... طبع اول: ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶ء

سرورق .... لومنر گرافکس اردو بازار کراچی

طباعت .... البرکۃ کراچی فون: 2727479

ناشر بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 021-2771568 موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-4914596

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی۔ فون 021-2681361

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-4927159

کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک: ۲، کراچی 021-4992176

مکتبہ البخاری، صابری پارک، لیاری، کراچی۔ فون 021-2520385

مکتبہ ا[illegible]زی دوکان نمبر 2 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل 0320-5015764

فہرست عنوانات

عنوان صفحہ نمبر

- تقریظ ۴۴
- عرض مؤلف ۴۶

(الف)

- آب پاشی میں اکثریت کا اعتبار ہے ۴۷
- آسمانی فیصلہ ۴۷
- آمدنی کافی ہے لیکن مقروض ہے ۴۸
- آمدنی کم ہے ۴۸
- آمدنی معقول ہے ۴۹
- اجارہ کی زمین پر زکوۃ ۴۹
- اجازت کے بغیر زکوۃ ادا کر دی ۵۰
- اجازت لیکر زکوۃ ادا کر دی ۵۰
- اجرت کی رقم ۵۰
- اختتام سال ۵۰
- اخراجات کے پیسے ۵۲
- ادائیگی زکوۃ کی شرطیں ۵۲
- ادویات پر زکوۃ ۵۵
- ادھار کی رقم پر زکوۃ ۵۵
- استاذ کو زکوۃ دینا ۵۶
- استعمال شدہ چیز کو زکوۃ میں دینا ۵۶
- استعمال کی چیز ۵۷

عنوان	صفحہ نمبر
❖ استعمال کی چیزوں میں تجارت کی نیت کی	۵۷
❖ استعمال کے جانور	۵۸
❖ اسٹیشنری	۵۸
❖ اسکول کا سامان زکوۃ سے خریدنا	۵۹
❖ اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگانا	۵۹
❖ اشیاء کی شکل میں زکوۃ دینا	۵۹
❖ اصل اور نفع	۶۰
❖ افطاری میں زکوۃ دینا	۶۰
❖ افیون	۶۱
❖ الات تجارت	۶۱
❖ الائنس موٹرز والی رقم	۶۲
❖ الماس	۶۲
❖ امام کو رسم کے طور پر زکوۃ دینا	۶۳
❖ امام کو زکوۃ دینا	۶۳
❖ امانت کی رقم پر زکوۃ	۶۳
❖ اموال ظاہرہ	۶۵
❖ امیر ہونے کے بعد زکوۃ میں ملی ہوئی چیز استعمال کرنا	۶۶

عنوان	صفحہ نمبر
امین کے لئے زکوۃ کی رقم خرچ کرنا	۶۶
انجمن	۶۷
انجمنوں کو زکوۃ دینا	۶۷
انجمنوں کے ملازمین کو زکوۃ سے تنخواہ دینا جائز نہیں	۶۷
اندازہ سے زکوۃ دینا	۶۸
انشورنس	۶۸
انعام کے نام سے زکوۃ لینا	۶۹
انفرادی ملکیت پر زکوۃ ہے۔	۷۰
انکم ٹیکس	۷۱
اولاد کا نفقہ حوائج اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں	۷۱
اونٹ کی زکوۃ	۷۱
ایصال ثواب کے لئے زکوۃ دینا	۷۲

(ب)

عنوان	صفحہ نمبر
باپ بیٹے نے ملکر پیسہ کمایا	۷۲
باپ کو زکوۃ دینا	۷۳
بارش بند ہو جاتی ہے	۷۳
باغ	۷۴
باغ کی رقم پر زکوۃ	۷۴
بالغ طالب علم کو زکوۃ دینا	۷۴

عنوان	صفحہ نمبر
❖ باندی کو زکوۃ دینا	۷۵
❖ باورچی کی تنخواہ زکوۃ سے دینا	۷۵
❖ بٹائی کی زمین کا عشر	۷۶
❖ بچت سے زیادہ قرض ہے	۷۶
❖ بچہ	۷۶
❖ بچے زیادہ ہیں	۷۸
❖ بدکردار شوہر کی بیوی کو زکوۃ دینا	۷۸
❖ برادری کا زکوۃ کی رقم سے مکان بنا کر تقسیم کرنا	۷۸
❖ برادری کی جماعت کیلئے زکوۃ وصول کر کے سالہا سال رکھ دینا	۷۹
❖ برادری کی جماعت کے ملازمین کو زکوۃ سے تنخواہ دینا	۸۰
❖ برآمد کردہ مال	۸۰
❖ برتن	۸۱
❖ بکریوں کی زکوۃ	۸۲
❖ بلانیت زکوۃ دینا	۸۳
❖ بنی ہاشم	۸۳
❖ بونے سے پہلے عشر دیدیا	۸۴
❖ بھابھی	۸۴
❖ بھاوج	۸۴
❖ بھائی کو زکوۃ دینا	۸۴

عنوان	صفحہ نمبر
❖ بھتیجا	۸۵
❖ بھتیجی	۸۵
❖ بہن کو زکوۃ دینا	۸۵
❖ بہو کو زکوۃ دینا	۸۶
❖ بہو کے زیور کا حکم	۸۶
❖ بھینس کی زکوۃ	۸۷
❖ بُھوسہ	۸۷
❖ بھیڑ کی زکوۃ	۸۸
❖ بیٹے کا نکاح حوائج اصلیہ میں داخل نہیں	۸۸
❖ بیج	۸۸
❖ بے روزگار کو زکوۃ دینا	۸۹
❖ بینک سے حکومت زکوۃ کاٹ لیتی ہے	۸۹
❖ بینک کا سود	۹۰
❖ بینک میں جمع شدہ رقم کی زکوۃ	۹۰
❖ بے نمازی کو زکوۃ دینا	۹۱
❖ بیوپاری کو مال حوالہ کرنا	۹۲
❖ بیوہ برسرروزگار	۹۳
❖ بیوہ کے نابالغ بچوں کو زکوۃ دینا	۹۳
❖ بیوہ مفلوک الحال ہے	۹۳
❖ بیوی صاحب نصاب ہے اور شوہر مقروض ہے	۹۴

عنوان — صفحہ نمبر

- بیوی صاحب نصاب ہے تو شوہر کا حکم ۹۴
- بیوی کو زکوۃ دینا ۹۵
- بیوی کے پہلے شوہر کی اولاد کو زکوۃ دینا ۹۵
- بیوی کے زیورات اور سونا چاندی کا حکم ۹۵
- بیوی کے زیور کی زکوۃ مرد پر نہیں ۹۶

(پ)

- پارسل کے کرایہ میں زکوۃ کی رقم خرچ کرنا ۹۷
- پاگل ۹۸
- پراویڈنٹ فنڈ پر زکوۃ ۹۸
- پرائز بانڈ ۹۹
- پرچون کی زکوۃ ۱۰۰
- پردادا کو زکوۃ دینا ۱۰۱
- پرنٹنگ پریس ۱۰۱
- پرندہ ۱۰۲
- پڑدادی ۱۰۳
- پگڑی کی رقم پر زکوۃ ۱۰۳
- پلاٹ کی زکوۃ ۱۰۵
- پوتی ۱۰۶
- پوتے ۱۰۶

عنوان	صفحہ نمبر
❖ پھل دار درخت	۱۰۶
❖ پھل دار درخت گھر میں	۱۰۷
❖ پھل ظاہر ہونے سے قبل عشر ادا کر دیا	۱۰۷
❖ پھوپھا	۱۰۷
❖ پھوپھی	۱۰۷
❖ پھوپھی کی اولاد	۱۰۷
❖ پیداوار	۱۰۸
❖ پیداوار تلف ہوگئی	۱۰۸
❖ پیٹرول	۱۰۸
❖ پیٹرول پمپ	۱۰۹
❖ پیشگی رقم دے کر زکوۃ کی نیت کرنا	۱۰۹
❖ پیشگی زکوۃ دینا	۱۱۰
❖ پیشہ ور فقیروں کو زکوۃ دینا	۱۱۰

(ت)

عنوان	صفحہ نمبر
❖ تاریخ زکوۃ	۱۱۲
❖ تاریخ یاد نہیں	۱۱۲
❖ تانبا	۱۱۳
❖ تبلیغ میں جانے والے کو زکوۃ دینا	۱۱۳
❖ تجارتی زمین میں کاشت کاری	۱۱۴

عنوان	صفحہ نمبر
❖ تجارت میں نفع وخرچ کی زکوۃ	۱۱۴
❖ تجارتی پلاٹ پر زکوۃ ہے	۱۱۴
❖ تجارتی قرض	۱۱۵
❖ تجارتی مواشی کی زکوۃ	۱۱۵
❖ تجارت کا مال سالہا سال پڑا رہا	۱۱۵
❖ تجارتی مال کی زکوۃ کی شروط	۱۱۶
❖ تجارتی مال کی قیمت کا تعین	۱۱۸
❖ تجہیز و تکفین زکوۃ سے کرنا	۱۱۹
❖ تخمیناً قیمت لگانا	۱۲۰
❖ ترکہ ملنے پر زکوۃ کا حکم	۱۲۰
❖ تمام مصارف میں زکوۃ کی تقسیم	۱۲۱
❖ تمباکو	۱۲۲
❖ تملیک کے بغیر مطبخ سے زکوۃ کا کھانا دینا	۱۲۲
❖ تنخواہ	۱۲۳
❖ تنخواہ کے اضافے کے مطالبے پر زکوۃ دینا	۱۲۳
❖ تنخواہ لاکر والدہ کو دیدی	۱۲۴
❖ تنظیموں کو زکوۃ دینا	۱۲۵
❖ تھوڑی تھوڑی بچت والی رقم	۱۲۵

عنوان صفحہ نمبر

(ٹ)

- ٹکٹ ۱۲۶
- ٹکٹ خرید کر دینا زکوۃ سے ۱۲۷
- تھوڑی تھوڑی کر کے زکوۃ دینا ۱۲۷
- ٹھیکہ دار پر عشر ہے ۱۲۸
- ٹیکس ۱۲۸
- ٹیکس ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوگا ۱۲۹
- تیل ۱۳۰

(ج)

- جانور ۱۳۰
- جانور جنگل میں چریں اور گھر میں بھی ۱۳۱
- جانور سال کے درمیان حاصل ہوا ۱۳۲
- جانور کے بچے ۱۳۳
- جڑاؤ زیورات ۱۳۴
- جسے چاہو دے دو ۱۳۴
- جنگلی جانور ۱۳۵
- جواہرات ۱۳۵
- جواہرات جڑے ہوں ۱۳۶
- جواہرات کے زیورات ۱۳۶

عنوان صفحہ نمبر

- جہاں چاہو خرچ کرو ۱۳۷
- جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین آدمی ۱۳۷
- جہیز کا سامان یا زیور ۱۳۷

(چ)

- چارے ۱۳۸
- چاندی خالص نہیں ہے ۱۳۹
- چاندی کا نصاب ۱۳۹
- چاندی کا نصاب معیار ہے ۱۴۱
- چاندی کے تار ۱۴۲
- چچا ۱۴۲
- چچازاد بھائی ۱۴۲
- چچازاد بہن ۱۴۳
- چچی ۱۴۳
- چندہ کی رقم پر زکوۃ ۱۴۳
- چور کو زکوۃ دینا ۱۴۳

(ح)

- حاجی کو زکوۃ دینا ۱۴۴
- حج کی رقم ۱۴۴
- حج کے لئے جمع کرائی ہوئی رقم پر زکوۃ ۱۴۵

عنوان — صفحہ نمبر

- حج کے لئے جو رقم رکھی ہے ۱۴۶
- حج کے لئے زکوۃ لینا ۱۴۶
- حرام مال حلال مال میں مل گیا ۱۴۶
- حرام مال کی زکوۃ ۱۴۷
- حساب کے بغیر زکوۃ دینا ۱۴۸
- حفاظت کی رقم پر زکوۃ ۱۴۹
- حکومت زکوۃ وصول کرے ۱۴۹
- حکومت نے زکوۃ مصرف پر خرچ نہیں کی ۱۵۰
- حولان حول ۱۵۰
- حیلۂ تملیک ۱۵۱
- حیلہ کرنا ۱۵۱
- حیلہ میں تملیک شرط ہے ۱۵۲
- حیلہ میں شرط لگانا ۱۵۳
- حیوانات کے متعدد نصاب ۱۵۳

(خ)

- خادم کو زکوۃ دینا ۱۵۳
- خادمہ کو زکوۃ سے زیور دینا ۱۵۴
- خاص آدمی کو زکوۃ دینے کے لئے وکیل بنانا ۱۵۴
- خاص ضرورت کے لئے رقم جمع کی ۱۵۴
- خالو ۱۵۵

عنوان	صفحہ نمبر
❖ خالو کی اولاد	۱۵۵
❖ خالہ	۱۵۵
❖ خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۵
❖ خانقاہ کی تعمیر زکوۃ سے کرنا	۱۵۶
❖ خچر	۱۵۶
❖ خراج	۱۵۷
❖ خورد ونوش کا سامان دینا	۱۵۷
❖ خون دینا زکوۃ کی مد سے	۱۵۷
(د)	
❖ دادا کو زکوۃ دینا	۱۵۸
❖ دادی کو زکوۃ دینا	۱۵۸
❖ داماد کو زکوۃ دینا جائز ہے	۱۵۸
❖ درزی کی مشین	۱۵۸
❖ دعوت	۱۵۹
❖ دعوت دیکر کھلانا	۱۵۹
❖ دفینہ مل گیا	۱۵۹
❖ دکان ختم کرنے کی صورت میں زکوۃ	۱۶۰
❖ دکان کا حساب اب تک نہ ہوا	۱۶۱
❖ دکان کی زکوۃ	۱۶۱
❖ دلالی کی اجرت	۱۶۳

صفحہ نمبر

عنوان

❖ دلہن کو سسرال والوں نے جو زیور دیا ۱۶۳
❖ دواخانہ کی زکوۃ ۱۶۴
❖ دوا دینا غریبوں کو ۱۶۵
❖ دوائی کی زکوۃ ۱۶۵
❖ دودھ پینے کے لیے جانور رکھا ہے ۱۶۶
❖ دودھ والے جانور ۱۶۶
❖ دوران سال جو مال حاصل ہو ۱۶۷
❖ دوسرے شہر میں زکوۃ بھیجنا ۱۶۸
❖ دوسرے کو اپنی زکوۃ ادا کرنے کا حکم دینا ۱۶۸
❖ دہشت گرد ۱۶۹
❖ دین ضعیف ۱۶۹
❖ دین قوی ۱۷۰
❖ دین متوسط ۱۷۰
❖ دینی کتابیں بطور زکوۃ تقسیم کرنا ۱۷۱
❖ دینی مصلحت کے لئے حیلہ کرنا ۱۷۲
❖ دیوالیہ ہو گیا ۱۷۲
❖ دینی مدارس کو زکوۃ دینا ۱۷۴

(ڈ)

❖ ڈاکٹری فیس ۱۷۴
❖ ڈاکو نے زکوۃ کی رقم چھین لی ۱۷۵

عنوان	صفحہ نمبر
❖ ڈائمنڈ	۱۷۶
❖ ڈرافٹ سے زکوۃ بھیجنا	۱۷۷
❖ ڈرافٹ کا خرچہ زکوۃ سے کرنا	۱۷۸
❖ ڈرائی کلین	۱۷۸
❖ ڈگری کے ذریعہ جو مال ملے	۱۷۹
❖ ڈیری فارم	۱۷۹
❖ ڈیزل	۱۸۰
❖ ڈیکوریشن پر زکوۃ	۱۸۰
(ذ)	
❖ ذاتی استعمال	۱۸۰
❖ ذاتی مکان	۱۸۱
(ر)	
❖ راستہ کی تعمیر میں زکوۃ دینا	۱۸۱
❖ ردی چیز زکوۃ میں دینا	۱۸۲
❖ رسالہ جاری کرانا زکوۃ کی رقم سے	۱۸۲
❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کو زکوۃ دینا	۱۸۳
❖ رشتہ دار مسکین کو زکوۃ دینا	۱۸۳
❖ رشوت کے مال پر زکوۃ	۱۸۴
❖ رضاعی اولاد کو زکوۃ دینا	۱۸۵

عنوان	صفحہ نمبر
رضاعی رشتہ دار	۱۸۵
رضاعی والدین کو زکوۃ دینا	۱۸۵
رقم پیشگی (ایڈوانس) کی زکوۃ	۱۸۵
رقم ورثاء کے لئے جمع کی	۱۸۶
رمضان میں زکوۃ ادا کرنا	۱۸۶
روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے	۱۸۷
روپے کی زکوۃ	۱۸۸
روزمرہ کی آمدنی پر زکوۃ	۱۸۹
رہائشی پلاٹ کو باغ بنا دیا	۱۹۰
رہن کی رقم	۱۹۰

(ز)

عنوان	صفحہ نمبر
زانیہ کو زکوۃ دینا	۱۹۱
زائد دی گئی رقم کو آئندہ سال کی زکوۃ میں شمار کرنا	۱۹۱
زبرجد	۱۹۱
زبردستی زکوۃ وصول کرنا	۱۹۱
زبردستی صاحب نصاب سے زکوۃ وصول کرنا	۱۹۲
زراعت کے لئے رکھے ہوئے جانور	۱۹۲
زرضمانت کا حکم	۱۹۳
زکوۃ اتنی دینا کہ صاحب نصاب بن جائے	۱۹۳

عنوان	صفحہ نمبر
❖ زکوۃ ادا کرنے کی ایک صورت	۱۹۴
❖ زکوۃ ادا کرنے میں دیر کرنا	۱۹۴
❖ زکوۃ ادا کئے بغیر مر گیا	۱۹۵
❖ زکوۃ انشورنس ہے	۱۹۶
❖ زکوۃ ٹیکس نہیں	۱۹۷
❖ زکوۃ جس کو دی گئی اس کا ہدیہ قبول کرنا	۱۹۷
❖ زکوۃ دوسرے عنوان سے دینا	۱۹۷
❖ زکوۃ دیتے وقت کیا کہے	۱۹۸
❖ زکوۃ دے کر احسان جتلانا	۱۹۸
❖ زکوۃ دینا جائز ہے	۱۹۸
❖ زکوۃ دینے کے لئے شوہر کی اجازت	۱۹۹
❖ زکوۃ دی یا نہیں شک ہو جائے	۲۰۰
❖ زکوۃ زیادہ ادا کرنا	۲۰۰
❖ زکوۃ سے بچنے کے لئے مال کا ہبہ کرنا	۲۰۱
❖ زکوۃ سے تنخواہ دینا	۲۰۱
❖ زکوۃ سے روزینہ مقرر کرنا	۲۰۲
❖ زکوۃ سے کسی کا قرض ادا کرنا	۲۰۲
❖ زکوۃ کا عملی ثبوت	۲۰۳
❖ زکوۃ فرض ہونے کے بعد مقروض ہو گیا	۲۰۳
❖ زکوۃ کا ثبوت	۲۰۳

عنوان	صفحہ نمبر
❖ زکوۃ کا حساب	۲۰۴
❖ زکوۃ کا حکم	۲۰۵
❖ زکوۃ کا علم	۲۰۵
❖ زکوۃ کا مستحق کون ہے	۲۰۵
❖ زکوۃ کا معنی	۲۰۶
❖ زکوۃ کا مقصد	۲۰۷
❖ زکوۃ کا مکان ان شرائط کے ساتھ دینا	۲۰۷
❖ زکوۃ کس قسم کے مال پر فرض ہے	۲۰۸
❖ زکوۃ کس کو دے	۲۰۹
❖ زکوۃ کو رمضان تک روکنا	۲۱۱
❖ زکوۃ کو زکوۃ کہہ کر دینا	۲۱۳
❖ زکوۃ کی ادیگی میں تاخیر کرنا	۲۱۳
❖ زکوۃ کیا کہہ کر دے	۲۱۴
❖ زکوۃ کی تشہیر کرنا	۲۱۴
❖ زکوۃ کی تعریف	۲۱۵
❖ زکوۃ کی رقم الگ کر کے فوت ہو گیا	۲۱۵
❖ زکوۃ کی رقم پر زکوۃ	۲۱۶
❖ زکوۃ کی رقم تملیک کے بغیر فقراء کے فائدہ کیلئے خرچ کرنا	۲۱۶
❖ زکوۃ کی رقم چوری ہو گئی	۲۱۷
❖ زکوۃ کی رقم دوسری جگہ بھیجنے کا خرچہ	۲۱۷

عنوان	صفحہ نمبر
❖ زکوۃ کی رقم دینے میں اختیار ہے	۲۱۸
❖ زکوۃ کی رقم سے کارخانہ لگانا	۲۱۸
❖ زکوۃ کی رقم سے مکان بنا کر غریب کو دینا	۲۱۸
❖ زکوۃ کی رقم سے مکان بنا کر کرایہ پر دینا	۲۱۹
❖ زکوۃ کی رقم کو اپنے استعمال میں لانا	۲۱۹
❖ زکوۃ کی رقم سے غریبوں کو تجارت کرانا	۲۱۹
❖ زکوۃ کی رقم سے قرض دینا	۲۲۰
❖ زکوۃ کی رقم سے مہینہ مقرر کر دینا	۲۲۰
❖ زکوۃ کی رقم غریبوں کو قرض کے طور پر دے کر تجارت کرانا	۲۲۱
❖ زکوۃ کی رقم کو فقراء کے لئے آمدنی کا ذریعہ بنانا	۲۲۱
❖ زکوۃ کی رقم میں کمیشن دینا	۲۲۱
❖ زکوۃ کی رقم سے حج کرانا	۲۲۲
❖ زکوۃ کی شرح میں تبدیلی کرنا	۲۲۳
❖ زکوۃ کی کتابیں مطالعہ کے لئے رکھنا	۲۲۳
❖ زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے غیر مسلم کا فارم بھرنا	۲۲۴
❖ زکوۃ کے فوائد	۲۲۵
❖ زکوۃ کے مکان کی آمدنی سے تنخواہ دینا	۲۲۸
❖ زکوۃ لینے والے کے لئے شرائط	۲۲۹
❖ زکوۃ مالی عبادت ہے	۲۲۹
❖ زکوۃ میل ہے	۲۳۰

عنوان	صفحہ نمبر
زکوة میں تاریخ کا اعتبار ہے	۲۳۲
زکوة میں دی ہوئی اپنی چیز خریدنا	۲۳۲
زکوة میں کس قیمت کا اعتبار ہے	۲۳۳
زکوة میں قمری سال کا اعتبار ہے	۲۳۳
زکوة میں کیسے جانور لئے جائیں	۲۳۴
زکوة میں مال دیا جائے یا اس کی قیمت	۲۳۵
زکوة میں نہ دینے کی سزا قبر میں	۲۳۶
زکوة واجب ہونے کے بعد فوت ہوگیا	۲۳۶
زکوة واجب ہونے کے لئے سال گذرنے کی حکمت	۲۳۷
زکوة وصول کرنے کے لئے جانے کی فضیلت	۲۳۸
زکوة ہر سال واجب ہے	۲۳۹
زلزلہ زدگان کو زکوة دینا	۲۴۰
زمرد	۲۴۱
زمین بٹائی پر دیدی	۲۴۱
زمین کرایہ پر چڑھادی	۲۴۲
زمین کو فصل کے ساتھ فروخت کردیا	۲۴۲
زیور	۲۴۳
زیور کی زکوة	۲۴۴

(س)

عنوان	صفحہ نمبر
سابقہ زمانہ کی زکوة کی مقدار معلوم نہیں	۲۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
❖ سارا مال خیرات کر دیا	۲۴۷
❖ ساس	۲۴۷
❖ سالانہ جو غلہ بچے	۲۴۸
❖ سال بھر جو خرچ ہوا	۲۴۸
❖ سال پورا ہو	۲۴۸
❖ سال پورا ہونے سے پہلے جو روپے خرچ ہو گئے	۲۴۹
❖ سال شمار کرنے کا اصول	۲۴۹
❖ سال کا شمار	۲۵۱
❖ سال کے آخر میں پیسہ کم ہو گیا	۲۵۲
❖ سال کے درمیان میں جو اضافہ ہوا	۲۵۲
❖ سال مکمل ہونے کے بعد مال ختم ہو گیا	۲۵۳
❖ سال مکمل ہونے کے بعد مال کم ہو گیا	۲۵۳
❖ سالہ سالی	۲۵۳
❖ سامان تجارت	۲۵۴
❖ سائمہ جانور	۲۵۵
❖ سرکاری مدارس میں زکوۃ دینا	۲۵۶
❖ سسر کو زکوۃ دینا	۲۵۷
❖ سفراء کے ہاتھ سے زکوۃ کی رقم ضائع ہو گئی	۲۵۷
❖ سفید پوش	۲۵۸
❖ سفید پوش کو زکوۃ دینا	۲۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
❖ سفیر کا زکوۃ کی رقم استعمال کرنا	۲۵۹
❖ سفیر کا زکوۃ کی رقم تبدیل کرنا	۲۵۹
❖ سفیر کی تنخواہ زکوۃ سے دینا	۲۵۹
❖ سوال کرنے والے کو دینا	۲۵۹
❖ سوتیلا	۲۶۰
❖ سوتیلی والدہ کو زکوۃ دینا	۲۶۰
❖ سوتیلے بھائی بہن	۲۶۱
❖ سوتیلے ماں باپ	۲۶۱
❖ سود کی رقم پر زکوۃ	۲۶۱
❖ سود کی رقم سے زکوۃ ادا کرنا	۲۶۲
❖ سودے کے بعد پیشگی رقم کا حکم	۲۶۳
❖ سونا	۲۶۳
❖ سونا خالص نہیں	۲۶۶
❖ سونے اور چاندی کی اہمیت	۲۶۷
❖ سونے، چاندی کے نصاب میں تفاوت کیوں؟	۲۶۸
❖ سونے کی زکوۃ کس ریٹ پر دی جائے	۲۶۸
❖ سیدہ عورت کی اولاد کو زکوۃ دینا	۲۶۹
❖ سید کا قرض زکوۃ سے ادا کرنا	۲۶۹
❖ سید کو اضطراری حالت میں زکوۃ دینا	۲۶۹
❖ سید کو غلطی سے زکوۃ دیدی	۲۷۰

عنوان	صفحہ نمبر
سید کو زکوۃ دینا	۲۷۰
سید کی بیوی کو زکوۃ دینا	۲۷۱
سید کی زکوۃ سید کو	۲۷۲
سید کی مدد	۲۷۲
سید کے لئے زکوۃ ناجائز ہونے کی وجہ	۲۷۲
سید مشہور ہے	۲۷۴
سید مشہور ہے شجرۂ نسب نہیں	۲۷۴
سیلاب زدگان کو زکوۃ دینا	۲۶۹
سیونگ سرٹیفکیٹ	۲۷۶

(ش)

عنوان	صفحہ نمبر
شادی پر زیور ملا	۲۷۷
شادی شدہ عورت کو زکوۃ دینا	۲۷۷
شادی کے بعد سے زکوۃ ادا نہیں کی	۲۷۸
شادی کے لئے رقم جمع کی	۲۷۸
شاگرد کو زکوۃ دینا	۲۷۹
شاہراہ عام کی تعمیر میں زکوۃ دینا	۲۷۹
شبہ کے باوجود زکوۃ دینا	۲۷۹
شرائط زکوۃ	۲۸۰
شرائط وجوب زکوۃ	۲۸۲
شوہر اور بیوی کا حساب الگ الگ ہے	۲۸۳

عنوان — صفحہ نمبر

- شوہر کو زکوۃ دینا ۲۸۴
- شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد کو زکوۃ دینا ۲۸۵
- شوہر کی زکوۃ ادا کرنا بیوہ پر لازم نہیں ۲۸۵
- شہد ۲۸۵
- شیعہ کا زکوۃ دینا ۲۸۶
- شیئرز پر زکوۃ ۲۸۶
- شیئرز کی زکوۃ کیسے ادا کرے ۲۸۸
- شیئرز کے اصل اور نفع دونوں پر زکوۃ ہے ۲۸۹

(ص)

- صاحب نصاب کب ہوا معلوم نہیں ۲۸۹
- صاحب نصاب مقروض ہے ۲۹۰
- صحن میں باغ لگایا ۲۹۱
- صدقہ چھپا کر دے ۲۹۱
- صنعت پر زکوۃ ۲۹۱
- صنعت وحرفت سیکھنے والے کو زکوۃ دینا ۲۹۲
- صنعتی اوزار ۲۹۲
- صنعتی اوزاروں کا حکم ۲۹۳

(ض)

- ضائع شدہ مال کی زکوۃ ۲۹۳

عنوان — صفحہ نمبر

❖ ضرورت اصلیہ ۲۹۴
❖ ضرورت سے زائد مکان ۲۹۵
❖ ضروری اشیاء خریدنے کے لئے رقم جمع کی ۲۹۶
❖ ضروریات کے لئے رکھی ہوئی رقم کا حکم ۲۹۶

(ط)

❖ طالب علم ۲۹۷
❖ طالب علم کا سوال کرنا ۲۹۸
❖ طالب علم کو زکوۃ دینا ۲۹۸

(ع)

❖ عامل زکوۃ کیلئے ہدیہ قبول کرنا ۲۹۹
❖ عاملین زکوۃ ۳۰۰
❖ عاملین زکوۃ کو زکوۃ سے تنخواہ دینا ۳۰۰
❖ عاملین کا فقراء کے وکیل ہونے کی وجہ ۳۰۱
❖ عذاب ۳۰۲
❖ عرف ۳۰۲
❖ عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کیا ۳۰۳
❖ عشر ادا کرنے کے بعد زکوۃ ۳۰۳
❖ عشر ان چیزوں پر واجب ہے ۳۰۴
❖ عشر اور خرچہ ۳۰۵

عنوان	صفحہ نمبر
❖ عشر ساقط	۳۰۵
❖ عشر سے پہلے خرچہ وضع کرنا	۳۰۶
❖ عشر کا حساب کب سے	۳ ۶
❖ عشر کا ضامن	۳۰۷
❖ عشر کا مصرف	۳۰۷
❖ عشر کا مفہوم	۳۰۸
❖ عشر کا نصاب	۳۰۸
❖ عشر کے مستحق	۳۰۹
❖ عشر معاف نہیں ہوتا	۳۰۹
❖ عشر مقروض پر	۳۱۰
❖ عشر موت سے ساقط نہیں ہوتا	۳۱۰
❖ عشر میں قیمت دینا	۳۱۰
❖ عشر نہ نکالنے والا گناہ گار ہے	۳۱۰
❖ عشر واجب ہونے کی شرطیں	۳۱۱
❖ عطر	۳۱۳
❖ عورت زکوۃ کہاں سے دے	۳۱۴
❖ عیدی زکوۃ سے دینا	۳۱۵

(غ)

عنوان	صفحہ نمبر
❖ غربت کا حل	۳۱۵
❖ غریب امیر ہو گیا	۳۱۶

عنوان	صفحہ نمبر
❖ غریب کو کرایہ کے بغیر زکوۃ کی نیت سے رکھنا	۳۱۶
❖ غریب کی شادی میں زکوۃ دینا	۳۱۷
❖ غریب کے مکان کی مرمت زکوۃ کی رقم سے کرانا	۳۱۸
❖ غریب مدرس کی زکوۃ کی رقم سے امداد کرنا	۳۱۸
❖ غریب مریض	۳۱۹
❖ غریب مہتمم کیلئے مدرسہ کی زکوۃ استعمال کرنا	۳۲۰
❖ غریبوں کی تعلیم کے لئے زکوۃ دینا	۳۲۰
❖ غش (کھوٹ)	۳۲۱
❖ غصب کے مال پر زکوۃ	۳۲۱
❖ غفلت	۳۲۲
❖ غفلت کی وجہ سے زکوۃ نہیں دی	۳۲۲
❖ غلام کو زکوۃ دینا	۳۲۳
❖ غیر مستحق زکوۃ لیکر مستحق کو نہیں دے سکتا ہے	۳۲۳
❖ غیر مستحق کو زکوۃ دیدی گئی	۳۲۴
❖ غیر مسلم سے زکوۃ کی تقسیم	۳۲۴
❖ غیر مسلم فقیروں کو زکوۃ دینا	۳۲۵
❖ غیر ممالک کے مسلمانوں کو زکوۃ دینا	۳۲۶
(ف)	
❖ فاسق کو زکوۃ دینا	۳۲۷
❖ فرشتے کی دعا	۳۲۷

عنوان	صفحہ نمبر
❖ فرضیت زکوۃ	۳۲۷
❖ فرضی مدرسہ	۳۲۸
❖ فرق عشر اور خراج میں	۳۲۹
❖ فرق عشر اور زکوۃ میں	۳۲۹
❖ فروخت نہ ہونے والی چیز زکوۃ میں دینا	۳۳۰
❖ فقراء کی مشکلات کا حل	۳۳۰
❖ فقیر	۳۳۱
❖ فقیر سمجھ کر زکوۃ دیدی لیکن بعد میں معلوم ہوا وہ مالدار ہے	۳۳۱
❖ فقیر کمانے پر قادر ہے	۳۳۱
❖ فقیر کو زکوۃ میں ملی ہوئی چیز مالدار کے لئے کھانا	۳۳۲
❖ فقیروں کا احسان	۳۳۲
❖ فکسڈ ڈپازٹ پر زکوۃ	۳۳۳
❖ فلاحی ادارے زکوۃ کے مالک نہیں	۳۳۴
❖ فلاحی ادارے کی ذمہ داری	۳۳۴
❖ فلاحی ادارے میں زکوۃ دینا	۳۳۴
❖ فوجی کو زکوۃ دینا	۳۳۵
❖ فیس میں زکوۃ دے کر واپس لینا	۳۳۶
❖ فیکٹری بند ہوگئی	۳۳۶

(ق)

❖ قادیانی کو زکوۃ دینا	۳۳۷

عنوان	صفحہ نمبر
قبرستان قبضہ کرنے کے لئے زکوۃ دینا	۳۳۷
قبرستان کے لئے زکوۃ دینا	۳۳۸
قبرستان کے لئے زکوۃ سے زمین خریدنا	۳۳۸
قحط سالی	۳۳۹
قران شریف زکوۃ کی رقم سے تقسیم کرنا	۳۳۹
قرض	۳۳۹
قرض	۳۴۰
قرض ادا کرنے کے لئے زکوۃ دینا	۳۴۲
قرض بتلا کر زکوۃ دینا	۳۴۳
قرض تھوڑا تھوڑا وصول ہو	۳۴۳
قرض جو دیا گیا ہے اسکی زکوۃ	۳۴۴
قرض حسنہ کی زکوۃ	۳۴۵
قرض دی ہوئی رقم میں زکوۃ کی نیت کرنا	۳۴۵
قرض قسطوں میں وصول ہو	۳۴۶
قرض کو زکوۃ میں وضع کرنا	۳۴۶
قرض کی زکوۃ کس پر	۳۴۷
قرض کے نام سے زکوۃ دینا	۳۴۸
قرض لیکر تجارت کی	۳۴۸
قرض لیکر کاروبار کیا	۳۴۹
قرض مانگا زکوۃ دیدی	۳۴۹

عنوان صفحہ نمبر

- قرض معاف کرنے پر زکوۃ کا حکم ۳۴۹
- قرض معاف کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی ۳۵۰
- قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو ۳۵۱
- قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے طلبہ کو زکوۃ دینا ۳۵۲
- قیدیوں کو زکوۃ دینا ۳۵۲
- قیدیوں کی رہائی کے لئے زکوۃ دینا ۳۵۳
- قیمت ۳۵۴
- قیمت بڑھ کر نصاب کو پہنچ گئی ۳۵۵
- قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ دی ۳۵۵
- قیمت فروخت پر زکوۃ ہے ۳۵۶
- قیمت فروخت کا اعتبار ہے ۳۵۷

(ک)

- کارخانہ ۳۵۸
- کارخانہ کی مشین ۳۵۹
- کاشت ۳۶۰
- کافر کو غلطی سے زکوۃ دیدی ۳۶۰
- کافروں کی تعلیم گاہوں میں زکوۃ دینا ۳۶۱
- کان ۳۶۱
- کانسی ۳۶۲
- کپڑا ۳۶۲

عنوان	صفحہ نمبر
❖ کپڑے	۳۶۳
❖ کتابیں زکوۃ کی رقم سے خرید کر وقف کرنا	۳۶۳
❖ کراکری پر زکوۃ	۳۶۴
❖ کرایہ	۳۶۴
❖ کرایہ پر چلانے کے لئے مکان خریدا	۳۶۵
❖ کرایہ پر استعمال ہونے والا سامان	۳۶۵
❖ کرایہ پر دینے کے لئے سامان خریدا	۳۶۶
❖ کرایہ پر مخصوص ہے	۳۶۶
❖ کرایہ کی رقم پیشگی دیدی	۳۶۶
❖ کفن میں زکوۃ صرف کرنا	۳۶۷
❖ کمپنی میں رقم جمع کی	۳۶۷
❖ کمپنیوں کی زکوۃ	۳۶۸
❖ کمیشن پر زکوۃ کا چندہ وصول کرنا	۳۶۸
❖ کنگن آگ کے پہنائے جائیں گے	۳۶۹
❖ کنویں کی کھدوائی میں زکوۃ لگانا	۳۷۰
❖ کولڈ اسٹور	۳۷۰
❖ کھاد	۳۷۱
❖ کھانا پکا کر کھلانا	۳۷۱
❖ کھڑے کھیت کو فروخت کر دیا	۳۷۲
❖ کھوٹ	۳۷۲

عنوان	صفحہ نمبر
❖ کھیت	۳۷۳
❖ کھیت کی قیمت پر زکوۃ	۳۷۳
❖ کیش کا نصاب	۳۷۴

(گ)

عنوان	صفحہ نمبر
❖ گارمنٹس	۳۷۵
❖ گاڑی	۳۷۵
❖ گاڑی خریدنے کے لئے رقم جمع کی ہے	۳۷۷
❖ گاڑی کے کرایہ کی رقم پر زکوۃ	۳۷۷
❖ گائے کی زکوۃ	۳۷۷
❖ گدھا	۳۷۹
❖ گذشتہ زمانے کا عشر	۳۸۰
❖ گذشتہ سالوں کی زکوۃ	۳۸۰
❖ گذشتہ سال کی زکوۃ ادا نہیں کی	۳۸۱
❖ گروی رکھی ہوئی چیز کی زکوۃ	۳۸۲
❖ گفٹ کے نام سے زکوۃ دینا	۳۸۲
❖ گنجا سانپ	۳۸۲
❖ گھاس	۳۸۳
❖ گھٹتی بڑھتی رقم کا حکم	۳۸۳
❖ گھر کا سامان	۳۸۴
❖ گھر کے مصارف وغیرہ	۳۸۴

عنوان — صفحہ نمبر

- گھوڑا ۳۸۵
- گیس ۳۸۵

(ل)

- لاوارث میت کے لئے چندہ کرنا ۳۸۶
- لڑکی کو زکوۃ دینا ۳۸۶
- لڑکی کے لئے سونا وغیرہ خریدا ۳۸۶
- لڑکیوں کا نکاح حوائج اصلیہ میں داخل ہے ۳۸۷
- لڑکی کو شادی میں دینے کے لئے سامان خرید کے رکھا ۳۸۸
- لڑکی کے لئے زیور بنا کر رکھا ۳۸۸
- لڑکیوں کے نام سونا کر دیا ۳۸۹
- لڑکے کو زکوۃ دینا ۳۹۰
- لکڑیاں ۳۹۱
- لوہا ۳۹۱

(م)

- ماسی ۳۹۲
- مال پر زکوۃ کب فرض ہوتی ہے ۳۹۲
- مال تجارت ۳۹۳
- مال تجارت کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ ۳۹۳
- مال تجارت میں قیمت خرید یا لاگت کا حساب ۳۹۵

عنوان	صفحہ نمبر
❖ مال جہاں ہے وہاں کی قیمت کا اعتبار ہے	۳۹۵
❖ مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوۃ دینا	۳۹۶
❖ مالدار بیوی کا شوہر	۳۹۶
❖ مالدار تھا فقیر ہو گیا	۳۹۶
❖ مالدار ضرورت مند کو زکوۃ دینا	۳۹۷
❖ مالدار فقیر کو زکوۃ دینا	۳۹۸
❖ مالدار فقیر ہو گیا	۳۹۸
❖ مالدار کتنا خرچ کریں	۳۹۹
❖ مالدار کو زکوۃ دینا	۳۹۹
❖ مالدار کی اولاد	۴۰۰
❖ مالدار کی بیوی کو زکوۃ دینا	۴۰۰
❖ مالدار کے نابالغ بچوں کو زکوۃ دینا	۴۰۰
❖ مالدار کے والدین	۴۰۱
❖ مالدار ہونے کی امید پر پیشگی زکوۃ دیدی	۴۰۱
❖ مال کی سپلائی پر زکوۃ	۴۰۱
❖ مالدار کے مال سے اجازت کے بغیر زکوۃ لینا	۴۰۲
❖ مال دوسرے کے قبضہ میں رہا	۴۰۲
❖ مال ضمار	۴۰۳
❖ مالک کو اطلاع دیئے بغیر زکوۃ دیدی	۴۰۳
❖ مالک ہونا	۴۰۴

bestudubooks.wordpress.com

عنوان	صفحہ نمبر
❖ مال کیسا دے زکوۃ میں	۴۰۵
❖ مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے	۴۰۶
❖ مال محفوظ	۴۰۷
❖ مال مخلوط	۴۰۸
❖ مال مشترکہ کی زکوۃ	۴۰۹
❖ مال ہلاک ہو جاتا ہے	۴۰۹
❖ ماموں	۴۱۰
❖ ماموں کی اولاد	۴۱۰
❖ ماں سید ہے	۴۱۰
❖ ماں کو زکوۃ دینا	۴۱۰
❖ مبلغین کو زکوۃ کی رقم سے وظائف دینا	۴۱۱
❖ متروکہ مال کی زکوۃ ورثاء پر ہے	۴۱۱
❖ مٹی کا تیل	۴۱۲
❖ مجاہد	۴۱۲
❖ مجاہدین کو دہشت گرد کہنا	۴۱۳
❖ مجاہدین کو زکوۃ دینا	۴۱۴
❖ مجنون	۴۱۵
❖ مچھلی	۴۱۵
❖ مچھلی کا فارم	۴۱۶
❖ مختلف مدات کا روپیہ یکجا جمع کرنا	۴۱۶

عنوان	صفحہ نمبر
مخلوط النسل جانور	۴۱۶
مدارس کے سفراء عاملین میں داخل نہیں	۴۱۸
مدارس کے طلباء زیادہ مستحق ہیں	۴۱۸
مدرسہ کی تعمیر زکوۃ کی رقم سے	۴۲۰
مدرسہ کی تعمیر میں زکوۃ دینا	۴۲۰
مدرسہ کے بقاء کے لئے زکوۃ لینا	۴۲۱
مدرسہ کے روپے کا حکم	۴۲۱
مدرسہ میں زکوۃ کی مد نہیں	۴۲۱
مدرسین کی تنخواہ زکوۃ سے دینا	۴۲۱
مدفون رقم کا حکم	۴۲۲
مدرسہ میں زکوۃ کی رقم جمع ہے	۴۲۲
مدہوش	۴۲۳
مذہب کے لحاظ کے بغیر زکوۃ دینا	۴۲۳
مرتد کو زکوۃ دینا	۴۲۳
مرجان	۴۲۴
مردہ کا قرض زکوۃ سے ادا کرنا	۴۲۴
مرغی فارم	۴۲۵
مزدوری	۴۲۶
مساجد پر قبضہ واگذار کرانے کے لئے زکوۃ دینا	۴۲۷
مسافر پر زکوۃ	۴۲۷

عنوان	صفحہ نمبر
❖ مسافر خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگانا	۴۲۷
❖ مسافر کو زکوۃ دینا	۴۲۸
❖ مستحق آدمی کو پیشگی زکوۃ دی اور وہ بعد میں مستحق نہ رہا	۴۲۸
❖ مستحق رشتہ دار کو زکوۃ دینے میں دہرا ثواب	۴۲۹
❖ مستحق طلباء کی آمد کی امید پر زکوۃ لینا	۴۲۹
❖ مستحق کو زکوۃ دے کر غیر مستحق پر خرچ کروانا	۴۳۰
❖ مستحق کی تصدیق کرنا	۴۳۰
❖ مستحق کے حالات کی تفتیش ضروری نہیں	۴۳۱
❖ مستحق ہے یا نہیں معلوم نہیں اس کو زکوۃ دینا	۴۳۲
❖ مسجد کی تعمیر میں زکوۃ صرف کرنا	۴۳۲
❖ مسجد کے لئے حیلۂ تملیک کرنا	۴۳۲
❖ مسجد میں زکوۃ دینا	۴۳۳
❖ مسجد کی تعمیر زکوۃ کی رقم سے	۴۳۳
❖ مسکین	۴۳۳
❖ مسلمانوں کی زمین	۴۳۵
❖ مشترکہ مال پر زکوۃ	۴۳۵
❖ مشک	۴۳۶
❖ مشینری	۴۳۷
❖ مصنوعی اعضاء پر زکوۃ	۴۳۷
❖ مضاربت والے کاروبار کی زکوۃ	۴۳۸

عنوان	صفحہ نمبر
❖ مطلقہ بیوی کو زکوۃ دینا	۴۳۹
❖ معمولی آمدنی والے کو زکوۃ دینا	۴۳۹
❖ مفقود مال کا حکم	۴۴۰
❖ مقدمہ کرنے کے بعد رقم وصول ہوئی	۴۴۱
❖ مقدمہ میں زکوۃ دینا	۴۴۲
❖ مقروض پر زکوۃ	۴۴۲
❖ مقروض تاجر کو زکوۃ دینا	۴۴۳
❖ مقروض کو زکوۃ دے کر اپنا قرض وصول کرنا	۴۴۴
❖ مقروض منکر ہو گیا	۴۴۵
❖ مقروض نے قرض کی رقم کی زکوۃ دیدی	۴۴۵
❖ مکان	۴۴۶
❖ مکان خریدنے کے بعد فروخت کرنے کا ارادہ کیا	۴۴۷
❖ مکان خریدنے کے بعد رقم جمع کی	۴۴۷
❖ مکان کا سودا کیا رقم ادا کردی	۴۴۸
❖ مل	۴۴۸
❖ ملازمین کو زکوۃ کا کھانا دینا	۴۴۹
❖ ملاوٹی اشیاء	۴۴۹
❖ ملحد کو زکوۃ دینا	۴۵۰
❖ ممانی	۴۵۰
❖ منت کی رقم	۴۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
منافع	۴۵۱
منکر زکوۃ کا حکم	۴۵۲
منی آرڈر سے زکوۃ بھیجنا	۴۵۳
منی آرڈر فیس	۴۵۴
موبائل فون	۴۵۴
موت کے معاوضہ پر دیت کی رقم ملی	۴۵۵
موتی	۴۵۵
موذن کو زکوۃ دینا	۴۵۶
مونگا	۴۵۷
مہتمم طلباء کا وکیل ہے	۴۵۷
مہتمم یا اس کے نائب سے زکوۃ کی رقم گم ہوگئی	۴۵۷
مہر	۴۵۸
مہر کی رقم کو شوہر اپنے نصاب سے وضع کرے یا نہ کرے	۴۵۹
مہر میں ملی ہوئی زمین کا حکم	۴۶۱
مہر والی عورت کو زکوۃ دینا	۴۶۱
مہر وصول نہیں ہوا	۴۶۲
مہر میں جو زیور دیا گیا	۴۶۲
میت کے مال سے زکوۃ وصول کرنا	۴۶۳
مینڈھے کی زکوۃ	۴۶۳

عنوان — صفحہ نمبر

(ن)

- نابالغ طالب علم ۴۶۴
- نابالغ کو زکوۃ دینا ۴۶۴
- ناجائز اولاد کو زکوۃ دینا ۴۶۵
- ناجائز کاموں میں خرچ کرنے والے فقیروں کو زکوۃ دینا ۴۶۵
- نانا ۴۶۶
- نانی کو زکوۃ دینا ۴۶۶
- ناواقف کو زکوۃ کی تقسیم کا ذمہ دار بنانا ۴۶۶
- نسل حاصل کرنے کے لئے جانور رکھا ہے ۴۶۷
- نشہ کے عادی کو زکوۃ دینا ۴۶۷
- نصاب پر اضافہ ہوا ۴۶۸
- نصاب پورا نہیں ہے ۴۶۹
- نصاب کا معنی ۴۷۰
- نصاب کا وزن ۴۷۰
- نصاب کا وزن اور مقدار ۴۷۱
- نصاب کی مقدار ہمیشہ کے لئے ہے ۴۷۳
- نصاب متعدد ہے ۴۷۳
- نقد رقم ۴۷۴
- نگ ۴۷۴
- نمک ۴۷۴

عنوان — صفحہ نمبر

❖ نواسی کو زکوۃ دینا ۴۷۵
❖ نواسے کو زکوۃ دینا ۴۷۵
❖ نہروں کی کھدوائی میں زکوۃ لگانا ۴۷۶
❖ نیت ۴۷۶

(و)

❖ والدین نے لڑکی کو زیور دیا ۴۸۰
❖ والدین کو جو رقم دی ۴۸۰
❖ وجہ تسمیہ ۴۸۱
❖ وکیل اپنا نائب بنا سکتا ہے؟ ۴۸۱
❖ وکیل اپنے ذی رحم رشتہ دار کو زکوۃ دے سکتا ہے ۴۸۱
❖ وکیل بنانا زکوۃ میں ۴۸۲
❖ وکیل خود زکوۃ لے سکتا ہے ۴۸۲
❖ وکیل زکوۃ کا مستحق ہے ۴۸۳
❖ وکیل کا زکوۃ کی رقم سے کوئی چیز خرید کر دینا ۴۸۳
❖ وکیل کا زکوۃ کی رقم میں ردوبدل کرنا ۴۸۳
❖ وکیل کے پاس سے زکوۃ کی رقم ضائع ہوگئی ۴۸۵
❖ وکیل کے لئے موکل کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملانا ۴۸۵
❖ وکیل نے ابتک زکوۃ ادا نہیں کی موکل کا انتقال ہوگیا ۴۸۶
❖ وقف شدہ زمین ۴۸۷
❖ وقف کا مال ۴۸۷

- وقف کے جانور کا حکم ۴۸۸

(ہ)

- ھبہ کے مال کی زکوۃ ۴۸۸
- ہدیہ کے نام سے زکوۃ دینا ۴۸۹
- ہر سال حساب کرنا ۴۸۹
- ہسپتال قائم کرنا زکوۃ سے ۴۹۰
- ہسپتال کی تعمیر زکوۃ کی رقم سے ۴۹۰
- ھنڈی کا خرچہ زکوۃ سے ادا کرنا ۴۹۰
- ہیرا ۴۹۱

(ی)

- یاقوت ۴۹۱
- یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگانا ۴۹۲
- یتیم خانہ کی تعمیر زکوۃ سے ۴۹۲
- یتیم خانہ کے ملازم کی تنخواہ زکوۃ سے دینا ۴۹۲
- یتیم خانہ میں زکوۃ دینا ۴۹۳
- یتیم کو زکوۃ دینا ۴۹۳

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، **مثل امتی مثل المطر لایدری أوله خیر أم آخره** یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دور اول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مدد وحمایت تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متأخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں

آنے والوں کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کردیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال زکوۃ کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالی ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبد المجید دین پوری

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷/۴/۱۴۲۷ھ۔۶۔۵۔۲۰۰۶ء

عرض مؤلف

زکوۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، صاحب نصاب لوگوں کے لئے سالانہ ڈھائی فیصد بطور زکوۃ نکالنا فرض ہے، زکوۃ نکالنے سے باقی ساڑے ستانوے فیصد مال پاک ہوجاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اس مال کی حفاظت ہوتی ہے اور غریبوں کا گھر آباد رہتا ہے اور ان کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہیں، اور فرشتے بھی ایسے لوگوں کے مالوں میں اضافہ ہونے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

اور زکوۃ نہ دینے سے مال ہلاک ہوجاتا ہے، کبھی آگ لگ جاتی ہے، کبھی ڈاکہ پڑتا ہے، کبھی چوری ہوجاتی ہے، کبھی کہیں رکھ کر بھول جاتا ہے، کبھی سیلاب کی نذر ہوجاتا ہے، کبھی زلزلہ میں تباہ وبرباد ہوجاتا ہے، کبھی ایسے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، اور کبھی مال میں بے برکتی پیدا ہوجاتی ہے، اور ایسے لوگوں کے مال تباہ وبرباد ہونے کیلئے آسمان کے فرشتے بددعا کرتے ہیں اور آسمان سے بارش بند ہوجاتی ہے قحط پڑتا ہے جانور کیا انسان تک ہلاک ہوجاتے ہیں، اکثر ایسے لوگ یا ان کی اولاد ایک نہ ایک دن غریب وفقیر بن کر در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

اور آخرت کا عذاب الگ ہے، کسی کا مال زہریلا سانپ بن کر اس کو کاٹے گا کسی کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کرکے اس کے جسم کو داغا جائے گا اس میں سستی وغفلت دنیا آخرت دونوں اعتبار سے تباہی اور بربادی ہے، اور مسائل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے عمل کرنا مشکل ہوتا ہے، ساتھ ساتھ وقت اور فرصت نہ ہونے کی وجہ سے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا بھی دشوار ہوتا ہے، اس لئے بندہ نے زکوۃ کے ضروری ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے آسان الفاظ میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ مسائل نکالنے اور سمجھنے میں دشواری نہ ہو، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور آخرت میں نجات کا ذریعہ اور وسیلہ بنائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ ومفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/ ۵

۵/۴/۱۴۲۷ھ ۔۴ ۔۵ ۔۲۰۰۶ء

(الف)

آب پاشی میں اکثریت کا اعتبار ہے

اگر کسی زمین کی آب پاشی کچھ بارش کے پانی اور کچھ کنویں کے پانی وغیرہ سے ہو تو اس میں اکثر کا اعتبار کیا جائے گا، اگر بارش کے پانی سے زیادہ سیراب کیا گیا ہے تو دسواں حصہ، اور اگر کنویں وغیرہ کے پانی سے زیادہ سیراب کیا گیا تو بیسواں حصہ عشر ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر دونوں برابر ہیں تو آدھی پیداوار کا دسواں حصہ اور آدھی پیداوار کا بیسواں حصہ عشر دینا لازم ہوگا۔ (۱)

آسمانی فیصلہ

انسان کی مادی ضرورتوں کا تعلق مادی چیزوں سے ہے اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ مادی اسباب ووسائل تمام انسانوں میں برابر تقسیم نہ کئے جائیں بلکہ کچھ لوگوں کو زندگی کے وسائل اور اسباب معاش اس قدر فراوانی سے دیئے جائیں کہ ان کی ضروریات زندگی سے بہت زیادہ ہوں اور کچھ لوگوں کو اسباب معاش میں سے اتنا کم حصہ ملے کہ وہ اپنی روزانہ ضروریات بھی آسانی سے پوری نہ کرسکیں، قرآن مجید میں ہے:

نحن قسمنا بينهم معيشتهم في الحيوة الدنيا (سورة زخرف ، آيت نمبر: ۳۲)

ترجمہ: ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے اسباب معاش ان کے درمیان تقسیم کردیئے

---

(۱) وما سقته السماء أوسقي سيحا ففيه العشر، ومايسقى بغرب أودالية أوسانية ففيه نصف العشرواذا سقي في بعض السنة سيحا وفي بعضها بآلة فالمعتبرهوالأغلب .(الفتاوى التاتارخانية ج:۲ص:۳۲۶ كتاب العشر) شامي ج:۲ص:۳۲۸ ايچ ايم سعيد كمپني ، هنديه ج:۱ص:۱۸۶ الباب السادس في زكاة الزرع والثمارط:رشيديه ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۸ باب العشرط:ايچ ايم سعيد)

ہیں اور بعض کو بعض پر بدرجہا فائق بنایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا تابعدار بنالیتا ہے۔

دنیا کا نظم ونسق قائم رکھنے اور توازن برقرار رکھنے کیلئے یہ تفاوت ضروری ہے ورنہ نظام عالم درہم برہم ہوجائے گا۔

لیکن اللہ تعالی نے مالدار اور غریبوں میں تفاوت کر کے فریقین کو ان کے حال پر آزاد نہیں چھوڑا بلکہ اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ:

وفی أموالهم حق معلوم للسآئل والمحروم.

(سورۃ المعارج، آیت نمبر: ۲۴)

ترجمہ: ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم لوگوں کے لئے حصہ مقرر ہے۔

یعنی مالداروں کے مالوں میں فقیروں اور غریبوں کا حصہ مقرر ہے، جو مالدار فقیروں کا حصہ ان کو نہیں دیتا وہ غاصب اور ظالم ہے۔

آمدنی کافی ہے لیکن مقروض ہے

اگر کسی آدمی کی آمدنی کافی ہے، لیکن وہ مقروض ہے، اور خرچہ زیادہ ہونے کی وجہ سے قرض ادا کرنے پر قادر نہیں، تو اس کو قرض ادا کرنے کیلئے زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

آمدنی کم ہے

اگر کسی آدمی کی آمدنی مثلاً پانچ ہزار (۵۰۰۰) ہے، اور اپنا گھر بھی ہے، لیکن خرچ پانچ ہزار سے زیادہ ہے، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) ومدیون لایملك نصابا فاضلا عن دینه. (تنویر الابصار مع رد المحتار، کتاب الزکاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۴۳ ط: سعید. وکذا فی الفتاوی الهندیة کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، رشیدیه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۱ باب المصرف ط: سعید)

(۲) والحاصل ان النصاب قسمان موجب للزکاة وهو النامی الخالی عن الدین وغیر موجب لها وهو غیره فإن کان مستغرقا بالحاجة لمالکه اباح اخذها والاحرمه (ردالمحتار کتاب الزکاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۳۹، ط: ایچ ایم سعید)

آمدنی معقول ہے

☆...... جس شخص کی ماہوار آمدنی معقول ہے، لیکن سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار جمع نہیں رہتی، اور اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی، ایسے شخص کو زکوۃ یا صدقہ دینا درست ہے اور اس کو لینا بھی جائز ہے۔ (۱)

☆...... جس شخص کی ماہوار آمدنی معقول ہے، اور سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار رقم جمع رہتی ہے تو وہ صاحبِ نصاب ہے، ایسے آدمی کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

اجارہ کی زمین پر زکوۃ

اگر زمین اجارہ پر لی گئی ہے، اور ہر سال کی اجرت معین کر کے، چند سال کی اجرت پیشگی ادا کردی ہے تو یہ درست ہے، اور اجرت ادا کرنے والے پر اس رقم کی زکوۃ دینا واجب نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) ومنها كون المال فاضلا عن الحاجة الاصلية لان به يتحقق الغناء ومعنى النعمة و هوالتنعم وبه يحصل الاداء عن طيب النفس اذا المال المحتاج اليه حاجة اصلية لايكون صاحبه غنيا عنه ولايكون نعمة. (بدائع الصنائع، كتاب الزكاة، فصل واما الشرائط التى ترجع الى المال ج۲ص:۹۱ ط:داراحياء التراث العربى، بيروت، هنديه ج:۱ص:۱۷۳ كتاب الزكاة ط:رشيديه، كوئٹه، البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۶ كتاب الزكاة ط:سعيد ودرمع الرد ج:۲ص:۲۶۲ كتاب الزكاة ط:سعيد)

(۲) ولايجوزدفع الزكاة الى من يملك نصابا اى مال كان دنانيراودراهم اوسوائم أوعروضا للتجارة أولغيرالتجارة فاضلا عن حاجته فى جميع السنة. (الفتاوى الهنديه، كتاب الزكاة الباب السابع فى المصارف ج:۱ص:۱۸۹، البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۴ باب المصرف ط:سعيد)

(۳) فتاوى دارالعلوم ديوبند ج:۶ص:۳۳۳دارالاشاعت، نظيره: فيجب الأجرلدارقبضت ولم تسكن لوجود تمكنه من الانتفاع، وهذا اذا كانت الاجارة صحيحة. الدرالمختارشامى ج:۶ص:۱۱)

وفى المحيط معزيا الى الجامع: رجل له الف درهم لامال له غيرها استاجربها دارا عشر سنين لكل سنة مائة، فدفع الالف ولم يسكنها حتى مضت السنون والدارفى يد الآجرزكى =

اجازت کے بغیر زکوۃ ادا کردی

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی زکوۃ اپنی طرف سے ادا کردی تو دوسرے آدمی کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اگر وہ بعد میں اجازت بھی دیدے تب بھی درست نہیں، اور جتنی رقم اس کی طرف سے دی ہے اس کو بھی وصول کرنے کا حق نہیں کیونکہ اس میں دوسرے آدمی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ (۱)

اجازت لیکر زکوۃ ادا کردی

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی زکوۃ اسکی اجازت یا حکم سے ادا کردی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

اجرت کی رقم

''مزدوری'' کے لفظ کو دیکھیں دونوں کا حکم برابر ہے۔

اختتام سال

چاند کے حساب سے سال ختم ہونے پر صاحب نصاب آدمی کے پاس جتنا مال ہوگا اس پر زکوۃ واجب ہوگی، مثلاً کسی صاحب نصاب آدمی کا سال یکم محرم سے شروع

= الآجر فی السنة الأولی عن تسعمائة ،لأنه ملك الالف بالتعجيل. (البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۰۳)

(۱) ولوتصدق عن غيره بغيرامره فان تصدق بمال نفسه جازت الصدقة عن نفسه ولاتجوز عن غيره وان اجازه ورضی به. (بدائع الصنائع ،كتاب الزكاة فصل واما شرائط الركن ج:۲ ص: ٤١ ،ط: سعيد ردالمحتار ج۲ ص: ۲٦۹ ط: سعيد. البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۱۰ ط: سعيد)

(۲) ان الزكوة عبادة عند نا والعبادة لاتتأدى إلا باختيار من عليه اما بمباشرته بنفسه أو بأمره، وإنابته غيره ، فيقوم النائب مقامه ، فيصير هو مؤديا بيد النائب ، (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۵۳ ایچ ایم سعید ،البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۱۰ كتاب الزكاة ط: سعيد درمع ردالمحتار ج:۲ ص: ۲٦۸ ط: سعيد)

ہوتا ہے، تو اگلے سال یکم محرم کو اس کا سال مکمل ہوگا اس وقت اس کے پاس جتنا مال ہوگا اس پر زکوۃ ادا کرے۔ (۱)

اور سال کے دوران جو مال آتا رہا اس پر سال گذرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا، بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہوگا، اس پورے سرمایہ پر زکوۃ واجب ہو جائے گی۔ خواہ اسکے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

مثلاً کسی ''صاحب نصاب'' آدمی کی ملکیت میں سال کے شروع میں پانچ لاکھ کی رقم تھی اور سال کے اختتام کے وقت دس لاکھ کی رقم ہوگئی تو دس لاکھ کی رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکال کر ادا کرنا لازم ہوگا صرف پانچ لاکھ سے زکوۃ نکالنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

اگر سال کے شروع میں پانچ لاکھ کی رقم تھی لیکن گیارہویں مہینے میں مزید پانچ لاکھ کی رقم آ گئی تو کل دس لاکھ پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، یہ نہیں کہا جائے گا کہ گیارہویں مہینے میں آنے والی رقم پر تو پورا سال نہیں گذرا لہذا مزید گیارہ مہینے گذرنے کے بعد زکوۃ ادا کرے یہ درست نہیں بلکہ شروع سال کے پانچ لاکھ پر سال پورا ہونے کی وجہ سے گویا کہ گیارہویں مہینے میں آنے والی رقم پر بھی سال پورا ہوگیا اور سب پر زکوۃ واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) وفی القنیة العبرة فی الزکاة للحول القمری. (البحرالرائق، کتاب الزکاة ج:۲ ص:۲۰۳، هندیه ج:۱ ص:۱۷۵ ط:رشیدیه کوئٹه، ردالمحتار ج:۲ ص:۲۵۹ کتاب الزکاة ط:سعید)

(۲) والمستفاد ولوبهبة اوارث وسط الحول یضم الی نصاب من جنسه فیزکیه بحول الاصل. قوله الی النصاب قید به لانه لوکان النصاب ناقصا وکمل بالمستفاد فان الحول ینعقد علیه عند الکمال. (الفتاوی الشامیة، کتاب الزکاة باب زکوة الغنم ج:۲ ص:۲۸۸ ط:سعید البحرالرائق ج:۲ ص:۲۲۲ فصل فی الغنم ط:سعید هندیه ج:۱ ص:۱۷۵ ط: رشیدیه کوئٹه بدائع ج:۲ ص:۱۳ فصل اماالشرائط التی ترجع الی المال ط:سعید)

اخراجات کے پیسے

☆...... سالانہ یا ماہانہ اخراجات کی رقم پر زکوۃ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں۔ (۱)

☆...... اخراجات سے زائد رقم اگر نصاب کے برابر ہے تو اس پر سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

ادائیگی زکوۃ کی شرطیں

☆...... زکوۃ کی رقم، چیز یا مال مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوۃ دینے کی نیت ہو یعنی دل میں یہ نیت اور ارادہ ہو کہ میں زکوۃ ادا کر رہا ہوں۔ (۳)

یا زکوۃ کی نیت سے رقم، چیز یا مال کو الگ کیا گیا ہو، چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوۃ دینے کی نیت نہ بھی ہو تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

☆...... اگر کسی مالدار آدمی نے فقیر کو رقم وغیرہ دیتے وقت زکوۃ کی نیت نہیں کی اور پہلے سے رقم وغیرہ کو زکوۃ کی نیت سے الگ بھی نہیں کیا تو بعد میں نیت کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

ہاں اگر دی ہوئی رقم فقیر کے پاس موجود ہے اب تک خرچ نہیں کی اور رقم دینے

---

(١) وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها فى شرح المجمع لابن الملك بمايدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا اوتقديرا فالثانى كا لدين والاول كالنفقة ،(البحرالرائق ،كتاب الزكاة ج:٢ص:٢٠٦ ،درمع الردج:٢ص:٢٦٢ ط: سعيد، هنديه ج:١ص:١٧٣ ط:رشيديه ،بدائع ج:٢ص:١١ ط:سعيد)

(٢) وشرط وجوبها العقل والبلوغ والاسلام والحرية وملك نصاب حوّلى فارغ عن الدين و حوائجه الاصلية نام ولوتقديرا .(البحرالرائق، كتاب الزكاةج:٢ص:٢٠٢ الدرالمختارمع الرد ج:٢ص:٢٥٨ ط:سعيد ،هنديه ج:١ص:١٧٣ ط:سعيد بدائع:٢ ص:١١ ط:سعيد)

(٣ ـ ٤) واماشرط ادائها فنية مقارنة للاداء أولعزل ماوجب .(عالمگيرى ج:١ص:١٧٠ كتاب الزكاة ،بدائع الصنائع ج:٢ص:٤٠ شامى ج:٢ص:٢٦٨ ،البحرالرائق ج:٢ص:٢١٠ ط:سعيد)

والے نے دل میں زکوۃ کی نیت کی تو نیت صحیح ہو جائے گی اور زکوۃ ادا ہو جائے گی، دوبارہ زکوۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر فقیر نے وہ رقم خرچ کر دی تو اب زکوۃ کی نیت درست نہیں ہوگی، رقم دینے والے کے لیے دوبارہ زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر کسی آدمی نے زکوۃ کی نیت سے رقم الگ کر کے کسی وکیل کو دیدی تو وکیل کے لئے زکوۃ تقسیم کرتے وقت زکوۃ کی نیت کرنا لازم نہیں ہوگا چاہے وکیل زکوۃ کی نیت کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆...... زکوۃ کی رقم یا مال جس مستحق کو دیا جائے اس کو بلاعوض مالک بنا کر قبضہ میں دینا ضروری ہے۔ (۳)

☆...... بلاعوض مالک بنا کر زکوۃ نہ دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی مثلا تنخواہ میں زکوۃ دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) وإذا دفع إلى الفقيربلانية ثم نواه عن الزكاة ،فان كان المال قائما فى يد الفقراء أجزأه وإلا فلا،عالمگيرى ج:۱ص:۱۷۱).

(۲) والمعتبرفى الدفع نية الآمرحتى لودفع خمسة الى رجل وامره ان يدفعها الى الفقيرعن زكاة ماله فدفع ولم تحضره النية عند الدفع جازلان النية انما تعتبر من المؤدى والمؤدى هوالآمرفى الحقيقة .(بدائع الصنائع ،كتاب الزكاة فصل واماشرائط الركن ج:۲ص:۴۰ ط: سعيد ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۱۰ ط:سعيد).وتعتبرنية الموكل فى الزكاة دون الوكيل، (عالمگيرى ج:۱ص:۱۷۱ ردالمحتارج:۲ص: ۲۶۹ ط:سعيد)

(۳) هى تمليك المال من فقيرمسلم غير هاشمى ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى ،(البحرالرائق ،كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۱ط:سعيد ،هنديه ج:۱ص:۱۷۰ ط:رشيديه درمع الردج:۲ص؛۲۵۷،۲۵۸،ط:سعيد)

(۴) دفع الزكاة الى صبيان اقاربه برسم عيد أو إلى مبشرأومهدى الباكوة جازإلااذا نص على التعويض .قوله الااذا نص على التعويض ......اذا نص على التعويض يصيرعقد معاوضة . (فتاوى شامى ،كتاب الزكاة ،قبيل باب صدقة الفطرج:۲ص:۳۵۶ ط:سعيد. عالمگيرى ج:۱ص:۱۹۰،ط:رشيديه ،تاتارخانية ج:۲ص:۲۷۸،من توضع الزكاة فيه، ادارة القرآن)

☆......اگر فقیروں کو اپنے گھر میں بلا کر کھانا کھلائیں گے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی ہاں اگر کھانا فقیروں کو دے کر اختیار دیدیں جو چاہیں کریں، جہاں چاہیں کھائیں اور زکوۃ کی نیت کرے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆...... نصاب کا مال اپنی اصلی ضرورتوں سے زائد ہو، جو مال اپنی اصلی ضرورتوں کے لئے ہو اس پر زکوۃ فرض نہیں، پہننے کے کپڑے، رہنے کا گھر، اور سواری کی گاڑی اور گھر کے استعمال کے فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، استری، صوفے، الماری، مطالعہ کی کتب، وہ دکان اور آفس جس میں بیٹھ کر تجارت کرتا ہے، اسکی چار دیواری زمین اور صوفے وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆......مال اپنے یا اپنے وکیل کے قبضے میں ہو۔ (۳)

☆......اس مال میں کوئی دوسرا حق نہ ہو مثلاً عشر یا خراج واجب نہ ہو۔ (۴)

---

(۱) فلو اطعم يتيما ناويا الزكوة لايجزيه الاإذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض .(الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۵۷ . ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة ، درمختارشامی :ج:۲ص:۳٤٤ البحر الرائق ج:۲ص:۲٤۳،۲۰۱ ،بدائع ج:۲ص:۳۹)

(۲) قوله وملك نصاب حولی فارغ عن الدين وحوائجه الاصلية نام ولوتقديرا .... وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها فی شرح المجمع لابن الملك بمايدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا اوتقديرا فالثانی كالدين والاول كالنفقة ودورالسكنی وآلات الحرب والثياب المحتاج اليها لدفع الحر اوالبرد و كالآت الحرفة وأثاث المنزل ودواب الركوب وكتب العلم لاهلها .(البحرالرائق كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۲تا۲۰٦ ،ردالمحتار ج۲ص:۲٦۲ ،هنديه ج:۱ص:۱۷۳ ط:رشيديه)

(۳) لان يد نائبه كيده كذا فی معراج الدراية ،البحرالرائق كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۳) (ومنها الملك التام) وهوما اجتمع فيه الملك واليد ، واما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض ، أووجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لاتجب فيه الزكاة .عالمگيری ج:۱ص:۱۷۲ ،بدائع ج:۲ص:۹ ،سعيد ردالمحتار ج:۲ص:۲۵۹ط : سعيد)

(٤) (فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد) سواء كان لله كزكاة وخراج ،الدرالمختاروفی الشامية :(قوله وخراج)فی البدائع :وقالوا دين الخراج يمنع وجوب الزكاة لأنه يطالب به ، وكذا إذا صارالعشردينا فی الذمة ،بأن أتلف الطعام العشری صاحبه الخ شامی ج:۲ ص:۲٦۱، هنديه ج:۱ص:۱۷۳ ط:رشيديه)

ادویات پر زکوۃ

☆......دکان میں موجود ادویات پر زکوۃ لازم ہے۔ (۱)

☆......اور ادویات کی وہ قیمت لگائی جائے گی جو زکوۃ نکالتے وقت بازار میں ان کی قیمت ہے، اسی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوۃ دی جائے گی۔ (۲)

☆......ادویات کی دکان میں ادویات کی قیمت اور آمدنی دونوں سے زکوۃ نکالنا لازم ہے۔ (۳)

☆......اندازہ سے زکوۃ نکالنا کافی نہیں پورا حساب کر کے زکوۃ نکالے ورنہ زکوۃ باقی رہ جانے کی صورت میں آخرت میں گرفت ہوگی اور آخرت میں حساب و کتاب اندازہ سے نہیں ہوگا ایک ایک پیسے کا حساب ہوگا۔ (۴)

ادھار کی رقم پر زکوۃ

اگر ادھار کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو وصول ہونے کے بعد

---

(۱) الزکوۃ واجبة فی عروض التجارة کائنة ماکانت اذا بلغت قیمتها نصابا من الورق والذهب . (الفتاوی الهندیه کتاب الزکاة الباب الثالث الفصل الثانی فی العروض ج:۱ ص:۱۷۹، بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۰، فصل فی اموال التجارة ط:سعید. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۸ باب زکاة المال ط:سعید. ردالمحتار ج:۲ ص:۲۸۸ باب زکاة المال)

(۲) (قوله وهو الأصح)أی کون المعتبر فی السوائم یوم الاداء اجماعا هو الأصح فإنه ذکر فی البدائع أنه قیل أن المعتبر عنده فیها یوم الوجوب ، وقیل یوم الأداء ، وفی المحیط :یعتبر یوم الاداء بالاجماع وهو الأصح ، فهو تصحیح للقول الثانی الموافق لقولهما، وعلیه فاعتبار یوم الاداء یکون متفقا علیه عنده وعندهما شامی ج:۲ ص:۲۸٦ البحر ج:۲ ص:۲۲۱ فصل فی الغنم بدائع ج:۲ ص:۲۲ ط:سعید. هندیه ج:۱ ص:۱۸۰)

(۳) والمستفاد ولو بهبة أو ارث وسط الحول یضم إلی نصاب من جنسه فیزکیه بحول الاصل ، شامی ج:۲ ص:۲۸۸)

(٤) تجب فی کل مائتی درهم خمسة دراهم وفی کل عشرین مثقال ذهب نصف مثقال الخ ، عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۸، البحر ج:۲ ص:۲۲۲ وردالمحتار ج:۲ ص:۲۸۸، بدائع ج:۲/ ۱۳)

زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر ادھار کی رقم وصول ہونے میں چند سال کا عرصہ گذر گیا تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

استاذ کو زکوۃ دینا

اگر استاذ غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو شاگرد کے لئے استاذ کو زکوۃ دینا جائز ہے، محض استاذ اور شاگرد کا تعلق زکوۃ دینے کے لئے مانع نہیں ہے۔ بلکہ مستحق استاذ کو زکوۃ دینے کا ثواب زیادہ ملے گا تا کہ وہ بے فکر ہو کر کام کر سکے۔ (۲)

استعمال شدہ چیز کو زکوۃ میں دینا

اگر کوئی شخص استعمال شدہ چیز زکوۃ میں دینا چاہے تو اس قیمت کے حساب سے دینے کی گنجائش ہوگی جس قیمت پر وہ بازار میں فروخت ہوگی۔

مثلاً صاحب نصاب نے ایک قیمتی جوڑا خریدا ہے جس کی قیمت دس ہزار (۱۰،۰۰۰) تھی اب استعمال کے بعد اگر اس کو بازار میں فروخت کرے گا تو بازار والے دو ہزار (۲۰۰۰) روپے میں لیں گے تو دو ہزار قیمت کے حساب سے زکوۃ میں ادا کرنا درست ہوگا دس ہزار کے حساب سے نہیں۔ (۳)

---

(۱) اعلم ان الدیون عند الامام ثلاثة قوی ومتوسط وضعیف فتجب زکاتها اذا تم نصابا و حال الحول لکن لافورا بل عند قبض اربعین درهما من الدین القوی کقرض .(الدرالمختار مع الشامیة، کتاب الزکاة باب زکاة المال ج:۲ص:۳۰۵ .بدائع ج:۲ص:۱۰ :سعید.هندیه ج:۱ ص:۱۷۵، :رشیدیه. تجب زکاته لما مضی من السنین و الناس عنه غافلون ،شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵ فوصل إلی ملکه لزم زکاة مامضی ،شامی ج:۲ ص:۲۶۷ ،البحرج:۲ص: ۲۰۹ ط: سعید

(۲) التصدق علی الفقیر العالم افضل من التصدق علی الجاهل کذا فی الزاهدی ،الفتاوی العالمگیریه ،کتاب الزکاة الباب السابع فی المصارف ج:۱ص:۱۸۷)

(۳) آپ کے مسائل ج:۳ص:۳۸۲، وجاز دفع القیمة فی زکاة وعشروخراج الخ شامی ج:۲ ص:۲۸۵ .واداء القیمة مع وجود المنصوص علیه جائز عندنا .البحرج:۲ص:۲۲۱ ط: سعید،هندیه ج:۱ص: ۱۸۰ ،الفصل الثانی فی العروض تتارخانیه ج:۲ص: ۲۴۲ ،ادارة القرآن)

استعمال کی چیز

☆...... استعمال کی چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے، مثلاً ریڈیو، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، موبائل، اور گاڑی وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں۔

البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے استعمال کے زیورات پر زکوۃ واجب ہے اگر نصاب کے برابر ہیں۔

لہذا استعمالی زیورات کا حکم دوسری استعمالی چیزوں سے مختلف ہے۔ (۱)

☆...... برتن، ڈیزسیٹ، دیگ اور بڑے دیگچے، کپ پیالے وغیرہ جو استعمال کیلئے رکھے ہوئے ہیں خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو، ان پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۲)

استعمال کی چیزوں میں تجارت کی نیت کی

اگر سونا چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز اپنے استعمال کے واسطے لی تھی پھر تجارت اور اس کو فروخت کرنے کی نیت کی مگر فروخت نہیں ہوئی اور سال گزر گیا، تو اس پر زکوۃ نہیں، کیونکہ نیت وہ معتبر ہے جو چیز لیتے وقت دل میں ہوتی ہے، اور یہاں چیز لیتے وقت تجارت کی نیت نہیں تھی، اس لئے یہ تجارت کا مال نہیں ہے، ہاں جب اس کی فروخت شروع کردے اس وقت سے تجارتی مال قرار پائے گا اور اس وقت کے بعد اگر یہ رقم سال بھر رہی، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو اس پر زکوۃ

---

(١) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية في دورالسكنى وثياب البدن واثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة وكذا طعام اهله ومايتجمل به من الاواني اذا لم يكن من الذهب والفضة .(الفتاوى الهنديه ،كتاب الزكاة ،الباب الاول ج:١ ص:١٧٢ ،ردالمحتار ج:٢ ص:٢٦٢ كتاب الزكاة ط:سعيد،البحرالرائق ج:٢ ص:٢٠٤، ط:سعيد.

(٢) ايضا

فرض ہوگی۔ (۱)

استعمال کے جانور

☆......سواری کے گھوڑے، گھریلو ضرورت کے لیے دودھ دینے والے جانور اور زراعت کے بیلوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆......بار برداری کے جانوروں پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

اسٹیشنری

☆......اسٹیشنری کی دکان میں جو بھی مال فروخت کے لئے موجود ہوتا ہے، اگر اس کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو مال پر زکوۃ فرض ہوگی، اس کی قیمت فروخت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

☆......دکاندار سال مکمل ہونے پر دکان میں موجود جملہ اشیاء فروخت کی (۵)

---

(۱) ولواشترى عروضا للبذلة المحضة ثم نوى ان تكون للتجارة بعد ذلك لاتصير للتجارة مالم يبعها فيكون بدلها من التجارة. (بدائع الصنائع، كتاب الزكاة فصل واماالشرائط التى ترجع الى المال ج: ۲ ص: ۹٤ ط: بيروت ج: ۲ ص: ۱۲ سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۲) لاشئ فى الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب الثانى فى صدقة السوائم، الفصل الخامس ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: رشيديه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱٦، فصل فى الغنم ط: سعيد ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۸۲، ط: سعيد بدائع ج: ۲ ص: ۳٤ فصل فى حكم الخيل ط: سعيد تتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۲٤ ادارة القرآن) ومايطلب منها المنفعة دون اللبن كالحوامل والعوامل فليست بسائمة، خلاصة الفتاوى كتاب الزكاة نوع منه ج: ۱ ص: ۲۳۵ ط: رشيديه، وتتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۲٤ ادارة القرآن. وكذا فى البحر الرائق كتاب الزكوة باب صدقة السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳ ط: سعيد. وكذا فى الشامية كتاب الزكوة باب السائمة ج: ۲ ص: ۲۷٦ ط: سعيد)

(۳) بان ماكان للحمل والركوب فانه لاشئ فيه. البحر، كتاب الزكوة، باب صدقة السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰ فصل فى صفة نصاب السائمة، شامى ج: ۲ ص: ۲۷٦ ط: سعيد)

(٤، ۵) الزكوة واجبة فى عروض التجارة وفى المضمرات يريد بالعروض ماخلا الذهب والفضة و السوائم الفتاوى التاتارخانيه كتاب الزكوة الفصل الثالث فى بيان زكوة عروض التجارة. ج: ۲ ص: ۲۳۷) =

قیمت فروخت کے حساب سے زکوۃ ادا کرے۔

اسکول کا سامان زکوۃ سے خریدنا

زکوۃ کی رقم سے اسکول کا سامان خرید کر دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوگی۔ (۱)

اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگانا

اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگانا جائز نہیں ہے، کیونکہ اسکول زکوۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے، اگر کسی نے اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگائی ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنی لازم ہے۔ (۲)

اشیاء کی شکل میں زکوۃ دینا

اشیاء کی شکل میں زکوۃ دینا جائز ہے مثلاً کپڑا، چاول، آٹا، دال، چینی، تیل اور دواء وغیرہ کی شکل میں زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

= الزکاۃ واجبة فی عروض التجارة کائنة ماکانت إذا بلغت قیمتها نصابا من الورق و الذهب. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹ الفصل الثانی فی العروض، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زکاۃ المال ط: سعید البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۸ ط: سیعد)

(۱) فهی تملیك المال من فقیر مسلم غیر هاشمی. فتاوی عالمگیری، کتاب الزکاۃ الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۰، رشیدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، وشامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸ ط: سعید

(۲) ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لا اباحة کمامر لا یصرف الی بناء نحو مسجد. الدر المختار مع رد المحتار کتاب الزکاۃ باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۴۴، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف بدائع ج: ۲ ص: ۳۹ تتارخانیه ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۳) وجاز دفع القیمة فی زکاۃ وعشر وخراج الخ الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۸۵. لو عال یتیما فجعل یکسوه ویطعمه وجعله من زکاۃ ماله، فالکسوة تجوز لوجود رکنه وهو التملیك واما الاطعام ان دفع الطعام الیه بیده یجوز ایضا لهذه العلة وان کان لم یدفع الیه ویأکل الیتیم لم یجز لانعدام الرکن وهو التملیك. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ شامی ج: ۲ ص: ۳۵۵. فلو أطعم یتیما ناویا الزکاۃ لایجزیه إلا اذا دفع الیه المطعوم کما لو کساه بشرط ان یعقل القبض =

البتہ نقد دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق اپنی ضرورت کی چیز حسب ضرورت خرید سکے۔ (۱)

اصل اور نفع

☆...... زکوۃ اصل اور نفع دونوں پر واجب ہوتی ہے، صرف اصل پر نہیں، صرف نفع پر نہیں بلکہ دونوں کے مجموعہ پر لازم ہے۔ (۲)

☆...... سال گذرنے کے بعد اصل رقم منافع کے ساتھ ملا کر جتنی رقم بنتی ہے سب کے مجموعہ سے زکوۃ نکالنا واجب ہے۔ (۳)

☆...... سال کے درمیان میں جو نفع ہوا اور وہ آخر تک موجود بھی رہا تو اصل کے ساتھ منافع کو ملا کر مجموعہ سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۴)

افطاری میں زکوۃ دینا

☆...... اگر افطار کرنے والے غریب ہیں زکوۃ لینے کے مستحق ہیں تو زکوۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز ہوگا البتہ تقسیم کی صورت یہ ہے کہ ہر آدمی کو سامان افطار

= (الدر المختار) وفى الشامية (ما لوكساه) اى كما يجزئه لو كساه ج: ۲ ص: ۲۵۷. إذا كان يعول يتيما و يجعل مايكسوه ويطعمه من زكاة ماله، ففى الكسوة لاشك فى الجواز لوجود الركن وهو التمليك الخ شامى ج: ۲ ص: ۲۵۷)

(۱) ان أداء القيمة افضل من عين المنصوص عليه، وعليه الفتوى. هنديه ج: ۱ ص: ۱۹۲ الباب الثانى من صدقة الفطر، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۱ ط: سعيد هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۰، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲ ادارة القرآن)

(۲، ۳، ۴) ومن كان له نصاب فاستفاد فى اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولا وباى وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث اوهبة اوغير ذلك ولو كان من غير جنسه من كل وجه كالغنم مع الابل فانه لايضم. فتاوى عالمگیرى، كتاب الزكوة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۵، رشيديه. شامى ج: ۲ ص: ۲۸۸، باب زكاة الغنم ط: سعيد بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ ط: سعيد)

الگ الگ دیدیا جائے تا کہ تملیک ہو سکے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... اگر افطار کرنے والے مالدار ہیں تو زکوۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا اور زکوۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

افیون

افیون قیمتی مال ہے، اور اس میں عشر واجب ہے۔ (۳)

الات تجارت

اگر تجارت کے آلات فروخت کرنے کے لئے ہیں اور قیمت فروخت نصاب کے برابر ہے تو ان پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۴)

اور اگر تجارت کے آلات فروخت کرنے کے لئے نہیں بلکہ استعمال کے لئے ہیں یا کرایہ پر چلانے کے لئے ہیں تو ان صورتوں میں تجارت کے آلات پر زکوۃ

---

(۱) فلوأطعم يتيما ناويا الزكاة لايجزئه الا إذا دفع اليه المطعوم. (الدرالمختار) وفى الشامية: إذا كان يعول يتيما ويجعل مايكسوه ويطعمه من زكاة ماله ففى الكسوة لاشك فى الجواز لوجود الركن وهوالتمليك. واما الاطعام فما يدفعه اليه بيده يجوزايضا لماقلنا، بخلاف ما يأكله بلادفع اليه. (شامى ج: ۲ ص: ۲۵۷)

(۲) ولايجوزدفع الزكوة الى من يملك نصابا اى مال كان، الفتاوى الهنديه، كتاب الزكوة الباب السابع فى المصارف ج۱ ص: ۱۸۹)

(۳) ويجب العشرعند أبى حنيفة رحمه الله تعالى فى كل ماتخرجه الأرض من الحنطة و الشعيروالدخن والأرزواصناف الحبوب والبقول والرياحين والاورادوالرطاب وقصب السكروالذريرة والبطيخ والقثاء والخياروالبازنجان والعصيرواشباه ذلك مماله ثمرة باقية أوغيره باقية قل أوكثر. عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۸۶، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷ باب العشر ط: سعيد، ردالمختار ج: ۲ ص: ۳۲۵، باب العشر ط: سعيد)

(٤) الزكوة واجبة فى عروض التجارة وفى المضمرات يريد بالعروض ماخلا الذهب والفضة والسوائم. (الفتاوى التاتارخانيه، كتاب الزكوة الفصل الثالث فى بيان زكوة عروض التجارة ج: ۲ ص: ۲۳۷، البحرج: ۲ ص: ۲۲۸، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيديه، و فى الولوالجية يقوم يوم حال عليها الحول بالغة مابلغت. (حواله بالا ج: ۲ ص: ۲۳۸)

واجب نہیں ہوگی البتہ اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر ہے تو اس پر سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی۔ (۱)

الائنس موٹرز والی رقم

☆...... چونکہ الائنس والے اس رقم کے منکر نہیں تھے اس لئے جتنی رقم مل رہی ہے اس سے سابقہ زمانے کی زکوۃ حساب کر کے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر الائنس والے رقم کے منکر ہوتے یا ان کا نام ونشان نہ ہوتا اور جائیداد وکاروبار نہ ہوتا پھر اس کے بعد رقم ملتی تو اس صورت میں گذشتہ زمانے کی زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ جس سال میں رقم ملی ہے صرف اس سال کی زکوۃ ادا کرنے سے ذمہ داری ادا ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ مال ضمار کے حکم میں ہے۔ (۳)

الماس

الماس یا الماس سے بنے ہوئے زیورات پر زکوۃ واجب نہیں ہے ہاں اگر تجارت کے لئے ہیں تو زکوۃ لازم ہے۔ (۴)

---

(۱) قوله في عروض التجارة بلغت نصاب ورق أوذهب ......قيد بكونها للتجارة لانها لو كانت للغلة فلازكوة فيها .(البحر الرائق كتاب الزكاة باب زكوة المال ج۲ص:۲۲۸، ط:ايچ ايم سعيد،وكذا فى التاتارخانية كتاب الزكاة الفصل الثالث فى بيان زكوة عروض التجارة ج:۲ ص:۲۳۹ ،ادارة القرآن)

(۲) الدين على المفلس المقرسبب لوجوب الزكوة ، الفتاوى السراجيه ،كتاب الزكوة باب زكوة الديون ص:۲۵ ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۷ ط:سعيد بدائع الصنائع ج:۲ص:۹، سعيد)

(۳) ويشترط ان يتمكن من الاستمناء بكون المال فى يده أويد نائبه ، فإن لم يتمكن من الاستمناء فلازكاة عليه ،وذلك مثل مال الضمار.......ومن مال الضمار الدين المجحود و المغصوب اذا لم يكن عليهما بينة .(الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب الاول ج:۱ص:۱۷٤ ،البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۷ ،بدائع الصنائع ج:۲ص:۹ ط:سعيد شامى ج:۲ص:۲٦٦ ط:سعيد)

(٤) وكذا (لايجب الزكوة فى)الجوهرواللؤلووالياقوت والبلخش والزمردونحوها الفتاوى الهنديه ،كتاب الزكوة الباب الاول ج:۱ص:۱۷۲ ط:رشيديه.البحرج:۲ص:۲۳٦، شامى ج:۲ ص:۲۷۳ تتارخانية ج:۲ص:۳٤۲)

امام کو رسم کے طور پر زکوۃ دینا

بعض علاقوں میں امام کے لئے کسی قسم کی تنخواہ مقرر نہیں کرتے بلکہ یہ رسم ہے کہ نمازی حضرات اور علاقے کے لوگ اس امام کو زکوۃ دیتے ہیں اور امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں شرعاً یہ صورت درست نہیں، اور ایسے لوگوں کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ اجرت کی مانند ہے، اور اجرت میں زکوۃ دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۱)

ہاں اگر امام کو امامت کی اجرت الگ دی جائے، اور غریب محتاج اور مقروض ہونے کی وجہ سے اس کو زکوۃ الگ دی جائے تو صحیح ہے زکوۃ ادا ہو جائے گی اور امام کے ساتھ مدد بھی ہو جائے گی۔ (۲)

امام کو زکوۃ دینا

☆...... اگر امام غریب ہے، صاحب نصاب نہیں ہے، یا مقروض ہے تو اس کو زکوۃ دینا اور امام کے لئے زکوۃ لینا جائز ہوگا، اور ایسی صورت میں کمیٹی اور نمازیوں کے لئے امام کو دوسروں پر ترجیح دینا زیادہ مناسب ہوگا تاکہ وہ معاش سے بے فکر ہو کر دین کا کام کر سکے۔ (۳)

---

(۱) ولونوی الزکاۃ بمایدفع المعلم إلی الخلفیة ولم یستاجره ، ان کان الخلیفة بحال لولم یدفعه یعلم الصبیان ایضا اجزاہ وإلافلا، وکذا مایدفعه إلی الخدم من الرجال والنساء فی الاعیادوغیرها بنیة الزکاۃ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۰، تتارخانیة ج:۲ ص:۲۷۸، من توضع الزکاۃ فیه ، شامی ج:۲ ص:۳۵۶، باب المصرف ط:سعید)

(۲) منها الفقیروهومن له ادنی شئ وهومادون النصاب اوقدرالنصاب اوقدرنصاب غیرتام و هو مستغرق فی الحاجة فلایخرجه عن الفقرملك نصب کثیرة غیرتامة اذا کانت مستغرقة بالحاجة. (فتاوی عالمگیری کتاب الزکوۃ الباب السابع فی المصارف ج:۱ ص:۱۸۷، رد المحتار ج:۲ ص:۳۳۹، باب المصرف، البحرالرائق ج:۲ ص:۲٤۰، بدائع ج:۲ ص:٤۳ ط:سعید)

(۳) التصدق علی الفقیرالعالم افضل من التصدق علی الجاهل کذا فی الزاهدی. (الفتاوی الهندیه کتاب الزکوۃ الباب السابع فی المصارف ج:۱ ص:۱۸۷، شامی ج:۲ ص:۳۵٤ باب المصرف ط:سعید)

☆...... اور اگر امام غریب نہیں بلکہ نصاب کا مالک ہے، تو جان بوجھ کر ایسے امام کو زکوۃ دینا اور امام کے لئے زکوۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

☆...... زکوۃ اور صدقات واجبہ کی رقم امام کو امامت کی اجرت اور تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کی رقم بلاعوض (مفت میں) مالک بنا کر دینا شرط ہے، کسی چیز کے عوض میں دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۲)

☆...... بعض علاقوں میں مسجد کے امام کو ہر حال میں زکوۃ کا مستحق سمجھتے ہیں یہ بھی درست نہیں اس لئے مستحق ہونے کی صورت میں زکوۃ دیں ورنہ نہیں (۳) بلکہ زکوۃ کے علاوہ صدقات نافلہ اور ہدیہ، تحفہ سے مدد کریں۔ (۴)

امانت کی رقم پر زکوۃ

☆...... اگر کسی کی امانت کی رقم آپ کے پاس ہے تو اسکی زکوۃ نکالنا آپ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ اس کی زکوۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے، اگر اس نے آپ کو زکوۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم سے زکوۃ ادا کر سکتے ہیں۔ (۵)

---

(۱) وإذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف ام لافهو علی الجواز إلا أنه اذا تبين أنه غير مصرف الخ. عالمگيری ج:۱ص:۱۹۰، شامی ج:۲ص:۳۵۲، البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۷)

(۲) هی تمليك المال من فقيرمسلم غيرهاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالی. (البحر الرائق كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۱، ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۷۰ شامی ج:۲ص:۲۵۷، ولونوی الزكاة بمايدفع المعلم الی الخليفة و لم يستاجره ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزأه والا فلا. عالمگيری ج:۱ص:۱۹۰، تتارخانية ج:۲ص:۲۷۸، شامی ج:۲ص:۳۵۶)

(۳) ولايجوز دفع الزكاة إلی من يملك نصابا أی مال كان الخ عالمگيری ج:۱ص:۱۸۹، شامی ج:۲ص:۳۴۷، باب المصرف، البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۴).

(۴) قال صلی الله عليه وسلم: "تهادوا تحابوا" (الدرمع الردج:۵ص:۶۸۷ كتاب الهبة).

(۵) وسبب افتراضها ملك نصاب حولی تام الخ. الدرالمختار كتاب الزكاة ج:۲ ص:۲۵۹، ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۲ هنديه ج:۱ص:۱۷۲ ط:رشيديه)

☆……زید کے پاس عمر کی کچھ امانت ہے، اور عمر باہر چلا گیا، اور زید کو ٹیلیفون کیا یا خط لکھا یا فیکس کیا کہ میری امانت کی رقم سے زکوۃ ادا کردی جائے، اور زید نے زکوۃ ادا کردی یا زکوۃ کی رقم نکال کر دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء کو دیدیں تو زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ (۱)

اموال ظاہرہ

☆…… مال کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم کو اموال ظاہرہ اور دوسری قسم کو اموال باطنہ کہا جاتا ہے، اموال ظاہرہ یہ ہے کہ جس کو لوگ چھپانا چاہیں چھپا نہیں سکتے اور اموال باطنہ وہ ہے جس کو چھپانا چاہیں تو چھپا سکتے ہیں۔ (۲)

☆……اموال ظاہرہ کی مثال: سائمہ جانور، تجارت کا مال، اپنے کارخانے اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، اور اموال باطنہ کی مثال: نقد رقم، سونا چاندی، اور بینک میں جمع شدہ رقم اموال باطنہ میں سے ہیں۔ (۳)

☆……صاحب نصاب آدمی پر سال گذرنے کے بعد اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ دونوں کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۴)

☆……حکومت صرف اموال ظاہرہ کی زکوۃ وصول کرسکتی ہے اموال باطنہ کی

---

(۱) ولوتصدق عنه بأمره جازالخ شامي ج:۲ص:۲٦۹، وشرط صحة أدائها نية مقارنة له الدرالمختارشامی ج:۲ص:۲٦۸ البحرالرائق ج:۲ص:۲۱۰، هنديه ج:۱ص:۱۷۱ط: رشيديه بدائع الصنائع ج:۲ص:٤۰ ط:سعيد)

(۲) (قوله الظاهرة والباطنة) فان مال الزكاة نوعان :ظاهروهوالمواشي، ومايمربه التاجر على العاشر، وباطن :وهوالذهب والفضة، واموال التجارة فی مواضعها، مراده هنا بالباطنة ما عداالمواشی بقرينة قوله المارين باموالهم، والافكل مامربه على العاشر فهو من نوع الظاهر، وسماها باطنة باعتبارماكان قبل المرور، اماالباطنة التی فی بيته لواخبربها العاشر فلاياخذ منها شامي ج:۲ص:۳۱۰، بدائع ج:۲ص:۳۵، البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۱ باب العاشر)

(۳) أيضا

(٤،۵) فمال الزكاة نوعان ظاهروهوالمواشی والمال الذی يمربه التاجرعلى العاشرو =

(۵) نہیں بلکہ اموال باطنہ کی زکوۃ خود اپنی صوابدید کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔

امیر ہونے کے بعد زکوۃ میں ملی ہوئی چیز استعمال کرنا

اگر کوئی آدمی غریب تھا، اور غربت کی حالت میں لوگوں نے اس کو زکوۃ کی مد سے چیزیں دیں مثلاً گھر، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، گاڑی وغیرہ وغیرہ، اور وہ آدمی بعد میں مالدار ہو گیا، اور وہ چیزیں اب بھی موجود ہیں تو یہ شخص مالدار ہونے کے بعد بھی ان چیزوں کو اپنے ذاتی استعمال میں لا سکتا ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۱)

امین کے لئے زکوۃ کی رقم خرچ کرنا

اگر مدرسہ کے مہتمم نے کسی آدمی کے پاس طلبہ کی زکوۃ کی رقم رکھی ہے تو اس آدمی کے لئے زکوۃ کی رقم کو اپنی ضروریات پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو اس پر ضمان آئے گا، جب وہ اتنی رقم ادا کر دے گا تو وہ بری ہو جائے گا۔ (۲)

= باطن وهوالذهب والفضة اموال التجارة في مواضعها اماالظاهرفللامام ونوابه الخ ......والدليل على ان للامام ولاية الاخذ في المواشي والاموال الظاهرة الكتاب والسنة و الاجماع واشارالكتاب ،اما الكتاب فقوله تعالى خذ من اموالهم صدقة الخ اماالمال الباطن الذي يكون في المصرفقد قال عامة مشائخنا أن رسول الله ﷺ طالب بزكاته وابوبكرو عمر طالب وعثمان طالب زمانا ،ولما كثرت اموال الناس ورای ان تتبعها حرجا على الامة و تفتيشها ضررابأرباب الأموال ،فوض الاداء إلى اربابها الخ بدائع الصنائع ج:۲ص:۳۵ كتاب الزكاة ايچ ايم سعيد)

(۱) جازالأخذ من الزكاة قدرحاجته ولم يحل له ان يأخذ أكثرمن حاجته وألحق به كل من هوغائب عن ماله وان كان في بلده لان الحاجة هي المعتبرة ثم لايلزمه ان يتصدق بمافضل في يده عند قدرته على ماله كالفقيراذا استغنى (كذا في التبيين)فتاوى عالمگيرى ج:۱ ص:۱۸۸ ،كتاب الزكاة)مكتبه ماجديه عيدگاه روڈ كوئٹه)

(۲) اذا كان عند رجل وديعة دراهم أودنانيرأوشيأ من المكيل أوالموزون ، وانفق شيأمنها في حاجته حتى صارضامنا لما انفق الخ ،عالمگيرى ج: ٤ص:۳٤۸)

انجمن

ایسی انجمن قائم کرنا جس پر زکوۃ کا مال مساکین وغیرہ پر صرف ہوتا ہو درست ہے۔ (۱)

انجمنوں کو زکوۃ دینا

اگر انجمن والے زکوۃ کی رقم صرف مسلمان فقیر وغریب مستحق لوگوں میں صرف کرتے ہیں، غیر مستحق لوگوں کو نہیں دیتے، انجمن کے ملازمین کی تنخواہ نہیں دیتے، بل ادا نہیں کرتے تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

اگر یہ لوگ زکوۃ کی رقم مستحق اور غیر مستحق دونوں کو دیتے ہیں یا ملازمین کی تنخواہ اور بل وغیرہ ادا کرتے ہیں تو ایسی انجمن والوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

انجمنوں کے ملازمین کو زکوۃ سے تنخواہ دینا جائز نہیں

مختلف انجمنوں کی طرف سے جو لوگ زکوۃ وصول کرتے ہیں وہ عاملین کے حکم میں نہیں ہیں کیونکہ وہ لوگ اسلامی حکومت کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے کے لئے مامور نہیں، اس لئے ان کو غریبوں کے لئے زکوۃ وصول کرنے کا ثواب تو ملے گا لیکن زکوۃ کی رقم سے تنخواہ دینا اور لینا جائز نہیں ہوگا۔

---

(۱) واما الذی یرجع الی المودی الیه فانواع. منها: ان یکون فقیرا ، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ٤٣ کتاب الزکوۃ مکتبه ایچ ایم سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤٠ باب المصرف شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۷، ط: رشیدیه)

(۲) انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم الخ آیت: ٦٠ پ: ١٠ سورة التوبة

(۳) (هی) لغة الطهارة والنماء وشرعا (تملیك) جزء مال) عینه الشارع) (من مسلم فقیر فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲٥٦، ۲٥۷، ۲٥٨ مکتبه ایچ ایم سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲٠١) و لایجوز دفع الزکاة الی الغنی قاضی خان ج: ۱ ص: ۱۲۸)

زکوۃ سے تنخواہ دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

اندازہ سے زکوۃ دینا

زکوۃ پورا حساب کر کے دینی چاہئے، اندازہ کر کے دینا مناسب نہیں ہے اگر اندازہ کر کے زکوۃ دی گئی اور اندازہ کم رہا تو زکوۃ ادا کرنے کی ذمہ داری مکمل طور پر ادا نہیں ہوگی اور آخرت میں پریشانی ہوگی۔

اگر کسی وجہ سے پورے طور پر حساب کرنا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ کا اندازہ لگانا چاہیے تاکہ زکوۃ کم ادا نہ ہو۔ (۲)

انشورنس

انشورنس میں سود اور جوا دونوں شامل ہیں، اور اسلام میں سود اور جوا دونوں حرام ہیں اس لئے انشورنس کرنا کرانا جائز نہیں ہے۔ (۳)

سود اس اعتبار سے کہ حادثہ کی صورت میں جمع شدہ رقم سے زائد رقم ملتی ہے اور

---

(۱) فهی تمليك المال من فقيرمسلم غيرهاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. كذا فی التبيين، فتاوی عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۷۰ كتاب الزكاة المكتبة الرشيديه، ولودفعها المعلم لخليفته ان كان بحيث يعمل له لولم يعطه صح والالا، (قوله والالا) أی لأن المدفوع يكون بمنزلة العوض، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶ وتتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۷۸، هنديه ج: ۱ ص: ۱۹۰. (ومنها العامل) وهومن نصبه الامام لاستيفاء الصدقات والعشور، عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۸۸، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۴۱، باب المصرف ط: سعيد بدائع ج: ۲ ص: ۴۳ ط: سعيد شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعيد)

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالامن جنسه ضمه الی ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولا وبای وجه استفاد ضمه الخ (فتاوی عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۷۵ كتاب الزكوة شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، باب زكاة الغنم، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ فصل زكاة الغنم بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ط: سعيد)

(۳) واحل الله البيع وحرم الربوا، سورة البقرة آيت: ۲۷۵، ايضا فی موضع آخر انما الخمر و الميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه الخ سورة المائدة آيت؛ ۹۰)

زائد رقم سود ہے۔ اور جوا اس طرح ہے کہ بعض صورتوں میں اگر حادثہ وغیرہ نہیں ہوا تو جمع شدہ رقم واپس نہیں ملتی اور انشورنس کمپنی اس رقم کی مالک بن جاتی ہے تو یہ جوا ہے۔

باقی تفصیل کے لئے ''بیمہ زندگی'' مصنفہ مفتی شفیع صاحب مرحوم یا مفتی ولی حسن صاحب مرحوم کو مطالعہ کرلیا جائے۔

اگر کسی نے انشورنس کرایا ہے تو اس کو ختم کرلینا چاہیے ورنہ سودی کاروبار میں شامل رہنے کی وجہ سے گنہگار رہوگا، تاہم جب تک ختم نہ کراسکے اصل رقم پر زکوۃ فرض ہوگی، اور زائد رقم لینا جائز نہیں ہے، تاہم اگر کسی نے زائد رقم لے لی تو وہ واپس کردے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ کسی فقیر کو ثواب کی نیت کے بغیر دیدے۔ (۱)

انعام کے نام سے زکوۃ دینا

☆...... مستحق زکوۃ آدمی کو ''انعام'' کے نام سے زکوۃ کی رقم، سامان، کتاب یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہے البتہ ''انعام'' کے نام سے دیتے وقت دل میں زکوۃ کی نیت کرلے، زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ (۲)

☆...... امتحان میں پوزیشن لینے والے مستحق زکوۃ طلباء کو زکوۃ سے رقم، کتاب یا کپڑے وغیرہ کی شکل میں انعام دینا جائز ہے۔ (۳)

☆...... اسی طرح کسی بھی جائز کام میں مستحق لوگوں کو بلاعوض زکوۃ کی مد سے

---

(۱) بل یلزمه التصدق بجمیعه علی الفقراء لا بنیة الثواب. (فتاوی الکاملیة فی الحوادث الطرابلسیة ص:۱۰۵ کتاب الزکوة مکتبة حقانیه بشاور هندیه ج:۵ ص:۳۴۹ شامی ج:٦ ص:۳۸۵ فصل فی البیع ط:سعید شامی ج:۲ ص:۲۹۱ ط:سعید)

(۲) ومن أعطی مسکینا دراهم وسماها هبة أو قرضا ونوی الزکوة فانها تجزیه وهو الأصح عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۱ کتاب الزکاة قبیل " اما شروط وجوبها" شامی ج۱ ص:۲٦۸ قوله نیة. البحر الرائق ج۲ ص:۲۱۲ ط:سعید)

(۳) أیضا

انعام دینا جائز ہے، غیر مستحق کو نہیں۔ (۱)

انفرادی ملکیت پر زکوۃ ہے

☆...... اگر کسی گھر میں مثلاً تین بھائی اکٹھے رہتے ہیں اور کھانا پینا مشترک ہے لیکن کماتے الگ الگ ہیں، ہر ایک کی بیوی کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سے کم سونا ہے اور ان کے پاس اور کوئی مال نہیں جس پر زکوۃ فرض ہو اور وہ نصاب کی حد تک پہنچتا ہو، لیکن تمام بیویوں کے سونے کو ملانے سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتا ہو تو اس صورت میں تینوں بھائی کی بیویوں پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ زکوۃ کے نصاب میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے اجتماعی ملکیت کا اعتبار نہیں اور یہاں کسی کی بھی بیوی کی ملکیت میں انفرادی طور پر نصاب کے برابر سونا نہیں ہے۔ (۲)

☆...... اگر ہر ایک کی بیوی کے پاس نصاب سے کم کے ساتھ چاندی یا کیش رقم یا مال تجارت بھی موجود ہے اور سب کی قیمت کو ملانے سے چاندی کے نصاب کے برابر رقم بن جاتی ہے تو سال گذرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆...... اگر ہر ایک کی بیوی کے پاس نصاب کے برابر سونا یا چاندی یا نقد رقم یا مال تجارت موجود ہے یا مختلف قسم کے نصابوں میں سے نامکمل چیزیں موجود ہیں

---

(۱) ولایجوز دفع الزکوۃ الی الغنی. قاضیخان ج:۱ ص:۱۲۸ کتاب الزکوۃ مکتبہ بلوچستان بك ڈبو کوئٹہ شامی ج:۲ ص:۳۴۷ باب المصرف تتارخانیة ج:۲ ص:۲۷۳ ادارۃ القرآن) البحر الرائق ج:۲ ص:۲۴۴ باب المصرف

(۲) (ومنها الملك التام) وهو ما اجتمع فیه الملك والید واما اذا وجد الملك دون الید کالصداق قبل القبض أو وجد الید دون الملك کملك المكاتب والمدیون لاتجب فیه الزکاۃ فتاوی عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۲ کتاب الزکاۃ ط:رشیدیه بدائع ج:۲ ص:۹ سعید شامی ج:۲ ص:۲۶۳

(۳، ۴) قوله وملك نصاب حولی فارغ عن الدین وحوائجه الاصلیة) والمراد بکونه حولیا ان یتم علیه الحول، البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۲، ۲۰۳، کتاب الزکوۃ سعید، شامی ج:۲ ص:۲۵۹، ۲۶۲، هندیه ج۱ ص:۱۷۳، ۱۷۵ ط:رشیدیه)

(۴) لیکن مجموعہ کرنے سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ بن جاتا ہے تو سال گذرنے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

انکم ٹیکس

انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی بلکہ ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ الگ ادا کرنا فرض ہے۔ (۱)

اولاد کا نفقہ حوائج اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں

اگر مذکر اولاد نابالغ ہے یا بالغ ہے لیکن معذور ہے یا کمائی کے قابل نہیں ہے یا مؤنث اولاد ہے تو اُن کا نفقہ اور ضروری خرچہ باپ کے ذمہ ہے لہذا یہ نفقہ اور ضروری خرچہ حوائج اصلیہ میں داخل ہے۔ (۲)

اونٹ کی زکوۃ

ایک اونٹ سے چار اونٹوں تک زکوۃ معاف ہے، ان پر زکوۃ واجب نہیں، اسکے بعد کے حساب کے لئے دوسری کتابوں سے رجوع کرلیا جائے۔ (۳)

---

(۱) اماتفسیرها فهی تملیك المال من فقیر مسلم غیر هاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالی .عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸)

(۲) وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها فی شرح المجمع لابن الملك بمایدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا اوتقدیرا فالثانی كالدین والاول كالنفقة ودور السكنی الخ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶ كتاب الزكاة مكتبة ایچ ایم سعید ، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، نفقة اولاد الصغار علی الأب، لایشاركه فیها احد عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶۰ ،ونفقة الاناث واجبة مطلقا علی الآباء مالم یتزوجن اذا لم یكن لهن مال ولایجب علی الأب نفقة الذكور الكبار الاأن یكون الولد عاجزا عن الكسب لزمانه أومرض عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶۳) رشیدیه.

(۳) باب نصاب الابل (خمس ، فیوخذ من كل خمس) منها (الی خمس وعشرین بخت) الدرمع الردج: ۲ ص: ۲۷۷ باب نصاب الابل ط: سعید، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۷ البحر ج: ۲ ص: ۲۱۳)

ایصال ثواب کے لئے زکوۃ دینا

مردہ کے ایصال ثواب کے لئے زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں، بلکہ ایصال ثواب کے لئے زکوۃ اور صدقات واجبہ کے علاوہ دوسری حلال رقم دینا ضروری ہے ورنہ میت کو ثواب نہیں پہنچے گا۔ (۱)

(ب)

باپ بیٹے نے ملکر پیسہ کمایا

☆......اگر باپ بیٹے نے ملکر پیسہ کمایا ہے، اور پیسہ والد کے قبضہ میں ہے، اور باپ ہی اس میں تصرف کرتا ہے اور وہ رقم نصاب کے برابر ہے تو سال گذرنے کے بعد باپ کے لئے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا بیٹے کو نہیں، کیونکہ ان پیسوں کا مالک باپ ہے۔ (۲)

☆......اگر باپ بیٹے نے مل کر پیسہ کمایا اور ہر ایک نے اپنا اپنا پیسہ تقسیم کر کے اپنے پاس رکھ لیا اور ہر ایک کے پاس نصاب کے برابر رقم ہے تو ہر ایک آدمی کو سال گذرنے کے بعد اپنی رقم سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولایجوزان یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطیروالسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهاروالحج والجهاد وکل مالاتملیك فیه .(فتاوی عالمگیری ج:۱ص:۱۸۸ البحرج:۲ ص:۲۴۳ ،شامی ج:۲ص: ۳٤٤ ،تتارخانیه ج:۲ص: ۲۷۲ ،بدائع ج:۲ص: ۳۹)

(۲) أب وإبن یکتسبان فی صنعة واحدة ولم یکن لهما مال فالکسب کله للأب إذا کان الإبن فی عیال الأب لکونه معینا له ، ألاتری أنه لوغرس شجرة تکون للأب.(عالمگیری ج:۲ ص: ۳۲۹، الباب الرابع فی شرکة الوجوه وشرکة الأعمال ،شامی ج:٤ص:۳۲۵،فصل فی الشرکة الفاسدة)

(۳) (ومنها الملك التام) وهوماجتمع فیه الملك والید) عالمگیری ج:۱ص:۱۷۲، کتاب الزکاۃ مکتبة رشیدیه .(ومنها حولان الحول علی المال)کتاب الزکاۃ عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۵، ط:رشیدیه. البحرج:۲ص:۲۰۳، وایضا فی الشامیة (عینه الشارع) وهوربع عشرنصاب حولی ج:۲ص:۲۵۷، کتاب الزکاۃ ط:رشیدیه. ط:سعید ،البحرج:۲ ص:۲۲۸باب زکاۃ المال)

باپ کو زکوۃ دینا

اپنے باپ کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

بارش بند ہو جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ کے بدلے میں پانچ عذاب ہیں! صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! پانچ کے بدلے میں پانچ عذاب کیا ہیں؟ اللہ کے رسول نے فرمایا:

☆...... جو قوم عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرتی ہے اللہ تعالی ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتے ہیں۔

☆...... اور جو قوم اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف عدالت وغیرہ میں فیصلہ نافذ کرتی ہے ان میں غربت اور فقر و فاقہ عام ہوتا ہے۔

☆...... جو قوم بدکاری اور گندے کاموں میں مبتلا ہوتی ہے ان میں اموات زیادہ ہوتی ہیں۔

☆...... جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہاں خشک سالی ہوتی ہے اور وہ قحط سالی میں گرفتار ہوتے ہیں۔

☆...... اور جو لوگ زکوۃ (نکال کر مستحق لوگوں کو) نہیں دیتے وہاں سے بارش کو روک لیا جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم ج:۲، ص:۱۲۶، الکبائر ص:۵۹)۔ (۲)

---

(۱) ولایدفع الی اصله وان علاوفرعه وان سفل كذا فی الكامل (شامی ج:۲ ص:۳٤٦، البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۱، ۲٤۳، بدائع الصنائع ج:۲ ص:٤۹، ط: سعید، فتاوی عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۸، باب المصرف مكتبة رشيديه)

(۲) وقال ﷺ: خمس بخمس، قالوا: يارسول الله، وماخمس بخمس؟ قال: مانقض قوم العهد إلا سلط الله عليهم عدوهم، وماحكموا بغيرماانزل الله إلا فشافيهم الفقر، وماظهرت فيهم الفاحشة إلافشافيهم الموت ولاطففوا المكيال والميزان الامنعوا النبات، واخذوا بالسنين، ولامنعوا الزكاة الاحبس عنهم القطر، الكبائر ص:۵۹، ط: دارالخير، دمشق، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج:۳ ص:٦۵، ط: دارالكتاب بيروت).

باغ

☆...... اگر عشری زمین پر باغ لگایا ہے تو باغ کی پیداوار پر عشر لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر کسی نے اپنا باغ قابلِ نفع ہونے کے بعد فروخت کر دیا تو خریدنے والے پر عشر نہیں بلکہ باغ فروخت کرنے والے پر عشر ہے۔ (۲)

باغ کی رقم پر زکوۃ

باغ بیچنے کے ایک ماہ بعد کسی نے اپنی سالانہ زکوۃ نکالی تو اس باغ کی رقم سے بھی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا جس باغ کا اس نے عشر ادا کیا ہے۔ (۳)

بالغ طالب علم کو زکوۃ دینا

اگر طالب علم بالغ ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، لیکن اس کے والدین مالدار صاحب نصاب ہیں تو ایسے طالب علم کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

اور اگر طالب علم بالغ ہے اور نصاب کا مالک ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۴)

---

(۱) فی النوازل :ولوان رجلا له ارض عشرية فنبت فيها زرع وصار قصيلا فقصله فعليه العشر ،التتارخانيه ج۲ ص: ۳۲۲، كتاب العشر ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(۲) ولوباع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها اوباع الزرع خاصة فعشره على البائع دون المشترى .البدائع ج۲ص:۵۶،۵۷،ط:سعيد تتارخانية ج۲ص:۳۳۱،كتاب العشرادارة القرآن ،هنديه ج:۱ص:۱۸۷،الباب السابع فى زكاة الزرع ط:رشديه)

(۳) ومن كان له نصاب ، فاستفاد فى اثناء الحول مالا من جنسه ضمه إلى ماله وزكاه ،سواء كان المستفاد من نمائه أولا وبأى وجه استفاد ضمه الخ.(عالمگیری ج:۱ص:۱۷۵شامی ج:۲ص:۲۸۸بدائع ج:۲ص:۱۳ط:سعيدالبحرالرائق ج۲ص: ۲۲۲ط:سعيد)

(٤) ولودفع الى ولد رجل غنى ان كان كبيرا جازوالافلا (فتاوى سراجيه ص:۲۸،باب مواضع الصدقات ط:سعيد،بدائع ج:۲ص:٤۷،تتارخانية ج۲ص:۲۷۳،فتاوى هنديه ج۱ص: ۱۸۹)

باندی کو زکوۃ دینا

مولی اور مالک کے لئے اپنی باندی کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، (۱) البتہ جو شرعی باندی نہیں، اور لوگوں کے گھروں میں خادمہ کے طور پر کام کرتی ہیں، اور وہ محتاج اور زکوۃ کی مستحق ہیں تو ان کو تنخواہ کے علاوہ مدد کے طور پر زکوۃ دینا جائز ہوگا، البتہ تنخواہ میں زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

باورچی کی تنخواہ زکوۃ سے دینا

جو باورچی صرف طلبہ کے لئے کھانا تیار کرتا ہو اس کی تنخواہ بھی زکوۃ، عشر، چرم قربانی اور صدقہ واجبہ کی مدّ سے دینا جائز نہیں، ہاں اگر مد زکوۃ وغیرہ کی رقم غریب طلبہ کے ذریعہ تملیک کرالی جائے پھر اس کے بعد اس رقم سے طلبہ کے لئے کھانا پکانے والے باورچی کو تنخواہ دینا جائز ہوگا، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے مستحقین کی تملیک ضروری ہے اس کے بغیر تنخواہ میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے تملیک کے بغیر باورچی کی تنخواہ میں زکوۃ دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) قوله وعبده ومكاتبه ومدبره وام ولده ومعتق البعض) اى لايجوز الدفع الى هؤلاء، البحر الرائق ج: ۲ ص: ٢٤٤، كتاب الزكاة باب المصرف هنديه ج۱ ص: ۱۸۹، شامى ج: ۲ ص: ۳٤۸)

(۲) اما تفسيرها فهى تمليك المال من فقير مسلم غير هاشمى ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. (فتاوى عالمگيرى ج۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة البحر الرائق ج۲ ص: ۲۰۱، شامى ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸، ولو دفعها المعلم لخليفته ان كان بحيث يعمل له لم يعطه صح وإلالا. (شامى ج: ۲ ص: ۳۵٦) هنديه ج: ۱ ص: ۱۹۰، ط: رشيديه تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۸ ادارة القرآن)

(۳) وشرعا تمليك جزء مال عينه الشارع مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى، شامى ج: ۲ ص: ۲۵٦، ۲۵۷، ۲۵۸، كتاب الزكاة ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۰)

بٹائی کی زمین کا عشر

بٹائی کی زمین کے عشر نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق اپنے حصے کی پیداوار کا عشر ادا کرے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی عشر بھی اسی کے ذمہ ہوگا، پس بٹائی پر زمین کاشت کرنے والے مزارع کے حصہ میں جتنی پیداوار آئے اس کا عشر ادا کرنا مزارع کے ذمہ ہے اور مالک کے حصہ میں جتنی جائے اس کا عشر مالک پر لازم ہے۔(۱)

بچت سے زیادہ قرض ہے

اگر کسی آدمی پر بچت سے زیادہ قرض ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے ہاں اگر بچت کی رقم سے قرض کو وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم نصاب کے برابر ہو تو اس صورت میں سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی، اور اگر نصاب سے کم ہے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

بچہ

☆...... اگر بچہ صاحب نصاب ہے تو نابالغ ہونے کی وجہ سے اسکے مال وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، اور ولی کے لئے بھی نابالغ کے مال سے زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا، جس طرح نماز روزہ اور حج وغیرہ دوسری عبادات اس پر فرض نہیں ہیں اسی طرح زکوۃ بھی فرض نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) ولودفعها مزارعة ، فأما على مذهبهما فالمزارعة جائزة ، والعشريجب فى الخارج ، و الخارج بينهما ، فيجب العشرعليهماالخ بدائع الصنائع ج:۲ص:۵۶، هنديه ج:۱ ص: ۱۸۷، البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۷، باب العشر)

(۲) ومنها الفراغ عن الدين قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة ....ومنها كون المال نصابا فلاتجب فى اقل منه .(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۷۲، بدائع ج:۲ص:۶، البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۶، شامى ج:۲ص:۲۶۲ط: سعيد)

(۳) وهوان الزكاة عبارة عندنا والصبى ليس من اهل وجوب العبادة فلا تجب عليه =

☆...... اگر نابالغ بچے کا مال امانت کے طور پر سرپرستوں کے پاس ہے تو اس میں زکوۃ واجب نہیں۔ (۱)

☆...... حکومت کے لئے نابالغ بچے کے جمع شدہ مال سے زکوۃ کاٹنا جائز نہیں ہے اگر حکومت ایسا کرتی ہے تو وہ ظالم اور غاصب ہوگی۔ (۲)

☆...... جب بچہ بالغ ہو تو بلوغ کے وقت سے نصاب کے سال کی ابتداء ہوگی اس دن سے قمری (چاند کے) حساب سے ایک سال مکمل ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

زکوۃ بالغ پر واجب ہے، اور بلوغ کی علامت احتلام ہونا، ڈاڑھی، زیر ناف بال نکلنا یا انزال ہونا، یا حمل ٹھہرنا وغیرہ ہیں، اگر کوئی علامت نہیں تو چاند کے حساب سے پندرہ سال مکمل ہونے کے بعد بالغ شمار کیا جائے گا، اس دن سے ایک سال ہونے کے بعد صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

= كما لايجب عليه الصوم والصلاة ،بدائع ج:۲ص:٤، كتاب الزكاة ط: سعيد. شامی ج:۲ ص:۲۵۸ ،هنديه ج:۱ص:۱۷۲ ،البحر الرائق ج:۲ص.۲۰۲)

(۱) ومنها العقل والبلوغ فليس الزكاة على صبى ومجنون الخ عالمگیری ج:۱ص:۱۷۲)

(۲)ان الذين ياكلون أموال اليتمى ظلما انما ياكلون فى بطونهم نارا الخ (سورة النساء آيت: ۱۰ جزء: ٤)

(۳) وكذا الصبى اذا بلغ يعتبر ابتداء الحول من وقت بلوغه .(عالمگیری ج:۱ص:۱۷۲، كتاب الزكاة)اى سبب افتراضها (ملك نصاب حولى)نسبة للحول (قوله نسبة للحول)اى الحول القمرى لاالشمسى ،فتاوى شامى ج:۲ص:۲۵۹، كتاب الزكاة ط:سعيد، البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۳)ط:سعيد

(٤) (بلوغ الغلام بالاحتلام والإحبال والانزال) والاصل هوالإنزال اوالجارية بالإحتلام و الحيض والحبل) ولم يذكر الانزال صريحا لأنه قلما يعلم منها (فإن لم يوجد فيهما (شئ) حتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى .(درمختارشامى ج:٦ص:۱۵۳).

بچے زیادہ ہیں

☆...... اگر کسی آدمی کے بچے زیادہ ہیں، اور وہ نصاب کا مالک نہیں ہے، اور اس کا روزگار یا تنخواہ یا آمدنی اس کے اخراجات اور مصارف کے لئے کافی نہیں ہے تو ایسے آدمی کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

☆...... اگر کسی آدمی کو کثیر العیال اور قرضدار ہونے کی وجہ سے گھر چلانا مشکل ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بدکردار شوہر کی بیوی کو زکوۃ دینا

اگر کسی عورت کا شوہر بدکردار ہے، اور اسکی زندگی عیاشیوں، شراب خوری یا جوا، سٹہ کی وجہ سے نہایت ہی تنگی میں ہو، اور وہ محتاج اور ضرورتمند ہے نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ زیادہ ثواب ہے۔ (۳)

برادری کا زکوۃ کی رقم سے مکان بنا کر تقسیم کرنا

☆...... برادری کے لئے زکوۃ کی رقم سے مکانات بنا کر مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی، البتہ مستحق لوگوں کو مکمل طور پر مالک بنا کر دینا

---

(۱) ویجوز دفعها الی من یملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مكتسبا .(فتاوی عالمگیری ج:۱ص:۱۸۹، باب فی المصارف ،مکتبه ماجدیه ،البحرالرائق ج:۲ ص:۰ ۲۴ ،شامی ج:۲ص:۳۹، بدائع الصنائع ج:۲ص:۴۹)

(۲) وكذا لوكان له حوانيت اودارغلة تساوی ثلاثة آلاف درهم وغلتها لاتكفی لقوته وقوت عياله يجوزصرف الزكاة اليه الخ .(فتاوی عالمگیری ج:۱ص:۱۸۹باب المصارف ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۴ ،ط:سعید بدائع ج:۲ص:۴۹).

(۳) باب المصرف......(وهوفقيروهومن له ادنی شئ) ای دون نصاب أوقدرنصاب غيرنام مستغرق فی الحاجة (ومسكين من لاشئ له)علی المذهب درمختارشامی ج:۲ص:۳۳۹، البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۰ ،هندیه ج:۱ص:۱۸۷ ،بدائع ج:۲ص:۴۳، تتارخانية ج:۲ ص: ۲۶۷)

ضروری ہے، مکان کا قبضہ بھی دیدیں اور رجسٹر کرا کے کاغذات بھی دیدیں تاکہ وہ اپنے اختیار سے جس قسم کا جائز تصرف کرنا چاہے کرسکیں۔ (۱)

☆...... بعض برادری والے زکوۃ کی رقم سے مکانات اور فلیٹ بناتے ہیں اور مستحق لوگوں کو رہنے کیلئے دیدیتے ہیں لیکن کاغذات حوالہ نہیں کرتے، اور مستحق آدمی اس مکان کو بیچنا چاہے تو اس کی اجازت نہیں دیتے ایسی صورت میں زکوۃ دینے والے لوگوں کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ مستحق لوگوں کو مکمل طور پر مالک نہیں بنایا گیا۔ (۲)

برادری کی جماعت کے لئے زکوۃ وصول کر کے سالہا سال رکھ دینا

بعض علاقوں میں بہت سے ادارے زکوۃ کی رقم وصول کر کے اسکو سالہا سال رکھ دیتے ہیں، غریبوں میں تقسیم نہیں کرتے، اور زکوۃ جمع کرنے والے سمجھتے ہیں کہ ان کی زکوۃ ادا ہوگئی، حالانکہ ان کی زکوۃ اس وقت ادا ہوگی جب ان کی رقم غریبوں کو مالک بنا کر دی جائے گی اس سے پہلے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

واضح رہے کہ برادری کی جماعت کے ادارے یا انجمن وغیرہ کے ذمہ داران زکوۃ کی رقم جمع کرنے والوں کے وکیل ہیں فقراء مساکین مستحق زکوۃ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں اس لئے زکوۃ کی رقم کو جبتک مستحق لوگوں پر خرچ نہیں کریں گے زکوۃ ادا

---

(۱) اذا دفع الزكاة الى الفقير لايتم الدفع مالم يقبضها اويقبضها للفقيرمن له ولاية عليه نحوالاب والوصى يقبضان للصبى والمجنون ،كذا فى الخلاصة ،فتاوى عالمگيرى ج:۱ ص: ۱۹۰، كتاب الزكاة باب فى المصارف مكتبه ماجديه ،البحرالرائق ج:۲ص: ۲۰۱ط: سعيد تتارخانية ج۲ص: ۲۷٤ ،من توضع الزكاة فيه ادارة القرآن)

(۲) أيضا

(۳) اماتفسيرها فهى تمليك المال من فقيرمسلم الخ. فتاوى عالمگيرى ج:۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة ،مكتبه ماجديه ،البحر:۲ص:۲۰۱ط:سعيد،شامى ج:۲ص:۲۵۷)

نہیں ہوگی۔ (۱)

البتہ دینی مدارس کے ذمہ داران غریب طلباء کے وکیل ہیں زکوۃ جمع کرنے والوں کے وکیل نہیں ہیں اس لئے دینی مدارس میں زکوۃ کی رقم جمع کرتے ہی زکوۃ ادا ہو جائے گی البتہ ذمہ داروں پر ضروری ہوگا کہ زکوۃ کی رقم کو صرف مستحق طلباء میں صرف کریں ورنہ خیانت کی صورت میں وہ ذمہ دار ہوں گے اور قیامت کے دن گرفت ہوگی اس لئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ (۲)

برادری کی جماعت کے ملازمین کو زکوۃ سے تنخواہ دینا

برادری کی جماعت کے ملازمین کو زکوۃ کی رقم سے تنخواہ دینا اور ان کے لئے جان بوجھ کر زکوۃ کی رقم سے تنخواہ لینا جائز نہیں ہے۔

بلکہ ایسے لوگوں کو زکوۃ اور صدقہ واجبہ کے علاوہ عطیات میں سے تنخواہ دیں ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

برآمد کردہ مال

☆...... جو مال بیو پاریوں کو منافع لگا کر روانہ کیا جاتا ہے، اسکی جو قیمت منافع کے ساتھ مقرر ہوئی ہے، اس قیمت کی رقم وصول ہونے پر زکوۃ واجب ہوگی۔

یعنی جس قدر رقم وصول ہوگی اگر اس کی مقدار ساڑھے دس تولہ چاندی کی قیمت سے کم نہیں تو اس کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور جو رقم وصول نہیں ہوئی اس کی زکوۃ

---

(۱) انما الصدقات للفقراء والمساكين الخ (سورة التوبة جزء: ۱۰، آیت: ٦٠)

(۲) اذا دفع الزكاة إلى الفقير لايتم الدفع مالم يقبضها، أويقبضها للفقيرمن له ولاية عليه.
(عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، تتارخانية ج۲ ص: ۲۷٤، البحرج: ۲ ص: ۲۰۱، وقال تعالى: ياايها الذين امنوا لاتخونوا الله والرسول وتخونوا امنتكم وانتم تعلمون. سورة الانفال آيت: ۲۷)

(۳) (هى) تمليك (جزء مال) عينه الشارع) (مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه).
(فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، كتاب الزكاة هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحرج: ۲ ص: ۲۰۱)

ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

☆...... اگر اس قسم کی رقم وصول ہونے میں چند سال گذر گئے تو وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر ایسی رقم ڈوب گئی اور آخر تک وصول نہیں ہوئی تو زکوۃ ادا کرنا فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

برتن

☆...... استعمالی برتن پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

☆...... البتہ تجارت کی نیت سے لئے گئے برتن پر زکوۃ واجب ہوگی، اگر نصاب کے برابر ہے۔ (۴)

---

(۱) وما سائرالديون المقربها على ثلاث مراتب ......وقوى ومايجب بدلا عن سلع التجارة اذا قبض اربعين زكى لمامضى. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۵، شامى ج: ۲ ص: ۳۰۵، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، البحرج: ۲ ص: ۲۰۷، ط: سعيد، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۹۹، زكاة الديون، فتح القديرج: ۲ ص: ۱۲۳، ط: رشيديه)

(۲) ((لازكوة فى مال الضمار)) وهومالايمكن الانتفاع به مع بقاء الملك وهوفى اللغة الغائب الذى لايرجى، (فتاوى شامى ج: ۲ ص: ۲۶۶، كتاب الزكاة، ط: سعيد، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷٤، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹)

(۳) (ومنها فراغ المال) عن حاجته الاصلية فليس فى دورالسكنى وثياب البدن واثاث المنازل الخ. (فتاوى عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۳، ط: رشيديه، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱، ط: سعيد، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۰٦، شامى ج: ۲ ص: ۲٦۲)

(٤) الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب، كذا فى الهداية) فتاوى عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۹، مكتبه بلوچستان بك ڈپو، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، ط: سعيد، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، وشامى ج: ۲ ص: ۲۹۸، و تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷)

بکریوں کی زکوۃ

☆...... جو بکریاں تجارت کی نیت سے خرید کر رکھی جاتی ہیں اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... جو بکریاں باہر چرتی ہیں اور تجارت کے لئے نہیں ہیں ان کی زکوۃ کا حساب یہ ہے کہ ۳۹ تک زکوۃ واجب نہیں ہے۔ ۴۰ سے ۱۲۰ بکریوں پر ایک بکری یا ایک بکرا واجب ہے۔ ۱۲۱ سے ۲۰۰ تک دو بکریاں۔ ۲۰۱ سے ۳۹۹ تک تین بکریاں۔ ۴۰۰ پر چار بکریاں پھر اسکے بعد ہر سینکڑے پر ایک بکری واجب ہے، مینڈھے، بھیڑوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

☆...... بھیڑ اور بکریاں مخلوط ہوں تو بھی یہی نصاب ہے، البتہ زکوۃ کی ادائیگی میں یہ فرق ہے کہ بھیڑ اور بکری میں سے جو زیادہ ہوں زکوۃ میں وہی جانور دیئے جائیں اور اگر دونوں برابر ہیں تو اختیار ہے کہ اعلیٰ قسم سے ادنیٰ قیمت کا جانور دیدے یا ادنیٰ قسم سے اعلیٰ قیمت کا جانور دیدے۔ (۳)

☆...... بھیڑ اور مینڈھے کا حکم بھی یہی ہے۔ (۴)

---

(۱) رجل له غنم للتجارة تساوی مائتی درهم فماتت قبل الحول فسلخها ودبغ جلدها حتی بلغ جلدها نصابا فتم الحول کان علیه الزکاة. (فتاوی خانیه علی هامش هندیه ج: ۱ ص: ۲۵۱، مکتبة ماجدیه فصل فی مال التجارة)

(۲، ۴) الغنم فی اربعین شاة وسط وفی مائة واحدی وعشرین شاتا وفی احدی ومائتین ثلاث شیاه الی اربع مائة ففیها اربع شیاه ثم بعد ذلك فی کل مائة شاة والمعز والضان فی وجوب الزکوة سواء. (فتاوی سراجیه ص: ۲۵ کتاب الزکوة ط: سعیدالبحر ج: ۲ ص: ۲۱۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۱، هندیه ج: ۱ ص ۱۷۸)

(۳) (نصاب الغنم ضأنا اومعزا) فانهما سواء فی تکمیل النصاب والاضحیة والربالافی اداء الواجب والایمان (قوله لافی اداء الواجب) لان النصاب اذا کان ضأنا یؤخذ الواجب من الضأن لومعزا فمن المعز ولومنهما فمن الغالب ولوسواء فمن ایهما شاء جوهرة: ای فیعطی ادنی الاعلی اواعلی الادنی کما قدمناه فی الباب السابق. (شامی ج: ۲ ص: ۲۸۱، باب الغنم ط: سعید)

☆……اگر بکریوں کے صرف بچے ہیں تو ان پر زکوۃ نہیں، اور اگر ان کے ساتھ کوئی ایک سال کی یا اس سے بڑی عمر کی بکری بھی ہے تو اس کے ساتھ ملا کر نصاب میں بچوں کا اعتبار ہوگا اور مجموعہ چالیس پر ایک بڑی بکری فرض ہوگی۔ (۱)

بلا نیت زکوۃ دینا

جو رقم زکوۃ کی نیت کے بغیر خیرات کی گئی اور رقم جس کو دی اس نے خرچ کر لی اب اس رقم کو زکوۃ میں شمار کرنا درست نہیں ہوگا اور زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

بنی ہاشم

بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز نہیں، (۳) اگر بنی ہاشم غریب ہے تو تملیک کر کے دینا جائز ہوگا، (۴) مزید تفصیل کے لیے ”سید کو زکوۃ دینا“ کے عنوان کے تحت دیکھ لیں۔

---

(۱) (و) لافی (حمل) ولد الشاة…… وصورته ان یموت کل الکبار ویتم الحول علی اولادها الصغار (الاتبعا لکبیر) قال فی النهر والخلاف ای المذکور انفا مقید بما اذا لم یکن فیها کبار فان کان کما اذا کان له مع تسع وثلاثین حملا مسن وکذلك فی الابل والبقر کانت الصغار تبعا للکبیرة ووجب اجماعا. (فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲۸۲، ۲۸۳، باب زکاة الغنم ط: سعید)

(۲) واذا دفع الی الفقیر بلانیة ثم نواه عن الزکاة فان کان المال قائما فی ید الفقیر اجزأه و الافلا، (فتاوی عالمگیری ج: ۲ ص: ۱۷۱، کتاب الزکاة، ط: رشیدیه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، شامی ج: ۲ ص: ۲٦۸)

(۳) لایجوز صرفها الی بنی هاشم وموالیهم. (فتاوی قاضیخان ج: ۱ ص: ۱۲۸، کتاب الزکوة مکتبه بلوچستان بك ڈپو، تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷٤، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤٦، باب الصرف)

(٤) والحیلة فی الجواز فی هذه الاربعة ان یتصدق بمقدار زکاته علی فقیر ثم یأمره بعد ذلك بالصرف الی هذه الوجوه فیکون لصاحب المال ثواب الزکاة وللفقیر ثواب هذه القرب. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۳، باب المصرف ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۳٤۵، باب المصرف تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲)

بونے سے پہلے عشر دیدیا

اگر اپنی زمین کا عشر بجائی (بونے) سے پہلے ادا کر دیا تو جائز نہیں اور اگر بجائی کے بعد اگنے سے پہلے ادا کر دیا تب بھی درست نہیں۔ (۱)

بھابھی

اگر بھابھی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے، یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم یا تجارت کا مال نہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بھاوج

اگر بھاوج غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کے برابر رقم یا مال تجارت نہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

بھائی کو زکوۃ دینا

☆...... اگر حقیقی، علاتی، اخیافی اور رضاعی بھائی غریب ہیں زکوۃ کے مستحق ہیں

---

(۱) فلوعجل عشرارضه قبل الزرع لايجوز، ولوعجل بعد الزراعة بعد النبات فانه يجوز، ولوعجل بعد الزراعة قبل النبات فالأظهرأنه لايجوز. (عالمگیری ج:۱ص:۱۸۶، الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار)

(۲) لايجوزدفع الزكوة الى اولاده واولاد اولاده من قبل الذكوروالاناث وان سفلوا ولاالى والديه وأجداده وجداته وان علوا من قبل الاباء والامهات ويجوزالى سائرقرابته نحوالاخوة والاخوات والاعمام والعمات والاحوال والخالات. (خلاصة الفتاوى لشيخ طاهربن عبد الرشيد البخارى كتاب الزكوة ج:۱ص:۲۴۲، ط:رشيديه، شامی ج:۲ص:۳۴۶، ط:سعيد البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱، ۲۴۳، بدائع ج:۲ص:۵۰، تتارخانية ج:۲ص:۲۷۱)

(۳) أيضا

اور کھانا پینا الگ ہے، تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

☆...... مستحق ہونے سے مراد ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کے برابر رقم یا مال تجارت کا مالک نہ ہو تو وہ زکوۃ کا مستحق ہے، اور اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

بھتیجا

اگر حقیقی، علاتی، اخیافی اور رضاعی بھتیجے غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بھتیجی

اگر حقیقی، علاتی، اخیافی اور رضاعی بھتیجی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

بہن کو زکوۃ دینا

حقیقی، علاتی، اخیافی اور رضاعی بہن اگر غریب اور زکوۃ کی مستحق ہے اور کھانا پینا الگ ہے، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

---

(۱) أیضا

(۲) ولا الی من بینهما ولاد (درمختار)...... قید بالولاد لجوازه بقیة الاقارب کالاخوة و الاعمام والاخوال الفقراء بل هم اولی لانه صلة وصدقة، (فتاوی شامی ج:۲ ص:۳۴۶، کتاب الزکوة باب المصرف تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۱، بدائع ج:۲ص:۲۴۳، بدائع ج:۲ ص:۴۹، فتح القدیر ج:۲ص:۲۰۹، باب المصرف ط:رشیدیه)

(۳) ویجوز دفع الزکوة الی من سوی الوالدین والمولودین من الاقارب والاخوة والاخوات وغیرهم لانقطاع منافع الاملاك بینهم، ولهذا تقبل شهادة البعض علی البعض والله اعلم. (بدائع ج:۲ص:۵۰ کتاب الزکوة ط:سعید هندیه ج:۱ص:۱۹۰، البحر ج:۲ ص:۲۴۳، فتح القدیر ج:۲ص:۲۰۹، ط:رشیدیه، شامی ج:۲ص:۳۴۶ باب المصرف)

(۴) أیضا

بہو کو زکوۃ دینا

اگر بہو غریب، نصاب کی مالک نہیں، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (١)

بہو کے زیور کا حکم

☆...... واضح رہے کہ زکوۃ واجب ہونے میں ہر شخص کی انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے، ایک شخص کی زکوۃ دوسرے پر واجب نہیں ہوتی۔

☆...... بہو کے پاس جو زیور ہے، اگر وہ اس کی مالک ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، اور اس پر سال گذر گیا ہے، تو اس کی زکوۃ نکالنا بہو کے ذمہ واجب ہے، ہاں اگر سسر یا شوہر وغیرہ اس کی اجازت سے اسکی زکوۃ ادا کردیں تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (٢)

☆...... اگر سسر وغیرہ اسکی زکوۃ ادا نہیں کرتے تو بہو پر لازم ہوگا کہ خود اپنی ملکیت کے زیور کی زکوۃ ادا کردے (چاہے زیور سے ادا کرے یا نقد رقم سے) اگر زکوۃ ادا نہیں کی جائے گی تو قبر میں، میدان حشر میں بہو پر عذاب ہوگا، سسر اور شوہر پر نہیں۔ (٣)

☆...... ہمارے معاشرہ میں چونکہ عورتیں عام طور پر کماتی نہیں بلکہ شوہر کے گھر

---

(١) أيضا

(٢) ان الزكوة عبادة عندنا والعبادة لاتتأدى إلا باختيار من عليه اما بمباشرته بنفسه او بامره و انابته غيره فيقوم النائب مقامه فيصير موديا بيدالنائب .(بدائع كتاب الزكوة ج:٢ ص:٥٣، ط:سعيد)

(٣) وسببه اى سبب افتراضها ملك نصاب حولى ......(تام) (تنويرمع الدركتاب الزكوة ، البحر ج:٢ ص:٢٠٢، ط:سعيد، خلاصة الفتاوى ج:١ ص:٢٣٥ ط:رشيديه)
قال تعالى :والذين يكنزون الذهب والفضة ، ولاينفقونها فى سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم. يوم يحمى عليها فى نارجهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ماكنتم تكنزون .(توبة آيت :٣٤، ٣٥)

کی دیکھ بھال اور اولاد کی تربیت میں مصروف ہوتی ہیں اسلئے شوہر ادا کردیتا ہے تو اس سے بیوی پر احسان ہوگا، اور شوہر کو ثواب ملے گا، اور محبت میں اضافہ ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر بہو کی ملکیت میں زیور نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے، اور اسکی ملکیت میں نصاب سے کم سونے کے علاوہ اور کوئی چیز مثلاً روپیہ وغیرہ نہیں تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... اگر زیور کی مقدار نصاب سے کم ہے لیکن دوسرے اموال زکوۃ کے ملانے کے بعد نصاب پورا ہوجاتا ہے تو سال گذرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۳)

بھینس کی زکوۃ

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں

بُھوسہ

بھوسہ پر عشر واجب نہیں ہے۔ (۴)

---

(۱) وسببها ارادة الخير للواهب دنيوى كعوض ومحبة وحسن ثناء واخروى ......قال ﷺ "تهادوا تحابوا". (شامى ج:۵ ص:٦٨٧ كتاب الهبة)

(۲) ومنها كون المال نصابا فلاتجب فى اقل منه هكذا فى العينى شرح الكنز. هنديه كتاب الزكوة ج:۱ ص:۱۷۲، ط. كوئٹه، بدائع الصنائع ج:۲ ص:۱۱ ط: ايچ ايم سعيد)

(۳) وعلى هذا اذا كان مع عروض التجارة ذهب وفضة فانه يضمها الى العروض ويقومه جمله. (بدائع ج۲ ص:۲۱، ط: سعيد، البحر الرائق ج:۲ ص:۲۳، باب زكاة المال، تتارخانية ج:۲ ص:۲٤۵، زكاة عروض التجارة، شامى ج:۲ ص:۳۰۳، باب زكاة المال)

(٤) الا فيما لايقصد به استغلال الأرض (نحو حطب وقصب) فارس (وحشيش وتبن وسعف وصمغ وقطران........حتى لو اشتغل ارضه بها يجب العشر، (باب العشر الدر المختار ج۲ ص:۳۲۷، ط: سعيد، هدايه ج:۱ ص:۱۸٤ هنديه ج:۱ ص:۱۸٦، بدائع ج:۲ ص:۵۸، البحر ج:۲ ص:۲۳۷، باب العشر، احسن الفتاوى ج:٦ ص:۳٤٤)

بھیڑ کی زکوۃ

''بکریوں کی زکوۃ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

بیٹے کا نکاح حوائج اصلیہ میں داخل نہیں

(۱) بیٹے کا نکاح ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں کیونکہ اگر بیٹا بالغ ہے تو اس کا نکاح باپ کے ذمہ فرض نہیں، بلکہ نکاح کی ذمہ داری شرعاً بیٹے پر خود ہے، اگر بیٹا نابالغ ہے تو اس کا نکاح کرانا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

(۲) اگر بیٹا نابالغ ہے یا کمانے کے قابل نہیں ہوا تو اس کا ضروری خرچہ دینا باپ پر لازم ہوتا ہے، وہ بھی جب کہ خود نابالغ اولاد کی ملک میں اتنا مال نہ ہو جس سے اس کا ضروری خرچہ پورا ہو سکے، اگر نابالغ اولاد کی ملک میں اتنا مال ہے کہ اس سے اس کا ضروری خرچہ پورا ہو سکتا ہے تو باپ کے ذمہ اس کا خرچہ دینا لازم نہیں ہوگا بلکہ اس کے مال سے اس کا خرچہ دیا جائے گا، اگر باپ خرچہ دے گا تو اس کو ثواب ملے گا۔ (۲)

بیج

☆......کھیت کی بجائی کے لئے جو بیج خرید کر رکھ لیا جاتا ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

☆......اگر بیج تجارت کی نیت سے خرید کر رکھ لیا ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہے (۴)

---

(۱) ولایجب علی الاب نفقة الذکور الکبار الاان یکون الولد عاجزا عن الکسب لزمانة او مرض (ھندیه کتاب النکاح الفصل الرابع فی نفقة الاولاد ج: ۱ ص: ۵٦۳ کوئٹه)

(۲) نفقة الاولاد الصغار علی الأب لایشارکه فیها أحد. (عالمگیری ج: ۱ ص ۵٦۰ ونفقة الصبی بعد الفطام اذا کان له مال فی ماله. ،عالمگیری ج: ۱ ص: ۵٦۲، (الفصل الرابع فی نفقة الاو لاد)

(۴،۳) لو اشتری بذرا للتجارة وزرعه فإنه لازکاة فیه ، وانما فیه العشر لأن بذره فی الأرض ابطل کونه للتجارة ،فکان ذلك کنیة الخدمة فی عبد التجارة بل أولی ، ولو لم یزرعه تجب اه فان مفاده سقوط الزکوة عن البذر بالزراعة مطلقا . (شامی ج: ۲ ص: ۲۷٤)

ہزار ہوئے تو زکوۃ پانچ ہزار فی تولہ کے حساب سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

زکوۃ نہ دینے کی سزا قبر میں

☆...... نبی کریم ﷺ کا شب معراج میں جاتے ہوئے ایک قوم پر گذر ہوا کہ ان کی شرمگاہ پر آگے اور پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اور وہ جانوروں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے، آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتے، اور ان پر اللہ تعالی نے ظلم نہیں کیا اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (۲)

یہ عذاب قبر میں ہوگا باقی آخرت کی سزاء الگ ہے جو میدان حشر سے شروع ہوگی یہ ایسی سزاء ہے جو پولیس مجرم کو پکڑ کر عدالت میں پیش کرنے سے پہلے خبر لیتی ہے، اور عدالت کے فیصلے کے بعد الگ سزا ہوتی ہے۔

زکوۃ واجب ہونے کے بعد فوت ہوگیا

☆...... اگر کوئی شخص زکوۃ واجب ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنے سے پہلے مر گیا تو اس کے مال کی زکوۃ نہ لی جائے گی اور وہ گنہگار ہوگا، ہاں اگر اس نے زکوۃ

---

(۱) وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتها يوم الاداء والصحيح ان هذا مذهب جميع اصحابنا. بدائع ج:۲ص:۲۲، فصل اماصفة الواجب فى اموال التجارة. ط: سعيد. تتارخانية ج:۲ص:۲۴۲،ادارة القرآن.هنديه ج:۱ص:۱۸۰،شامى ج:۲ص:۲۸۶.

(۲) عن أبى هريرةؓ عن النبى ﷺ انه قال فى هذه الاية "سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى" قال اتى بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهى اقصى بصره فسار وسار معه جبرئل عليه السلام ....ثم اتى على قوم على اقبالهم رقاع و على ادبارهم رقاع يسرحون كما تسرح الانعام عن الضريع والزقوم ورضف جهنم و حجارتها قال ماهؤلاء ياجبريل ؟قال هؤلاء الذين لايؤدون صدقات اموالهم وماظلمهم الله و ماالله بظلام للعبيد. دلائل النبوة للامام ابى بكر البيهقى المتوفى ۴۵۸ھ ج:۲ ص: ۳۹۸، باب الدليل على ان النبى ﷺ عرج به الى السماء. ط: دار الكتب العلمية.

ادا کر دینے کی وصیت کی ہے تو ایک تہائی سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

زکوۃ واجب ہونے کے لئے سال گذرنے کی حکمت

☆...... شریعت نے زکوۃ کے وجوب کو حکمرانوں کے مرضی پر نہیں چھوڑا کہ جب چاہیں لوگوں سے زکوۃ وصول کرنا شروع کر دیں جیسا کہ ٹیکس میں کرتے ہیں، اور نہ بخیل لوگوں کی مرضی پر رہنے دیا کہ جب چاہیں سالہا سال کے بعد زکوۃ دے دیا کریں، بلکہ یہ نظام ایک مقررہ قانون اور ضابطہ کے تحت سالانہ گردش کے ساتھ قائم کر دیا ہے۔

اور سال کو مقدار کے طور پر متعین کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سال بھر میں مختلف فصلوں کے تمام تغیرات مکمل ہو جاتے ہیں، سیزن پورا ہو جاتا ہے مالداروں کی آمدنیاں مکمل ہو جاتی ہیں، اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں سامنے آ جاتی ہیں تجارت کا نفع نقصان سامنے آ جاتا ہے اور جانوروں کی نئی نسل آ جاتی ہے اور چھوٹی نسل بڑی ہو جاتی ہے۔ (۲)

☆...... ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہر سال اس لئے زکوۃ

---

(۱) ومنها موت من عليه الزكاة من غير وصية عندنا وجملة الكلام فيه ان من عليه الزكاة اذا مات قبل ادائها فلايخلواما ان كان اوصى بالاداء واما ان كان لم يوص فان كان لم يوص تسقط عنه فى احكام الدنيا حتى لاتؤخذ من تركته ولايؤمرالوصى اوالوارث بالأداء من تركته وان كان اوصى بالأداء لايسقط ويؤدى من ثلث ماله. بدائع ج:۲ص:۵۳، فصل واما بيان ما يسقط بعد وجوبها ط:سعيد تتارخانية ج:۲ص:۲۹۶،........فيأثم بتاخيرها بلاعذر. الدرالمختارشامى ج:۲ص:۲۷۲، عالمگيرى ج:۱ص:۱۷۰، ط:رشيديه.

(۲) ومنها الحول فى بعض الاموال فنقول لاخلاف فى ان اصل النصاب وهوالنصاب الموجود فى اول الحول يشترط له الحول لقول النبى ﷺ لازكوة فى مال حتى يحول عليه الحول ولان كون المال ناميا شرط وجوب الزكاة، والنماء لايحصل الابالاستمناء ولابد لذلك من مدة واقل مدة يستمنى المال فيها بالتجارة والاسامة عادة الحول. بدائع ج:۲ص: ۱۳، فصل اماالشرائط التى ترجع الى المال، ط:سعيد، شامى ج:۲ص:۲۵۹.

واجب فرمائی کہ ایک سال میں ہر طرح کی فصلوں اور پھل تیار ہو جاتے ہیں اور ایک سال کی مدت کی بنیاد انصاف پر ہے، اگر ہر ہفتے یا ہر مہینے زکوۃ واجب ہوتی تو یہ مالداروں کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی اور اگر زکوۃ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہوتی تو یہ بات مسکین اور ضرورت مندوں کے لئے مضرت کی باعث ہوتی۔ (۱)

زکوۃ وصول کرنے کے لئے جانے کی فضیلت

اسلامی حکومت کی طرف سے جن لوگوں کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے ان کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بہت ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔

ان میں سے اکثر ہدایات کا تعلق ان لوگوں سے بھی ہے جو مسلمانوں کی کسی نمائندہ تنظیم یا مجاہدین کی تنظیم یا کسی اسلامی ادارے اور مدارس کی طرف سے اندرون ملک یا بیرون ملک زکوۃ کی وصول یابی کے لئے سفیر یا محصل یا مبلغ بن کر جاتے ہیں۔

اگر زکوۃ وصول کرنے والے لوگ صحیح طور پر اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہیں، شریعت کے مسائل کی پابندی کرتے ہیں، خلاف شرع کوئی کام نہیں کرتے، تو ان کے لئے مختلف قسم کی خوشخبریاں اور بشارتیں ہیں، اور جو لوگ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور حدود شرع کی پابندی نہیں کرتے ان کے لئے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) هديه في الزكاة اكمل هدى في وقتها وقدرها ونصابها ومن تجب عليه ومصرفها وقد راعى فيها مصلحة ارباب الاموال ومصلحة المساكين .... ثم انه اوجبها مرة كل عام و جعل حول الزروع والثمار عند كما لها واستوائها وهذا اعدل مايكون اذ وجوبها كل شهر أو كل جمعة يضر بأرباب الاموال ووجوبها في العمر مرة ممايضر بالمساكين فلم يكن اعدل من وجوبها كل عام مرة. زاد المعاد للامام ابن قيم الجوزيه: المتوفى ۷۵۱ھ، ج:۲ ص:۵و۶، فصل في هديه ﷺ في الصدقة والزكاة ط: مؤسسة الرساله.

عامل صدقات یعنی زکوۃ وصول کرنے والا جو صحیح طریقے پر اللہ کے لئے کام کرتا ہو وہ جب تک اپنے گھر واپس لوٹ کر نہ آئے اللہ کے راستے میں غازی کی مانند ہے۔ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کمائی عامل (زکوۃ وصول کرنے والے) کی کمائی ہے، بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور صحیح طریقہ پر کام کرے۔ (۲)

زکوۃ ہر سال واجب ہے

جب صاحب نصاب آدمی کے نصاب پر ایک سال گذر جائے گا تو زکوۃ دینا لازم ہوگا پھر جب دوسرا سال پورا ہوگا پھر زکوۃ دینا لازم ہوگا، غرض کہ صاحب نصاب آدمی پر ہر سال زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، چاہے نصاب سے نفع ہو یا نہ وہ، رقم وغیرہ میں اضافہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳)

---

(۱) عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله ﷺ يقول العامل على الصدقة بالحق كالغازى فى سبيل الله حتى يرجع الى بيته (ترمذى ج:۱ص: ۱٤۰، باب ماجاء فى العامل على الصدقة بالحق. وكذا فى سنن ابن ماجة ص: ۱۳۰، باب ماجاء فى عمال الصدقة. قديمى كتب خانه)

(۲) عن ابى هريرةؓ عن النبى ﷺ قال خيرالكسب كسب العامل اذا نصح. رواه احمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ج:٤ص: ٦۱، باب اى الكسب اطيب، دارالفكر، وكذا فى الاتحاف ج:۵ص: ٤۱۵

(۳) وشرط افتراض ادائها حولان الحول وهوفى ملكه اى والحال ان نصاب المال فى ملكه التام والشرط تمام النصاب فى طرفى الحول الدرالمختارمع الردج: ۲ص: ۲٦۷، ط: سعيد، البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۰۲، هنديه ج: ۱ص: ۱۷۳. وتجب على الفورعند تمام الحول. هنديه ج۱ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة ط: رشيديه. والزكاة لاتجب فى السنة الامرة واحدة. بدائع الصنائع ج: ۲ص: ۳۷، فصل واما شرط ولاية الآخذ ط: سعيد، ولايوخذ من المسلم اذا مرعلى العاشرفى السنة الامرة واحدة لان الماخوذ منه زكوة والزكاة لاتجب فى السنة الامرة واحدة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۷، سعيد.

زلزلہ زدگان کو زکوۃ دینا

☆...... اگر زلزلہ زدگان مسلمان ہیں، زلزلہ کی وجہ سے فقیر وغریب ہو گئے، نصاب کے مالک نہیں رہے تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے، بلکہ ایسے مخصوص حالات میں ایسے لوگوں کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دینی چاہئے۔ (۱)

☆...... اگر زلزلہ زدگان مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم کافر ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، البتہ نفلی صدقات سے ان کی مدد کرنا جائز ہے۔ (۲)

☆...... اگر زلزلہ زدگان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں، اور زکوۃ کی رقم صرف مسلمانوں کو ملے گی اس بات کا یقین نہیں تو ایسی صورت میں بلا امتیاز زکوۃ تقسیم کرنا جائز نہیں ہوگا، ایسے مواقع میں حیلۂ تملیک کرالیا جائے پھر وہاں رقم تقسیم کی جائے۔ (۳)

(نوٹ) زکوۃ کے سامان کا بھی یہی حکم ہے۔ (۴)

---

(۱) الزکاۃ هی تملیك جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر..........واحترز بجمیع ما ذکر عن الکافر والغنی والهاشمی. الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ ج:۲ ص: ۲۵۸، ط: سعید، البحر ج:۲ ص: ۲۰۱. هندیه ج:۱ ص: ۱۷۰.

(۲) واما الحربی ولو مستأمنا فجمیع الصدقات لایجوز له اتفاقا........لکن جزم الزیلعی بجواز التطوع له..........لما روی ان النبی ﷺ بعث خمس مأۃ دینار الی مکة حین قحطوا وأمر بدفعها إلی ان سفیان بن حرب وصفوان بن امیة لیفرقا علی فقراء اهل مکة، لان صلة الرحم محمودۃ فی کل دین والاهداء إلی الغیر من مکارم الاخلاق، الدرالمختار مع رد المحتار ط: سعید، ومنها ان یکون مسلما فلایجوز صرف الزکاۃ الی الکافر بلاخلاف لحدیث معاذ خذها من اغنیائهم وردها فی فقرائهم وهم المسلمون فلایجوز وضعها فی غیرهم واما ماسوای الزکاۃ من صدقة الفطر والکفارات فلاشك فی ان صرفها الی فقراء المسلمین افضل.....هل یجوز صرفها الی اهل الذمة قال ابوحنیفة ومحمد یجوز. البحر ج:۲ ص: ۲۴۲، شامی ج:۲ ص: ۳۵۱، بدائع ج:۲ ص: ۴۹، فصل واما الذی یرجع الی المؤدی الیه. ط: سعید.

(۳) ان الحیلة ان یتصدق الی الفقیر ثم یأمره بفعل هذه الاشیاء. شامی باب المصرف ج:۲ ص: ۳۴۵، ط: سعید، البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۴۳،

(۴) منها ان یکون مالا متقوما علی الاطلاق سواء کان منصوصا علیه اولا من جنس المال =

زمرد

☆……اگر زمرد تجارت کیلئے نہیں ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆……اگر زمرد تجارت کے لئے ہیں اور اسکی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ قیمت فروخت میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆……خالص زمرد کے بنے ہوئے زیورات پر بھی زکوۃ واجب نہیں، ہاں اگر تجارت کے لئے ہے تو زکوۃ واجب ہوگی۔ (۳)

زمین بٹائی پر دیدی

اگر زمین دوسرے شخص کو بٹائی پر دی ہے کہ پیداوار میں ایک معین حصہ زمین کے مالک کا ہے، اور دوسرا معین حصہ کاشتکار کا، یا مثلاً دونوں آدھا آدھا ہو یا ایک تہائی اور دو تہائی ہو تو اس صورت میں عشر دونوں پر اپنی اپنی پیداوار کے حصے کے مطابق لازم ہوگا۔ (۴)

= الذی وجبت فیه الزکاة اومن غیرجنسه. بدائع ج:۲ص:۴۱، فصل اما الذی یرجع الی المودی. ط:سعید.

(۱) واما الیواقیت واللآلی والجواهرفلازکاة فیها وان کانت حلیا إلا ان تکون للتجارة کذا فی الجوهرة النیرة .هندیه الفصل الثانی فی العروض ج:۱ص:۱۸۰،ط:رشیدیه ،تتارخانیة ج:۲ ص:۳۴۱. والمراد بالحلی هنا ماتتحلی به المرأة من ذهب وفضة ولایدخل الجوهرواللؤلؤ؛ فإنه ماتتحلی به المرأة مطلقا .البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۶،باب زکوة المال ط: سعید.ولاشیٔ فی یاقوت وزمرد وفیروزج .الدرمع الرد باب الرکازج:۲ص:۳۲۱، ط: سعید.تتارخانیة ج: ۲ ص:۳۴۲.

(۲) ایضا

(۳) ایضا

(۴) ولودفعها مزارعة فاما علی مذهبهما فالمزارعة جائزة والعشریجب فی الخارج والخارج بینهما فیجب العشرعلیهما.بدائع ج:۲ص:۵۶، فصل واما شرائط الفرضیة .تتارخانیة ج:۲ ص:۳۳۰،البحرج:۲ص:۲۳۷.باب العشر. واما ان یزارع علیها مزارعة صحیحة بربع مایخرج منها اوثلثة اونصف ....فالزکاة علی کل واحد من الطرفین فی حصته اذابلغت النصاب . =

زمین کرایہ پر چڑھادی

اگر زمین کرایہ پر دیدی تو زمین کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا زیادہ ہے یا دوسری چیزوں کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہو جاتی ہے تو سال پورا ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگی۔ (۱)

زمین کو فصل کے ساتھ فروخت کردیا

اگر عشری زمین کے مالک نے زمین کو تیار فصل کے ساتھ فروخت کردیا یا صرف فصل فروخت کی زمین فروخت نہیں کی تو عشر ادا کرنا فروخت کرنے والے پر لازم ہوگا۔ خریدنے والے پر نہیں۔

اور اگر صرف زمین فروخت کی اور فصل ابھی تک پکی نہیں اور خریدنے والے نے اسی وقت زمین سے فصل کی پیداوار الگ کردی تو بیچنے والے پر عشر واجب ہے۔

اور اگر خریدار نے فصل اسی وقت جدا نہیں کی بلکہ بدستور باقی رکھا اور زمین کو پیداوار کے ساتھ قبضہ میں لیا تو خریدار پر عشر ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= فقه الزكاة ج: ١ ص: ٣٩٨. مؤسسة الرسالة، بيروت.

(١) لازكاة على مكاتب واثاث المنزل ودورالسكنى ونحوها الدرالمختارقوله ونحوها كثياب البدن الغيرالمحتاج اليها وكالحوانيت والعقارات. ردالمحتار، كتاب الزكاة، ج: ٢ ص: ٢٦٥، البحرالرائق ج: ٢ ص: ٢٠٦، كتاب الزكوة. ط: سعيد.

(٢) واذا باع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها أوباع الزرع خاصة فعشره على البائع دون المشترى، ولوباعها والزرع يقل ان قصله المشترى فى الحال يجب على البائع ولو تركه حتى ادرك فعشره على المشترى كذا فى شرح الطحاوى. الهنديه ج: ١ ص: ١٨٧، ط: ماجديه، كوئته، ولوباع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها أوباع الزرع خاصة فعشره على البائع دون المشترى لانه باعه بعد وجوب العشروتقرره بالادراك ولوباعها والزرع بقل فان قصله المشترى للحال فعشره على البائع ايضا لتقررالوجوب فى البقل بالقصل وان تركه حتى ادرك فعشره على المشترى لتحول الوجوب من الساق الى الحب. بدائع ج: ٢ ص: ٥٦و ٥٧، فصل واما شرائط الفرضية، ط: سعيد.

زیور

☆......زیور کے نصاب کے لئے سونا اور چاندی کے نصاب کو دیکھیں۔

اگر زیور سونے کا بنا ہوا ہے تو سونے کے نصاب کا اعتبار ہوگا، اور اگر چاندی کا ہے تو چاندی کے نصاب کا اعتبار ہوگا، باقی تفصیل وہاں دیکھ لیں۔ (۱)

☆......اگر زیور نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ کیونکہ سونا چاندی کے زیورات اصل خلقت کے اعتبار سے ''ثمن'' ہے یعنی رائج الوقت روپیہ اور سکہ ہے، اور اس کو تجارت وکاروبار کیلئے پیدا کیا ہے اگر کوئی شخص سونا اور چاندی سے تجارت کر کے مالیت کو نہیں بڑھاتا بلکہ اس کو زیور بنا کر رکھ دیتا ہے تو یہ شریعت کا قصور نہیں ہے بلکہ وہ خود ذمہ دار ہے کہ اس کو کاروبار میں لگا کر کیوں بڑھایا نہیں لہذا ہر حال میں زکوۃ دینا لازم ہے۔ (۲)

☆......امام اعظم ابوحنیفۃ رحمہ اللہ کے نزدیک روزمرہ کے استعمال کے زیورات پر زکوۃ واجب ہے (اگر زیور نصاب کے برابر ہے یا دوسرے اموال کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہے یا دوسرے اموال زکوۃ کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہوجاتا ہے۔ (۳)

☆......اگر سونا اور چاندی کے زیور نصاب کے برابر ہیں تو اس سے سالانہ زکوۃ

---

(۱) والذهب المخلوط بالفضة ان بلغ الذهب نصاب الذهب وجبت فيه زكوة الذهب وان بلغت الفضة نصاب الفضة وجبت فيه زكوة الفضة . الباب الثالث فى زكوة الذهب والفضة هنديه ج:۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيديه، تتارخانية ج:۲ ص: ۲۳۵.

(۲) الزكوة واجبة فى الحلى للرجال والنساء تبرا كان أو سبيكة، آنية أو غيرها، لأن الذهب و الفضة مال نام، ودليل النماء موجود: وهو العداد للتجارة خلقة، بخلاف الثياب، ولانهما خلقا أثمانا . الفقه الاسلامى وأدلته، رابعا زكوة الحلى، ج:۲ ص:۷۶۷، ط: دارالفكر دمشق، عالمگيرى ج:۱ ص:۱۷۸، شيديه.

(۳) وقال الحنفية: الزكاة واجبة فى الحلى للرجال والنساء تبرا كان او سبيكة، آنية أو غيرها . الفقه الاسلامى وأدلته، كتاب الزكاة ج:۲ ص:۷۶۷، دار الفكر.

نکالنا لازم ہے، چاہے استعمال کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

☆...... جو زیور ''لاکر'' میں موجود ہیں اگر وہ نصاب کے برابر ہیں تو سالانہ اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆...... اگر زیورات نصاب کے برابر ہیں تو احناف کے نزدیک زیورات پر سالانہ زکوۃ واجب ہے، خواہ وہ مردوں کے ہوں یا عورتوں کے، تراش کر بنے ہو یا پگھلا کر، برتن ہو یا کچھ اور، استعمال میں آتے ہوں یا نہ آتے ہوں مشین کے بنے ہوئے ہوں یا نگینہ والے ہر حال میں زکوۃ واجب ہے۔ (۳)

☆ بعض لوگ استعمال کا زیور کہہ کر زکوۃ نہیں دیتے ان کا عمل درست نہیں۔ (۴)

زیور کی زکوۃ

☆...... (الف) اگر مختلف اوقات میں مختلف زیور خریدے گئے تو ان پر زکوۃ

---

(۱) (واللازم فی مضروب کل)منهما (ومعموله ولوتبرا اوحليا مطلقا) مباح الاستعمال أولا ولوللتجمل والنفقة لأنهما خلقا اثمانا فيزكيهما كيف كانا ،الدرالمختارشامی ج:۲ ص: ۲۹۸ ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۶،

(۳،۲) قوله ولوتبرا اوحليا،لاتجب الزكاة مالم تبلغ قيمته نصابا مصكوكا من احدهما لان لزومها مبنى على المتقوم والعرف ان تقوم بالمصكوك قال فى البدائع تجب الزكاة فى الذهب والفضه مضروبا اوتبرا اوحليا مصوغا اذاكانت تخلص عن الاذابة سواء كان يمسكها للتجارة اوللنفقة اوللتجمل اولم ينوشينا .البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۶،ط:سعيد. تجب فى كل مائتى درهم خمسة دراهم وفى كل عشرين مثقال ذهب نصف مثقال مضروبا كان اولم يكن مصوغاحليا كان للرجال اوللنساء تبرا كان اوسبيكة .هنديه ج:۱ص:۱۷۸، ط: رشيديه، الباب الثالث فى زكوة الذهب والفضة .قال شمس الدين السرخسى :وماكان من الدراهم و الدنانيروالفضة تبرا مكسورا أوحليا مصوغاأوحلية سيف أومنطقة أوغيرذلك ففى جميعه الزكاة اذا بلغ الذهب عشرين مثقالا أومن الفضة مائتى درهم نوى به التجارة أو لم ينو. كتاب المبسوط للسرخسى ج:۲ص:۱۹۱ ،باب زكاة المال ،دارالكتب العلمية ،بيروت. الزكاة واجبة فى الحلى للرجال والنساء تبرا كان أوسبيكة آنية أوغيرها لأن الذهب والفضة مال نام، الفقه الاسلامى وادلته ج:۲ص:۲۶۷. رابعا زكوة الحلى ،ط:دارالفكر.

کب فرض ہوگی؟ اسکے بارے میں تعیین کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ آدمی کے پاس جس روز اتنا مال ہوگیا کہ سونا، چاندی، مال تجارت، کیش رقم اور زیور کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو وہ صاحب نصاب ہے۔ (۱)

(ب) یا جس دن زیور کی مقدار نصاب کے برابر ہوگئی اس دن سے یہ شخص صاحب نصاب ہے (بشرطیکہ اس کے پاس زکوۃ واجب ہونے والی دوسرے اموال زکوۃ نہ ہوں)۔ (۲)

(ج) یا زیور تو نصاب کے برابر نہیں لیکن دوسرے اموال زکوۃ سے ملکر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہوگئی، تو یہ شخص صاحب نصاب ہے۔ (۳)

(د) اگر سونا یا اسکے زیورات نہیں صرف چاندی، یا مال تجارت یا نقدی ہے، اور جو ہے وہ نصاب کے برابر ہے تو وہ صاحب نصاب ہے۔ (۴)

(ہ) جس دن سے یہ شخص نصاب کا مالک ہوا اس دن کی قمری تاریخ یاد رکھے ایک سال کے بعد پھر جب یہی قمری تاریخ آئے گی، اور یہ نصاب کا مالک رہا تو اس پر زکوۃ فرض ہوگی اور ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۵)

اگر سال پورا ہونے سے پہلے مزید زیور خریدا ہے مثلا ایک گھنٹہ پہلے خریدا ہے تو

(۱، ۲) ومنها كون المال نصابا. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲. لاتجب الزكاة مالم تبلغ قيمته نصابا لأن لزومها مبنى على المتقوم، البحر ج: ۲ ص: ۲۲٤. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۸. وجاز دفع القيمة فى الزكاة ...... وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالا: يوم الاداء، ويقوم فى البلد الذى المال فيه، شامى ج: ۲ ص: ۲۸۵.

(۳، ٤) وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۹، الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة، ط: رشيديه. البحر، ج: ۲ ص: ۲۳۰، تتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۳۲.

(۵) ومنها حولان الحول العبرة فى الزكاة للحول القمرى. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشيديه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، ط: سعيد، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹، الدرالمختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۵، قال عليه السلام: لازكوة فى مال حتى يحول عليه الحول. بدائع ج: ۲ ص: ۱٤، ط: سعيد.

اسکی زکوۃ نکالنا بھی لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... جس قمری تاریخ میں سال پورا ہوگا اس دن بازار میں زیورات کی جو قیمت ہوگی اس سے زکوۃ نکالنا فرض ہوگا یعنی زکوۃ زیورات کی قیمت خرید پر نہیں بلکہ سال مکمل ہونے کے دن جو موجودہ قیمت ہوگی اس سے زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر سونے کے زیورات میں موتی اور نگینہ بھی ہے تو صرف سونے کی قیمت پر زکوۃ واجب ہے موتی اور نگینے کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں، اور زیور بنوانے کی اجرت نہیں لگائی جائیگی (۳)

☆...... زیور میں سونا کے علاوہ ملاوٹ بھی ہوتی ہے تو اس کی زکوۃ کا حکم یہ کہ اس قسم کی ملاوٹ والے سونے کی جو قیمت ہے اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرے۔ (۴)

☆...... جب زیور نصاب کے برابر ہو تو سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب

---

(۱) ولان المستفاد من جنس الاصل تبع له لانه زيادة عليه اذ الاصل يزداد به ويتكثرثم انما يضم المستفاد عندنا الى اصل المال اذا كان الاصل نصابا. بدائع ج: ۲ص: ۱۴. ط: سعيد.

(۲) وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبرقيمتها يوم الاداء. بدائع ج: ۲ص: ۲۲ ط: سعيد. شامى ج۲ص: ۲۸۵، هنديه ج: ۱ص: ۱۸۰، تتارخانية ج: ۲ص: ۲۴۲. وجازدفع القيمة فى الزكوة.........الخ وتعتبرالقيمة يوم الوجوب وقالا يوم الاداء الخ ويقوم فى البلد الذى المال فيه. شامى ج: ۲ص: ۲۸۵.

(۳)فان كان فى الحلى جوهرولآلى مرصعة، فالزكاة فى الحلى من الذهب والفضة دون الجوهر، لأنها لازكاة فيها عند أحد من أهل العلم. الفقه الاسلامى وادلته. المطلب الاول زكوة النقود، رابعا: زكاة الحلى ج: ۲ص: ۷۶۷، دارالفكر، دمشق.

(۴) فان غلب الغش فليس كالفضة كالستوقة، فينظران كانت رائجة أونوى التجارة اعتبرت قيمتها، فان بلغت نصابا من أدنى الدراهم التى تجب فيها الزكاة وهى التى غلبت فضتها وجبت فيها الزكاة وإلافلا، وان لم تكن أثمانا رائجة ولامنوية للتجارة فلازكاة فيها الا أن يكون مافيها من الفضة يبلغ مائتى درهم بان كانت كثيرة، ويتخلص من الغش لان الصفر لاتجب الزكاة فيها.......وحكم الذهب المغشوشة كالفضة المغشوشة. البحرباب زكاة المال ج: ۲ص: ۲۲۸ط: ايج ايم سعيد،

ہوگی۔ چاہے استعمال کرے یا نہ کرے، چاہے اپنے پاس ہو یا بینک کے لاکر میں ہو، ہر صورت میں زکوۃ فرض ہوگی۔ (۱)

(س)

سابقہ زمانہ کی زکوۃ کی مقدار معلوم نہیں

اگر سابقہ زمانہ سے زکوۃ واجب ہے لیکن واجب ہونے کی مدت کا علم نہیں تو اس صورت میں تخمینہ اور اندازہ لگا کر یقین کرے اور اس حساب سے زکوۃ ادا کر دے احتیاطا کچھ اندازہ سے زیادہ دیدے تاکہ آخرت میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔ (۲)

سارا مال خیرات کر دیا

کسی نے مال پر سال پورا ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنے سے پہلے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تو زکوۃ بھی معاف ہو جائے گی۔ (۳)

ساس

اگر ساس غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

---

(۱) تجب الزكاة فى الذهب والفضة مضروبا أوتبرا أوحليا مصوغا أوحلية سيف أومنطقة أولجام أوسرج أوالكواكب فى المصاحف والأوانى وغيرها اذا كانت تخلص عن الاذابة سواء كان يمسكها للتجارة أوللنفقة أوللتجمل أولم ينوشيئا .البحرالرائق باب زكاة المال ج: ٢ص: ٢٢٦ ،ط: ايچ ايم سعيد،البدائع ج: ٢ص: ١٧ ،شامى ج: ٢ص: ٢٩٨.

(٢) احسن الفتاوى ج: ٤ص: ٢٦٥ ،طبع يازدم ١٤٢٥ھ.

(٣) ومن تصدق بجميع نصابه ولاينوى الزكاة سقط فرضها وهذااستحسان ،كذا فى الزاهدى . الهنديه، كتاب الزكاة الباب الاول ج: ١ص: ١٧١ ،ط: مكتبه ماجديه، شامى ج: ٢ ص: ٢٧٠ .

(٤)ويجوزدفع الزكاة الى من سوى الوالدين والمولودين من الاقارب لانقطاع منافع الاملاك بينهم .بدائع ج: ٢ص: ٥٠ ،ط: سعيد،البحرالرائق ج: ٢ص: ٢٤٣ ،فتح القديرج: ٢ ص: ٢١٧ ،رشيديه.شامى ج: ٢ص: ٣٤٦ ،ط: سعيد

سالانہ جوغلہ بچے

جوغلہ، چاول یا گندم کھانے کیلئے سال بھر کے لئے خریدا، اور خرچ ہوکر سال کے ختم کے بعد باقی رہ گیا، اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ یہ مال تجارت نہیں ہے۔ (۱)

سال بھر جو خرچ ہوا

صاحب نصاب آدمی کے نصاب پر سال مکمل ہونے سے پہلے جو رقم خرچ ہوگئی ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

سال پورا ہوا

جب صاحب نصاب آدمی کے مال پر سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوۃ ادا کردینی چاہئے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اچانک موت آجائے، اور زکوۃ کا فریضہ گردن پر رہ جائے، اگر سال گزرنے پر زکوۃ نہیں دی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گذر گیا تو یہ گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا چاہئے اور دونوں سالوں کی زکوۃ ادا کردینی چاہئے۔ (۳)

---

(۱) (ومنها فراغ المال)عن حاجته الأصلية فليس فى دورالسكنى ،وثياب البدن ، واثاث المنازل ،ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكوة ،وكذا طعام أهله ، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۲ ،واما فيما سوى الاثمان الخ .بدائع ج: ۲ ص: ۱۱.

(۲) منها كون المال فاضلا عن الحاجة الاصلية لان به يتحقق الغناء اذ المال المحتاج اليه حاجة اصلية لايكون صاحبه غنيا عنه .بدائع ج: ۲ ص: ۱۱ ط: سعيد. هنديه، ج: ۱ ص: ۱۷۳. اما الغناء الذى تجب به الزكاة فهوان يملك نصابا من المال النامى الفاضل عن الحاجة الاصلية بدائع ج: ۲ ص: ۴۸ ،فصل الذى يرجع الى المودى اليه .

(۳) (وافتراضها عمرى)أى على التراخى ،وصححه الباقانى وغيره (وقيل فورى) أى واجب على الفور(وعليه الفتوى)كما فى شرح الوهبانية (فيأثم بتأخيرها)بلاعذر. (وفى الشامية تحته) ظاهره الاثم بالتأخيرولوقل كيوم أويومين ، لأنهم فسروا الفوربأول أوقات الامكان . الدرمع الردج: ۲ ص: ۲۷۱، ۲۷۲ ،ط: ايچ ايم سعيد ذكرالكرخى انها على الفور و ذكر فى المنتقى مايدل عليه فانه قال اذا لم يؤد الزكاة حتى مضى حولان فقد اساء واثم. بدائع ج: ۲ ص: ۳ . فصل اما كيفية فرضيتها ،شامى ج: ۲ ص: ۲۷۱ .ط: سعيد، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۰ ، رشيديه.

سال پورا ہونے سے پہلے جو روپے خرچ ہو گئے

اگر کسی آدمی کے پاس ضروری حاجت سے زائد رقم تھی ، اور وہ نصاب کے برابر تھی لیکن سال مکمل ہونے سے پہلے رہائش کا مکان یا ضروری سامان خرید لیا، یا کسی اور جگہ وہ رقم خرچ ہوگئی ، تو خرچ شدہ رقم یا خریدے ہوئے مکان یا سامان پر زکوۃ واجب نہیں ، کیونکہ زکوۃ واجب ہونے کے لئے سال پورا ہونا شرط ہے، اور یہاں وہ شرط پوری نہیں ہوئی اس لئے اس رقم سے زکوۃ ساقط ہوگئی ۔ (۱)

سال شمار کرنے کا اصول

☆...... جس تاریخ کو کسی شخص کی ملکیت میں نصاب کے بقدر مال آجائے اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو اس پر اسی تاریخ کے حساب سے پورا سال گذرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت میں ہوگی زکوۃ واجب ہے خواہ محرم کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، سال مکمل ہوگیا زکوۃ ادا کرنا لازم ہو جائے گا ۔ (۲)

☆...... قمری ماہ کے جس تاریخ کو نصاب کا مالک ہوا، ہمیشہ وہی تاریخ زکوۃ کے حساب کے لئے متعین رہے گی، اسی کے حساب سے سال مکمل ہوگا، اس تاریخ کو سونا، چاندی مال تجارت اور نقدی جو کچھ بھی ہو خواہ سال مکمل ہونے سے ایک روز قبل ملا ہو

---

(۱) ومنها الحول فی بعض الاموال دون بعض . ان اصل النصاب وھو النصاب الموجود فی اول الحول یشترط له الحول لقول النبی ﷺ لازکوة فی مال حتی یحول علیه الحول . بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ، ط: سعید.

(۲) والمراد بکونه حولیا ان یتم الحول علیه وھو فی ملکه لقوله علیه السلام لازکوة فی مال حتی یحول علیه الحول قال فی الغایة سمی حولا لان الاحوال تحول فیه وفی القنیة العبرة فی الزکوة للحول القمری، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳ ، کتاب الزکٰوة ط: سعید، واجل سنة قمریة بالأھلیة علی المذھب وھی ثلاث مائة واربع وخمسون وبعض یوم، ثم ھذا انما یظھر إذا کان الملك فی ابتداء الأھلة ، فلو ملکه فی اثناء الشھر، قیل یعتبر بالأیام وقیل یکمل الاول من الاخیر ویعتبر ما بینھما بالاھلة. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۹۵ . وشرطه ای شرط افتراض =

سب پر زکوۃ فرض ہوگی ۔ زکوۃ کا حساب ہمیشہ اسی تاریخ میں ہوگا ادا جب چاہیں کریں البتہ جتنی جلدی ممکن ہو ادا کردیں موت کا کچھ پتہ نہیں ایسا نہ ہو کہ تاخیر کرتے کرتے موت آجائے اور زکوۃ کی ذمہ داری اپنے گردن پر رہ جائے اور قبر میں قیامت تک اسکی سزاء بھگتتے رہیں ۔ (۱)

☆......اگر درمیان سال میں نصاب کے برابر مال نہیں رہا مگر متعین تاریخ میں نصاب پورا ہوگیا تو بھی زکوۃ فرض ہے ۔ (۲)

☆......اگر سال کے شروع میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال رہا لیکن سال کے درمیان میں مال بالکل نہ رہا تو اب سابقہ تاریخ کا تعین ختم ہوجائے گا پھر جس تاریخ میں دوبارہ نصاب کا مالک ہوگا سال شمار کرنے کیلئے وہ تاریخ متعین ہوگی ۔ (۳)

☆......اگر تاریخ میں تبدیلی کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اگر ایک سال سے

= ادائها (حولان الحول وهو فی ملکه . الدر المختار شامی ج:۲ ص:۲۶۷ ، کتاب الزکاة)

(۱) والمرد بکونه حولیا ان یتم الحول علیه وهو فی ملکه لقوله علیه السلام لا زکوه فی مال حتی یحول علیه الحول قال فی الغایة سمی حولا لان الاحوال تحول فیه وفی القنیة العبرة فی الزکوة للحول القمری. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۳ ، کتاب الزکاة ط:سعید ، هندیه ج:۱ ص:۱۷۵ . شامی ج:۲ ص:۲۵۸ . والمستفاد فی الحول لایخلوا اما ان کان من جنس الاصل واما ان کان من خلاف جنسه ....وان کان من جنسه فان کان متفرعا من الاصل او حاصلا بسببه یضم الی الاصل ویربی بحول الأصل بالاجماع . شامی ج:۲ ص:۲۸۸ ، بدائع ج:۱۳ ص:۲ ، ط: سعید. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۲ ، ط:سعید.

(۲) ونقصان النصاب فی الحول لایضر ان کمل فی طرفیه لانه یشق اعتبار الکمال فی اثنائه امالابد منه فی ابتدائه للانعقاد وتحقیق الغناء وفی انتهائه للوجوب ولا کذلك فیما بین ذلك لانه حالة البقاء . البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۹ ، باب زکاة المال ط:سعید. شامی ج:۲ ص:۳۰۲ واذا کان النصاب کاملا فی طرفی الحول فنقصانه فیما بین ذلك لایسقط الزکاة . عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۵ .

(۳) فهلاك النصاب فی خلال الحول یقطع حکم الحول حتی لواستفاد فی ذلك الحول نصابا یستانف له الحول لقول النبی ﷺ لازکوة فی مال حتی یحول علیه الحول والهالك ماحال علیه الحول و کذا المستفاد . بدائع ج:۲ ص:۱۵ ط:ایچ ایم سعید.

زیادہ ہوتی ہے تو سال کی زکوۃ نکالنے کے بعد زائد ایام کی زکوۃ بھی نکالدیں پھر تاریخ تبدیل کرنا درست ہوگا، مثلا ایک آدمی کا سال یکم رجب کو مکمل ہوجاتا ہے اور وہ یکم رمضان المبارک میں زکوۃ کا حساب کرنا چاہتا ہے تو رجب تک ایک سال کی زکوۃ نکالنے کے بعد مزید دو ماہ کی زکوۃ دیدے تو پھر اس کے بعد یکم رمضان سے یکم رمضان تک سال شمار کرنا صحیح ہوگا۔ (۱)

سال کا شمار

☆...... زکوۃ واجب ہونے کیلئے زکوۃ کے نصاب پر سال گذرنا ضروری ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب سے کم مال کا مالک تھا، پھر اس کم مال سے تجارت کی جس سے اتنا نفع ہوا کہ مال تجارت کی قیمت نصاب کے برابر مکمل ہوگئی، تو جس وقت سے نصاب مکمل ہوا، اس وقت سے سال کی ابتداء ہوگی، اور اس دن سے ایک سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی۔ (۳)

☆...... اگر سال کی شروع میں نصاب پورا تھا، پھر سال کے دوران اس سے تجارت کر کے نفع حاصل ہوا، اور وہ نفع موجود ہے، تو اصل مال پر جب سال مکمل ہوگا

---

(۱) والمراد بكونه حوليا ان يتم الحول عليه وهوفى ملكه لقوله عليه السلام لازكوة فى مال حتى يحول عليه الحول قال فى الغاية سمى حولا لان الاحوال تحول فيه وفى القنية العبرة فى الزكوة للحول القمرى البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۳، كتاب الزكاة ط:سعيد، شامى ج۲ ص:۲۵۸. ط:سعيد.

(۲) ومنها الحول فى بعض الاموال دون بعض ......ان اصل النصاب وهوالنصاب الموجود فى اول الحول يشترط له الحول لقول النبى ﷺ لازكوة فى مال حتى يحول عليه الحول .بدائع الصنائع ج:۲ص:۱۳ ط:سعيد، وشرط افتراض ادائها حولان الحول وهوفى ملكه .الدرالمختارشامى ج:۲ص:۲۶۷، ط:سعيد.

(۳) الزكاة واجبة على الحرالعاقل البالغ المسلم إذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول فتح القديرج:۲ص:۱۱۲، كتاب الزكاة. ط:رشيديه كوئٹه .تتارخانية ج:۲ص:۲۱۷.

اور زکوۃ نکالی جائے گی، اس وقت نفع کی رقم سے بھی زکوۃ نکالی جائے گی اگر چہ نفع کی رقم پر سال مکمل نہ ہوا ہو، گویا کہ اصل پر سال مکمل ہونے کی وجہ سے نفع پر بھی سال مکمل ہو گیا ہے۔ (۱)

سال کے آخر میں پیسہ کم ہو گیا

اگر کسی آدمی کے پاس سال کے شروع میں مثلا دو لاکھ کی رقم تھی اور سال کے آخر میں صرف ایک لاکھ کی رقم رہ گئی تو اس صورت میں صرف ایک لاکھ کی زکوۃ دینی ہوگی دو لاکھ کی نہیں۔ (۲)

سال کے درمیان میں جو اضافہ ہوا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہے اور اس کا سال یکم رمضان سے یکم رمضان تک پورا ہوتا ہے، اور درمیان سال میں کچھ رقم اور مل گئی یا سونا یا چاندی مل گئی، تو بعد میں ملنے والی چیزوں کے سال کا حساب الگ نہیں ہوگا بلکہ جب یکم رمضان آئیگا تو ان چیزوں کی زکوۃ دینا بھی لازم ہوگا، کیونکہ جب اصل نصاب پر سال گذر گیا گویا کہ سال مکمل ہونے سے پہلے ملنے والی چیزوں پر بھی سال گذر گیا۔ (۳)

(۳،۱) والمستفاد فی الحول ان کان من جنسه فاما ان کان متفرعا من الاصل او حاصلا بسببه کالولد والربح یضم الی الاصل ویربی بحول الاصل بالاجماع. هندیه ج:۱ ص:۱۷۵. بدائع ج:۲ ص:۱۳. ط:سعید، البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۲. ومن کان له نصاب فاستفاد فی أثناء الحول مالا من جنسه ضمه إلى ماله وزکاه سواء کان المستفاد من نمائه أولا وبأی وجه استفاد ضمه سواء کان بمیراث أوهبة أوغیر ذلك. هندیه ج:۱ ص:۱۷۵، کتاب الزکاة ط: ماجدیه.

(۲) ونقصان النصاب فی الحول لایضران کمل فی طرفیه........ اما لابد منه فی ابتدائه للانعقاد و تحقیق الغناء وفی انتهائه للوجوب. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۹، شامی ج:۲ ص: ۳۰۲. قال فی البدائع ولکن هذا الشرط یعتبر فی اول الحول وفی آخره لاخلاله حتی لو انتقص النصاب فی اثناء الحول ثم کمل فی آخره تجب الزکاة. بدائع الصنائع ج:۲ ص: ۱۵ ط:سعید

سال مکمل ہونے کے بعد مال ختم ہو گیا

کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا، لیکن ابھی زکوۃ نہیں دی تھی کہ تمام مال چوری ہو گیا، یا کسی اور طریقہ سے خود بخود ضائع ہو گیا تو زکوۃ معاف ہو گئی، لیکن اگر اپنا مال اپنے اختیار سے کسی کو دیدیا، یا کسی اور طرح اپنے اختیار سے ضائع کر دیا، تو جس قدر زکوۃ فرض ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوگی، بلکہ زکوۃ دینا پڑے گی۔ (۱)

سال مکمل ہونے کے بعد مال کم ہو گیا

کسی کے پاس مثلاً ایک لاکھ روپے تھے، ایک سال گزرنے کے بعد اس میں سے پچاس ہزار روپے چوری ہو گئے، یا خیرات کر دیئے تو باقی پچاس ہزار روپے کی زکوۃ دینا ہو گی۔ (۲)

سالہ سالی

اگر سالہ سالی غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) قال ابوبکر الکاسانی: فانمسقط لهابعدالوجوب احدالاشیاء الثلاثة. منها: هلاك النصاب بعد الحول قبل التمکن من الاداء وبعده عندنا. بدائع ج:۲ ص:۵۳ وقال: وأمابيان مايسقط بعد الوجوب فمنها هلاك الخارج من غيرصنعه، لأن الواجب فى الخارج فاذا هلك يهلك بمافيه كهلاك نصاب الزكاة بعد الحول فهذا عندنا. ج:۲ ص:۶۵، البدائع. وايضا وان هلك المال بعد وجوب الزكاة سقطت الزكاة وفى هلاك البعض يسقط بقدره، هكذا فى الهداية، ولواستهلك النصاب لايسقط هكذا فى السراجية. :نهنديه، الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة والعروض ج:۱ ص:۱۸۰. ط: مكتبه ماجديه.

(۲) أيضا

(۳) قال فى البحرهى تمليك المال من فقيرمسلم بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى واشارالى ان الدفع الى كل قريب ليس باصل ولافرع جائز. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۱، كتاب الزكاة ط: سعيد، وقال فى البدائع: ويجوزدفع الزكاة الى من سوى =

سامان تجارت

☆...... سامان تجارت سے مراد کیش رقم کے علاوہ ہر وہ سامان ہوتا ہے جو تجارت کے لئے مہیا کیا گیا ہے خواہ وہ کسی بھی قسم کا ہو، مثلاً آلات اور مشین ہوں، استعمالی سامان ہو، کپڑے ہوں کھانے پینے کی چیزیں ہوں، زیورات وجواہر ہوں حیوانات ونباتات ہوا گھر ہوں یا زمین، یا منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں ہوں۔

غرض جو چیزیں فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے خرید وفروخت کیلئے مہیا کی گئی ہیں وہ سامان تجارت ہے، اگر سامان تجارت کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور اس پر سال بھی گذر گیا ہے تو کیش رقم کی طرح ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لئے حلال چیزوں کی جائز طریقے سے تجارت کرنا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ معاملات میں سچائی، دیانت اور امانت داری وغیرہ کے اخلاقی اصولوں کو ترک نہ کیا جائے، اور تجارت وکاروبار کی مشغولیت اللہ کے ذکر، اور حقوق اللہ کی ادائیگی سے غافل نہ کردے۔

اسلام میں تجارت سے حاصل ہونے والی اس دولت پر کیش رقم کی طرح سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ مقرر کردی، تاکہ اللہ کی نعمت کا شکر ادا ہو جائے، اور اسکے بندوں میں

= الوالدين والمولودين من الاقارب وغيرهم لانقطاع منافع الاملاك بينهم. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، ط: سعيد، شامي ج: ۲ ص: ۳۴۶، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷.

(۱) (وفى عروض التجارة بلغت نصاب ورق اوذهب. وفى الصحاح العرض بسكون الراء: المتاع، وكل شئ فهوعرض سوى الدراهم والدنانيراه البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸. ط: سعيد، واللازم فى عرض تجارة قيمته نصاب وفى الدررالعرض متاع لايدخله كيل ولاوزن ولايكون حيوانا ولاعقاراواما بفتحها فمتاع الدنيا ويتناول جميع الاموال. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكوة المال ط: سعيد. البحر: ۲ ص: ۲۸۸، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷، هنديه ج: ۲ ص: ۱۷۹.

سے ضرورت مند بندوں کا حق ادا ہو جائے۔ (۱)

☆...... اگر سامان تجارت کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر زکوۃ فرض ہے۔ (۲)

سائمہ جانور

☆...... ''سائمہ'' اس جانور کو کہتے ہیں جو جنگل میں چرنے کیلئے خاص مقصد سے چھوڑے جاتے ہیں اور وہ مقصد یا تو ان سے دودھ حاصل کرنا ہوتا ہے، یا ان کی نسلی افزائش ہے یا اپنی بڑھوتری کی بناء پر وہ بیش قیمت قرار پائیں۔

اور ''سائمہ'' جانور میں تین باتیں پائی جانی ضروری ہیں۔ (۳)

(الف) سال کے اکثر حصہ میں خود سے چر کے اکتفاء کرتے ہوں یعنی عام چراگاہ میں پیسوں کے بغیر چرتے ہوں اور اگر گھر میں ان کو کچھ نہ دیا جاتا ہو۔

---

(۱) اما الاول فکمال النصاب شرط وجوب الزکاۃ فلاتجب الزکاۃ فیما دون النصاب لانها لاتجب الاعلی الغنی ولانها وجبت شکرا لنعمة المال ومادون النصاب لایکون نعمة موجبة للشکر للمال. بدائع ج:۲ص:۱۵، ط:سعید، شامی ج:۲ص:۲۹۸.

(۲) (قوله وفی عروض تجارة بلغت نصاب ورق اوذهب) معطوف علی قوله: اول الباب فی مائتی درهم، أی یجب ربع العشرفی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما. البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۸، ط:سعید، واما اموال التجارة فتقدیرالنصاب فیها بقیمتها من الدنانیروالدراهم فلاشیٔ مافیهامالم تبلغ قیمتها مائتی درهم اوعشرین مثقالامن ذهب. هندیه ج:۱ص:۱۷۹، البحرج:۲ص:۲۲۸، بدائع ج:۲ص:۲۰، ط:سعید، شامی ج:۲ص:۲۹۸.

(۳) واماصفة نصاب السائمة فله صفات منها ان یکون معدا للاسامة وهوان یسمیها للدر و النسل لما ذکرنا ان مال الزکاۃ هوالمال النامی وهوالمعد للاستنماء والنماء فی الحیوان بالاسامة اذ بها یحصل النسل فیزدادالمال......ثم السائمة هی الراعیة التی تکتفی بالراعی عن العلف ویمونها ذلك ولاتحتاج الی ان تعلف فان کانت تسام فی بعض السنة وتعلف وتمان فی البعض یعتبرفیه الغالب لان للاکثرحکم الکل. بدائع الصنائع ج:۲ ص:۳۰، فصل واما صفة نصاب السائمة ط:سعید، عالمگیری ج:۱ص:۱۷۶، شامی ج:۲ص:۲۷۵، الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ص:۸۳٤، دارالفکر، دمشق.

اگر چھ مہینے خود سے چر کر رہتے ہوں اور چھ مہینے انکو گھر میں کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر گھاس ان کے لئے گھر میں منگوائی جاتی ہو خواہ قیمت دیکر ہو یا بلا قیمت، تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں۔

(ب) جس گھاس پر وہ چرتے ہیں اس کے چرنے کی کسی کی طرف سے ممانعت نہ ہوں اگر کسی کی منع کی ہوئی ناجائز گھاس پر ان کو چرایا جائے گا تو وہ سائمہ نہیں ہوں گے۔

(ج) دودھ کی غرض سے یا نسل میں اضافہ کرنے کی غرض سے رکھے گئے ہوں اگر وہ دودھ اور نسل کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے ہوں تو پھر وہ سائمہ نہیں ہوں گے۔

☆...... سائمہ جانور خواہ نر ہوں یا مادہ، خواہ ملے جلے ہوں ان سب پر زکوۃ واجب ہوگی، اسی طرح سائمہ جانور اگر دودھ پینے اور نسل حاصل کرنے کیلئے ہیں اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں تو ان پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ (۱)

سرکاری مدارس میں زکوۃ دینا

☆...... اگر سرکاری مدارس میں زکوۃ کے مستحق طلباء موجود ہیں، اور مدرسہ والے زکوۃ کی رقم صرف غریب مستحق طلباء میں خرچ کرتے ہیں غیر مصرف میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہوگا۔ (۲)

البتہ جہاں زکوۃ کی ضرورت نہیں وہاں زکوۃ نہیں دینی چاہیے۔

☆...... غیر سرکاری دینی مدارس کے غریب طلباء زکوۃ کے زیادہ مستحق ہیں لہذا

---

(۱) قال شمس الأئمة السرخسي المتوفى ۴۹۰ھ: وينظرفي السائمة إلى كمال النصاب فتجب الزكاة فيه، وان كانت قيمتها ناقصة عن مائتي درهم وينظرإلى قيمتها ان اراد بها التجارة الخ. كتاب المبسوط، كتاب الزكاة ج:۲ ص:۱۸۷، ط: دارالكتب العلمية، بيروت.

(۲) "انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمولفة قلوبهم" سورة التوبة، آيت: ۶۰.

زکوۃ ان کو دینے کی کوشش کرے۔ (۱)

سسر کو زکوۃ دینا

اگر سسر غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

سفراء کے ہاتھ سے زکوۃ کی رقم ضائع ہوگئی

اگر مدارس کے سفراء کے ہاتھ سے زکوۃ کی رقم چوری ہو جائے یا مہتمم کے ہاتھ سے چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے، اور ان کی حفاظت میں کوئی کمی نہیں رہی تھی تو ان لوگوں پر تاوان لازم نہ ہوگا، اور زکوۃ دینے والوں کی زکوۃ ادا ہو جائے گی، کیونکہ یہ حضرات مستحق طلبہ کے وکیل ہیں اور وکیل کا قبضہ گویا مستحق طلبہ کا قبضہ ہے۔ (۳)

اور اگر ان لوگوں نے حفاظت میں کوتاہی کی ہے یا زکوۃ کی رقم میں تبدیلی کی ہے یا اپنی رقم کے ساتھ مخلوط کر دیا ہے تو ان لوگوں پر تاوان لازم ہوگا، اور اپنی جیب سے اتنی رقم فقراء کو دینا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) أوأحوج أوأصلح أوأورع أوأنفع للمسلمين أومن دارالحرب إلى دارالإسلام أوإلى طالب علم وفي المعراج :التصدق على العالم الفقير أفضل .الدرالمختارشامي ج:۲ ص: ۳۵۳، ۳۵٤. هنديه ج:۱ ص:۱۸۷.

(۲) ويجوزدفع الزكاة الى من سوى الوالدين والمولودين من الاقارب ومن الاخوة و الاخوات و غيرهم لانقطاع منافع الاملاك بينهم .بدائع الصنائع ج:۲ص:۵۰، كتاب الزكاة، البحر ج:۲ ص: ۲٤۳، شامي ج:۲ص:۳٤٦، فتح القدير ج:۲ص:۲۱۷ .تتارخانية ج:۲ص:۲۷۱.

(۳) وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحله ماذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء ايضا فلاضمان عليه .البحر الرائق ج:۲ص:۲۱۱، ط:سعيد. بخلاف ماإذا ضاعت في يد الساعي ؛لأن يده كيد الفقراء .البحر الرائق ج:۲ص:۲۱۱، شامي ج:۲ص:۲۷۰.

(٤) ولوخلط زكاة موكليه ضمن وكان متبرعا إلا اذا وكله الفقراء .الدرالمختار شامي ج:۲ ص :۲٦۹ .(قوله ضمن وكان متبرعا)لان ملكه بالخلط وصارمو ديا مال نفسه ،قال في التاتارخانية إلا إذا وجد الاذن أو اجازالمالكان أى اجاز قبل الدفع الى الفقير .شامي ج:۲ص:۲٦۹. وفي الفتاوى رجلان دفع كل واحد منهما زكوة ماله الى رجل ليؤدى عنه فخلط مالهما ثم تصدق ضمن الوكيل وكذا لو كان في يد رجل اوقاف مختلفة فخلط انزال الاوقاف، فإذا ضمن في =

سفید پوش

عام طور سے لوگ صرف اسی کو فقیر سمجھتے ہیں، جو بھیک مانگتا ہے، حالانکہ بعض اوقات باعزت لوگ زیادہ مستحق ہوتے ہیں مگر شرم کی وجہ سے اپنی غربت نہ اپنے لباس سے ظاہر ہونے دیتے ہیں، نہ زبان سے کہتے ہیں دیکھنے سے وہ بظاہر غریب معلوم نہیں ہوتے، بلکہ بعض اوقات وہ تنخواہ دار ملازم بھی ہوتے ہیں، لیکن زیادہ اولاد وغیرہ کی وجہ سے بہت تنگدست رہتے ہیں، اگر تحقیق سے کسی ایسے آدمی کے بارے میں علم ہو جائے تو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے، ایسے لوگوں کو زکوۃ وخیرات دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ (۱)

سفید پوش کو زکوۃ دینا

اگر سفید پوش آدمی مالی اعتبار سے بہت کمزور ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا صحیح ہے، اور زکوۃ کی ادائیگی کے لئے ان کو بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوۃ ہے، تحفۃً ہدیہ کہ کر دی جاے اور زکوۃ کی نیت کر لی جائے، تب بھی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

= صورة الخلط لاتسقط الزكاة عن اربابها .البحرج:۲ص:۲۱۱ .شامی ج:۲ص:۲۶۹ .

(۱) واما الذى يرجع الى المؤدى اليه: منها ان يكون فقيرا وقيل الفقير الذى يملك شيئا يقوته والمسكين الذى لاشئ له سمى مسكينا لما اسكنته حاجته عن التحرك،فلا يقدر يبرح عن مكانه وهذا اشبه الاقاويل ،وماروى ابوهريرة ان النبى ﷺ انه قال ليس المسكين الطواف الذى يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان قيل فماالمسكين يارسول الله .قال الذى لايجد مايغنيه ولايفطن به فيتصدق عليه ولايقوم فيسأل الناس فان الذى لايسأل ولايفطن به اشد مسكنه من هذا .بدائع ج:۲ص:٤٤،ط:سعيد. وذكرفى الفتاوى فيمن له حوانيت ودورالغلة لكن غلتها لاتكفيه ولعياله انه فقيرويحل له اخذ الصدقة ،بدائع ج:۲ص:٤٨،البحرج:۲ص:٢٤٤ .

(۲) ومن اعطى مسكينا دراهم وسماها هبة اوقرضا ونوى الزكاة فانها تجزيه .هنديه ج:۱ ص:۱۷۱،ط:رشيديه ، البحرالرائق ج:۲ص:۲۱۲،ط: سعيد.شامی ج:۲ص: ۲۶۸ .

سفیر کا زکوۃ کی رقم استعمال کرنا

سفیر کیلئے زکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں ہے، اگر سفیر کے پاس خرچ کے لئے رقم نہیں تو گھر سے منگوا لے یا کسی سے قرض لے لے۔ (۱)

سفیر کا زکوۃ کی رقم تبدیل کرنا

سفیر کے پاس چندہ کی جو رقم جمع ہوئی ہے اسکے بدلے دوسری اتنی ہی رقم مدرسہ میں جمع کرادی جائے تو درست ہے، مدرسہ میں رقم جمع کرادینے کے بعد اگر مدرسہ کے چندہ کی رقم سے اپنی ذاتی مصرف میں استعمال کرنا چاہے تو استعمال کرسکتا ہے مدرسہ میں رقم جمع کرانے سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

سفیر کی تنخواہ زکوۃ سے دینا

زکوۃ کی رقم سے سفیر کی تنخواہ دینا جائز نہیں، کیونکہ زکوۃ کی رقم بلاعوض دینا ضروری ہے، اور تنخواہ بلاعوض نہیں دی جاتی بلکہ خدمت کی عوض میں دی جاتی ہے اس لئے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۳)

سوال کرنے والے کو دینا

☆......معارف القرآن کاندھلوی ؒ میں ہے ”اور سوال کرنے والوں کو دے“

---

(۱) وللوكيل بدفع الزكاة ان يدفعها الى ولد نفسه كبيرا كان او صغيرا والى امرأته اذا كانوا محاويج ولايجوزان يمسك لنفسه شيئا. البحرالرائق ج:۲ص:۲۱۱، ط:سعيد، شامی ج:۲ص:۲۶۹. ط:سعيد.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۷ص:۱۴۵ كتاب الزكاة. دارالاشاعت، طباعت ۲۰۰۳ء.

(۳) ولونوى الزكاة بمايدفع إلى الخليفة ولم يستاجره ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزأه وإلا فلا، عالمگیری ج:۱ص:۱۹۰. شامی ج:۲ص:۳۵۶. تتارخانية ج:۲ص؛۲۷۸.

خواہ مسلمان ہوں یا کافر اگرچہ ہمیں ان کی حاجت اور ضرورت کا علم نہ ہو، اس لئے کہ ظاہر یہی ہے کہ بلاضرورت کوئی عاقل سوال اور گدائی کی ذلت گوارا نہیں کرتا۔

اسی وجہ سے حدیث میں ہے کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنے والے کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر ہو۔ (ج:۱ص:۲۷۲، سورۂ بقرہ آیت:۱۷۷ ''والسائلین''۔

☆...... اگر سوال کرنے والا کافر ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں البتہ زکوۃ کے علاوہ عطیات یا صدقۂ نافلہ کی مد سے دینا جائز ہے۔ (۱)

سوتیلا

سوتیلا باپ، سوتیلا دادا، سوتیلا نانا، سوتیلی ماں، سوتیلی دادی کو زکوۃ دینا جائز ہے اگر وہ لوگ زکوۃ کے مستحق ہیں۔ (۲)

سوتیلی والدہ کو زکوۃ دینا

اگر سوتیلی والدہ غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے سیدہ بھی نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) اما الذی یرجع الی المودی الیه منها ان یکون فقیرا لقوله تعالی انما الصدقات للفقراء و المساکین ......وقال الحسن: المسکین الذی یسأل......وهذا یدل علی ان المسکین احوج. بدائع ج:۲ص:۴۳ ط:سعید. ومنها ان یکون مسلما فلایجوزصرف الزکاة الی الکافربلاخلاف لحدیث معاذ خذها من اغنیائهم وردها فی فقرائهم واما ماسوی الزکاة من صدقة الفطروالکفارات والنذورفلاشك فی صرفها الی فقراء المسلمین افضل وهل یجوز صرفها الی اهل الذمة قال ابوحنیفة ومحمد یجوز. بدائع ج:۲ص:۴۹، ط: سعید، البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۲، ط:سعید، باب المصرف، شامی ج:۲ص:۳۵۱.

(۲) ویجوزدفع الزکاة الی من سوی الوالدین والمولودین من الاقارب وغیرهم لانقطاع منافع الاملاك وبینهم. شامی ج:۲ص:۳۴۶، بدائع ج:۲ص:۵۰، البحرج:۲ص:۲۴۳ و قال فی البحر: واشارإلی ان الدفع الی کل قریب لیس باصل ولافرع جائز. البحر ج:۲ ص:۲۰۱، کتاب الزکاة ط:سعید،

(۳) وقال فی الرد ویجوزدفعها لزوجة ابیه وابنه وزوج ابنته. ردالمحتار ج:۲ ص: ۳۴۶، باب المصرف. البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۳، باب المصرف. ط:سعید.

سوتیلے بھائی بہن

اگر سوتیلے بھائی بہن غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

سوتیلے ماں باپ

اگر اپنے سوتیلے ماں باپ غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

سود کی رقم پر زکوۃ

☆...... واضح رہے کہ سود لینا، دینا، لکھنا اور اس میں گواہ بننا سب ناجائز اور حرام ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے، (۳) اللہ نے فرمایا سود کھانے والے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتے ہیں، اور اللہ سے جنگ کر کے کون جیت سکتا ہے، کامیابی کا تصور تک نہیں ہو سکتا۔ (۴)

---

(۱) وقيد بالولاد لجوازه لبقية الاقارب كالاخوة والاعمام والاخوال الفقراء بل هم اولى لانه صلة وصدقة. شامى كتاب الزكاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳٤٦، البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳ و ۲۰۱. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷.

(۲) ويجوز دفعها لزوجة ابيه وابنه وزوج ابنته. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳٤٦ قال فى البدائع: و يجوز دفع الزكاة الى من سوى الوالدين والمولودين من الاقارب ومن الاخوة والاخوات وغيرهم لانقطاع منافع الاملاك بينهم. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، ط: سعيد، البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳، شامى ج: ۲ ص: ۳٤٦،

(۳) عن جابرؓ قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربا و موكله و كاتبه و شاهديه وقال هم سواء. قال النووى: هذا تصريح بتحريم كتابة المبايعة بين المترابيين والشهادة عليهما. صحيح مسلم ج: ۲ ص: ۲۷، كتاب البيوع باب الربا، ط: قديمى كتب خانه.

(٤) يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا مابقى من الربا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله، سورة البقرة آيت: ۲۷۸، ۲۷۹، جزء: ۳.

☆...... جس طرح سود کھانا حرام ہے اس طرح سود لینا بھی حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

واخذھم الربو وقد نھو عنه

سود لینے ہی سے ان کو منع کیا گیا ہے

☆...... سود کی رقم پر زکوۃ واجب نہیں ہے، اگر یہ معلوم ہے کہ سود کہاں سے لیا ہے تو وہاں واپس کردے، اگر معلوم نہیں، یا معلوم ہے لیکن واپس کرنا ممکن نہیں تو سود کی ساری رقم کو ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کرنا واجب ہے۔ (۱)

سود کی رقم سے زکوۃ ادا کرنا

☆...... سود کی رقم سے زکوۃ ادا کرنا جائز نہیں، اگر کوئی شخص سود کی رقم سے زکوۃ ادا کرے گا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی اور کفر کا خطرہ ہوگا۔ (۲)

☆...... سود کی رقم لینا اور دینا جائز نہیں ہے، جو لوگ سودی کاروبار کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتے ہیں، ظاہر ہے اللہ و رسول سے جنگ کر کے کوئی جیت نہیں سکتا۔ (۳)

☆...... سودی رقم حرام ہے، حرام رقم کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جہاں سے لی ہے وہاں واپس کردے اگر واپس کرنا ممکن ہے، اگر واپس کرنا ممکن نہیں، تو ثواب کی

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامي ج:۵ ص:۹۹. باب البيع الفاسد مطلب فيمن ورث مالا حراما والاتصدقوا بها لان سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذرالرد على صاحبه. الردالمحتار، كتاب الكراهية فصل فى البيع، ج:۶ ص:۳۸۵، ۳۸۹، هنديه ج:۴ ص:۳۴۹

(۲) فى الدرالمختار: انما يكفر اذا تصدق بالحرام القطعى وفى الرد، رجل دفع الى فقير من المال الحرام شيئا يرجوبه الثواب يكفر. كتاب الزكاة باب زكاة الغنم. ج:۲ ص:۲۹۲.

(۳) يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا مابقى من الربا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله، سورة البقرة آيت: ۲۷۸، ۲۷۹، جزء: ۳.

نیت بغیر کسی فقیر وغریب کو مالک بنا کر دیدیں۔ (۱)

☆...... زکوۃ پاک ہے اور سود پاک نہیں ہے، ناپاک چیز سے پاک چیز ادا نہیں ہوتی۔

سودے کے بعد پیشگی رقم کا حکم

اگر سودا ہونے کے بعد پیشگی ایڈوانس رقم ادا کر دی، اور اب تک چیز پر قبضہ نہیں ہوا، تو اب اس رقم کی زکوۃ کس پر ہے، رقم ادا کرنے والے مشتری پر ہے یا رقم وصول کرنے والے بائع پر ہے۔ تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر مشتری[۱] صاحب نصاب ہے زکوۃ کا سال مکمل ہونے سے پہلے مذکورہ چیز کی قیمت ادا کر دی ہے تو مشتری پر زکوۃ واجب نہیں ہے، اور اگر مشتری نے سال مکمل ہونے کے بعد قیمت ادا کی تو اس صورت میں مشتری کی زکوۃ ساقط نہیں ہوگی، مشتری کیلئے ان رقوم کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

سونا

☆...... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے، موجودہ اوزان کے اعتبار سے ستاسی ۸۷ گرام چار سو اناسی ۴۷۹ ملی گرام سونا ہے

---

(١) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامي ج:٢ ص:٩٩. باب البيع الفاسد مطلب فيمن ورث مالا حراما. هنديه ج:٤ ص:٣٤٩. ط:رشيديه. ويردونها على اربابها ان عرفوهم والاتصدقوا بها لان سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذرالرد على صاحبه. ردالمحتار، كتاب الكراهية فصل في البيع، ج:٦ ص:٣٨٥، ٣٨٩، هنديه ج:٤ ص:٣٤٩، ط:رشيديه.

(٢) قالوا: ثمن المبيع وفاء إن بقي حولا، فزكاته على البائع؛ لأنه ملكه، وقال بعض المشائخ: على المشترى؛ لأنه يعده مالاموضوعا عند البائع، فيواخذ بماعنده، شامي ج: ٢ ص: ٢٦١، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ط: رشيديه.

[۱] مشتری: خریدار کو کہتے ہیں اور بائع: بیچنے والے کو

(٣) (نصاب الذهب عشرون مثقالا). الدرالمختار شامي، كتاب الزكوة باب زكوة المال. ج:٢ ص:٢٩٥، ط:سعيد.

اگر نصاب کے برابر سونا ایک سال تک رہے تو سال مکمل ہونے پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

☆......اگر کسی مرد یا عورت کے پاس صرف سونا ہے اور وہ نصاب سے کم ہے اسکے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ یا مال تجارت وغیرہ قابل زکوۃ کوئی چیز نہیں تو ساڑھے سات تولہ سے کم سونا پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اگر نصاب سے کم سونا کے ساتھ چاندی یا کیش رقم وغیرہ ہے اور قیمت کے اعتبار سے جمع کرنے سے چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں مجموعی قیمت پر زکوۃ واجب ہوگی۔ اور ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہے تو اس صورت میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆......سونا جب نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگا تو زکوۃ دینا لازم ہوگا، چاہے اس سے تجارت کرے یا نہ کرے، کاروبار میں لگا کر بڑھائے یا نہ بڑھائے کیونکہ اللہ تعالی نے سونا کو اصل خلقت کے اعتبار سے ''ثمن'' یعنی رائج الوقت روپیہ سکہ کے طور پر پیدا کیا ہے، تجارت کاروبار کیلئے پیدا کیا ہے، اگر کسی کے پاس سونا ہے وہ اس سے کاروبار نہیں کرتا یا زیور بنا کے رکھتا ہے تو یہ اس کا قصور ہے شریعت اس کی

---

(۱) (قوله يجب ....وعشرين مثقالاربع العشر)......قيد بالنصاب لان مادونه لازكاة فيه. البحرالرائق كتاب الزكاة باب زكوة المال ج: ۲ ص: ۲۲۵.

(۳) وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة كذا فى الكنز......ولوضم احد النصابين الى الاخرحتى يودى كله من الذهب اومن الفضة لاباس به لكن يجب ان يكون التقويم بماهوانفع للفقراء قدرا ورواجا. شامى ج: ۲ ص: ۳۰۳، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۲، عالمگيرى كتاب الزكاة الباب الثالث ج: ۱ ص: ۱۷۹، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰، باب زكاة المال ط: سعيد.

ذمہ دار نہیں ہے۔ (۱)

☆...... اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا تھا اور اس نے سال مکمل ہونے کے بعد نقد رقم سے زکوۃ ادا کر دی اور ساڑھے سات تولہ سونا باقی رہا اور اس پر مثلاً دوسرا سال گذرا تو نصاب کے برابر سونا ایک سال تک محفوظ رہنے کی وجہ سے دوسرا سال بھی ساڑھے سات تولہ سونے پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اور اگر سونے ہی کا کچھ حصہ زکوۃ میں ادا کر دیا، اور باقی ماندہ سونا نصاب سے کم ہے اور اس آدمی کے پاس ایسی اور کوئی چیز نہیں جس پر زکوۃ فرض ہوتی ہے تو اس صورت میں ساڑھے سات تولہ سے کم مقدار پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) (واللازم) مبتدأ (فی مضروب کل) منهما (ومعموله ولوتبرا اوحليا مطلقا) مباح الاستعمال أولاولوللتجمل والنفقة لانهما خلقا اثمانا فيزكيهما كيف كانا ....(ربع عشر) خبر قوله اللازم .(الدر المختار شامی، كتاب الزكوة ،باب زكوة المال ج:۲ ص:۲۹۷۔ ۲۹۹، ،البدائع ج:۲ ص:۱۶ ،فصل صفة النصاب ط:سعيد.

اما اذا كان له ذهب مفرد فلاشيئ فيه حتى يبلغ عشرين مثقالا فاذا بلغ عشرين مثقالا ففيه نصف مثقال لما روى فى حديث عمروبن حزم والذهب مالم يبلغ قيمته مائتى درهم فلاصدقة فيه فاذا بلغ قيمته مائتى درهم ففيه ربع العشر .بدائع ج:۲ ص:۱۸ ،ط:سعيد، فان لم يكن كل واحد منهما نصابا بان كان له عشرة مثاقيل ومائة درهم فانه يضم احدهما الى الاخرى فى حق تكميل النصاب.......ولهذا يكمل نصاب كل واحد منهما بعروض التجارة ولايعتبراختلاف الصورة .بدائع ج:۲ ص:۱۹ ،ط:سعيد. فأما الزكاة فى الذهب والفضة فانما تجب لعينها دون القيمة ولهذا لايكمل به القيمة حالة الانفراد ولانهما مالان متحدان فى المعنى الذى تعلق به وجوب الزكاة فيهما وهوالاعداد للتجارة باصل الخلقة والثمنية فكانا فى حكم الزكاة كجنس واحد ولهذا اتفق الواجب فيهما وهوربع العشرعلى كل حال .بدائع ج:۲ ص:۱۹ .ط:سعيد.

(۲) تجب فى كل عشرين مثقال ذهب نصف مثقال مضروبا كان اولم يكن مصوغا اوغير مصوغ حليا كان للرجال اوللنساء .فتاوى هنديه ج:۱ ص:۱۷۸ ،ط:رشيديه كوئٹه واما شروط وجوبها فمنها حولان الحول على المال .هنديه ج:۱ ص:۱۷۵ ،ط:رشيديه .

(۳)(ومنها كون المال نصابا) فلاتجب فى أقل منه ،عالمگيرى ج۱ ص:۱۷۲ ،البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۲ ،شامى ج:۲ ص:۲۵۹.

اور اگر مذکورہ آدمی کے پاس ساڑھے سات تولہ سے کم مقدار سونا کے علاوہ کوئی ایسی چیز موجود ہے جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے مثلاً نقد رقم تجارتی مال یا چاندی وغیرہ تو اس صورت میں ان چیزوں کی قیمت کو سونے کے ساتھ ملا کر دیکھ لے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے یا نہیں اگر چاندی کے نصاب کے برابر ہے تو زکوۃ واجب ہوگی اور اگر کم ہے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

سونا خالص نہیں

اگر سونا خالص نہیں، بلکہ اس میں کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے تو غالب جزء کا اعتبار ہوگا اگر سونا غالب ہے تو وہ سونا سمجھا جائے گا اور زکوۃ فرض ہوگی، اور اگر کھوٹ زیادہ ہے تو سونا نہیں سمجھا جائے گا اور اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر تجارت کے مال کے طور پر رکھا جائے گا تو مال تجارت کے حساب سے زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

---

(۱) فان لم یکن کل واحد منهما نصابا بان کان له عشرة مثاقیل ومائة درهم فانه یضم احدهما الی الآخرفی حق تکمیل النصاب.....ولهذا یکمل نصاب کل واحد منهما بعروض التجارة ولایعتبراختلاف الصورة. بدائع ج:۲ص:۱۹، ط:سعید. قال فی البحر: وتضم قیمة العروض الی الثمنین والذهب الی الفضة قیمة، اما الاول فلان الوجوب فی الکل باعتبار التجارة وان افترقت جهة الاعداد. واما الثانی فللمجانسة من حیث الثمنیة ومن هذا الوجه صارسببا وضم احدی النقدین الی الآخرقیمة، البحرالرائق ج:۲ص: ۲۳۰، ط:سعید، شامی ج:۲ص:۳۰۳.

(۲) (وغالب الفضة والذهب فضة وذهب وماغلب غشه) منهما (یقوم) کالعروض ویشترط فیه النیة. (قوله ویشترط فیه النیة) ای تعتبرقیمته ان نوی فیه التجارة نهر، وتقدم قبیل باب السائمة شرط نیة التجارة (الدرالمختارمع الرد المحتارکتاب الزکوة ج:۲ص: ۳۰۰) ان الدراهم اذا کانت مغشوشة فإن کان الغالب هوالفضة فهی کالدراهم الخالصة فان غلب الغش فلیس کالفضة وان لم تکن اثمانا رائجة ولامنویة للتجارة فلازکوة فیها .... لاتجب الزکاة فیها الابنیة التجارة والفضة لایشترط فیها نیة التجارة. البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۲۸، ط: سعید، البدائع ج:۲ص:۱۷، فصل صفة النصاب.

سونے اور چاندی کی اہمیت

☆...... سونا اور چاندی دونوں قیمتی نادر اور نفیس اشیاء ہیں، اللہ تعالی نے ان دونوں چیزوں کو انسانوں کیلئے اسقدر مفید بنایا کہ انسانیت کی ابتداء سے یہ دونوں چیزیں انسانی معاشرے میں کیش پیسے اور چیزوں کی قیمت کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں، اسی لئے شریعت نے ان دونوں معدنی اشیاء کو فطری طور پر بڑھنے والی دولت قرار دیا، اور ان پر زکوۃ فرض کی ہے، خواہ یہ نقد کی صورت میں ہو یا زیور وغیرہ کی شکل میں، ہر صورت میں اگر نصاب کے برابر ہے تو سالانہ زکوۃ فرض ہے۔ (۱)

☆...... انسان جہاں کہیں بھی رہا ہے اس نے سونے چاندی کی دریافت کے بعد انہیں مالی معاملات اور کاروباری لین دین کیلئے معیار اور پیمانہ قرار دیا ہے، دنیا کی تمام مادی چیزوں کی قدر و قیمت سونا چاندی کے تحت قائم کی جاتی ہے، اور چیزوں کے تبادلہ میں بھی اس کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے، اس لئے اسلام نے بھی اس پیمانے کو برقرار رکھا ہے۔ (۲)

---

(۱) الذهب والفضة معدنان نفيسان ناط الله بهما من المنافع مالم ينط بغيرهما من المعادن، ولندرتهما ونفاستهما اقدمت أمم كثيرة منذ عهود بعيدة على اتخاذهما نقودا وأثمانا للأشياء، ومن هنا نظرت الشرعية إليهما نظرة خاصة، واعترتهما ثروة نامية بخلقتهما، واوجبت فيهما الزكاة الخ فقه الزكاة ج:١ ص:٢٣٨، الفصل الثالث. واللازم مبتداء (فى مضروب كل) منهما (ومعموله ولو تبرا اوحليا مطلقا) مباح الاستعمال أولا ولو للتجمل و النفقة لانهما خلقا اثمانا فيزكيهما كيف كانا. (الدرالمختارشامى كتاب الزكاة ج:٢ ص: ٢٩٨، البحر الرائق ج:٢ ص: ٢٢٦، بدائع الصنائع ج:٢ ص: ١٩، تتاخارنية ج:٢ ص: ٢٣٠.

(٢) وفى الهداية: كل دينار عشرة دراهم فى الشرع، قال فى الفتح أى يقوم فى الشرع بعشرة كذا كان فى الابتداء. شامى ج:٢ ص: ٢٩٩، وفى مقام آخر: وحاصله ان الدينار اسم للقطعة من الذهب المضروبة المقدرة بالمثقال فاتحادهما من حيث الوزن. الردالمحتار ج:٢ ص: ٢٩٦، باب زكاة المال، ط: ايچ ايم سعيد. قال فى البحر يجب فى مائتى درهم و عشرين مثقالا ربع العشر وهو خمسة دراهم فى المائتين ونصف مثقال فى العشرين لحديث مسلم ليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة الاوقية اربعون درهما .... قالوا لان بعض مقاديرها =

سونے، چاندی کے نصاب میں تفاوت کیوں؟

سونا اور چاندی کی قیمت میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے، آج کل سونا اور چاندی کی قیمت میں پچاس گنا سے زیادہ تفاوت ہوتا ہے تو اس صورت میں دونوں چیزوں کے نصاب میں کیا نسبت ہے؟

تو اس کا جواب یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں اور اسکے بعد بھی ایک زمانہ تک چاندی اور سونا کی قیمت میں تقریباً اسی قدر تفاوت اور فرق تھا جس قدر ان کے نصاب میں تفاوت اور فرق ہے، اس زمانہ میں ایک دینار کی قیمت دس درھم چاندی کی قیمت کے برابر تھی، لیکن اس کے بعد زمانہ کے اتار چڑھاو نے سونے کی قیمت کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان تک پہنچا دیا اور چاندی کی قیمت جوں کی توں رہ گئی، اس لئے اتنا زیادہ فرق نظر آتا ہے ورنہ شرع میں اتنا زیادہ فرق نہیں بلکہ ساڑھے سات تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت برابر تھی لیکن اسلام کا حکم قیامت تک اسی طرح باقی رہے گا جس طرح نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں تھا، قیامت تک اس میں کسی بھی فرد بشر کو تبدیلی کا حق یا اختیار نہیں ہے۔

سونے کی زکوۃ کس ریٹ پر دی جائے

سونے کی زکوۃ نکالنے میں خرید کا اعتبار نہیں بلکہ فروخت کا اعتبار ہے یعنی جس دن سال مکمل ہوگا یا جس دن زکوۃ نکالی جائے گی اس دن دکاندار جس قیمت پر سونا فروخت کرتے ہیں، اس قیمت کو لگا کر ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دی جائے، اور اگر سونا ہی زکوۃ میں

= وکیفیاتها ثبتت باخبار الاحاد قد صرح السید ان مقادیر الزکوة ثبتت بالتواتر کنقل القرآن واعداد الرکعات وهذا یقتضی کفر جاحد المقدار فی الزکوة: البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۲۵، باب زکوة المال، ط: سعید، البدائع ج:۲ ص:۱۸، فصل فی مقدار الواجب ط: سعید.

دینا ہے تو موجودہ سونے کا چالیسواں حصہ زکوۃ میں دیدے، زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

سیدہ عورت کی اولاد کو زکوۃ دینا

اگر ماں سید ہے، باپ سید نہیں، اور اولاد غریب ہے زکوۃ کی مستحق ہے تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے، صرف ماں کی وجہ سے اولاد سید نہیں ہوگی لہذا مستحق زکوۃ ہونے کی صورت میں زکوۃ لینا جائز ہے۔ (۲)

سید کا قرض زکوۃ سے ادا کرنا

''سید'' کا قرض زکوۃ کی رقم سے ادا کرنا جائز نہیں، اگر مجبوری ہے تو حیلۂ تملیک کر کے ادا کرنا جائز ہوگا، اور حیلۂ تملیک کے لئے ''سید کو زکوۃ دینا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳)

سید کو اضطراری حالت میں زکوۃ دینا

اگر ''سید'' کو اضطراری حالت ہو، فاقہ پر فاقہ ہو، جان بچانے کیلئے زکوۃ کے

---

(۱) وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتهما يوم الاداء والصحيح ان هذا مذهب جميع اصحابنا. بدائع كتاب الزكاة فصل واما صفة الواجب فى اموال التجارة ج: ۲ ص: ۲۲، شامى ج: ۲ ص: ۲۸۶، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲.

(۲) قال ابن عابدين ان من كانت امها علوية مثلا وأبوها عجمي يكون العجمى كفوا لها وان كان لها شرف ما لان النسب للآباء ولهذا جاز دفع الزكاة اليها فلايعتبر التفاوت بينهما من جهة شرف الام. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۸۷، باب الكفاءة، ط: ايج ايم سعيد.

(۳) ولا إلى بنى هاشم .... ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع وفى الشامية: يعنى سواء فى ذلك كل الأزمان، وسواء فى ذلك دفع بعضهم لبعض ودفع غيرهم لهم. شامى ج: ۲ ص: ۳۵۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۶، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۱، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۴. و الحيلة فى الجواز فى هذا ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يامره بعد ذلك بالصرف الى هذا فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذا القرب، شامى ج: ۲ ص: ۳۴۵، النهر الفائق ج: ۱ ص: ۴۶۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲.

علاوہ اور کوئی رقم نہ ہو، تو ایسی مجبوری کی حالت میں زکوۃ جائز ہوگی اللہ تعالی کا فرمان:

فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم. سورہ مائدہ آیت :۳ جزء: ٦

حدیث میں سید کو زکوۃ نہ دینے کا جو حکم آیا وہ عام حالت میں ہے، اضطراری حالت اس سے مستثنی ہے۔ (۱)

سید کو غلطی سے زکوۃ دیدی

اگر زکوۃ دینے والے نے غور و فکر کے بعد لاعلمی کی وجہ سے سید کو غیر سید غریب اور مستحق سمجھ کر زکوۃ دی ہے، تو زکوۃ ادا ہو جائے گی، دوبارہ زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اگر سید کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ زکوۃ کی رقم ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ رقم اس کو واپس کردے جس نے اس کو دی ہے۔ (۲)

سید کو زکوۃ دینا

''سید'' کو زکوۃ (صدقۂ فطر، صدقات واجبہ اور قربانی کی کھال کی رقم) دینا جائز نہیں، ہاں اگر سید انتہائی غربت کے عالم میں ہے، اور اس کی خدمت کے لئے زکوۃ

---

(۱) وروی ابوعصمة عن الإمام انه یجوز الدفع إلی بنی هاشم فی زمانه ؛لأن عوضها وهو خمس الخمس لم یصل الیهم لاهمال الناس أمر الغنائم وایصالها إلی مستحقیها ،وإذا لم یصل الیهم العوض ،عادوا إلی المعوض كذا فی البحر ،شامی ج:۲ ص: ۳۵۰، باب المصرف ، قلت فیه مافیه فمن اراد التفصیل فلیرجع إلی اصل الكتاب فتح القدیر ج:۲ ص: ۲۱۱. البحر ج: ۲ ص: ۲٤٦.

(۲) ولو دفع بتحر فبان انه غنی اوهاشمی صح لحدیث البخاری لك مانویت یازید ولك مااخذت یامعن حین دفعها زید الی ولده معن .البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۷ ،باب المصرف ،فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱٤ ، هندیه ج: ۱ ص: ۱۹۰ .(وان بان غناه أو كونه ذمیا أوانه ابوه أوابنه أوامرأته أوهاشمی لا) یعید لانه اتی بمافی وسعه . [تنبیه] فی القهستانی عن الزاهدی :ولایسترد منه لوظهر انه عبد اوحربی وفی الهاشمی روایتان ولایسترد فی الولد والغنی وهل یطیب له ؟ فیه خلاف ، وان لم یطب قیل یتصدق وقیل یرد علی المعطی .الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزكوة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۵۳ ،البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۷ .

کے علاوہ دوسرے فنڈ کی رقم نہیں ہے تو اس صورت میں زکوۃ کی رقم حیلہ کر کے دینے کی گنجائش ہوگی ، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی غیر سید غریب مستحق زکوۃ کو یہ کہہ کر زکوۃ کی رقم دی جائے ''یہ زکوۃ کی رقم فلاں سید کو دینی تھی مگر وہ سید ہے اس کے لئے زکوۃ جائز نہیں ، لہذا تمکو زکوۃ دیتے ہیں ، اگر تم تمام یا بعض اس کو بھی اپنی طرف سے دیدو تو بہتر ہے'' اور وہ لیکر سید کو دیدے تو سید کے لئے اس رقم کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے، اسطرح زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی اور سید کی خدمت بھی ہو جائے گی۔

''بنی ہاشم'' کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

سید کی بیوی کو زکوۃ دینا

☆......اگر غریب محتاج سید کی بیوی غیر سید ہے، اور وہ زکوۃ کی مستحق ہے تو اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں، اور بیوی زکوۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنی خوشی سے اپنے بچے اور شوہر پر خرچ کر سکتی ہے۔(۲)

☆......شوہر سید ہونے کی وجہ سے غیر سید بیوی سید کے حکم میں نہیں ہوگی اگر وہ غریب اور محتاج ہے، زکوۃ کی مستحق ہے تو زکوۃ لے سکتی ہے۔(۳)

---

(۱) قوله وبنی هاشم ومواليهم ای لاتجوزالدفع لهم لحديث البخاری نحن اهل بيت لاتحل لنا الصدقة والحيلة فی الجوازفی هذه الاربعة ان يتصدق بمقدارزكاته علی فقيرثم يامره بعد ذلك بالصرف الی هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقيرثواب هذه القرب. البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۳، باب المصرف، ط:سعيد، فتح القديرج:۲ص:۲۱۱، شامی ج:۲ص:۳۴۵، تتارخانية ج:۲ص:۲۷۴. فقالوا لايجوزصرف كفارة اليمين والظهار والقتل الخ . فتح القديرج:۲ص:۲۱۲، ط:رشيديه باب المصرف .

(۲) هی تمليك المال من فقيرمسلم غيرهاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالی .البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱، كتاب الزكاة، ط:سعيد. شامی ج:۲ص:۲۵۶. عالمگيری ج:۱ص:۱۷۱.

(۳) ايضا

سید کی زکوۃ سید کو

سید مالدار اپنے غریب مسکین سید رشتہ داروں کو زکوۃ نہیں دے سکتے سید کیلئے زکوۃ لینا سید کو زکوۃ دینا مطلقاً منع ہے، خواہ سید سید کو دے، یا کوئی غیر سید سید کو دے سب منع ہے، اور سید مالدار اپنی زکوۃ غیر سید فقیروں کو دیں۔ (۱)

سید کی مدد

سید کو زکوۃ دینا جائز نہیں، اگر سید غریب اور محتاج ہے تو صاحب حیثیت مالدار حضرات پر لازم ہے کہ وہ سادات کی زکوۃ صدقات واجبہ کے علاوہ رقم سے امداد کریں، اور ان کو مصیبت اور تکلیف سے نجات دلائیں، یہ بڑا اجر و ثواب کا کام ہے، اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ صحیح محبت کی دلیل ہے، ورنہ آخرت میں مواخذہ اور پکڑ کا اندیشہ ہے۔ (۲)

سید کے لئے زکوۃ ناجائز ہونے کی وجہ

☆...... زکوۃ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے، نبی کریم ﷺ کی اولاد کو اس سے ملوث کرنا مناسب نہ تھا، اگر وہ غریب اور ضرورت مند ہیں تو پاک مال سے ان کی مدد کی جائے۔

☆...... اگر نبی کریم ﷺ کی اولاد کو زکوۃ دینا جائز ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ

---

(۱) وبنی هاشم وموالیهم ای لاتجوز الدفع لهم لحدیث البخاری "نحن اهل بیت لاتحل لنا الصدقة". تتارخانیة ج:۲ ص: ۲۷٤، البحر، ج:۲ ص:۲٤٦، باب المصرف ط:سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳٥۰، النهر الفائق ج:۲ ص:٤٦٦، دار الکتب العلمیة.

(۲) بخلاف التطوع فی النفل یتبرع بمالیس علیه فلایتدنس به المؤدی کمن تبرّد بالماء. فتح القدیر ج:۲ ص: ۲۱۲، باب المصرف ط:رشیدیه. قال فی البحر قید بالزکاة لان النفل یجوز للغنی کما للهاشمی. البحر ج:۲ ص:۲٤٥، ط:سعید، تتارخانیة ج:۲ ص:۲۷٤. و لافرق فی المنع بین الزکاة وغیرها کالنذر والکفارات. الاخمس الرکاز فیجوز صرفه الیهم. النهر الفائق ج:۱ ص:٤٦٦، باب المصرف ط:دار الکتب العلمیة.

ہوسکتا تھا کہ اسلام کا یہ خوبصورت نظام اپنی ہی اولاد کیلئے تو جاری نہیں فرمایا تاکہ وہ ہمیشہ مالدار رہیں (العیاذ باللہ) ۔

☆...... اگر نبی کریم ﷺ کی اولاد کو زکوۃ دینا جائز ہوتا تو مالدار لوگ آپ ﷺ کے رشتہ اور قرابت کی بنا پر سادات کو زکوۃ دینے کیلئے ترجیح دیتے ، غیر سید کو محروم کر دیتے تو اس سے دوسرے فقراء کو شکایت ہوتی ۔ (۱)

☆...... اگر سید کو زکوۃ دینا جائز ہوتا اور آنحضرت ﷺ خود لوگوں سے زکوۃ وصول کرتے اور اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرتے تو اس بات کا احتمال تھا کہ بعض لوگ آپ ﷺ کے بارے میں بدگمان ہوتے اور آپ کے حق میں وہ باتیں کہتے جو بالکل لغو ہوتیں، اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس دروازہ کو بالکل بند کر دیا، اور اس بات کا حکم دیا کہ زکوۃ ان ہی کے مالداروں سے لیکر ان ہی کے فقراء کو واپس کر دی جائے ۔ (۲)

---

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں ۔ مؤلف مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، ج:۱ص:۱۴۲، کتب خانہ جمیلی لاہور۔
عن عبدالمطلب بن ربيعة قال قال رسول الله ﷺ ان هذه الصدقات انما هى اوساخ الناس و انما لاتحل لمحمدولالآل محمد رواه مسلم .مشكوة المصابيح كتاب الزكاة باب من لاتحل له الصدقة الفصل الاول .ج:١ ص: ١٦١ .ومنها ان لايكون من بنى هاشم لماروى عن رسول الله ﷺ انه قال يامعشربنى هاشم ان الله كره لكم غسالة الناس وعوضكم منها بخمس الخمس من الغنيمة .بدائع ج:٢ص:٤٩،ط:سعيد،قال فى البدائع. واذا حصلت صدقة و للصدقة مطهرة لصاحبها فتمكن الخبث فى المال فلايباح للهاشمى لشرفه صيانة له عن تناول الخبث تعظيما لرسول الله ﷺ.بدائع ج:٢ص:٤٤،ط:سعيد. تتارخانية ج:٢ ص: ٢٧٤ .فتح القدير ج:٢ص: ٢١١ .النهر الفائق ج:١ ص:٤٦٦ ،باب المصرف ،دار الكتب العلمية .

(٢) قال الشوكانى والاحاديث الدالة على التحريم على العموم ترد على الجميع وقد قيل انها متواترة تواترامعنويا ويؤيد ذلك قوله تعالى قل لااسئلكم عليه اجرا الاالمودة فى القربى،سورة الشورى آيت:٢٣، وقوله تعالى قل ماسئلكم عليه من اجر.سورة ص:٨٦، ولواحلها لهم اوشك ان يطعنوا فيه ولقوله تعالى خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها .سورة التوبة آيت : ١٠٣ .وثبت عنه ﷺ ان الصدقة اوساخ الناس كما رواه مسلم .فقه الزكاة ج:٢ ص: ٧٣٠، ط:مؤسسة الرسالة .

سید مشہور ہے

اگر کسی آدمی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ سید ہے، مگر اسکے نسب کا کہیں پتہ نہیں، صرف سنی سنائی بات ہے لیکن سید نہ ہونے پر بھی کوئی دلیل یا ثبوت نہیں، تو ایسے آدمی کو زکوۃ دینا جائز نہیں، کیونکہ نسب ثابت ہونے کے لئے عام شہرت کافی ہے ثبوت ضروری نہیں۔ (۱)

سید مشہور ہے شجرۂ نسب نہیں

اگر کسی آدمی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ ''سید'' ہے لیکن اس کے پاس کوئی مکمل شجرۂ نسب نہیں ہے، جس سے صحیح طور پر معلوم ہو سکے کہ وہ واقعی سید ہے، ایسے آدمی کو زکوۃ دینا اور اسکے لئے زکوہ لینا جائز نہیں، کیونکہ نسب ثابت ہونے کے لئے عام شہرت کافی ہے، نسب کا شجرہ ہونا ضروری نہیں۔ (۲)

سیلاب زدگان کو زکوۃ دینا

☆...... اگر سیلاب زدگان مسلمان ہیں سیلاب کی وجہ سے نصاب کے مالک نہیں رہیں بلکہ فقیر و غریب ہو گئے، تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے، بلکہ ایسے مخصوص حالت میں وہ لوگ دوسرے لوگوں سے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔ (۳)

(۱،۲) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ''امداد الفتاوی'' میں فرماتے ہیں: ''نسب میں تسامع کافی ہے، جبکہ مکذب بیّن نہ ہو۔ (امداد الفتاوی، کتاب الزکاۃ والصدقات ج:۲ ص:۲۸)

قال فی الهداية ولایجوز للشاهد ان يشهد بشيئ لم يعاينه الاالنسب فانه يسعه ان يشهد بهذه الاشياء اذا اخبره بها من يثق به، قال المحقق ابن همام ای لم يقطع به من جهة المعاينة بالعين اوالسماع الافی النسب ...... وفی الفصول عن شهادات المحيط فی النسب ان يسمع انه فلان بن فلان من جماعة لايتصورتواطؤهم علی الكذب عند ابی حنيفة وعندهما اذا اخبره عدلان انه ابن فلان تحل الشهادة وابوبكرالاسكاف كان يفتی بقولهما وهواختيارالنسفی فتح القدير ج:٦ ص:٤٦٦، كتاب الشهادة ط: رشيديه، كوئٹه.

(۳) (ومنها الفقير) وهومن له ادنی شئ وهومادون النصاب أوقدرنصاب غيرنام ....(ومنها =

☆...... ایسے مستحق زکوۃ لوگوں کو جو کچھ دیا جائے مالک بنا کر دینا ضروری ہے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوگی مثلاً زکوۃ کی رقم سے کھانا تیار کر کے ان کو بیٹھا کر کھلایا گیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اس میں مالک نہیں بنایا گیا اس لئے ایسی صورت میں ہر ایک کا کھانا ان کے ہاتھ دیدیا جائے پھر وہ مالک ہو جائیں گے اور زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆...... اگر سیلاب زدگان مسلمان نہین بلکہ غیر مسلم کافر ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ نفلی صدقات سے انکی مدد کرنا جائز ہے۔ (۲)

☆...... اگر سیلاب زدگان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں، اور زکوۃ کی رقم صرف مسلمانوں کو ملے گی اس کا یقین نہیں بلکہ غیر مسلم کو بھی ملنے کا امکان ہے تو ایسی صورت میں بلا امتیاز زکوۃ تقسیم کرنا درست نہیں ہوگا ایسے مواقع میں حیلۂ تملیک کرالیا جائے پھر وہ وہاں رقم تقسیم کی جائے تا کہ زکوۃ بھی ادا ہوں جائے اور سب کے ساتھ ہمدردی بھی۔ (۳)

= المسكين وهو من لاشئ له فيحتاج الى المسئلة لقوته أو مايوارى بدنه الخ. (هنديه، كتاب الزكوة الباب السابع فى المصارف ج: ١ ص: ١٨٧، فتح القدير ج: ٢ ص: ٢٠٢، رشيديه، شامى ج: ٢ ص: ٣٣٩، تتارخانية ج: ٢ ص: ٢٦٧. البحر ج: ٢ ص: ٢٤١، باب المصرف.

(١) (هى) .... (تمليك) خرج الاباحة، فلو اطعم يتيما ناويا الزكوة لايجزيه إلا اذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض. (قوله إلا اذا دفع اليه المطعوم) لانه بالدفع اليه بنية الزكوة يملكه فيصير اكلا من ملكه، بخلاف ما اذا اطعمه معه، ولايخفى انه يشترط كونه فقيرا. الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الزكوة، ج: ٢ ص: ٢٥٦، البحرالرائق ج: ٢ ص: ٢١، بدائع ج: ٢ ص: ٣٩، تتارخانية ج: ٢ ص: ٢٧٥.

(٢) واما اهل الذمة فلايجوز صرف الزكاة اليهم بالاتفاق ويجوز صرف صدقة التطوع اليهم بالاتفاق. (الفتاوى الهنديه، كتاب الزكوة الباب السابع فى المصارف ج: ١ ص: ١٨٨، بدائع ج: ٢ ص: ٤٩، البحر ج: ٢ ص: ٢٤٢.

(٣) والحيلة فى الجواز فى هذه الاربعة ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب، كذا فى المحيط. البحرالرائق ج: ٢ ص: ٢٤٣، باب المصرف، النهرالفائق ج: ١ ص: ٤٦٢، باب المصرف ط: دارالكتب العلمية، تتارخانية ج: ٢ ص: ٢٧٢، شامى ج: ٢ ص: ٣٤٥.

(نوٹ) زکوۃ کے سامان کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱)

☆...... سیلاب زدگان وغیرہ میں بعض وقت صاحب نصاب لوگ بھی موجود ہوتے ہیں مثلاً کسی کی دکان وغیرہ تباہ ہوگئی ہے لیکن اس کی رقم بینک میں موجود ہے یا دوسری جگہ تجارت کی چیزیں یا سونا چاندی یا رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ موجود ہے تو اس کو زکوۃ دینا اور ایسے آدمی کے لئے زکوۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں تملیک کرکے یا نفلی صدقات دینا جائز ہوگا۔ (۲)

سیونگ سرٹیفکیٹ

☆...... سیونگ سرٹیفکیٹ، سودی اسکیم ہے، لہذا اس قسم کے سرٹیفکیٹ لینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے لاعلمی میں لے لیا ہے تو اسکو علم ہونے کے بعد ختم کر لینا چاہئے ورنہ سود لینے کی وجہ سے آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (۳)

☆...... اور سیونگ سرٹیفکیٹ کی اصل رقم پر زکوۃ واجب ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا سرٹیفکیٹ خریدنے والا خود صاحب نصاب ہے اور منافع کے نام سے جو رقم دی جاتی ہے وہ سود ہونے کی وجہ سے لینا جائز ہی نہیں اگر کسی نے لے لی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں بلکہ وہ رقم جس ادارے سے لی ہے اس کو واپس

---

(۱) هی تملیك المال من فقیر مسلم غیر هاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالی، لان الزكوة یجب فیها تملیك المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰.

(۲) واما صفة الواجب فی اموال التجارة فالواجب فیها ربع عشر العین وهو النصاب وعلی قول ابی حنیفة فالواجب فیها احد شیئین اما العین او القیمة فالمالك بالخیار عند حولان الحول ان شاء اخرج ربع عشر العین وإن شاء اخرج ربع عشر القیمة. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۵، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۱، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷.

(۳) عن جابر رضی الله عنه قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربا وموكله وكاتبه وشاهدیه وقال هم سواء. صحیح مسلم ج: ۲ ص: ۲۷، باب الربا كتاب البیوع، ط: قدیمی كتب خانه، سنن الترمذی ج: ۱ ص: ۲۲۹، باب ماجاء فی اكل الربا كتاب البیوع، ط: ایچ ایم سعید.

کر دے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ نفع کی تمام رقم ثواب کی نیت کے بغیر فقیروں میں صدقہ کر دے۔ (۱)

(ش)

شادی پر زیور ملا

شادی پر لڑکیوں کو جو زیورات ملتے ہیں اگر وہ والدین کی طرف سے ہیں یا دوسروں کی طرف سے ہدیہ اور گفٹ کے طور پر ہیں، تو وہ لڑکیوں کی ملکیت ہیں ان زیورات کے مالک شوہر نہیں ہیں، ان کی زکوۃ بیوی کے ذمہ ہے اگر شوہر اپنے مال سے بیوی کے طرف سے ادا کر دے تو بیوی کی زکوۃ ادا ہو جائے گی، اور شوہر کو بیوی پر احسان کرنے کا ثواب ملے گا۔ (۲)

شادی شدہ عورت کو زکوۃ دینا

اگر شادی شدہ عورت کا شوہر غریب ہے محنت و مزدوری کر کے مشکل سے گذارہ کرتا ہے تو شادی شدہ غریب عورت کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) ھی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ھاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالی، لان الزکوة یجب فیها تملیک المال، البحر ج:۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید، شامی ج:۲ ص:۲۵۶، ۲۵۸. عالمگیری ج:۱ ص: ۱۷۰.

(۲) الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملك نصابا ملکا تاما وحال علیه الحول، تتارخانیة ج:۲ ص:۲۱۷. فتح القدیر ج:۲ ص:۱۱۳، کتاب الزکاة، والزکاة إنما تجب إذا ملك نصابا تاما نامیا حولا کاملا، خلاصة الفتاوی ج:۱ ص:۲۳۵. وان الزکاة عبادة عندنا، والعبادة لاتتادی إلا باختیار من علیه اما بمباشرته بنفسه أو بأمره و انابته غیره فیقوم النائب مقامه فیصیر مودیا بید النائب، بدائع ج:۲ ص:۵۳، کتاب الزکاة.

(۳) وفی بنت الغنی ذات الزوج خلاف. والاصح الجواز وھو قولھما. (ردالمحتار، کتاب الزکوة، باب المصرف ج:۲ ص: ۳۵۰، تتارخانیة ج:۲ ص:۲۷۲، قال فی البدائع: ولو دفع الی امرأة فقیرة وزوجھا غنی جاز فی قول ابی حنیفة ومحمد لان المرأة لاتعد غنیة بغناء زوجھا لانھا لاتستحق علی زوجھا الاعلی مقدار النفقة. بدائع الصنائع ج:۲ ص:۴۷، فصل اما الذی یرجع الی المودی الیه، ط: سعید، تارخانیة ج:۲ ص:۲۷۳.

شادی کے بعد سے زکوۃ ادا نہیں کی

اگر کسی عورت کی شادی ہوئی مثلاً دس سال ہو گئے ہیں، اور اس کے پاس مثلاً پچاس تولہ سونا ہے، اور اس نے اب تک زکوۃ ادا نہیں کی، تو اس پر ضروری ہے کہ گذشتہ دس سال کی زکوۃ حساب کر کے ادا کر دے ورنہ قبر اور آخرت میں عذاب ہوگا، اگر زکوۃ ادا کرنے کیلئے پیسے نہیں، تو زیور سے زکوۃ ادا کر دے۔ (۱)

اگر بیوی کی اجازت سے شوہر ادا کر دے گا تو بھی زکوۃ ادا ہو جائے گی، اگر شوہر ادا نہیں کریگا تو بیوی کے لئے ہر حال میں زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، قیامت کے دن بیوی سے باز پرس ہوگی شوہر سے نہیں۔ (۲)

شادی کے لئے رقم جمع کی

☆......اگر کسی آدمی نے شادی کے خرچ کے لئے رقم جمع کی اور وہ رقم نصاب کے برابر ہے اور اس پر سال گذر گیا اور اب تک شادی نہیں کی تو اس صورت میں اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆......اگر باپ یا ماں نے لڑکے یا لڑکی کی شادی کے لئے رقم جمع کر کے رکھی ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، اور اس پر سال گذر گیا ہے، تو سال گذرنے کے بعد اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) قال فی البحر: ولو کان له خمس وعشرون من الابل لم یزکها حولین کان علیه فی الحول الاول بنت مخاض وللحول الثانی اربع شیاه. اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر گزشتہ سالوں کی زکوۃ نہیں ادا کی تو بقدر نصاب زکوۃ کی ادائیگی واجب الذمہ رہے گی. البحر ج: ۲ ص: ۲۰٤، ط: رشیدیه. شامی ج: ۲ ص: ۲٦٠. بدائع ج: ۲ ص: ۷.

(۲) ان الزکاة عبادة عندنا، والعبادة لاتتادی إلا باختیار من علیه، اما بمباشرته بنفسه، أو بأمره وانابته غیره، فیقوم النائب مقامه، فیصیر مودیا بید النائب، بدائع ج: ۲ ص: ۵۳.

(۳، ٤) الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملکا تاما وحال علیه الحول. تتارخانیه ج: ۲ ص: ۲۱۷، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۳، کتاب الزکوة، ط، رشیدیه، =

☆...... مذکورہ دونوں صورتوں میں اگر سال پورا ہونے سے پہلے شادی ہوگئی اور وہ رقم خرچ ہوگئی، یا اتنی رقم بچی کہ نصاب سے کم ہے تو ان صورتوں میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... اگر بھائی یا بہن نے بھائی یا بہن کی شادی کے لئے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ رقم جمع کر کے رکھی ہے، اور اس پر سال گذر گیا ہے تو جمع کر کے رکھنے والے پر سال گذرنے کے بعد اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

شاگرد کو زکوۃ دینا

اگر شاگرد غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو استاد کے لئے شاگرد کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

شاہراہ عام کی تعمیر میں زکوۃ دینا

شاہراہ عام کی تعمیر کے لئے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳)

شبہ کے باوجود زکوۃ دینا

اگر کسی کو یہ شبہ ہے کہ جس کو زکوۃ دے رہا ہے، معلوم نہیں وہ مالدار ہے یا محتاج تو

= کوئٹہ، خلاصۃ الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۳۵.

(۱) واما شرائط الجواز فثلاثة احدها كمال النصاب فى اول الحول والثانى كماله فى اخر الحول والثالث ان لا ينقطع النصاب فيما بين ذلك. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۱.

(۲) وقال فى البحر: وقيد باصله وفرعه لان من سواهم من القرابة يجوز الدفع لهم وهو اولى لما فيه من الصلة مع الصدقة ولهذا قال فى الفتاوى الظهيرية ويبدأ فى الصدقات بالاقارب ثم الموالى ثم الجيران. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف ط: رشيديه، شامى ج: ۲ ص: ۳۴۶، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۴. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷.

(۳) ولايجوز ان يبنى بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات الخ. (الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب السابع فى المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، فتح القدير =

جب تک تحقیق نہ ہو جائے اس کو زکوۃ نہ دی جائے، اگر تحقیق کے بغیر دیدی ہے تو گمان غالب کا اعتبار ہے، اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ مستحق ہے تو زکوۃ ادا ہوگی، اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مالدار ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اور زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ غریب ہی ہے تو زکوۃ ادا ہوگئی دوبارہ زکوۃ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

شرائط زکوۃ

☆ ...... زکوۃ دینے والا مسلمان ہو، غیر مسلم کافر و مشرک نہ ہو۔

☆ ...... بالغ ہو، نابالغ بچے یا بچی کی ملکیت میں کتنا ہی مال ہو اس پر زکوۃ نہیں۔

☆ ...... عاقل ہو، مجنون کے مال پر زکوۃ فرض نہیں، جب کہ اس کا جنون سال بھر مسلسل رہے۔

☆ ...... آزاد ہو، غلام پر زکوۃ فرض نہیں۔

☆ ...... مال کا مکمل مالک ہو، اگر مال قبضہ میں ہے لیکن مالک نہیں تو اس پر زکوۃ فرض نہیں۔

☆ ...... مال نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، نصاب سے کم مال پر زکوۃ فرض نہیں۔

☆ ...... ملکیت کا مال ضروریات اصلیہ سے زائد ہو، جو چیزیں انسان کی زندگی کی ضروریات میں داخل ہیں جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن یا

= ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۹، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲.

(۱) واذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف أم لا فهو على الجواز الا اذا تبين انه غير مصرف و اذا دفعها اليه وهو شاك ولم يتحر أو تحرى ولم يظهر له انه مصرف أو غلب على ظنه انه ليس بمصرف فهو على الفساد الا إذا تبين انه مصرف هكذا في التبيين. (الفتاوى الهنديه ج: ۱ ص: ۱۹۰. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۷، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۲.

فرنیچر یا سواری کی گاڑی، حفاظت کیلئے اسلحہ، مطالعہ کی کتابیں وغیرہ ان پر زکوۃ فرض نہیں۔

☆...... مال پر پورا ایک سال گذر جائے، سال پورا ہونے سے پہلے زکوۃ واجب نہیں۔

☆...... مال بڑھنے والا ہو جیسے تجارتی مال یا سونا چاندی یا مویشی وغیرہ، اور جو مال بڑھنے والا نہیں اگرچہ ضرورت سے زائد بھی ہو اس پر زکوۃ نہیں جیسے ایک سے زائد مکان یا استعمال کی گاڑی، برتن اور فرنیچر وغیرہ ۔(۱)

---

(۱) واما شروط وجوبها فمنها) الحرية حتى لاتجب الزكاة على العبد ....(ومنها الاسلام حتى لاتجب على الكافر.....(ومنها العقل والبلوغ) فليس الزكاة على صبى و مجنون ....(ومنها الملك التام) وهوماا جتمع فيه الملك واليد ......(ومنها كون المال نصابا) فلاتجب فى اقل منه .(الفتاوى الهنديه كتاب الزكوة ،ج١ص: ١٧١،١٧٢) بدائع ج: ٢ص: ٤ ،البحرج: ٢ص: ٢٠٢ ،شامي ج: ٢ص: ٢٥٨ .اماشرائط الفرضية ،اماالذى يرجع الى من عليه فانواع منها اسلامه حتى لاتجب على الكافرفى حق احكام الآخرة ومنها البلوغ فلاتجب على الصبى ومنها العقل فلاتجب الزكاة فى مال المجنون ومنها الحرية لان الملك من شرائط الوجوب والمملوك لاملك له واما الشرائط التى ترجع الى المال فمنها الملك لان فى الزكاه تمليكا والتمليك فى غيرالملك لايتصورومنها الملك المطلق وهوان يكون مملوكا له رقبة ويدا وكمال النصاب شرط وجوب الزكاة فلاتجب الزكاة فيما دون النصاب لانها لاتجب الاعلى الغنى والغنى لايحصل الا بالمال الفاضل عن الحاجة الاصلية ومادون النصاب لايكون نعمة موجبة لشكرالمال بدائع ج: ٢ ص: ١٥ . ط: سعيد .(ومنها فراغ المال) عن حاجته الاصلية فليس فى دورالسكنى وثياب البدن و اثاث المنزل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة ،وكذا كتب العلم ان كان من اهله .عالمگيرى ج: ١ص: ١٧٢، البحرالرائق ج: ٢ص: ٢٠٦ ،بدائع ج: ٢ ص: ١١ ،شامى ج: ٢ص: ٢٦٢ ،فتح القديرج: ٢ص: ١١٩ . ومنها حولان الحول على المال العبرة فى الزكاة للحول القمرى ،عالمگيرى ج: ١ص: ١٧٥ .البحرج: ٢ص: ٢٠٥ .(ومنها كون النصاب ناميا) حقيقة بالتوالد والتناسل والتجارة أوتقديرا بان يتمكن من الاستمناء بكون المال فى يده أوفى يد نائبه . بدائع ج: ٢ص: ١١ ،عالمگيرى ج: ١ص: ١٧٤ ،

شرائط وجوب زکوۃ

☆...... مسلمان ہونا، کافر مرتد پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۱)

☆...... بالغ ہونا، نابالغ پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۲)

☆...... عاقل ہونا، مجنون و پاگل پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۳)

☆...... دارالحرب میں زکوۃ کی فرضیت سے واقف ہونا یا دارالاسلام میں ہونا، دارالاسلام میں جہالت کا اعتبار نہیں ہے۔ (۴)

☆...... ازاد ہونا غلام پر زکوۃ واجب نہیں (آج کل غلام کا وجود نہیں ہے)۔ (۵)

☆...... ایسی چیز کے نصاب کا مالک ہونا جو ایک سال تک باقی رہتی ہے خراب نہیں ہوتی۔

اور جو چیز ایک سال تک باقی نہیں رہتی اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ سبزی فروٹ اور ترکاری وغیرہ ہونے کی صورت میں اگر زمین عشری ہے تو عشر ورنہ خراج لازم ہوگا۔ (عشر اور خراج کے لئے ان کے مستقل الفاظ کو دیکھیں)۔ (۶)

☆...... نصاب پر ایک سال کامل گذر جائے، ایک سال کامل گذرنے سے پہلے

(۳،۲،۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: املاحظہ فرمائیں۔

(٤) قال الصيرفي فيما ان اسلم الكافرفي دارالحرب واقام سنين .... وهل تجب عليه الزكاة حتى يفتي بالدفع ان كان علم بالوجوب وجبت عليه ويفتى بالدفع وان لم يعلم لاتجب عليه ولايفتي بالدفع بخلاف الذمي ان أسلم في دارنا فانه تجب عليه الزكاة علم او لم يعلم. عالمگيری ج: ١ص: ١٧٢،١٧١. ومنها العلم بكونها فريضة عند اصحابنا الثلاثة ولسنا نعني به حقيقة العلم بل السبب الموصل اليه. بدائع الصنائع ج: ٢ص: ٤ ط: سعيد.

(٥) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: املاحظہ فرمائیں۔

(٦) واما زكاة الزروع والثمار وهو العشر...... على ان عند ابي حنيفة يجب العشرفي الخضروات و اما سبب فريضته فالارض النامية بالخارج حقيقة وسبب وجوب الخراج الارض النامية بالخارج حقيقة اوتقديرا. بدائع الصنائع ج: ٢ص: ٥٤،٥٣، ط: سعيد، هنديه: ج: ١ ص: ١٨٥، البحرالرائق ج: ٢ص: ٢٣٦.

زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔(۱)

☆......سال کے شروع اور آخر میں نصاب کامل ہو، اگر سال کے درمیان میں نصاب سے کم ہوجائے اور شروع اور آخر میں کامل رہے تو بھی زکوۃ واجب ہوگی اگر سال کے شروع یا آخر میں نصاب کم ہوجائے پھر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر قرض ہے تو قرض کو منہا کرنے کے بعد مال نصاب کے برابر ہو۔(۳)

شوہر اور بیوی کا حساب الگ الگ ہے

اگر بیوی صاحب نصاب ہے، شوہر صاحب نصاب نہیں، لیکن اس کے پاس کچھ سونا یا چاندی یا نقد رقم ہے لیکن سب کی قیمت کو ملانے سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہوتی، تو اس صورت میں شوہر کے پاس جو کچھ ہے اسکو بیوی کے نصاب یا رقم کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا، کیوں کہ دونوں کا حساب الگ الگ ہے ایک کی رقم کا دوسرے کی رقم سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہذا بیوی پر زکوۃ واجب ہے شوہر پر نہیں۔(۴)

(۱، ۲) إذا كان النصاب كاملا فى طرفى الحول فنقصانه فيما بين ذلك لايسقط الزكاة كذا فى الهداية. الهنديه ج:۱ ص:۱۷۵، ط: ماجديه، كوئٹه، البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۹ باب زكاة المال ط: سعيد. تتارخانية ج:۲ ص:۲۵۱، انقطاع حكم الحول وعدم انقطاعه. ادارة القرآن، بدائع الصنائع ج:۲ ص:۱۵، فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال. ط: سعيد.

(۳) (ومديون للعبد بقدر دينه) فيزكى الزائد ان بلغ نصابا. (قوله بقدر دينه) متعلق بقوله فلازكاة. شامى ج:۲ ص:۲۶۳، ط: سعيد. وكذا (ومنها الفراغ من الدين.) رجل له عبد للتجارة وعلى العبد دين لايجب عليه زكوة العبد بقدر الدين. هنديه ج:۱ ص:۱۷۳، كتاب الزكاة الباب الاول فى تفسيرها وصفتها وشرائطها ط: مكتبه حقانيه. بشاور. بدائع الصنائع فصل فى شرائط الفرضية. ج:۲ ص:۶، ۸، البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۶.

(٤) وسببه أى سبب افتراضها ملك نصاب حولى.......تام بالرفع صفة ملك، خرج مال المكاتب. شامى كتاب الزكاة ج:۲ ص:۲۵۹، ومنها (شرائط وجوب الزكاة) الملك التام و هو مااجتمع فيه الملك واليد، عالميگيرى، كتاب الزكاة ج:۱ ص:۱۷۲، آپ کے مسائل اور ان کا حل ج:۳ ص:۳۴۶ مکتبہ لدھیانوی۔ الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ اذا ملك نصابا =

شوہر کو زکوۃ دینا

☆...... اگر بیوی مالدار ہے اور شوہر غریب ہے تو مالدار بیوی کے لئے شوہر کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے البتہ ایسی حالت میں اگر بیوی کو شوہر پر اعتماد ہے تو بیوی کو چاہئے کہ اخلاقی طور پر اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے، یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار وغیرہ کرنے کی اجازت دیدے، لیکن زکوۃ کی رقم شوہر کو نہ دے۔ (۱)

☆...... چونکہ شوہر اور بیوی کے منافع عادۃ مشترک ہیں، اووہ دونوں ایک دوسرے کی چیزوں سے عام طور پر استفادہ کرتے رہتے ہیں اس لئے شوہر اور بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆...... اگر بیوی مالدار ہے اور شوہر غریب ہے تو وہ والدین اور اولاد اور بیوی کے علاوہ دوسرے لوگوں سے زکوۃ لے سکتا ہے، بیوی مالدار ہونے کی وجہ سے شوہر کو مالدار نہیں سمجھا جائے گا۔ (۳)

=ملكا تاما وحال عليه الحول .فتح القدير ج:٢ ص:١١٢، كتاب الزكاة ط: رشيديه . عالمگيرى ج:١ ص:١٨٩،

(١) قال فى البدائع ومنها ان لاتكون منافع الاملاك متصلة بين المودى وبين المؤدى اليه ......واما صدقة التطوع فيجوزدفعها الى هولاء والدفع اليهم اولى لان فيه اجرين اجر الصدقة واجرالصلة قال النبى ﷺ نفقة الرجل على نفسه صدقة وعلى عياله صدقة وكل معروف صدقة .بدائع ج:٢ ص:٤٩، ٥٠، ط:سعيد.

(٢) ولايدفع المزكى زكوة ماله الى ابيه ....ولاالى امرأته للاشتراك فى المنافع عادة و لاتدفع المرأة الى زوجها عند ابى حنيفة لما ذكرنا وقال:تدفع اليه لقوله عليه السلام لك اجران اجرالصدقة واجرالصلة قاله لامرء ة ابن مسعود وقد سألته عن التصدق عليه قلنا هو محمول على النافلة .فتح القدير ج:٢ ص:٢٠٩، باب من يجوزدفع الصدقات اليه ط: رشيديه .البحرالرائق ج:٢ ص:٢٤٤ ،باب المصرف ط:سعيد،تتارخانية ج:٢ ص:٢٧١، باب من توضع الزكاة فيه .ادارة القرآن .هنديه ج:١ ص:١٨٩ .

(٣) وبخلاف امرأة الغنى لانها وان كانت فقيرة لاتعد غنية بيساررزوجها الخ ،فتح القدير ج:٢ ص:٢١١، ط:رشيديه ،كوئٹه . بدائع الصنائع ج:٢ ص:٤٧ .

شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد کو زکوۃ دینا

اگر شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

شوہر کی زکوۃ ادا کرنا بیوہ پر لازم نہیں

اگر شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اور اس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کی، تو بیوہ پر مرحوم شوہر کی زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہے، مرحوم شوہر زکوۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا، لہٰذا بالغ وارثوں کو چاہئے کہ میت کو عذاب سے بچانے کیلئے خوشی سے اس کی زکوۃ ادا کردیں۔ (۲)

شہد

☆…… عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل میں سے اگر شہد نکالا تو اس میں بھی عشر واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) ولاإلى من بينهما ولاد تحته في الرد: أى اصله وإن علا.........وفرعه وإن سفل شامى كتاب الزكاة باب المصرف ج۲ص: ۳٤٤،۳٤٦،ط:سعيد. وكذا فى فتح القدير، كتاب الزكاة باب من يجوزدفع الزكاة الخ ج: ۲ص: ۲۱۱ .قال فى البحرواشارالى ان الدفع الى كل قريب ليس باصل و لافرع جائزج: ۲ص: ۲۰۱،ط:رشيديه ،البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲٤۳ ،باب المصرف ، بدائع ج: ۲ص: ۵۰،ط:سعيد.

(۲) وظاهر كلامهم أنه لوكان عليه زكاة لاتسقط عنه بدون وصية لتعليلهم ، لعدم وجوبها بدون وصية باشتراط النية فيها ، لأنها عبادة فلابد فيهامن الفعل حقيقة أوحكما ،بأن يوصى باخراجهافلايقوم الوارث مقامه فى ذلك ثم رأيت فى صوم السراج التصريح بجوازتبرع الوارث باخراجها ،كتاب الزكاة ،باب قضاء الفوائت ، مطلب فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ، شامى ج: ۲ص: ۷٤ط:سعيد،والبحرالرائق ج: ۲ص: ۲۱۱،كتاب الزكاة.

(۳) يجب العشرفى عسل وإن قل أرض غيرالخراج ولوغيرعشرية كجبل ومفارة .شامى كتاب الزكاة ،باب العشرج: ۲ص: ۳۲۵،البحرج: ۲ص: ۲۳۷. قال فى الهدايه ومايوجد فى الجبال من العسل و الثمارففيه العشر ،فتح القديرج: ۲ص: ۱۹۳ .ط:رشيديه.

☆...... البتہ فارمی شہد پر عشر واجب نہیں بلکہ اس کی مجموعی قیمت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا واجب ہے، یہ ایسا ہے جیسا کہ گائے بکرے تجارت کیلئے رکھے تو اس میں مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے اعتبار سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوتا ہے جبکہ سائمہ گائے بکرے کی زکوۃ کا حساب الگ ہے۔ (۱)

شیعہ کو زکوۃ دینا

شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابہ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کی عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج اور مرتد یا کافر ہیں بلکہ دوسرے کافروں سے بدتر ہیں، تفصیل کے لئے ''بینات شیعہ نمبر'' کا مطالعہ کیا جائے۔ اور کافر یا مرتد کو زکوۃ دینا جائز نہیں، لہٰذا شیعہ کو بھی زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۲)

شیئرز پر زکوۃ

☆...... اگر تجارت کی نیت سے شیئرز خریدے ہیں یعنی شیئرز کی خرید و فروخت مقصود ہے تو شیئرز کی کل قیمت پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وفی البدائع :فان اسمیت للحمل اوالرکوب اواللحم فلازکاة فیهاولواسمیت للبیع و التجارة ففیها زکاة مال التجارة لازکاة السائمة ،بدائع ج:۲ص:۳۰،فصل واما صفة نصاب السائمة. هندیه ج:۱ص:۱۷۷ .البحرج:۲ص:۲۱۳ .شامی ج:۲ص:۲۷۷.

(۲) فی الهنیة:الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما العیاذ بالله فهو کافروان کان یفضل علیا کرم الله وجهه علی ابی بکررضی الله عنه لایکون کافرا إلاانه مبتدع .... وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین. عالمگیری ج:۲ ص:۲٦٤. الباب التاسع،ط:رشیدیه ،بینات شیعه نمبر:۷٤تا۹٦،ط:مکتبه بینات علامه بنوری ٹاؤن کراچی .الدرالمختارشامی ج:۳ص:٤٦، ج:٤ص:۲۳۷، .وفی مراقی الفلاح : و لایصح دفعها للکافر. مراقی الفلاح مع طحطاوی ص:٤۱۸،کتاب الزکاة .

(۳) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ماکانت اذا بلغت قیمتها نصابا من الورق و الذهب کذا فی الهدایة .عالمگیری کتاب الزکاة ،الباب الثالث الفصل الثانی فی =

اور اگر تجارت کی نیت سے شئیر نہیں خریدے تو اس صورت میں شئیر زکی صرف اس مقدار پر زکوۃ واجب ہوگی جو تجارت میں لگی ہوئی ہے، کارخانہ کی مشینری اور مکان پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... شئیر زکی زکوۃ موجودہ قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی، سابقہ قیمت پر نہیں مثلاً اگر کسی نے تجارتی کمپنی سے شئیر زخریدے، اور خریدتے وقت ایک شئیر کی قیمت سو روپے تھی اور جب سال پورا ہوا اس وقت ایک شئیر زکی قیمت دو سو روپے ہوگئی تو فی شئیر ز دو سو روپے کے حساب سے زکوۃ ادا کرے۔

اور اگر اس وقت ایک شئیر زکی قیمت پچاس روپے ہوگئی تو فی شئیر ز پچاس روپے کے حساب سے زکوۃ ادا کرے۔ (۲)

☆...... واضح رہے کہ شئیر زکی خرید وفروخت صحیح ہونے کے لئے کاروبار یا کارخانہ یا مصنوعات کا موجود ہونا، (۳) اور کاروبار کا جائز ہونا، اور جو سرمایہ لگایا ہوا ہے وہ حلال ہونا اور سودی قرضہ وغیرہ شامل نہ ہونا شرط ہے، ورنہ شئیر زکی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہوگا، مثلاً کمپنی نے بینک سے سودی قرضہ لیا ہے تو ہر شئیر ز کے

= العروض ج:۱ص:۱۷۹،ط:المکتبة الرشیدیه .بدائع الصنائع ج:۲ص:۲۰،فصل فی اموال التجارة ط:سعید، قال فی البحر:یجب ربع العشرفی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما . البحرج:۲ص:۲۲۸، باب زکاة المال ط:سعید.

(۱) لیس فی دورالسکنی وثیاب البدن.........وسلاح الاستعمال زکوة لانها مشغولة بالحاجة الاصلیة ولیست بنامیة ایضا وعلی هذا کتب العلم لاهلها وآلات المحترفین لما قلنا الخ .فتح القدیر کتاب الزکاة ج۲ص:۱۱۹، ۱۲۰،ط:رشیدیه . البحرج:۲ص:۲۰۶، کتاب الزکاة . هندیه ج:۱ ص:۱۷۳.

(۲)وتعتبر القیمة یوم الوجوب وقالا یوم الأداء وفی السوائم یوم الأداء اجماعا الدر المختار مع الرد المحتارج:۲ص:۲۸٦،ط:سعید، بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۲، فصل فی صفة الواجب فی اموال التجارة ط:سعید.

(۳) واما شرائط المعقود علیه فان یکون موجودا ....وان یکون مقدورا التسلیم . البحر الرائق کتاب البیع ج:۵ص:۲۵۹،ط:سعید.

خریدار کو اپنے اپنے شیئرز کے حساب سے سود دینا لازم ہوگا اور سود دینا حرام ہے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کرنا ہے، اور ایسے لوگوں پر لعنت ہے (۱) بلکہ اپنی ماں سے بارہا زنا کرنے کے گناہ سے بھی زیادہ گناہ ہے، (۲) اس لئے اس میں بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ دنیا کا وقت تو نکل جائے گا مگر آخرت میں مشکل ہو جائے گا، اور وہاں پھنس گیا تو نکلنا آسان نہیں ہوگا۔ (۳)

شیئرز کی زکوۃ کیسے ادا کرے

☆...... اگر شیئرز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکوۃ نکالنے کی اجازت دی، اور کمپنی نے سب کی طرف سے زکوۃ نکال کر غریبوں میں تقسیم کر دی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

☆...... اگر شیئرز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکوۃ نکالنے کی اجازت نہیں دی اور کمپنی نے اجازت کے بغیر اجتماعی طور پر زکوۃ ادا کر دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۵)

---

(۱) عن جابرؓ قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربوا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء. رواه مسلم. باب الربوا الفصل الاول، ج:۲ ص: ۲٤٤. قديمى كتب خانه.

(۲) وعن عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة قال قال رسول الله ﷺ درهم ربوا ياكله الرجل وهويعلم اشد من ستة وثلثين زنية رواه احمد، مشكوة، باب الربوا. الفصل الثالث ج:۲ ص: ۲٤٥، قديمى كتب خانيه.

(۳) عن ابى برزة الاسلمى قال قال رسول الله ﷺ لاتزول قدما عبد حتى يسأل عن عمره فيما افناه وعن علمه فيما فعل وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه، سنن الترمذى ج:۲ ص: ٦٧، باب ماجاء فى شان الحساب والقصاص، ط: سعيد.

(٤) قال فى البحر: وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحله ماذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء ايضا وكما اذا وكل رجلا بدفع زكاة ماله ونوى المالك عند الدفع الى الوكيل فدفع الوكيل بلانية فانه يجزئه. ج:۲ ص: ۲۱۰، عالمگيرى ج:۱ ص: ۱۷۰، شامى ج:۲ ص: ۲٦٨.

(٥) ولوادى زكاة غيره بغيرامره فبلغه فاجازلم يجزلانها وجدت نفاذا على المتصدق لانها ملكه البحرج:۲ ص: ۲۱۰، ۲۱۱، تتارخانية ج:۲ ص: ۲٦٦، اداء الزكاة والنية فيه. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆......اگر شیئرز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکوۃ نکالنے کی اجازت نہیں دی تو ہر خریدار پر لازم ہے کہ سالانہ اپنی اپنی زکوۃ خود حساب کر کے ادا کر دے، ورنہ زکوۃ ذمہ میں باقی رہ جائے گی۔ (۱)

شیئرز کے اصل اور نفع دونوں پر زکوۃ ہے

شیئرز کی اصل رقم یعنی شیئرز کی قیمت خرید اور شیئرز کے منافع دونوں پر زکوۃ واجب ہے، لہذا دونوں کے مجموعی رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دے۔ (۲)

اور اگر نفع نہیں ہوا تو اس صورت میں شیئرز کی مارکیٹ قیمت کے اعتبار سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دے۔ (۳)

(ص)

صاحب نصاب کب ہوا معلوم نہیں

اگر یہ معلوم نہیں کہ صاحب نصاب کب ہوا ہے تو گمان غالب یا قرائن سے اندازہ کر لے اور صاحب نصاب ہونے کی تاریخ متعین کر لے پھر اسکے مطابق زکوۃ ادا کرے اگر گمان غالب یا قرائن سے یہ ثابت ہوا کہ تین سال سے صاحب نصاب ہے

---

(۱) فان کان نصیب کل واحد منهما علی الانفراد یبلغ نصابا کاملا تجب الزکاة و الافلا. الفتاوی التاتارخانية . كتاب الزكاة الفصل الثانی عشرفی صدقات الشركاء ج:۲ص: ۲۹۷. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الی ماله وذكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولا ،وبای وجه استفاد ضمه الخ .هنديه كتاب الزكاة ج:۱ ص: ۱۷۵ ،کوئٹه .البدائع ج:۲ص:۱۳ ،البحر: ج:۲ص: ۲۲۲ ،فصل فی الغنم ط:سعيد.

(۳) نصاب الذهب عشرون مثقالا والفضة مائتا درهم كل عشرة..........(وفی كل خمس بضم الخاء (بحسابه) ففی كل أربعين درهما درهم وفی كل اربعة مثاقيل قيراطان الخ الدر المختارعلی الرد المحتار ج:۲ص: ۲۹۵، ۲۹۹ ،ط:سعيد. البدائع ج:۲ص: ۲۰. تاتارخانية ج:۲ص: ۲۳٤.

تو تین سال کی زکوۃ ادا کرے، اگر احتیاطا کچھ زیادہ ہی مدت لگائی جائے تو زیادہ بہتر ہے، مثلاً ڈھائی سال کا گمان ہو تو احتیاطا تین سال کی زکوۃ دی جائے اگر زکوۃ زیادہ ادا کی گئی تو ثواب زیادہ ملے گا اور نفلی صدقہ میں بدل جائے گا فائدہ ہوگا، اور اگر زکوۃ کم ادا کی گئی ہے تو عذاب کا ڈر ہے اس لئے احتیاطا کچھ زیادہ دینا بہتر ہے۔ (۱)

صاحب نصاب مقروض ہے

اگر صاحب نصاب آدمی مقروض ہے تو قرض کو وضع کرنے کے بعد اگر بقیہ سونا، چاندی زیورات نقد رقم یا مال تجارت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہوگی، اور اگر قرض کو وضع کرنے کے بعد بقیہ چیزیں نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہیں تو اسپر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) والظن والطرف الراجح وهوترجيح جهة الصواب، والوهم رجحان جهة الخطاء واما اكبرالرائى وغالب الظن فهوالطرف الراجح اذا اخذ به القلب وهوالمعتبرعند الفقهاء الخ. الاشباه والنظائرج:۱ص:۲٤۰، تا۲٤۱. القاعدة الثالثة اليقين لايزول بالشك. قال ابن نجيمؒ (تحت قوله ولودفع بتحر) والظن ترجيح احدهما من غيردليل والتحرى ترجيح أحدهما بغالب الراى، وهوالدليل يتوصل به الى طرف العلم وان كان لايتوصل به الى مايوجب حقيقة العلم. البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۹، باب المصرف. قال فى الدر: دفع بتحر قال الشامى اى اجتهاد وهولغة الطلب وعرفا طلب الشيئ بغالب الظن عند عدم الوقوف على حقيقته. ردالمحتارج:۲ص:۳٥۲، باب المصرف ط: سعيد.

(۲) ومن كان عليه دين يحيط بما له فلازكاة عليه وان كان ماله اكثرمن دينه زكى الفاضل اذابلغ نصابا الخ لفراغه عن الحاجة الاصلية فتح القديرج:۲ص:۱۱۸، كتاب الزكاة ط: رشيديه، كوئٹه. درمع الردج:۲ص:۲٦۳، كتاب الزكاة ط: سعيد. قال فى البدائع: ومنها ان لايكون عليه دين مطالب به من جهة العباد فان كان فانه يمنع وجوب الزكاة بقدره حالا او مؤجلا .... ثم إذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره .... فان الدين يصرف الى مال الزكاة سواء من جنس الدين اولا ولايصرف الى غيرمال الزكاة، بدائع ج:۲ص:۸، فصل فى شرائط الفرضية ط: سعيد.

صحن میں باغ لگایا

اگر رہائشی مکان کے صحن میں باغ لگایا ہے تو اس پر عشر یا خراج واجب نہیں ہے (۱)۔

صدقہ چھپا کر دے

قیامت کے دن جو سات آدمی اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے ان میں سے رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کو بھی بیان فرمایا ہے جو ایسے چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ (بخاری شریف ص:)(۲)

صنعت پر زکوۃ

صنعت کار کے پاس دو قسم کا مال ہوتا ہے، ایک خام مال، جو چیزوں کی تیاری میں کام آتا ہے، دوسرا تیار مال، ان دنوں قسم کے مالوں کی قیمت فروخت پر زکوۃ واجب ہے، (۳) البتہ مشینری اور دیگر وہ چیزیں جن کے ذریعہ مال تیار کیا جاتا ہے

---

(۱) ولو كان فی دار رجل شجرة مثمرة لاعشر فیها كذا فی شرح المجمع لابن المالك. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، ط: رشیدیه. قال فی التاتارخانیة: ولو كان فی دار رجل شجرة مثمرة لایجب فی ذلك عشر و ان كانت تلك البلدة عشریة. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۳۲۶. النصاب لوجوب العشر ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة.

(۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لاظل الاظله امام عادل وشآب نشأ فی عبادة الله .... ورجل تصدق بصدقة فاخفا ها حتی لاتعلم شماله ماتنفق یمینه ورجل ذكر الله خالیا ففاضت عیناه (صحیح البخاری ج: ۱ ص: ۱۹۱، باب الصدقة با لیمین ط: قدیمی. وصحیح مسلم ج: ۱ ص: ۳۳۱. ط: قدیمی.

(۳) قال فی التاتارخانیة: والاموال النامیة التی هی سبب لوجوب الزكاة قسمان: السائمة و اموال التجارة واموال التجارة قسمان: مال التجارة وضعا وهو الحجران ومال التجارة جعلا و هو كل مایشتری للتجارة. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۸، كتاب الزكاة. ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة. قال الدكتور وهبة الزحیلی: والمصانع المعدة للانتاج.... تشترك كلها فی صفة واحدة فهی انها لاتجب الزكاة فی عینها وانما فی ریعها وغلتها أو ارباحها. الفقه الاسلامی و =

اور کارخانہ کی زمین دفتر، اور مکانات پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۱)

صنعت وحرفت سیکھنے والے کو زکوۃ دینا

اگر صنعت وحرفت سیکھنے والے مسلمان اور غریب ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

صنعتی اوزار

صنعتی اوزار اور سامان دو قسم کے ہیں:

ایک وہ جن کو کسی کام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کا اثر اس میں باقی نہیں رہتا مثلاً گاڑی کی درستگی کے بعض اوزار ایسے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ اس سے چیزیں ٹھیک کردی جائیں، کاری گران سے اسی قدر کام لیتا ہے، بڑے اور چھوٹے کارخانوں میں جو مشینیں ہیں وہ اسی نوعیت کی ہیں اس قسم کی چیزوں پر زکوۃ فرض نہیں ہے کیونکہ یہ ذریعہ آمدنی ہیں اور ذریعہ آمدنی پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی البتہ آمدنی اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال پورا ہونے پر زکوۃ فرض ہوگی۔ (۳)

= ادلتہ ج: ۲ ص: ۸٦٤ المبحث الخامس ط: دار الفکر، بیروت.

(۱) ولیس فی دورالسکنی وثیاب البدن ....وسلاح الاستعمال زکوۃ لانها مشغولة بالحاجة الاصلیةولیست بنامیة ایضا وعلی هذا کتب العلم لاهلها وآلات المحترفین لما قلنا الخ. فتح القدیر، کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۱۱۹، ۱۲۰، ط: رشیدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۰٦، کتاب الزکاۃ ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲٦٥، ط: سعید، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۳، ط: رشیدیه.

(۲) ویجوزدفعها إلی من یملك أقل من النصاب وان کان صحیحا مکتسبا. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹. قال فی البحر: هی تملیك المال من فقیرمسلم غیرهاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملك من کل وجه لله تعالی. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاۃ، ط: سعید، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۱، کتاب الزکاۃ الباب الاول ط: رشیدیه، البحر ج: ۲ ص: ۲٤۰، باب المصرف ط: سعید، بدائع ج: ۲ ص: ٤۳، ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲٥۸، ط: سعید.

(۳) ولا فی ثیاب البدن ....واثاث المنزل ودورالسکنی ونحوها........اذالم تنو التجارة. فتاوی شامی ج۲ ص: ۲٦٥، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۰٦. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۹۹. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۳.

دوسری قسم وہ سامان ہیں جو اس مقصد کے لئے رکھے جاتے ہیں کہ ضرورت پڑنے پر گاڑی یا مشینوں میں فٹ کر دیا جائے، اس میں گھڑی، ریڈیو، ٹیپ، گاڑی، مشین، کمپیوٹر وغیرہ کے قابل فروخت پرزے شامل ہیں اس قسم کی چیزوں پر زکوۃ واجب ہے کیونکہ یہ مال تجارت ہیں اور مال تجارت پر زکوۃ واجب ہے۔ (۱)

صنعتی اوزاروں کا حکم

صنعت کاروں کے پاس مصنوعات کیلئے جو اوزار اور مشین ہیں ان کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں البتہ مصنوعات اور خام مال کی قیمت فروخت پر زکوۃ واجب ہے۔ (۲)

(ض)

ضائع شدہ مال کی زکوۃ

☆...... اگر زکوۃ واجب ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنے سے پہلے مال ضائع ہو جائے تو زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) قال فی البحر: ومن آلات الحرفة الصابون والحرض للغسال لا للبقال بخلاف العصفر و الزعفران للصباغ والدهن والعفص للدباغ فانها واجبة فيه لان الماخوذ فيه بمقابلة العين وقوارير العطارين ولحم الخيل وجلالها ان كان من غرض المشترى بيعها بها ففيها الزكاة والا لا. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید،

(۲) ومن آلات الحرفة لا. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید فی التتارخانية: واموال التجارة قسمان مال التجارة وضعا وهو الحجران ومال التجارة جعلا وهو كل مايشترى للتجارة. تاتارخانیه ج: ۲ ص: ۲۱۸، کتاب الزكاة. ادارة القرآن. وفى الفقه الاسلامى: لاتجب فى ريعها بل فى رعيها وغلتها او ارباحها. الفقه الاسلامى وادلته ج: ۲ ص: ۸٦٤، ط: دار الفكر. بيروت.

(۳) ان هلك المال بعد وجوب الزكاة سقطت الزكاة كما أنه يسقط العشر وخراج المقاسمة؛ لأن الواجب جزء من النصاب وتحقيقا للتيسير فان الزكاة وجبت بقدرة ميسرة اى بقاء اليسر الى وقت أداء الزكاة فيسقط الواجب بهلاك محله الخ. الفقه الاسلامى و ادلته ج: ۲ ص: ۷٥۷. ط: دار الفكر، بيروت.

☆...... اگر نصاب پر زکوۃ واجب ہونے کے بعد خود مال کو ہلاک کر دے تو زکوۃ ساقط نہیں ہوگی بلکہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، مثلاً سائمہ جانوروں پر زکوۃ واجب ہوئی لیکن چارہ پانی نہ دینے کی وجہ سے جانور مر گیا تو زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، یا اپنے مال کو خود ضائع کر دیا تو زکوۃ ساقط نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... کسی کو قرض یا عاریت دینے کے بعد اگر مال ہلاک ہو جائے تو اس کی زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۲)

ضرورت اصلیہ

☆...... رہنے کا گھر، پہننے کا کپڑا، گھریلوں سامان، فریج، واشنگ مشین، سلائی کی مشین، صوفے، قالین، خوردنی اشیاء، سونا چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کے آرائشی ظروف، استعمال کی گاڑی، موٹر سائیکل، کار، استعمالی ہتھیار، مطالعہ کی کتاب، کارخانہ کے آلات اور پیشہ وروں کے سامان اور ماہانہ اخراجات کی رقم وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں۔ (۳)

☆...... ضرورت کا سامان جو ہر وقت کام میں آتا ہے یا گاہے گاہے کام میں آتا ہے وہ بھی ضرورت اصلیہ میں داخل ہے۔ (۴)

---

(۱) قال فی البدائع: فالمسقط لها بعد الوجوب منها هلاك النصاب بعد الحول قبل التمكن من الأداء وبعده .بدائع ج:۲ ص:۵۳، البحرج:۲ ص: ۲۱۸ ،فصل فی الغنم.قال فی البحر: و قيد بالهلاك لانه لواستهلك بعد الحول لاتسقط عنه لوجود التعدی .لو حبس السائمة للعلف اوللماء حتى هلكت قيل هواستهلاك فيضمن . البحرج:۲ ص:۲۱۹ .

(۲) قال فی البحر:واقراض النصاب بعد الحول ليس باستهلاك و كذا لواعارثوب التجارة بعد الحول فلازكاة فيه .البحر الرائق ج:۲ ص:۲۱۹ ،ط:سعيد.

(۳،٤) وليس فی دورالسكنى وثياب البدن واثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكوة لانها مشغولة بحاجته الاصلية وليست بنامية .الدرالمختارعلى الردالمحتارج:۲ص:۲۶۲،كتاب الزكاة ط:سعيد.عالمگیری ج:۱ص:۱۷۲،كتاب الزكاة ط:بلوچستان بك دپو.فتح القديرج:۲ص:۱۱۹،كتاب الزكاة ،ط:رشيديه . =

☆...... اگر کچھ سامان ضرورت سے زائد ہے لیکن ان چیزوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے تو وہ بھی ضرورت اصلیہ میں داخل ہے۔ (۱)

☆...... کسی کے پاس ضروری سامان سے زائد اسباب ہیں لیکن وہ قرضدار ہے تو قرض کا اندازہ لگا کر اسکی قیمت کو منہا کرنے کے بعد اتنی قیمت کا سامان باقی نہیں رہتا جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو وہ بھی ضرورت اصلیہ میں داخل ہے۔

☆...... جواہرات موتی، یاقوت اور زمرد وغیرہ اگر تجارت کے لئے نہ ہوں تو وہ بھی ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں۔

☆...... ضرورت اصلیہ کی چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

ضرورت سے زائد مکان

اگر مکان ضرورت سے زائد ہے لیکن مکان خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی تو اس صورت میں مکان کی قیمت پر زکوۃ لازم نہیں ہوگی۔

ہاں اگر اس کو کرایہ وغیرہ پر چڑھادے تو کرایہ کی رقم پر زکوۃ واجب ہوگی، اگر وہ

= البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۶.ط:سعید. رجل له كتب العلم مايساوى مائتى درهم ان كانت مما يحتاج اليها فى الحفظ والدراسة والتصحيح لايكون نصابا وحل له اخذ الصدقة فقها كان اوحديثا اوادبا .خلاصة الفتاوى ج:۱ص: ۲٤۰،كتاب الزكاة الباب السابع فى الكتب و العروض ط: رشيديه .فتح القديرج:۲ص: ۱۲۰،البحرج:۲ص:۲۰٦.

(۱) قال فى البدائع :فان كان له فضة مفردة فلازكاة فيها حتى تبلغ مائتى درهم وزنا .بدائع ج:۲ص:۱٦،فصل فى الاثمان المطلقة ط:سعيد.

(۲) قال فى البدائع اذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره من ثياب البذلة و دور السكنى فان يصرف الى مال الزكاة سواء كان من جنس الدين اولاولايصرف الى غيرمال الزكاة بدائع ج:۲ ص:۸،البحرالرائق ج:۲ص:۲۰٤. (لازكاة فى اللآلى والجواهر) وإن ساوت ألفا اتفاقا (الأأن تكون للتجارة)الخ .شامى ج:۲ص:۲۷۳،ط:سعيد. البحرج:۲ص:۲،باب الزكاة.

نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اور سال گذر جائے۔(۱)

ضروری اشیاء خریدنے کے لئے رقم جمع کی

☆......اگر ضروری اشیاء مثلاً فریج، مکان، دکان، زمین وغیرہ ضروری چیزیں خریدنے کیلئے رقم جمع کی اور وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس صورت میں سال گذرنے پر ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے ضروری اشیاء خرید لیں اور رقم نصاب کے برابر باقی نہیں رہی تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔(۳)

ضروریات کے لئے رکھی ہوئی رقم کا حکم

اگر کسی آدمی کے پاس مکان یا گھریلو سامان نہیں یا شادی نہیں ہوئی اور اس نے

---

(۱) ولافی ثیاب البدن ....واثاث المنزل ودورالسکنی ونحوها ....إذا لم تنو للتجارة. الدرالمختارعلی الردالمحتارج: ۲ص: ۲۶۵، ط:سعید. اونية التجارة فی العروض اما صريحا ولابد من مقارنتها لعقد التجارة كما سيجئ ....اويؤاجرداره التی للتجارة بعرض فتصيرللتجارة بلا نية صريحا .فتاوی شامی ج: ۲ص: ۲۶۸، ط:سعید.قال الشيخ وهبة الزحيلی :العمارات بقصد الكراء لاتجب الزكاة فی عينها وانما فی ريعها وغلتها او ارباحها .الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ص: ۸۶٤، ط: دارالفكر، بيروت.

(۳،۲) قوله (فارغ عن حاجته الاصلية) اشارالی انه معطوف علی قوله عن دين قوله وفسره ابن مالك أی فسرالمشغول بالحاجة الاصلية........فاذا كان معه دراهم أمسكها بنية صرفها الی الحاجة الاصلية لاتجب الزكاة فيها اذا حال الحول وهی عنده لكن اعترضه فی البحربقوله :ويخالفه مافی المعراج فی فصل زكاة العروض أن الزكاة تجب فی النقد كيفما أمسكی للنماء اوالنفقة وكذا فی البدائع فی بحث النماء التقديری ....وقال إنه الحق فالاولی التوفيق بحمل مافی البدائع وغيرها علی ما اذا أمسكه لينفق منه كل مايحتاج فحال الحول قدبقی معه منه نصاب فانه يزكی ذلك الباقی وان كان قصده الانفاق منه ايضا فی المستقبل لعدم استحقاق صرفه الی حوائجه الأصلية وقت حولان الحول بخلاف ما اذا حال الحول وهومستحق الصرف اليها .شامی مطلب ثمن المبيع وفاء ج: ۲ص: ۲٦۲، ط: سعيد، البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۰٦، كتاب الزكاة ط:سعيد.

مکان یا سامان خریدنے کے لئے یا شادی کے خرچہ کیلئے رقم جمع کر کے رکھی ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور اس پر سال گذر گیا ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی، ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، ہاں اگر سال پورا ہونے سے پہلے مکان یا سامان خرید لیا ہے یا شادی ہوگئی ہے اور اس میں رقم خرچ ہوگئی ہے تو ان صورتوں میں نصاب کے برابر رقم موجود نہ ہونے کی وجہ سے زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

(ط)

طالب علم

دینی مدارس میں علم دین حاصل کرنے والے غریب طلباء کرام زکوۃ کے بہترین مصرف ہیں، فقہاء کرام نے دینی طلبہ کو "فی سبیل اللہ" میں داخل فرمایا ہے، اور طلبہ " ابن سبیل " میں بھی داخل ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے دینی طلبہ کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنے کی تاکید سے وصیت فرمائی ہے۔ (۲)

---

(۱) (وشرطه) اى شرط افتراض آدائها ....(وثمنية المال كالدراهم والدنانير)لتعينها للتجارة باصل الخلقة فتلزم الزكاة كيفما أمسكهما ولو للنفقة . شامى ج:۲ ص:۲٦۷ ط: سعيد.. كذا فى البحر الرائق . فقد صرح بان من معه دراهم وأمسكها بنية صرفها الى حاجته الاصلية لاتجب الزكاة........أن الزكاة تجب فى النقد كيفما أمسكه للنماء أو للنفقة ج:۲ ص:۲۰٦، ط:سعيد.

(۲)عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من خرج فى طلب العلم فهو فى سبيل الله . مشكوة ، كتاب العلم الفصل الثانى . ص: ۳٤ .

وعن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال، قال رسول الله ﷺ ان الناس لكم تبع ، وان رجالا ياتونكم من اقطار الأرض يتفقهون فى الدين. فاذا اتوكم فاستوصوابهم خيرا. رواه الترمذى . مشكوة ص: ۳٤، كتاب العلم ، ط: قديمى .

طالب علم کا سوال کرنا

حضرات فقہاء کرام نے غریب طالب علم کو سوال کرنے کی اجازت دی ہے، مگر یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ عوام میں علم دین سے نفرت نہیں تھی لیکن موجودہ زمانہ میں یہود و نصاریٰ کی سازش اور غلط پروپیگنڈے کی وجہ سے بعض لوگ علم دین حاصل کرنے والے اور اس کے پڑھانے والوں سے نفرت کرتے ہیں اسلئے اس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے تا کہ علم دین کی تذلیل و تحقیر نہ ہو۔ (۱)

طالب علم کو زکوۃ دینا

☆......اگر طالب علم غریب ہے مالدار صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

☆......اگر طالب علم غریب نہیں بلکہ مالدار ہے اور مسافر بھی نہیں تو جان بوجھ کر ایسے مالدار طالب علم کو زکوۃ دینا، اور اس طالب علم کیلئے زکوۃ لینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) قلت وهو كذلك والاوجه تقييده بالفقير ويكون طلب العلم مرخصا لجواز سواله من الزكاة وغيرها وان كان قادرا على الكسب اذ بدونه لايحل له السوال، شامي ج:۲ ص:۳٤۰، باب المصرف.

(۲) وفي سبيل الله قيل طلبة العلم. قال في الرد فالتفسير بطالب العلم وجيه خصوصا. شامي ج:۲ ص:۳٤۳، ط: سعيد. بدائع ج:۲ ص:٤۵، سعيد.

(۳) لايحل الصدقة لغني (مجمع الزوائد باب فيمن لاتحل له الزكاة ج:۳ ص:۹۱، ط: دار الفكر. وفي الهندية: ولايجوز دفع الزكاة الى من يملك نصابا أي مال كان دنانير او دراهم او سوائم او عروضا للتجارة او لغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة هكذا في الزاهدي ج:۱ ص:۱۸۹، ط: ماجديه. كوئٹه. شامي ج:۲ ص:۳٤۷ ط: سعيد.

(ع)

عامل زکوۃ کیلئے ہدیہ قبول کرنا

☆...... اگر عامل زکوۃ کو عامل ہونے کی وجہ سے ہدیہ اور تحفہ دیا جاتا ہے تو وہ عامل کیلئے لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

اور پرانے تعلقات، اور دیرینہ مراسم کی وجہ سے ہدیہ تحفہ دیا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ کا معمول ہے عامل ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو وہ تحفہ اس کے لئے لینا جائز ہوگا۔ (۲)

☆...... اسی طرح سرکاری محکمہ کے آدمی کو عہدہ کی وجہ سے جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ نہیں لینا چاہئے کیونکہ ہدیہ کا مقصد آئندہ کوئی کام نکلنا ہوتا ہے اور یہ رشوت کے زمرہ میں آتا ہے۔ (۳)

---

(۱) عن ابی حمید الساعدی ان النبی ﷺ استعمل رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة قال ابن السرح ابن الاتبیة علی الصدقة فجاء فقال هذا لکم وهذا اهدی لی فقام رسول الله ﷺ علی المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال مابال العامل نبعثه فیجئ فیقول هذا لکم وهذا اهدی لی الا جلس فی بیت امه او ابیه فینظر أیهدی له ام لا. ابوداود ج: ۲ ص: ۵۳. ط: حقانیه باب فی هدایا العمال. قال ابن عابدین القاضی لایقبل الهدیة من رجل لولم یکن قاضیا لایهدی الیه و یکون ذلك بمنزلة الشرط. وعن الفتح ان تعلیل النبی ﷺ دلیل علی تحریم الهدیة التی سببها الولایة. ردالمحتار ج: ۵ ص: ۳۷۳، مطلب فی هدیة القاضی، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۱، باب المصرف ط: سعید.

(۲) قال الامام انورشاه ان القاضی لایجیب دعوة رجل الاان یکون من متعلقه او کان یدعو قبل نصبه علی منصب القضاء. العرف الشذی علی الترمذی ج: ۱ ص: ۲٤۹. ط: سعید، قال فی الدر: لیس للامام قبول الهدیة والالم تکن خصوصیة وفیها یجوز للامام والمفتی والواعظ قبول الهدیة لانه انما یهدی الی العالم لعلمه بخلاف القاضی الا من اربع...... اوممن جرت عادته بذلك بقدر عادته ج: ۵ ص: ۳۷۲، ۳۷٤، ط: سیعد.

(۳) قال عمربن عبد العزیزؒ کانت الهدیة علی عهد رسول الله ﷺ هدیة والیوم رشوة. ردالمحتار ج: ۵ ص: ۳۷۲. ط: سعید. مطلب فی هدیة القاضی.

اور اگر ہدیہ تحفہ عہدہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس آدمی کی ذات کی وجہ سے دیا جاتا ہے تو لینا جائز ہوگا۔ (۱)

عاملین زکوۃ

☆...... عاملین زکوۃ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی طرف سے صدقات وزکوۃ وعشر وغیرہ لوگوں سے وصول کر کے بیت المال میں جمع کرنے کی خدمت پر مامور ہیں۔ (۲)

☆...... عاملین زکوۃ کو زکوۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز ہے۔ (۳)

☆...... مدرس کے لئے چندہ کرنے والے سفراء اور رفاہی ادارے کے ملازمین کو زکوۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ یہ عاملین کے حکم میں نہیں ہیں۔ (۴)

عاملین زکوۃ کو زکوۃ سے تنخواہ دینا

عاملین زکوۃ فقراء کے وکیل ہیں، اور وکیل کا قبضہ موکل کا قبضہ ہوتا ہے جب زکوۃ کی رقم عاملین زکوۃ نے فقراء کے وکیل ہونے کی حیثیت سے وصول کر لی تو ان کی زکوۃ ادا ہو گئی، اب یہ پوری رقم ان فقراء کی ملک ہے جن کی طرف سے بطور وکیل وصول کی ہے، اب جو رقم تنخواہ کے طور پر ان کو دی جاتی ہے وہ مالداروں کی طرف سے نہیں بلکہ

---

(۱) صفحہ گزشتہ کا حوالہ نمبر: ۲

(۲) (ومنها العامل) وهومن نصبه الامام لاستيفاء الصدقات والعشور كذا فى الكافى. عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۸۸، الهداية ج: ۱ ص: ۱۹۶. ط: شركة علمية.

(۳) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها الخ الآية. جزء: ۱۰ آيت: ۶۰، و عامل فيعطى بقدر عمله، وفى الشرح مايكفيه واعوانه بالوسط ولكن لايزاد على نصف مايقبضه. الدر المختار على الرد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹ و ۳۴۱. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، باب المصرف.

(۴) معارف القرآن ج: ۴ ص: ۳۹۹، سورة التوبة. ادارة المعارف. معارف القرآن كاندهلوى ج: ۳ ص: ۳۶۶. مكتبه عثمانيه. فتاوى رحيميه ج: ۷ ص: ۱۸۲. ط: دار الاشاعت.

فقراء کی طرف سے ہے، اور فقراء کو اس میں ہر طرح کا تصرف کرنے کا اختیار ہے، ان کو بھی یہ حق ہے کہ جب اپنا کام عاملین سے لیتے ہیں تو اپنی رقم میں سے ان کی تنخواہ دیں۔ (۱)

عاملین کا فقراء کے وکیل ہونے کی وجہ

اسلامی حکومت کا سربراہ قدرتی طور پر منجانب اللہ ملک کے فقراء غرباء کا وکیل ہوتا ہے، کیونکہ ان سب کی ضروریات کی ذمہ داری سربراہ پر عائد ہوتی ہے، اسلامی حکومت کا سربراہ جس جس آدمی کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے عامل بنادے وہ سب ان کے نائب کی حیثیت سے فقراء کے وکیل ہوجاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ عاملین زکوۃ کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ درحقیقت زکوۃ نہیں دی گئی بلکہ زکوۃ جن فقراء کا حق ہے ان کی طرف سے خدمت کا معاوضہ دیا گیا، جیسے کوئی غریب فقیر کسی کو اپنے مقدمہ کا وکیل بنادے اور اس کا حق الخدمت زکوۃ سے ادا کرے، تو یہاں نہ تو دینے والے نے زکوۃ کے طور پر دیا ہے اور نہ لینے والے زکوۃ کی حیثیت سے لیا ہے۔ (۲)

---

(۱) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها. آيت: ٦٠، سورة التوبة جزء: ١٠. والعامل يدفع الامام اليه ان عمل بقدر عمله فيعطيه ما يسعه الخ. فتح القدير ج: ٢ ص: ٢٠٥، ط: رشيديه. البحر ج: ٢ ص: ٢٤١، باب المصرف: سعيد. قال فى البحر: ويسقط الواجب عن ارباب الاموال لوهلك المال فى يده لان يده كيد الامام وهونائب عن الفقراء ولاتكون مقدرة. البحر، ج: ٢ ص: ٢٤١، ط: سعيد.

(۲) قال فى البحر: وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحله ماذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء ايضا فلاضمان عليه. البحر ج: ٢ ص: ٢١١، ط: سعيد. معارف القرآن ج: ٤ ص: ٣٩٩. سورة التوبة. آيت: ٦ (والعاملين عليها). اورمعارف القرآن كاندهلوى ج: ٣ ص: ٣٦٦، سورة التوبة. آيت: ٦، مكتبه عثمانيه. قال الشيخ وهبة الزحيلى: والذى يعطى للعامل هوبمثابة الاجرة على العمل فيعطاها ولوكان غنيا امالوا اعتبرت زكاة اوصدقة لما حلت للغنى. الفقة الاسلامى وادلته، ج: ٢ ص: ٨٧١، بيان الاصناف الثمانية ط: دارالفكر، بيروت.

عذاب

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی قوم زکوۃ دینا چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اپنے اپنے مالوں کی زکوۃ دینا چھوڑ دیں گے تو ضرور آسمان سے بارشیں روک دی جائیں گی، حتی کہ اگر چوپائے نہ ہوں تو ایک قطرہ نہ برسے (ترغیب ج:۲ص:۱۹۰)۔ (۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دنیا میں قحط سے بچنا ہے تو مالداروں کیلئے سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔

عرف

☆......عرف کا معنی رواج ہے، اس لئے ہر برادری کے رسم ورواج کو اس کا عرف کہا جائے گا، لہذا وہ مسائل جن کی بنیاد عرف پر ہے، ان کا حکم عرف کے مطابق ہوگا۔ (۲)

مثلاً کسی برادری کا رواج ہے کہ وہ لوگ دلہن کو شادی کے وقت جو زیورات چڑھاتے ہیں وہ مالکانہ طور پر نہیں دیتے بلکہ استعمال اور عاریت کے طور پر دیتے ہیں تو

---

(۱) وعن بریدة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله ﷺ مامنع قوم الزكاة الاابتلاهم الله بالسنين . ولامنع قوم الزكاة الا حبس الله عنهم القطرالخ . الترغيب والترهيب ج:۲ ص: ۶۳، ط:المكتبة المصرية . مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج:۳ص:۶۵، كتاب الزكاة باب فرض الزكاة ط: دار الكتاب ،بيروت.

(۲) والعرف فی الشرع له اعتبارلذا عليه الحكم قد يدارقال فی المستصفی :العرف والعادة مااستقرفی النفوس من جهة العقول وتلقته الطبائع السليمة بالقبول انتهی .فی الأشباه و النظائر:السادسة العادة المحكمة...........واعلم ان العادة العرف رجع اليه فی مسائل كثيرة حتی جعلوا ذلك اصلاالخ.شرح عقود رسم المفتی ص:۱۱۷ .ط:دارالعلوم كراچی . الثابت بالعرف كالثابت بالنص .عقود رسم المفتی ص:۱۱۸، حكم العرف والعادة .

ان زیورات کا مالک شوہر ہوگا بیوی نہیں ایسے زیورات کی زکوۃ بیوی کے ذمہ نہیں ہوگی بلکہ شوہر کے ذمہ ہوگی، اورشوہر کے لئے ان زیورات کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر خدانخواستہ طلاق کی نوبت آجائے تو یہ زیورات شوہر کو مل جائیں گے مطلقہ بیوی کے لئے ایسے زیورات لے جانا جائز نہیں ہوگا، ایسی برادری میں اگر نکاح ہو، اور بیوی ان زیورات کی مالک ہونا چاہتی ہے تو شروع سے شرط رکھ لے کہ جو زیورات دلہن کو ملیں گے ان کی مالک دلہن ہوگی پھر دلہن مالک ہوجائیگی اور زکوۃ بھی اس کے ذمہ واجب ہوگی۔

☆...... اواگر برادری کا رسم ورواج یہ ہے کہ دلہن کو جو زیور دیتے ہیں وہ استعمال کے لئے نہیں دیتے بلکہ مالک بنا کر دیتے ہیں تو ان زیورات کی زکوۃ بیوی کے ذمہ ہوگی، اور اگر طلاق کی نوبت آجائے تو یہ زیورات بیوی کو ملیں گے شوہر کو نہیں اور شوہر کے لئے اس قسم کے زیورات کو واپس لینے کا حق نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر شوہر کو واپس لینے کا ارادہ ہے تو دیتے وقت استعمال کے لئے کہکر دے پھر زکوۃ بھی شوہر ادا کرے۔

عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کیا

اگر کسی نے عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا کچھ حصہ استعمال کیا یا کسی کو دیدیا تو اسکے عشر کا ضامن ہوگا۔ (۲)

عشر ادا کرنے کے بعد زکوۃ

ایک بار پیداوار سے عشر ادا کرنے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا

---

(۱) وتتم الهبة بالقبض الكامل. الدرالمختارشامی ج:۵ ص: ۶۹۰، باب الهبة، ط: سعيد.

(۲) ولاياكل من طعام العشرحتى يؤدى العشروان اكل ضمن عشره. الدرالمختارشامی ج:۲ ص: ۳۳۲، ط: سعيد.

اس پر دوبارہ عشر یا زکوۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ عشر ادا کرنے کے بعد پیداوار کو فروخت کر دیا تو اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوۃ اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گذر جائے گا، یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال پورا ہوگا، اس وقت اس رقم کی بھی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

عشر ان چیزوں پر واجب ہے

☆......عشری زمین میں جو کچھ پیداوار ہو خواہ نفع کی غرض سے بوئی گئی ہو ان سب پر عشر واجب ہے مثلاً گندم، جو، باجرہ، جوار، دھان چاول، ساگ ترکاری، میوہ، پھل، پھول خربوزہ، تربوز، کھیرا، لہسن، پیاز، دھنیہ، پودینہ، توری، کدو، کریلا، گاجر، مولی، سبزیاں، تر کھجوریں، گنے، ککڑی، بینگن، زعفران، کھجور انگور، میتھی، مٹر، گوارہ، گلاب، خشخاش، تمباکو، پٹسن، اسکے بیج، اخروٹ، بادام، زہرہ، آم، جامن، سیب، مسمی، کینو، شریفہ، انار، وغیرہ جو عشری زمین میں نفع کی غرض سے بوئے گئے ہوں سب پر عشر واجب ہے۔ (۲)

☆......ایسے دانوں پر عشر نہیں جن کو زراعت کے کام میں نہیں لایا جاتا۔ (۳)

---

(۱) اما زكاة الزرع والثمار وهو العشر، كتاب الزكاة فصل. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳. ط: سعيد. شامي ج: ۲ ص: ۳۲۵، كتاب الزكاة باب العشر. ط: سعيد.

(۲) ويجب العشر عند ابي حنيفةؒ في كل ماتخرجه الارض من الحنطة والشعير والدخن و الارز واصناف الحبوب والبقول والرياحين والاوراد والرطاب وقصب السكر، والذريرة و البطيخ والقثاء والخيار والباذنجان والعصفر واشباه ذلك ممالہ ثمرة باقية اوغير باقية قل او كثر. عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۸۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۹، فصل في شرائط المحلية.

(۳) وان يكون الخارج منها مما يقصد بذراعته نماء الارض فلاعشر في الحطب والحشيش والقصب لان الاراضي لاتستمني بهذه الاشياء. عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۸۶. بدائع ج: ۲ ص: ۵۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷.

عشر اور خرچہ

☆...... عشر تمام پیداوار سے نکالا جائے گا، بونے کاٹنے اور حفاظت کرنے اسی طرح بیلوں، ٹریکٹروں، مزدوروں، کیڑے مار اسپرے، اور کیمیائی کھاد اور ہل چلانے وغیرہ کے اخراجات عشر نکالنے کے بعد ادا کئے جائیں گے۔ (۱)

☆...... عشر نکالنے سے پہلے سرکاری محصول بھی وضع نہیں کیا جائے گا۔ (۲)

☆...... البتہ منڈیوں میں بھیجنے کیلئے جو خرچہ ہوگا اس کو وضع کیا جائے گا۔

عشر ساقط

☆...... اگر پیداوار ہلاک ہوجائے اور اس میں مالک کی کوتاہی کا دخل نہ ہو تو عشر ساقط ہوجائے گا، اور اگر کچھ حصہ ہلاک ہوجائے تو ہلاک شدہ کا عشر ساقط ہوجائے گا، باقی پیداوار کا عشر دینا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱، ۲) قال فی البدائع: ولایحتسب لصاحب الارض ماانفق علی الغلة من سقی اوعمارة او اجرالحافظ اواجرالعمال اونفقة البقرلقوله علیه السلام " ماسقته السماء ففیه العشر....... مطلقا. بدائع ج:۲ص:۶۲، فصل فی بیان مقدارالواجب ط:سعید، هندیه ج:۱ص:۱۸۷، الباب السابع فی زکاة الزرع والثمار، ط:رشیدیه، البحر، ج:۲ص:۲۳۸، باب العشرط:سعید، تتارخانیه ج:۲ص:۳۲۶النصاب لوجوب العشرادارة القرآن.

(٤) حتی لواصاب الخارج آفة فهلك لایجب فیه العشرفی الارض العشرية. هندیه ج:۱ ص:۱۸۵، ط:رشیدیه، البحرج:۲ص:۲۳۷، باب العشر، بدائع ج:۲ص:٥٤، ولوهلك بنفسه فلاعشرفی الهالك بالخلاف سواء هلك كله اوبعضه لان العشرلایضمن بالهلاك سواء كان قبل الوجوب اوبعده ویكون عشرالباقی فیه قل اوكثرفی قول ابی حنیفة. بدائع ج:۲ص:٦٤، هندیه ج:۱ص:۱۸۷، منها هلاك الخارج من غیرصنعه لان الواجب فی الخارج فاذا هلك یهلك بمافیه. بدائع ج:٦٥، البحرج:۲ ص: ۲۳۷، باب العشر ط: سعید، وان هلك البعض یسقط الواجب بقدره ویؤدی عشرالباقی قل الباقی اوكثر. هندیه ج:۱ ص: ۱۸٦، تتارخانیة ج:۲ص:۳۲٦، النصاب لوجوب العشر. بدائع ج:۲ص:٦٥.

☆ اگر کسی نے طاقت کے باوجود زراعت نہیں کی تو اس پر عشر واجب نہیں ہے۔(۱)

☆...... اگر عشری زمین کی فصل کٹنے سے یا پھل توڑنے سے پہلے یا اس کے بعد ضائع ہوگئی یا چوری ہوگئی تو عشر ساقط ہوجائے گا۔ (۲)

☆...... ایسا مسکین جو خود عشر کا مصرف ہے، اس پر عشر نکالنا واجب نہیں۔

عشر سے پہلے خرچہ وضع کرنا

پیداوار سے عشر نکالنے سے پہلے کسی قسم کا خرچہ وضع نہیں کیا جائے گا، کیونکہ شریعت نے اخراجات پر نصف عشر یعنی بیسواں حصہ کردیا ہے، اس لئے اخراجات وضع کرکے عشر نہیں دیا جائے گا، بلکہ تمام پیداوار کا عشر ادا کیا جائے گا، نیز بیج کو بھی اخراجات میں شمار کیا جائے گا۔ (۳)

عشر کا حساب کب سے

جب پھل وغیرہ اطمینان کے قابل ہوجائیں اس وقت کے حساب سے عشر واجب ہے۔ (۴)

---

(۱) ولوكانت الارض عشرية فتمكن من زراعتها فلم تزرع لايجب العشرلعدم الخارج حقيقة .(ايضا)هنديه ج:۱ص:۱۸۵،ط:رشيديه . البحرج:۲ص:۲۳۶،باب العشر،درمع الرد ج:۲ص:۳۳۳،باب العشرط:سعيد.بدائع ج:۲ص:۶۵.

(۲) گزشته صفحه كاحواله نمبر: ٤

(۳) بلارفع مؤن أى كلف (الزرع وبلااخراج البذرلتصريحهم بالعشرفى كل الخارج. الدر المختارشامى،كتاب الزكوة باب العشرج:۲ص:۳۲۸،ط:سعيد،البحرالرائق ج:۲ص: ۲۳۸، باب العشرط:سعيد.

(٤) واما وقت الوجوب فوقت الوجوب وقت خروج الزرع وظهورالثمرعند ابى حنيفةؒ، وعند أبى يوسف وقت الادراك وعند محمد وقت التنقية والجذاذ .بدائع الصنائع ج:۲ ص: ۶۳، البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۷،باب العشرط:سعيد.

عشر کا ضامن

اگر مالک پیداوار کو ہلاک کر دے تو ہلاک شدہ پیداوار کے عشر کا ضمان ہوگا، اور اس کے ذمہ قرض ہو جائے گا، اور اگر مالک کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے پیداوار کو ہلاک کر دیا تو مالک اس سے ضمان لے کر اس میں سے عشر ادا کرے گا۔ (۱)

عشر کا مصرف

☆...... عشر کے مصارف وہی ہیں جو زکوۃ کے مصارف ہیں، جس طرح زکوۃ ادا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی مسلمان فقیر وغریب مستحق زکوۃ آدمی کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر مالکانہ طور پر دے کر قبضہ دلانا ضروری ہے اسیطرح عشر کی ادائیگی کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (۲)

☆...... عشر یا اس کی رقم صرف مسلمان فقراء ومساکین کو دی جاسکتی ہے اس کو رفاہ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) فان استهلكه المال ضمن عشره ويكون دينا فى ذمته وان استهلك بعضه فقدر عشر المستهلك يكون دينا فى ذمته وان استهلكه غير المالك اخذ الضمان منه وأدى عشره لانه هلك الى خلف وهو الضمان فكان قائما معنى وان استهلك بعضه أخذ ضمانه وأدى عشر القدر المستهلك وعشر الباقى منه لما قلنا. بدائع الصنائع كتاب الزكوة فصل اما وقت وجوب العشر) ج: ۲ ص: ۶۴، ۶۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر ط: سعيد، هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۶، الباب السادس فى زكاة الزرع والثمار ط: رشيديه.

(۲) اى مصرف الزكوة والعشر........ (هو فقير)........ (ومسكين من لاشئ له) الخ. (قوله اى مصرف الزكوة والعشر) يشير الى وجه مناسبته هنا. الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزكاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۳۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف ط: سعيد. وفى التتارخانية يصرف مصرف الزكاة فيصرف الى الفقراء. ج: ۲ ص: ۳۳۱، كتاب العشر. ادارة القرآن.

(۳) ويشترط ان يكون الصرف (تمليكا) لااباحة كما مر (لا) يصرف (الى بناء) نحو (مسجد و) لاالى (كفن ميت وقضاء دينه). البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف ط: سعيد. (قوله نحو مسجد) كبناء القناطر والسقايات واصلاح الطرقات وكرى الانهار والحج والجهاد وكل مالاتمليك فيه زيلعى. شامى ج: ۲ ص: ۳۴۴.

عشر کا مفہوم

☆...... ''عشر'' کا معنی دسواں حصہ ہے، نبی کریم ﷺ نے عشری زمین کی دو قسمیں قرار دی ہیں، ایک میں عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے اور دوسری میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے، لیکن فقہاء کرام کی اصطلاح میں دونوں قسم کی زکوۃ کو ''عشر'' ہی کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور عشر عبادت ہے ٹیکس نہیں ہے۔ (۱)

☆...... اگر زمین بارانی ہے کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ فقراء کو دینا واجب ہوگا، اور اگر زمین کو خود سیراب کرتا ہے تو اسکی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

عشر کا نصاب

امام اعظم ابوحنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کا نصاب مقرر نہیں بلکہ پیداوار جتنی بھی ہو، کم ہو یا زیادہ، ہر حال میں عشر نکالنا واجب ہے کیونکہ قرآن وحدیث کے الفاظ ''عشر'' کے بارے میں عام ہیں۔ (۳)

---

(۱) (یجب) العشر. هوواحد الاجزاء العشرة والمراد به هنامابنسب اليه لتشمل الترجمة نصف العشر. الدرمع ردالمحتار، كتاب الزكوة باب العشرج: ۲ ص: ۳۲۵،) والمراد بالعشر ماينسب اليه كما مرفيشمل العشرونصفه الماخوذين من ارض المسلم وربعه الماخوذ منه اذا مرعلى العاشر) ردالمحتارباب المصرف ج: ۲ ص: ۳۳۹،).

(۲) فى ردالمحتار(قوله يجب العشر)..........اى يفترض ....فان عامة المفسرين على انه العشراونصفه وهومجمل بينه قوله ﷺ " ماسقت السماء ففيه العشروماسقى بغرب أودالية ففيه نصف العشر" باب العشرج: ۲ ص: ۳۲۵، وفى الدرالمختار، يجب(نصفه فى مسقى غرب) اى دلو كبير(ودالية) اى دولاب لكثرة المؤنة، شامى ج: ۲ ص: ۳۲۸، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸، باب العشر، ط: سعيد. هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۶، الباب السادس فى زكاة الزرع والثمار، ط: رشيديه.

(۳) قال فى البدائع: وكذا النصاب ليس بشرط لوجوب العشرفيجب العشرفى كثير الخارج =

ومِمَّا أخرَجْنالكم مِن الأرْضِ (سوره بقره).

عشر کے مستحق

عشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔ (۱)

عشر معاف نہیں ہوتا

☆...... اگر حاکم وقت یا اس کا نائب عشری زمین کا عشر کسی شخص کو معاف کر دے تو عشر معاف نہیں ہوگا، زمین کے مالک پر ضروری ہوگا کہ خود عشر نکال کر مستحقین کو دیدے۔ (۲)

= وقليله ولايشترط فيه النصاب عند ابى حنيفة ولابى حنيفة عموم قوله ياايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ماكسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض وقوله عزوجل وآتوا حقه يوم حصاده وقول النبى ﷺ ماسقته السماء ففيه العشر وماسقى بغرب ففيه نصف العشر من غير فصل. بدائع ج:۲ص:۵۹، فصل فى شرائط المحلية، البحر ج:۲ص:۲۳۷. باب العشر، ط: سعيد، تتارخانية ج:۲ص:۳۲۶، كتاب العشر النصاب لوجوب العشر. ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه. (و) تجب..........(بلاشرط النصاب)..........(و) بلاشرط (بقاء). (قوله بلاشرط نصاب) وبقاء فيجب فيمادون النصاب بشرط ان يبلغ صاعا وقيل نصفه وفى الخضراوات التى لاتبقى وهذا قول الامام وهو الصحيح كما فى التحفة، (الدرالمختار مع رد المحتار كتاب الزكاة باب العشر ج:۲ص:۳۲۶.

(۱) (قوله اى مصرف الزكوة والعشر) يشير الى وجه مناسبته هنا. ردالمحتار، كتاب الزكوة باب المصرف ج:۲ص:۳۳۹. قال فى البحر ولم يقيده فى الكتاب بمصرف الزكاة ليتناول الزكاة والعشر. البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۰، باب المصرف، ط: سعيد. تتارخانية ج:۲ص:۳۳۱، كتاب العشر.

(۲)

عشر مقروض پر

مقروض آدمی کیلئے بھی عشری زمین کی پیداوار سے عشر نکالنا لازم ہے عشر واجب ہونے کے لئے قرض مانع نہیں ہے۔ (۱)

عشر موت سے ساقط نہیں ہوتا

جس شخص کے ذمہ عشر ہو، اس کی موت سے عشر ساقط نہیں ہوتا بلکہ اس کے متروکہ غلہ میں سے عشر وصول کیا جائے گا۔ (۲)

عشر میں قیمت دینا

عشر میں پیداوار کی بجائے قیمت دینا جائز ہے، یعنی پیداوار کے دسویں حصہ کی بجائے دسویں حصے کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (۳)

عشر نہ نکالنے والا گناہ گار ہے

زمین کا عشر نہ نکالنے والا گناہ گار اور فاسق ہے، البتہ جس غلہ سے عشر نہیں نکالا وہ حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ (۴)

---

(۱) ویجب مع الدین الدرالمختار کتاب الزکوۃ باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۶.

(۲) ویوخذ من الترکۃ شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶. والبحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر، ط: سعید، تتارخانیۃ ج: ۲ ص: ۳۲۹، کتاب العشر، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ: وبدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۶ ط: سعید.

(۳) قال فی البدائع: فالواجب جزء من الخارج لانہ عشرالخارج اونصف عشرۃ وذلک جزءہ الا انہ واجب من حیث انہ مال لا من حیث انہ جزء حتی یجوز اداء قیمتہ عندنا، بدائع ج: ۲ ص: ۶۳، فصل فی صفۃ الواجب ط: سعید.

(۴) اللہ تعالیٰ کا قول:

واتواحقہ یوم حصادہ. سورۃ الانعام، آیت: ۱۴۱. ان موجبہ الوجوب لاستحقاق الوعید لتارک الامربالنص. (نورالانوار ص: ۲۸، مبحث الامراستحقاق الوعید لتارک الامربالنص.

عشر واجب ہونے کی شرطیں

☆...... مسلمان ہونا کیونکہ عشر عبادت ہے اور غیر مسلم عبادت کا اہل نہیں ۔(۱)

☆...... زمین کا عشری ہونا، خراجی زمین پر عشر واجب نہیں ہوتا ۔(۲)

☆...... زمین سے پیداوار کا حاصل ہونا، اگر پیداوار حاصل نہیں ہوئی تو عشر ساقط ہو جائے گا ۔(۳)

☆ ایسی پیداوار جو بو کر حاصل ہو، خودرو گھاس یا درخت پر عشر واجب نہیں ۔(۴)

☆...... عشر واجب ہونے کیلئے زمین کے مالک کا عاقل اور بالغ ہونا ضروری نہیں اگر زمین کا مالک بچہ اور مجنون ہے اور زمین سے پیداوار حاصل ہوتی ہے تو اس میں عشر واجب ہوگا، اس کے سرپرستوں پر ضروری ہوگا کہ پیدوار سے عشر ادا کریں ۔(۵)

☆...... عشر واجب ہونے کیلئے زمین کا خود مالک ہونا شرط نہیں، زمین عشری ہونا شرط ہے، جیسا کہ وقف کی زمین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے اسی طرح اگر کسی نے عاریت، اجارہ اور کرایہ کے طور پر عشری زمین لی اور اس میں زراعت کی

---

(۱) وشرط وجوبه نوعان الاول شرط الاهلية وهو الاسلام .عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۵، بدائع ج:۲ ص:٥٤.

(۲) والنوع الثانی شرط المحلية وهو ان تكون عشرية فلاعشر فی الخارج من ارض الخراج . عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۵ .بدائع ج:۲ ص:۵۸.

(۳) ومنهاای من شرائط المحلية وجودالخارج حتی ان الارض لولم تخرج شیئا لم یجب العشرلان الواجب جزء من الخارج وایجاب جزء من الخارج ولاخارج محال .بدائع ج:۲ ص:۵۸، عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۵.

(٤) ومنها ان یكون الخارج من الارض مما یقصد بزراعته نماء الارض وتستغل الارض به عادة فلاعشر فی الحطب والحشیش والقصب. بدائع ج:۲ ص:۵۸، عالمگیری ج:۱ ص:۱۸٦ .

(۵) واما العقل والبلوغ فلیسامن شرائط الوجوب حتی یجب العشر فی ارض الصبی و المجنون .عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۵، بدائع ج:۲ ص:۵٦.

تو اس کی پیداوار کا عشر ادا کرنا اس آدمی کے ذمہ ہوگا، زمین کے مالک کے ذمے نہیں ہے۔ (۱)

☆......عشر واجب ہونے کیلئے سال گذرنا شرط نہیں، سال میں جتنی دفعہ پیداوار ہوگی اتنی دفعہ عشر ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆......آدمی مقروض ہے تب بھی عشر ادا کرنا لازم ہے، قرض کی رقم کو پیداوار سے منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ کل پیداوار سے عشر ادا کیا جائے گا۔ (۳)

☆......عشر واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زمین پر واقعۃً زراعت ہوئی ہو ورنہ عشر واجب نہیں ہوگا کیونکہ عشر پیداوار ہی کے ایک حصہ کا نام ہے۔ (۴)

☆......ہر وہ پیداوار جس سے آمدنی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے خواہ غلہ ہو خواہ پھل اس پر عشر واجب ہے لہذا کھیت اور باغ دونوں پر عشر واجب ہے۔ (۵)

---

(١) وكذا ملك الارض ليس بشرط للوجوب لوجوبه فى الاراضى الموقوفة .عالمگيرى ج:١ص:١٨٥. قال فى البدائع: انماالشرط ملك الخارج فيجب فى الاراضى التى لامالك لها وهى الاراضى الموقوفة لعموم قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ماكسبتم و مماخرجنالكم من الارض. ج:٢ص:٥٦،ولوآجرارضه العشرية فعشرالخارج على المستاجر . بدائع ج:٢ص:٥٦،فصل فى شرائط الفرضية، ط:سعيد.

(٢) وبلاشرط بقاء حولان حول وفى الشامية حتى لواخرجت الارض مرارا وجب فى كل مرة .فتاوى شامى ج:٢ص:٣٢٤،،بدائع ج:٢ص:٥٦ .

(٣) قال فى الدر:ويجب مع الدين درمع الرد ج:٢ص:٣٢٦، باب العشر. ط:سعيد.

(٤) منها (شرائط المحلية) ان يكون الخارج من الارض ممايقصد بزراعته نماء الارض و تستغل الارض به عادة ....فاما كون الخارج مماله ثمرة باقية ليس بشرط لوجوب العشربل يجب سواء كان الخارج له ثمرة باقية اوليس له ثمرة باقية .بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل واما شرائط المحلية ج:٢ص:٥٨،٥٩،ط:سعيد.واما سبب فرضيته فالارض النامية بالخارج حقيقة .بدائع الصنائع ج:٢ص:٥٤ .

(٥) قال فى التتارخانية: كل شيئ له ثمرة باقية وتكون منفعة عامة ويكون مقصودا فى نفسه يجب فيه العشر كالبقول والقثاء وفى الخضراوات الفواكه كالتفاح عند ابى حنيفة يجب . تتارخانيه ج:٢ص:٣٢٣،كتاب العشر.ادارة القرآن .

عطر

☆...... اگر عطر فروخت کے لئے ہے تو وہ مال تجارت ہے، اور اگر ذاتی استعمال کے لئے ہے تو مال تجارت نہیں ہے۔ (١)

☆...... اگر عطر فروخت کیلئے ہے اور اس کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ قیمت فروخت کے حساب سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (٢)

اور قیمت فروخت سے مراد وہ قیمت ہے جس قیمت پر دکاندار خریدار کو فروخت کرتے ہیں۔ (٣)

☆...... اگر عطر کی زکوۃ نقد دینے میں پریشانی ہو تو ہر قسم کے عطر سے چالیسواں چالیسواں حصہ نکال کر مستحقین کو مالک بنا کر دے سکتے ہیں۔ (٤)

---

(١) قال فى البدائع اما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشيئ فيه مالم تبلغ قيمتها مائتى درهم فتجب فيهاالزكاة. بدائع الصنائع ج: ٢ ص: ٢٠، ط: سعيد. سواء كان مال التجارة عروضا اوعقارا اوشيئا ممايكال اويوزن لان الوجوب فى اموال التجارة تعلق بالمعنى وهو المالية والقيمة. بدائع ج: ٢ ص: ٢٠، ٢١، فصل فى اموال التجارة ط: سعيد.

(٢) قال فى البحر وفى عروض تجارة بلغت نصاب ورق اوذهب اى يجب ربع العشر فى عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما. البحر الرائق ج: ٢ ص: ٢٢٨، باب زكاة المال ط: سعيد. شامى ج: ٢ ص: ٢٩٨. باب زكاة المال. تتارخانية ج: ٢ ص: ٢٣٧. زكاة عروض التجارة.

(٣) قال فى الهنديه: ويقومها المالك فى البلد الذى فيه المال حتى لو بعث عبدا للتجارة الى بلد آخر فحال الحول تعتبر قيمته فى ذلك البلد. هنديه ج: ١ ص: ١٨٠. الفصل الثانى فى العروض ط: رشيديه كوئٹه. ردالمحتار ج: ٢ ص: ٢٩٨، باب زكاة المال ط: سعيد. البحر ج: ٢ ص: ٢٢٩، باب زكاة المال ط: سعيد.

(٤) قال فى الهنديه: اذا كان له مائتا قفيز حنطة للتجارة تساوى مائتى درهم فتم الحول فان ادى من عينها ادى خمسة اقفزة وان ادى القيمة تعتبر قيمتها يوم الوجوب. هنديه ج: ١ ص: ١٧٩. ط: رشيديه. ردالمحتار ج: ٢ ص: ٢٩٩، باب زكاة المال ط: سعيد، تتارخانية ج: ٢ ص: ٢٤٢، زكاة عروض التجارة. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

عورت زکوۃ کہاں سے دے

☆……جس زیور کی مالک عورت ہے، اور وہ نصاب کے برابر ہے، اس کی زکوۃ ادا کرنا اس عورت ہی کے ذمہ فرض ہے اگر اس کا شوہر تبرع اور احسان کے طور پر بیوی کی اجازت سے دیدے، یا عورت شوہر سے پیسہ لیکر زکوۃ دیدے یا جو خرچ اس کا شوہر اس کو دیتا ہے اس میں سے بچا کر دیدے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی اور اگر کچھ نہ ہو سکے تو اس عورت کو اسی زیور میں سے زکوۃ دینی ہوگی، چاہے زیور کا چالیسواں حصہ نکال کر زکوۃ دیدے یا کسی سے قرضہ لے کر چالیسویں حصہ کی قیمت ادا کرے اور بعد میں قرض ادا کر دے۔ (۱)

☆……چالیسواں حصہ سے مراد چالیس تولہ میں ایک تولہ، اور سو تولہ میں ڈھائی تولہ یا اسکی قیمت ہے۔ (۲)

☆……اللہ تعالی نے جب اس عورت کو صاحب نصاب بنایا ہے تو وہ مالدار ہے اس پر ضروری ہے کہ سالانہ زکوۃ ادا کرے ورنہ وہ گنہگار ہوگی اور قبر سے لیکر آخرت تک عذاب ہوتا رہے گا، اور اس کا کوئی عذر سنا نہیں جائے گا الا یہ کہ اللہ تعالی خاص رحمت سے معاف کر دے وہ اس کا کرم ہوگا لیکن یہ کرم کس پر ہوگا ہمیں معلوم نہیں۔ (۳)

---

(۱) قال فی الهداية : الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما و حال عليه الحول. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۲، كتاب الزكاة ط: رشيديه كوئٹه. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۱۷. كتاب الزكاة، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

(۲) قال فی الهنديه تجب فی كل مائتی درهم خمسة دراهم وان ادى خمسة قيمتها خمسة جاز. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۸، الفصل الاول فی زكاة الذهب والفضة ط: رشيديه كوئٹه، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۰، الفصل الثانی فی زكاة المال ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۵، باب زكاة المال ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۹۹، ط: سعيد،

(۳) انظر رقم : ۱

عیدی زکوۃ سے دینا

مستحقین زکوۃ لوگوں کو ''عیدی'' کے نام سے زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے البتہ دیتے وقت دل میں زکوۃ دینے کی نیت ہو۔ (۱)

(ع)

غربت کا حل

☆...... جسطرح اسلام نے ضرورت مند اور کمزوروں کی کفالت کا نظام قائم کیا ہے کسی اور مذہب یا انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین میں اسکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

☆...... مکی دور کے آغاز ہی سے اللہ تعالی نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ ہر انسان کے مال پر غریب اور محتاج لوگوں کا لازمی حق ہے، '' **وفی اموالھم حق للسائل و المحروم** '' (۲) ہر مالدار مسلمان پر لازم ہے کہ اس حق کو ادا کرے۔

☆...... اسلام نے غریبوں کے مسئلے کی جانب پوری توجہ کی اور قرآن کریم نے اس سلسلے میں بڑی اہم ہدایات دیں، کبھی قرآن مجید نے اس مسئلہ کو اسطرح ذکر کیا **طعام مسکین** ۔ غریبوں کو کھانا کھلانا۔

اور کبھی اس طرح ذکر کیا کہ اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرے، اور کبھی فقیروں اور محروم لوگوں کا حق ادا کرنے کا حکم دیا، کبھی مسکین اور مسافر کا حق ادا کرنے کی تاکید کی اور کبھی زکوۃ دینے کا واضح حکم دیا۔

---

(۱) دفع الزکاۃ الی صبیان اقاربه برسم عید اوإلی مبشر أومهدی الباکورة جازای عادة عید. الدرالمختارشامی کتاب الزکاة باب المصرف ج:۲ص:۲۵۶ط:سعید، تتارخانیة ج:۲ص: ۲۷۸، من توضع الزکاة فیه. هندیه ج:۱ص:۱۹۰. قال فی البحر الرائق من اعطی مسکینا دراهم وسماها هبة ونوی الزکاة فانها تجزئه البحر الرائق ج:۲ص:۲۱۲، کتاب الزکاة، ط:سعید.

(۲جزء:۲۶سورة الذٰریت آیت:۱۹، أیضا جزء:۲۹، سورة المعارج آیت:۲۵،۲۴.

غریب امیر ہو گیا

☆...... اگر کوئی شخص غریب تھا لوگوں نے اس کو زکوۃ دی، اور یہ غریب بعد میں امیر اور مالدار ہو گیا، اور اب تک اس کے پاس لوگوں سے لی ہوئی زکوۃ کی رقم موجود ہے تو وہ رقم اپنی ذاتی استعمال میں لاسکتا ہے، کیونکہ یہ شخص زکوۃ کی رقم لیتے وقت زکوۃ کا مستحق تھا۔

☆...... اگر کسی غریب آدمی نے غربت کی حالت میں لوگوں سے زکوۃ کی رقم لیکر گھر خریدا ہے یا گھر بنایا ہے، اور بعد میں وہ مالدار امیر ہو گیا ہے تو مالدار ہونے کے بعد بھی اس گھر میں رہ سکتا ہے، اور اس کو فروخت کر کے اس کی رقم اپنی ذات پر خرچ کر سکتا ہے۔ (۱)

غریب کو کرایہ کے بغیر زکوۃ کی نیت سے رکھنا

اگر کسی نے کسی فقیر و غریب آدمی کو کرایہ کے بغیر زکوۃ کی نیت سے اپنے گھر میں رکھا تو اس سے اسکی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں گھر والے نے نفع کا مالک بنایا مال کا مالک نہیں بنایا، اور نفع کا مالک بنانے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۲)

---

(۱) ولایخرج عن العهدة بالعزل بل بالأداء للفقراء. الدرالمختارشامی ج:۲ص:۲۷۰. البحرج:۲ص:۲۱۱. قال فی البحر: هی تملیك المال من فقیرمسلم غیرهاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱، كتاب الزكاة ط:سعید. رد المحتار ج:۲ ص:۲۵۷، ۲۵۸، كتاب الزكاة، ط:سعید، بدائع الصنائع ج:۲ ص:۳۹، فصل فی ركن الزكاة ط: سعید. هندبه ج:۱ص:۱۷۰، كتاب الزكاة ط:رشیدیه.

(۲) ویشترط ان یكون الصرف تملیكا لااباحة. الدرالمختارمع رد المحتار، كتاب الزكاة باب المصرف ج:۲ص:۳٤٤، ط:سعید. البحرج:۲ص:۲٤۳. قال فی البحر: الزكاة لاتتأدى الابتملیك عین متقومة حتی لواسكن الفقیرداره سنة بنیة الزكاة لایجزئه لان المنفعة لیست بعین متقومة. البحرج:۲ص:۲۰۱، كتاب الزكاة ط:سعید، درمع رد المحتارج:۲ص:۲۵۷، ط:سعید.

غریب کی شادی میں زکوۃ دینا

☆......اگر غریب لڑکے یا لڑکی کے والدین بھی غریب ہیں، زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو غریب اولاد کی شادی کیلئے زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے۔ (۱)

☆......غریب لڑکے یا لڑکی جو نصاب کے مالک نہیں ہیں ان کو بھی نکاح میں خرچ کرنے کیلئے زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے، اور اتنی زکوۃ کی رقم دینا جائز ہوگا جتنی رقم شادی اور نکاح کیلئے ضرورت ہوگی۔ (۲)

☆......نقد رقم دے یا سامان خرید کر دے دونوں جائز ہیں۔

☆......اگر لڑکا یا لڑکی پہلے غریب تھے اور لوگوں نے اتنی رقم دی کہ وہ نصاب کے برابر ہوگئی تو مزید رقم زکوۃ کی مد سے دینا جائز نہیں ہوگا، ہاں صدقہ خیرات اور ہدیہ تحفہ کے اعتبار سے زکوۃ کے علاوہ دوسری رقم دینا جائز ہوگا۔ (۳)

---

(۱) هی تمليك المال من فقيرمسلم ....بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى .البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱،ط:سعيد،درمع الرد ج:۲ص:۲۵۶،ط:سعيد. هنديه، ج:۱ص:۱۷۰ .ومصرف الزكاة هوفقيرومن له ادنى شيئ اى دون نصاب الدر المختار شامى ج:۲ص:۳۳۹،باب المصرف ط:سعيد، البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۰،باب المصرف ط:سعيد ، قال فى البدائع : اذا كان له عيال يحتاج الى نفقتهم و كسوتهم فلاباس بان يتصدق عليه .بدائع الصنائع ج:۲ ص: ۴۹ ،فصل اما الذى يرجع الى المؤدى اليه ط: سعيد.

(۲) ويجوزدفع الزكاة الى من يملك مادون النصاب اوقدرنصاب غيرتام وهومستغرق فى الحاجة .البحرالرائق كتاب الزكاة باب المصرف ج:۲ص:۲۴۰ا.مصرف الزكاة هو فقيرو هو من له ادنى شيئ اى دون نصاب اوقدرنصاب غيرنام مستغرق فى الحاجة .الدر المختار ج:۲ ص:۳۳۹،باب المصرف اه. تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقيرغيرهاشمى و لامولاه مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى .الدرالمختارشامى ج:۲ص: ۲۵۶،۲۵۵. ۲۵۷. كتاب الزكاة .البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱كتاب الزكاة ط: سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۷۰.

(۳) قال فى البدائع ويكره لمن عليه الزكاة ان يعطى فقيرا مائتى درهم او اكثرولواعطى جاز. بدائع ج:۲ص:۴۸،ط:سعيد.

غریب کے مکان کی مرمت زکوۃ کی رقم سے کرانا

☆...... اگر مستحق آدمی کے ہاتھ میں زکوۃ کی رقم نہیں دی بلکہ مالدار آدمی نے اس کے گھر کی مرمت میں زکوۃ کی رقم خرچ کردی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی لہذا گھر کی مرمت سے پہلے زکوۃ کی رقم مستحق کے ہاتھ میں دیدی جائے اور اس کو قطعی طور پر مالک بنادیا جائے پھر وہ اپنی مرضی سے مکان کی مرمت میں خرچ کرے تو زکوۃ بھی ادا ہوجائے گی اور گھر کی مرمت بھی ہوجائیگی۔ (۱)

☆...... یا تو یہ کریں کہ زکوۃ کی رقم مستحق آدمی کے ہاتھ میں دینے کے بعد یہ کہیں کہ رقم مجھے دیدوں تا کہ میں تمہارے گھر کی مرمت کرادوں، اور وہ رقم دیدے اور یہ مرمت کرادیں تو بھی زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ (۲)

غریب مدرس کی زکوۃ کی رقم سے امداد کرنا

زکوۃ کی رقم سے غریب مدرس کی تنخواہ دینا جائز نہیں ہے، البتہ زکوۃ دینے والوں کی اجازت سے مستحق زکوۃ غریب مدرس کو ماہانہ امداد کے طور پر زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے اس صورت میں زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ (۳)

---

(۱) قال فی البدائع :علی هذا یخرج صرف الزکاة الی وجوه البرمن بناء المساجد و الرباطات والسقایات انه لایجوز لانه لم یوجد التملیك اصلا، بدائع ج:۲ص:۳۹،فصل فی رکن الزکاة ط:سعید.البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۲.باب المصرف ط:سعید،الدرالمختارمع الرد ج:۲ص: ۳۴۴، باب المصرف ط:سعید.هندیه ج:۱ص:۱۸۸،الباب السابع فی المصارف ط:رشیدیه .

(۲) قال فی البحر:والحیلة فی الجواز فی هذه الأربعة ان یتصدق بمقدارزکاته علی فقیرثم یامربعد ذلك بالصرف الی هذه الوجوه فیکون لصاحب المال ثواب الزکاة وللفقیرثواب هذه القرب .البحرج:۲ص:۳۴۳،باب المصرف ط:سعید،درمع الرد ج:۲ ص: ۳۴۵، باب المصرف ط:سعید،تاتارخانیة ج:۲ص: ۲۷۲،من توضع الزکاة فیه.ادارة القرآن .

(۳) ولو دفعها المعلم لخلیفته ان کان بحیث یعمل له لولم یعطه صح والا لا.(قوله والا لا) ای لان المدفوع بمنزلة العوض .الدرالمختارمع رد المحتار، کتاب الزکاة باب المصرف =

غریب مریض

☆...... اگر مریض زکوۃ کا مستحق ہے تو اس کو زکوۃ کی مد سے دواء، کھانا، پھل فروٹ وغیرہ خرید کر دینا جائز ہے، اس سے زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆...... ڈاکٹر کی فیس زکوۃ سے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) ڈاکٹر کی فیس کی رقم مستحق زکوۃ مریض کے ہاتھ میں دیدی جائے تا کہ اس کا قبضہ ہو جائے، پھر اس سے لیکر ڈاکٹر کو فیس کی بابت دیدی جائے۔ (۲)

(ب) یا ہسپتال والے اس کی طرف سے زکوۃ ادا کرنے کے لئے تحریری یا زبانی طور پر وکیل بن جائیں پھر وکیل بن کر اس کا سارا خرچہ زکوۃ کی مد سے کریں دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

یا مریض کے گھر والوں کو دیدیں تا کہ اس پر خرچ کریں۔ (۳)

=ج:۲ص:۳۵٦. هنديه كتاب الزكاة الباب السابع فى المصرف ج:۱ص:۱۹۰.ط:رشيديه .تتارخانية ج:۲ص:۲۷۸، ج:۲ص:۳٤٤،ط:ادارة القرآن.

(۱) قال فى البحر:يجوزدفع الزكاة الى من يملك مادون النصاب اوقدرنصاب غيرنام و هو مستغرق فى الحاجة .البحرج:۲ص:۲٤۰، باب المصرف ط:سعيد،درمع الرد ج:۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط:سعيد،واما الاطعام ان دفع الطعام اليه بيده يجوزايضا لهذه العلة . البحر ج:۲ص:۲۰۱، كتاب الزكاة ط:سعيد،ردالمحتارج:۲ص:۲۵۷. كتاب الزكاة .

(۲) والحيلة فى الجوازفى هذا ان يتصدق بمقدارزكاته على فقيرثم يامره بعد ذلك بالصرف الى هذا فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقيرثواب هذا القرب . البحرج:۲ ص:۲٤۳،باب المصرف .درمع الردج:۲ص:۳٤٤. باب المصرف تتاخارنية ج:۲ص: ۲۷۲، ادارة القرآن .هنديه ج:۱ص:۱۸۸ .بدائع ج:۲ص:۳۹.

(۳) ولوقضى دين الفقير بزكاة ماله ان كان بأمره يجوز ، وان كان بغيرامره لايجوزوسقط الدين .عالمگيرى ج:۱ص:۱۹۰،شامى ج:۲ص:۲۷۱،بدائع الصنائع ج:۲ص:۳۹،فصل واما ركن الزكاة .

غریب مہتمم کیلئے مدرسہ کی زکوۃ استعمال کرنا

☆……اگر مدرسہ کا مہتمم غریب اور قرض دار ہے تو بھی مدرسہ کے طلباء کیلئے دی ہوئی چیزیں اپنے لئے اپنے گھر والوں کیلئے اور مدرسین کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہیں کیونکہ مہتمم صاحب کو دینے والوں کی شرط کے خلاف تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (۱)

☆……ایسی صورت میں اگر غریب مہتمم اپنے لئے کہکر لوگوں سے مدد لے اور لوگ مدد کریں تو وہ رقم اپنی ذات پر، گھر والوں پر خرچ کرنا جائز ہوگا اگر چہ یہ صورت شدید مجبوری کے بغیر مناسب نہیں۔ (۲)

غریبوں کی تعلیم کے لئے زکوۃ دینا

مسلمان غریب لڑکے یا لڑکی کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے زکوۃ کی رقم سے مدد کرنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی التتارخانیة قال محمد فی کتاب الزکاة من الاصل ……..فی قوله تعالی (انما الصدقات للفقراء آیة لانه لایجوز صرفها الی من فرغ نفسه لعمل المسلمین نحوالقضاة و المفتین والمؤذنین والمعلمین .تتارخانیة ج:۲ص:۳٤٤، کتاب المعادن .ادارة القرآن . قال فی الدر:ولو دفعها المعلم لخلیفته ان کان بحیث یعمل له لولم یعطه صح والا لا، لان المدفوع یکون بمنزلة العوض .الدرالمختارج:۲ص:۳٥٦، باب المصرف .هندیه، ج:۱ ص: ۱۹۰، باب المصرف ط:رشیدیه . تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۸،۳٤٤.

(۳،۲) فهی تملیك المال من فقیرمسلم ……بشرط قطع المنفعة عن المملك من کل وجه لله تعالی ،هندیه ج:۱ص: ۱۷۰ .البحرج:۲ص:۲۰۱ .شامی ج:۲ص:۲٥٦ .المصرف وهوفقیرمن له ادنی شیئ أی دون نصاب اوقدرنصاب غیرنام مستغرق فی الحاجة، ومسکین من لاشیئ له، شامی ج:۲ص:۳۳۹ .البحرج:۲ص:۲٤۰ .بدائع ج:۲ص:٤۳ .هندیه ج:۱ص:۱۸۷.

غش (کھوٹ)

جن زیورات میں غش ملایا جاتا ہے، اگر ان میں سونا یا چاندی غش سے زیادہ ہے یعنی آدھے سے زیادہ سونا یا چاندی ہے تو وہ سونا اور چاندی کے حکم میں ہے، خالص سونا اور چاندی کے مانند ان پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔

اور اگر غش غالب ہے یعنی نصف سے زیادہ غش ہے تو وہ غش کے حکم میں ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

غصب کے مال پر زکوۃ

☆ ...... غصب کے مال پر زکوۃ نہیں ہے، اگر مالک معلوم ہے تو اس کو واپس کردے اور اگر مالک یا اس کے وارث کا علم نہیں تو سارا مال ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کردے (۲) ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور ایک درھم کے بدلے میں سات سو مقبول نمازوں کا ثواب دینا ہوگا، (التذكره في احوال الموتى وامور الآخرة للقرطبي ص: ۳۱۲، باب القصاص، ط: مكه مكرمه۔

☆ واضح رہے کہ غصب کرنا ناجائز ہے اور حرام ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔ (۳)

---

(۱) وغالب الفضة والذهب فضة وذهب وماغلب غشه منهما يقوم كالعروض .... تجب اى فيما غلب غشه، إذا نوى فيه التجارة اولم ينو. ولكن يخلص منه مايبلغ نصابا اولم يخلص و لكن اثمانا رائجة وبلغت قيمته نصابا. قوله: والا لا: اى وإن لم يوجد شئ من ذلك فلا تجب الزكاة. شاميه. باب زكاة المال ج: ۲ ص: ۳۰۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيديه. كوئٹه، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۳، زكاة المال. ادارة القرآن.

(۲) لان سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذر الرد على صاحبه. الرد المحتار ج: ٦ ص: ۲۲۸، كتاب الحظر والاباحة. والا فلا زكوة كما لو كان الكل خبيثا كما فى النهر (الدر المختار) فى القنية لو كان الخبيث نصابا لايلزمه الزكوة لان الكل واجب التصدق عليه فلايفيد ايجاب التصدق ببعضه ومثله فى البزازيه. ردالمحتار باب زكوة الغنم ج: ۲ ص: ۲۹۱.

(۳) عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله ﷺ من اخذ شبرا من الارض ظلما فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين. صحيح البخارى ج: ۱ ص: ۳۳۰، ۳۳۱، باب فى المظالم والغصب قديمى كتبخانيه. ،مشكوة باب الغصب والعارية ص: ۲٥٤.

غفلت

آج کل مخصوص لوگوں کے علاوہ عام جہالت اور غفلت کی بنا پر بہت سے مسلمان زکوۃ نکالتے ہی نہیں، اور بعض لوگ زکوہ نکالتے تو ہیں لیکن مستحق لوگوں کی تلاش کیے بغیر کسی کو زکوۃ کی رقم دے کر اپنے آپ کو سبکدوش سمجھ لیتے ہیں، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر مستحق لوگ زکوۃ وصدقات پر قابض ہو جاتے ہیں، اور مستحق لوگ غربت افلاس اور مصیبت کا شکار رہتے ہیں، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ سالانہ زکوۃ نکالیں اور صحیح مستحق لوگوں کو دیں تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔ (۱)

غفلت کی وجہ سے زکوۃ نہیں دی

اگر کوئی صاحب نصاب آدمی نے غفلت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے گذشتہ ایک سال کی زکوۃ ادا نہیں کی تو وہ معاف نہیں ہوگی بلکہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اسکی صورت یہ ہے کہ دوسرے سال اس کو موجودہ اور پچھلے سال کی زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ (۲)

اور حساب یہ کہ پچھلے سال کے اختتام پر جس قدر سونا، چاندی مال اور نقد رقم تھی پہلے اس کی زکوۃ دے دے، پھر اس کے بعد اس سال جس قدر مال اور روپیہ وغیرہ

---

(۱) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها ، والمؤلفة قلوبهم وفى الرقاب و الغارمين وفى سبيل الله وابن السبيل .(سوورة التوبة آيت : ٦٠) فهى تمليك المال من فقير مسلم غيرهاشمي ولامولاه بشرط قطع المنفعة الخ (هنديه كتاب الزكاة ج١ ص: ١٧٠، ط:رشيديه.البحرالرائق ج:٢ص:٢٠١،ط:سعيد.ودرمع الردج:٢ص:٢٥٧.٢٥٨، ط: سعيد.قال رسول الله ﷺ لاتحل الصدقة لغنى إلا لخمسة: لغاز فى سبيل الله اولعامل اولغارم اولرجل اشتراها بماله اولرجل كان له جارمسكين فتصدق على المساكين فاهدى المسكين للغنى .مشكوة كتاب الزكوة باب من تحل له الصدقة .ص:١٦١.

(۲) قال فى البدائع اذا كان لرجل مائتا درهم .فلم يؤد زكاته سنتين يزكى السنة الاولى وكذا هذا فى مال التجارة .بدائع ج:٢ص:٧،ط:سعيد.البحرالرائق ج:٢ص:٢٠٤، ط: سعيد.ردالمحتارج:٢ص:٢٦٠،ط:سعيد.

ہواس کی زکوۃ دے دے اور اس سال جس قدر مزید رقم وغیرہ موجود ہے اس کی زکوۃ بھی دیدے۔ (۱)

غلام کو زکوۃ دینا

مولی اور مالک کیلئے اپنے غلام کو زکوۃ دینا درست نہیں، اور جو شرعی غلام نہیں، جیسا کہ آجکل مالدار لوگوں کے گھروں میں خادم کے طور پر رہتے ہیں اگر وہ غریب ہوں تو ان کو تعاون اور مدد کے طور پر زکوۃ دینا جائز ہوگا البتہ تنخواہ کے طور پر زکوۃ دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

غیر مستحق زکوۃ لیکر مستحق کو نہیں دے سکتا ہے

غیر مستحق کے لئے زکوۃ کی رقم لیکر مستحق کو دینا درست نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مالدار آدمی یا اس کا وکیل زکوۃ تقسیم کر رہا ہے اور اعلان کر دیا ہے جو لوگ زکوۃ کے مستحق ہیں صرف وہ لیں اور جو مستحق نہیں وہ نہ لیں تو ایسی صورت میں غیر مستحق لوگوں کیلئے زکوۃ کی رقم لیکر کسی مستحق کو دینا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ جس سے لی ہے اس کو واپس کر دینا ضروری ہوگا۔ (۳)

---

(۱) قال فی البدائع والمستفاد فی خلال الحول فان کان من جنسه فان کان متفرعا من الاصل او حاصلاً بسببه یضم الی الاصل ویربی بحول الاصل. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳. ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، فصل فی الغنم ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۸ ط: سعید،

(۲) ولاإلی مملوك المزکی) ولومکاتبا اومدبرا. الدرالمختار کتاب الزکوة باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳٤٦، ۳۵۰. وفی الهندیه: ولایجوزالدفع الی عبده ومکاتبه وام ولده. فتاوی عالمگیری کتاب الزکوة الباب السابع ج: ۱ ص: ۱۸۹. ط: رشیدیه. البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲٤٤. مصرف الزکاة ... هوفقیروهومن له ادنی شیئ ای دون نصاب اوقدرنصاب غیرنام مستغرق فی الحاجة. الدرالمختارمع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۰، باب المصرف ط: سعید، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ٤۳. ط: سعید.

(۳) ولایجوز دفع الزکوة إلی من یملك نصابا أی مال کان الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، فان کان له فضل عن ذلك تبلغ قیمته مائتی درهم، حرم علیه أخذ الصدقة. شامی ج: ۲ ص: ۳٤۷.

غیر مستحق کو زکوۃ دیدی گئی

☆......اگر کسی مالدار نے کسی آدمی کو زکوۃ کا مستحق سمجھ کر زکوۃ دیدی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اسی کا شرعی غلام یا کافر تھا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، زکوۃ دوبارہ دینی ہوگی، کیونکہ غلام کی ملکیت آقا ہی کی ملکیت ہے، اور کافر زکوۃ کا مصرف نہیں ہے۔ (۱)

اور اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ جس کو زکوۃ دی گئی ہے وہ مالدار یا سید یا ہاشمی یا اپنا باپ یا بیٹا یا بیوی یا شوہر ہے تو زکوۃ ادا ہوگئی دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ زکوۃ کی رقم اسکی ملکیت سے نکل گئی ہے، اور تاریکی یا مغالطہ کی وجہ سے مصرف کی تعین میں غلطی ہوئی ہے اور وہ معاف ہے۔ (۲)

☆......اگر زکوۃ ادا کرتے وقت غالب گمان یہ تھا کہ یہ شخص زکوۃ کا مستحق ہے اور زکوۃ دیدی تو زکوۃ ادا ہوگئی۔ (۳)

غیر مسلم سے زکوۃ کی تقسیم

زکوۃ کی تقسیم کا کام غیر مسلم کے سپرد کرنا جائز نہیں، اس میں مسلمان کی توہین

---

(۱) قال فی الدر: دفع بتحر لمن یظنه مصرفا فبان انه عبده اومکاتبه اوحربی ولومستامنا قال فی البحر واطلق فی الکنز الکافر فشمل الذمی والحربی (اعادها) قال المحقق وانما لم یجز لانه لم یخرج المدفوع عن ملکه والتملیك رکن وکذا فی المعراج معللا بان صلته لاتکون برا شرعا ولذا لم یجز التطوع الیه فلم یقع قربة. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۵۲، باب المصرف ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۷، باب المصرف ط: سعید.

(۲) قال فی الدر: وان بان غناه اوانه ابوه اوامرأته اوهاشمی لایعید لانه اتی بما فی وسعه ای اتی بالتملیك الذی هوالرکن علی قدر وسعه اذ لیس مکلفا اذا دفع فی ظلمة بان یسأل عن القابض من انت؟ ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۵۲، باب المصرف ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۷.

(۳) قال فی البحر ولیس المراد بالتحری الاجتهاد بل غلبة الظن بانه مصرف بعد الشك فی کونه مصرفا وانما قلنا هذا لانه لودفع باجتهاد بدون ظن اوبغیر اجتهاد اصلا. ثم تبین المانع فانه لایجزئه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۷. باب المصرف ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳.

لازم آتی ہے، اور ایک غیر مسلم کی سرداری مسلمانوں پر ہوگی، اور زکوۃ کی رقم کا غلط استعمال ہوگا، اور زکوۃ دینے والوں کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اور اس کا ذمہ دار وہ شخص ہوگا جس نے غیر مسلم کو زکوۃ کی تقسیم کا کام دیا ہے۔ (۱)

غیر مسلم فقیروں کو زکوۃ دینا

☆......زکوۃ کا مصرف صرف مسلمان فقیر غریب ہیں، کسی غیر مسلم فقیر کو زکوۃ دینا جائز نہیں، اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم فقیر کو زکوۃ دے گا تو اسکی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اور اتنی زکوۃ دوبارہ مسلمان غریبوں کو دینا لازم ہوگا۔ (۲)

قرآن مجید کی آیت : انماالصدقات للفقرآء والمساکین : سورۃ التوبۃ ۷/۱۰، آیت : ۶۰ میں فقراء ومساکین سے مراد بالاجماع مسلمان فقراء ومساکین ہیں البتہ نفلی صدقہ کافروں کو دینا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) وفی الدرالمختارباب العاشر: (هوأى العاشرحرمسلم) بهذا يعلم حرمة تولية اليهود على الاعمال (قوله هوحرمسلم) ولايصح ان يكون كافرا ؛لأنه لايلى على المسلم بالآية بحروالمراد بالآية قوله تعالى " ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا" شامی ج:۲ ص:۳۰۹، كتاب الزكاة باب العاشر.

(۲) منها ان يكون مسلما فلايجوزصرف الزكاة الى الكافربلاخلاف لحديث معاذؓ خذها من اغنيائهم وردها فی فقرائهم .امربوضع الزكاة فی فقراء من يؤخذ من اغنيائهم وهم المسلمون فلايجوزدفعها فی غيرهم بدائع الصنائع كتاب الزكاة ،فصل واما الذى يرجع الى المؤدى اليه ج:۲ص:۴۹،ط:سعيد،البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۲،باب المصرف ط:سعيد، ردالمحتار ج:۲ص:۳۵۱،ط:سعيد،ولاتدفع الى ذمی لحديث معاذ بل لامربردها الى فقراء المسلمين . فالصرف الى غيرهم ترك للامر .البحرج:۲ ص:۲۴۲، ط: سعيد.

(۳) قال فی البحر:وصح غيرها اى صح دفع غيرالزكاة الى الذمی واجبا كان اوتطوعا ....والصرف فی الكل الى فقراء المسلمين احب. البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۲،باب المصرف ط:سعيد،بدائع الصنائع ج:۲ص۴۹،ط:سعيد،ردالمحتارج:۲ص:۳۵۱،باب المصرف ط:سعيد.

☆...... غیر مسلم فقیر محتاج کو اللہ کے واسطے نفلی صدقہ دینا جائز ہے۔ (۱)

☆...... غیر مسلم فقیر وغریب کا قرضہ زکوۃ سے ادا کرنا جائز نہیں۔ (۲)

☆...... اگر حکومت مسلمانوں سے زکوۃ کی رقم لیکر غیر مسلموں کو دیتی ہے یا صحیح مصرف میں خرچ نہیں کرتی تو زکوۃ دینے والوں کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، ایسے لوگوں پر ضروری ہوگا کہ اپنی زکوۃ دوبارہ صحیح مصرف میں ادا کریں۔ (۳)

غیر ممالک کے مسلمانوں کو زکوۃ دینا

زکوۃ کا روپیہ غیر ممالک کے مسلمانوں محتاجوں کو دینا بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جن کو زکوۃ دی جائے وہ نصاب کے مالک نہ ہوں، اور ان کو مالک بنا دیا جائے۔ (۴)

---

(۱) وصح غیرها ای صح دفع غیر الزکاة الی الذمی واجبا کان اوتطوعا البحر الرائق ج:۲ ص:۲۴۲، باب المصرف ط:سعید، بدائع الصنائع ج:۲ ص۴۹، ط: سعید، ردالمحتار ج:۲ ص:۳۵۱، باب المصرف ط:سعید.

(۲) لاتدفع الی ذمی لحدیث معاذ خذها من اغنیائهم وردها فی فقرائهم. البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۴۲، ط:سعید. ردالمحتار ج:۲ ص:۳۵۱، ط:سعید. ویجوز دفعها الی من یملك اقل من النصاب. عالمگیری کتاب الزکاة الباب السابع فی المصرف ج:۱ ص:۱۸۹، ط: سعید.

(۳) واما سلاطین زماننا الذین إذا اخذوا الصدقات والعشور والخراج لایضعونها مواضعها فهل تسقط هذه الحقوق عن أربابها ؟ اختلف المشائخ فیه .... وقال الشیخ ابوبکر بن سعید. ان الخراج یسقط ولاتسقط الصدقات .... الخ بدائع الصنائع ج:۲ ص:۳۶.

(۴) قال فی البحر: وکره نقلها الی بلد آخر لغیر قریب واحوج اما الصحة فلاطلاق قوله تعالی انما الصدقات للفقراء من غیر قید بالمکان واما حدیث معاذ المشهور خذها من اغنیائهم وردها فی فقرائهم فلاینفی الصحة لان الضمیر الی فقراء المسلمین. البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۵۰، باب المصرف ط:سعید. وردالمحتار ج:۲ ص:۳۵۳، باب المصرف ط:سعید.

(ف)

فاسق کو زکوۃ دینا

اگر کوئی مستحق زکوۃ آدمی فاسق ہے کافر یا مشرک نہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے اگر چہ نیک لوگوں کو زکوۃ دینے کا ثواب زیادہ ہے۔ (۱)

فرشتے کی دعا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر صبح کو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک یہ دعا کرتا ہے کہ "اے اللہ! سخی کو اس کے مال کا بدل عطا فرما، دوسرا فرشتہ یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کو ہلاکت نصیب کر: (بخاری، مسلم)۔ (۲)

فرضیت زکوۃ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن زکوۃ ہے، اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں میں فرمایا:

☆...... اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ (پ ۱ سورہ البقرۃ آیت ۴۳).

☆...... واقاموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ (پ ۱۷ سورہ حج آیت ۴۱).

☆...... واقام الصلوۃ ایتاء الزکوۃ (پ ۱۸ سورہ نور آیت ۳۷).

---

(۱) مصرف الزکاۃ ھو فقیر وھو من لہ ادنی شیئ ای دون نصاب اوقدر نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجۃ. درمع رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰. باب المصرف ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳. ط: سعید.

(۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال مامن یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللھم اعط ممسکا تلفا. صحیح البخاری ج: ۱ ص: ۱۹۳، باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی ...... الآیۃ. اللھم اعط منفق مال خلفا. قدیمی کتب خانہ. مسلم شریف ج: ۱ ص: ۳۲۸، باب مثل المنفق والبخیل قدیمی کتب خانہ.

ان آیاتوں سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی فرائض میں سب سے مقدم نماز اور اسکے بعد زکوۃ ہے۔

قرآن وسنت اور اجماع امت سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ جس شخص میں ادائیگی زکوۃ کی شرائط پائی جائیں گی، زکوۃ اس پر فرض ہے، جو شخص زکوۃ فرض ہونے کا انکار کرے گا وہ مسلمان نہیں ہوگا، اور جو فرض ہونا تسلیم کرنے کے باوجود زکوۃ ادا نہیں کرے گا وہ سخت گنہگار اور فاسق ہوگا، اس پر لازم ہوگا کہ سابقہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کرے اور توبہ استغفار بھی کرے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (۱)

فرضی مدرسہ

☆...... فرضی مدرسہ کے نام سے زکوۃ وصول کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ دھوکہ اور جھوٹ ہے۔

☆...... کسی شخص نے زکوۃ، فطرہ، چرم قربانی وغیرہ کی رقم وصول کر لی ہے کہ فلاں جگہ مدرسہ قائم کرے گا لیکن وہ اس جگہ پر مدرسہ قائم نہ کر سکا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ رقم کسی دوسرے مدرسہ کے غریب طلباء میں خرچ کرنے کیلئے دیدے اپنی ذات پر خرچ کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) قال فی البحر: شرط افتراضها لانها فريضة محكمة قطعية اجمع العلماء على تكفير جاحدها ودليله القرآن ...... وهواما مجازفی العرف بعلاقة المشترك من لزوم استحقاق العقاب بتركه عدل عن الحقيقة. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۲، کتاب الزکاة ط: سعید. قال الشيخ وهبة الزحيلي: فان كان مانع الزكاة جاحدا لوجوبها فقد قتل كما يقتل المرتد لان وجوب الزكاة معلوم من دين الله عزوجل ضرورة فمن جحد وجوبها فقد كذب الله تعالى وكذب رسول ﷺ فحكم بكفره. الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ ص:۷۳۵، کتاب الزكاة ط: دارالفکر، بیروت.

(۲) ولايجوز دفع الزكاة إلى من يملك نصابا من أى مال كان. عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۹، =

فرق عشر اور خراج میں

☆ ...... عشر خالص عبادت ہے ٹیکس نہیں، اور خراج خالص ٹیکس ہے عبادت نہیں، اس لئے عشر مسلمانوں کی زمین کے ساتھ خاص ہے کافروں کی زمین پر عشر نہیں بلکہ خراج ہے۔ (۱)

☆ ...... اگر زمین کاشت کے قابل ہے لیکن کاشت نہیں کی بلکہ خالی چھوڑ دی تو عشر لازم نہیں ہوگا، اگر خراجی زمین کاشت کے قابل ہے اور کاشت نہیں کی بلکہ خالی چھوڑ دی تو اس صورت میں خراج دینا لازم ہوگا۔ (۲)

فرق عشر اور زکوۃ میں

عشر اور زکوۃ میں یہ فرق ہے کہ تجارت کے اموال اور سونا چاندی وغیرہ اگر سال بھر رکھے رہیں، ان میں کسی درجہ سے کوئی نفع ہو بلکہ نقصان بھی ہو جائے مگر نقصان ہونے کے باوجود نصاب کی مقدار سے کم نہ ہوں تو بھی ان اموال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۳)

= وللوكيل أن يدفع لولده الفقير وزوجته لا لنفسه. الدر المختار شامي ج:۲ ص:۲٦۹.

(۱) قال الشيخ وهبة الزحيلي: الاراضي نوعان عشرية وخراجية، اما العشرية فهي التي يجب فيها العشر الذي فيه معنى العبادة. و اما الخراجية فهي التي يجب فيها الخراج لأنها في الاصل ارض الكفار وهي الاراضي التي فتحت عنوة وقهرا. الفقه الاسلامي وادلته ج:۲ ص:۸۲۰. زكاة الارض الخراجية ط:دار الفكر، بيروت. بدائع الصنائع ج:۲ ص:۵۷، فصل في شرائط المحلية، ط:سعيد. درمع الرد ج:۲ ص:۳۱۹، باب الركاز ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۳۸، باب العشر ط:سعيد.

(۲) قال في البدائع ولو كانت الاض عشرية فتمكن من زراعتها فلم تزرعها لايجب العشر لعدم الخارج حقيقة ولو كانت ارض خراجية يجب الخراج لوجود الخارج تقديرا. بدائع الصنائع ج:۲ ص:٥٤، فصل في سبب فرضيتها. ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۳٦، ۲۳۹، باب العشر: سعيد. درمع الرد ج:۲ ص:۳۳۳، باب العشر: سعيد.

(۳) قال في البدائع: واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدراهم =

البتہ عشر کا حکم اس سے مختلف ہے اگر زمین میں پیداوار ہوگی تو عشر لازم ہوگا اور اگر پیداوار نہ ہوئی تو کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

فروخت نہ ہونے والی چیز زکوۃ میں دینا

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دکاندار کے پاس ایسا ایٹم یا چیز ہوتی ہے جو بکتی نہیں ہے ایسی چیزوں سے زکوۃ ادا کرنا اخلاص کے خلاف ہے تاہم اس چیز کی جتنی مالیت بازار میں ہو، اسکے دینے سے اتنی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

فقراء کی مشکلات کا حل

امت مسلمہ کے فقراء اور مساکین کی مشکلات حل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مالدار حضرات اپنے مال سے صحیح طور پر زکوۃ نکالیں اور اسکو صحیح مصرف پر خرچ کرنے کا اہتمام کریں، تو ایک مسلمان بھی ننگا، بھوکا اور پریشان نہیں رہے گا۔ (۳)

= فلاشيء فيها مالم تبلغ قيمتها مائتى درهم اوعشرين مثقالا من ذهب فتجب فيها الزكاة . بدائع الصنائع ج:٢ص:٢٠، ط:سعيد. البحرالرائق ج:٢ص:٢٢٨، باب زكاة المال ط: سعيد. درمع الرد ج:٢ص:٢٩٨، باب زكاة المال ط:سعيد.

(١) قال فى البحرواما سببها فالارض النامية بالخارج حقيقة . البحرالرائق ج:٢ص:٢٣٦، باب العشرط:سعيد، بدائع الصنائع ج:٢ص:٥٤، فصل فى سبب فرضيته ط:سعيد.

(٢) قال فى البحر:يجب ربع العشرفى عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما . البحر الرائق ج:٢ص:٢٢٨، باب زكاة المال ط:سعيد. قال فى البدائع :سواء كان مال التجارة عروضا اوعقارا اوشيئا ممايكال اويوزن لان الوجوب فى اموال التجارة تعلق بالمعنى و هو المالية والقيمة . بدائع الصنائع ج:٢ص:٢٠، فصل فى اموال التجارة ط:سعيد.

(٣) قال فى البدائع :واما المعقول فمن وجوه احدها ان اداء الزكاة من باب اعانة الضعيف و اغاثة اللهيف واقدارالعاجز.......والثالث ان الله تعالى قد انعم على الاغنياء وفضلهم بصنوف النعمة والاموال الفاضلة عن الحوائج الاصلية ....واداء الزكاة الى الفقير من باب شكرالنعمة فكان فرضا . بدائع الصنائع ج:٢ص:٣، كتاب الزكاة ط:سعيد. وهكذا فى الفقه الاسلامى وادلته . ج:٢ص:٧٣٢ . كتاب الزكاة ط:دارالفكر، بيروت.

فقیر

جو شخص صاحب نصاب نہ ہو، مگر کھاتا پیتا ہو اس کو فقیر کہتے ہیں اردو زبان میں فقیر اور مسکین ایک ہی معنی میں بولا جاتا ہے یعنی جو زکوۃ کا مستحق ہے۔ (۱)

فقیر سمجھ کر زکوۃ دیدی لیکن بعد میں معلوم ہوا وہ مالدار ہے

اگر کسی نے کسی آدمی کو فقیر اور مستحق سمجھ کر زکوۃ دیدی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ زکوۃ کا مستحق نہیں تھا بلکہ مالدار تھا تو دینے والے کی زکوۃ ادا ہوگئی زکوۃ دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

فقیر کمانے پر قادر ہے

جو فقیر نصاب کا مالک نہیں، اور اسکے پاس اتنے پیسے نہیں کہ اس سے اسکی اور اس کے زیر کفالت افراد کی ضرورت پوری ہو سکے، تو اسکو زکوۃ دینا جائز ہے، اگر چہ وہ جسمانی لحاظ سے تندرست اور محنت کر کے کمانے کے قابل ہے کیونکہ وہ فقیر ہے، اور فقراء زکوۃ کے مصارف میں سے ہیں۔

---

(۱) (.....وهومن له ادنى شئ) اى دون نصاب أوقدرنصاب غيرنام مستغرق فى الحاجة. الدرالمختارشامى، كتاب الزكاة باب المصرف. ج:۲ص:۳۳۹، ط:سعيد. البحرالرائق ج:۲ ص:۲٤۰، باب المصرف ط:سعيد، البدائع الصنائع ج:۲ص:٤۳، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى اليه ط:ايچ ايم سعيد.

(۲) قال فى البحر:ولودفع بتحرفبان انه غنى اوهاشمى ....صح لحديث البخارى لك مانويت يازيد ولك ما اخذت يامعن حين دفعها زيد الى ولده معن. البحرج:۲ص:۲٤۷، باب المصرف ط:سعيد. درمع الرد ج:۲ص:۳۵۳، باب المصرف ط:سعيد. إذا شك و تحرى فوقع فى اكبررائيه انه محل الصدقة فدفع اليه ....وأما اذا ظهرانه غنى اوهاشمى اوكافراومولى الهاشمى أوالوالدان اوالمولودون أوالزوج اوالزوجةفانه يجوزوتسقط عنه الزكاة فى قول ابى حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى .هنديه كتاب الزكاة الباب السابع فى المصارف ج:۱ص:۱۸۹، ۱۹۰، ط:مكتبه رشيديه، كوئٹه .

نیز یہ کہ اصل حاجت کا پتہ لگانا مشکل ہے، اس لیے زکوۃ کے نصاب کا مالک نہ ہونے کو حاجت مند ہونے کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔ (۱)

فقیر کو زکوۃ میں ملی ہوئی چیز مالدار کے لئے کھانا

اگر کسی فقیر کو زکوۃ کی مد سے کھانے پینے کی چیزیں ملی ہیں، اور فقیر کسی مالدار کو اپنے ساتھ کھانے کی اجازت دے تو مالدار کیلئے کھانا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر فقیر زکوۃ کی چیزیں خود لینے کے بعد مالدار آدمی کو مالک بنا کر دیدے پھر مالدار کیلئے ان چیزوں کو کھانا جائز ہوگا۔ (۲)

پہلی صورت میں اباحت ہے اور دوسری صورت میں ہدیہ ہے، زکوۃ کی چیز مالداروں کیلئے اباحت کے طور پر کھانا جائز نہیں، ہدیہ کے طور پر ملے تو کھانا جائز ہوتا ہے، اس لئے دونوں صورتوں میں واضح فرق ہے۔ (۳)

فقیروں کا احسان

☆...... زکوۃ دینے والے لوگ فقیر و مسکین کو زکوۃ دے کر ان پر کوئی احسان نہیں

---

(۱) ویجوز دفعها الی من یملك اقل من النصاب وان کان صحیحا مکتسبا کذا فی الزاهدی . هندیه کتاب الزکاة باب المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، کوئٹه .

(۲) طاب لسیده وان لم یکن مصرفا للصدقة مادی الیه من الصدقات فعجز لتبدل الملك واصله حدیث بریرة رضی الله تعالی عنها هی لك صدقة ولنا هدیة کما فی وارث شخص فقیر مات عن صدقة اخذها وارثه الغنی کمافی ابن السبیل اخذها ثم وصل الی ماله وهی فی یده ای الزکاة وکفقیر استغنی وهی فی یده فانها تطیب له بخلاف فقیر اباح لغنی اوهاشمی عین زکاة اخذها لایحل لان الملك لم یتبدل (قوله لان الملك لم یتبدل) لان المباح له یتناوله علی ملك المبیح ونظیره المشتری شراء فاسدا اذا اباح لغیره لایطیب له ولوملکه یطیب. الدرالمختار مع رد المحتار کتاب المکاتب باب موت المکاتب وعجزه وموت المولی ج: ٦ ص: ١١٦، ط: ایچ ایم سعید، کراچی .

(۳) ویشترط أن یکون الصرف تملیکا لااباحة .شامی ج: ۲ ص: ٣٤٤ .البحرج: ۲ ص: ۲٤۳ . تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲ .بدائع ج: ۲ ص: ۳۹ ،ط: سعید.

کرتے بلکہ زکوۃ لینے والے فقیر و مسکین کا مالداروں پر عظیم احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رقم خدائی بینک میں جمع ہو رہی ہے، اگر آپ کسی کو اپنے اکاونٹ میں جمع کرنے کیلئے رقم دیتے ہیں تو آپ کا اس پر احسان نہیں بلکہ اس آدمی کا آپ پر احسان ہے اسی طرح فقراء و مساکین کو زکوۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں بلکہ آپ پر ان کا احسان ہے۔ (۱)

فکسڈ ڈپازٹ پر زکوۃ

''فکسڈ ڈپازٹ'' سودی اسکیم ہے، لہذا اس میں رقم جمع کرنا، اور نفع کے نام پر سود لینا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اگر کسی نے علم نہ ہونے کی وجہ سے اپنی رقم ''فکسڈ ڈپازٹ'' میں جمع کر دی تو اسکو نکال لینا چاہئے تاکہ آخرت کے عذاب اور دنیا کی بے سکونی سے بچ جائے۔

اگر رقم نکالنا مشکل ہے تو سالانہ اصل رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دے اور منافع کے نام پر جو رقم شامل کی جاتی ہے اس کو نہ لے۔

اگر کسی نے لے لی تو واپس کر دے اگر واپس کرنا ممکن ہے، اور اگر واپس کرنا ممکن نہیں تو کسی مستحق زکوۃ آدمی کو ثواب کی نیت کے بغیر دیدے، تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے۔ (۲)

---

(۱) وعن حارثة بن وهب :قال قال رسول اللهﷺ تصدقوا فإنه ياتی عليكم زمان يمشی الرجل بصدقته فلايجد من يقبلها يقول الرجل :لوجئت بها بالأمس لقبلتها.فاما اليوم فلاحاجة لی بها .متفق عليه .مشكوة ص: ١٦٤ .باب النفاق.

(۲) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه . مطلب فيمن ورث مالاحراما ردالمحتارج:٥ص:٩٩، ط: سعيد، ج:٦ص:٣٨٥، ط:سعيد، فصل فی البيع .هنديه ج:٥ص:٣٤٩،ط:رشيديه كوئته الباب الخامس عشرفی الكسب اه . قال شيخنا: ويستفاد من كتب فقهائنا كالهداية وغيرها ان من ملك بملك خبيث ولم يمكنه الرد الی المالك فسبيله التصدق علی الفقراء .=

فلاحی ادارے زکوۃ کے مالک نہیں

جو فلاحی ادارے زکوۃ جمع کرتے ہیں، وہ زکوۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے بلکہ زکوۃ دینے والوں کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں، جب تک ان کے پاس زکوۃ کی رقم جمع رہے گی زکوۃ جمع کرنے والے کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی اگر صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ (۱)

فلاحی ادارے کی ذمہ داری

جو فلاحی ادارے زکوۃ جمع کرتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ زکوۃ کی رقم کو صرف مسلمان فقیر، غریب، محتاج اور ضرورت مندوں میں مالکانہ طور پر تقسیم کریں، اور ادارے والے زکوۃ کے مسائل کو اچھی طرح معلوم کریں تاکہ اسکے مطابق عمل کرنا آسان ہو ورنہ قیامت کے دن پریشانی کا باعث ہوگی۔ (۲)

فلاحی ادارے میں زکوۃ دینا

جن فلاحی اداروں کے بارے میں پورا اطمینان ہو کہ وہ زکوۃ کی رقم کو شریعت کے حکم کے مطابق مستحقین زکوۃ میں خرچ کرتے ہیں، ان کو زکوۃ دینا جائز ہے، اور جن کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو، ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہوگا، اگر کسی نے جان بوجھ کر ایسے ادارے کو زکوۃ دی ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، ایسی صورت میں زکوۃ دوبارہ ادا

=(معارف السنن ابواب الطهارة تحت حديث ولاصدقة من غلول الخ ط: المكتبة البنورية، بنوری تاؤن کراچی.

(۱) ولايخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدرالمختارشامی ج:۲ص: ۲۷۰، ط: سعيد. البحر ج:۲ص: ۲۱۲.

(۲) قال في البحر: واشار المصنف الى انه لايخرج بعزل ماوجب عن العهدة بل لابد من الاداء الى الفقير. البحرالرائق ج:۲ص: ۲۱۱. كتاب الزكاة ط: سعيد. درمع رد المحتار ج:۲ ص: ۲۷۰. كتاب الزكاة ط: سعيد. ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة، شامی ج:۲ص: ۲٤٤. تتارخانية ج:۲ص: ۲۷۲. بدائع ج:۲ص: ۳۹.

کر دینی چاہئے۔ (۱)

فوجی کو زکوۃ دینا

☆...... اگر کافروں کے ساتھ جنگ میں مسلمان فوجی زخمی ہو گئے، اور وہ غریب ہیں زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کیلئے زکوۃ کی نقد رقم بھیجنا یا سامان خرید کر بھیجنا جائز ہوگا۔ (۲)

اور اگر فوجی زکوۃ کے مستحق نہیں بلکہ مالدار ہیں تو ایسے فوجیوں کیلئے زکوۃ کی رقم یا سامان سے مدد کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

اور اگر فوجی مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۴)

☆...... اگر زخمی فوجیوں میں غریب اور مالدار دونوں قسم کے فوجی ہیں اور زکوۃ کی رقم صرف غریب فوجیوں کو ملے گی اسکا یقین نہیں تو ایسی صورت میں زکوۃ کی رقم نہ دی جائے بلکہ نفلی صدقات کی رقم دی جائے۔ (۵)

---

(۱) قال فی البحر واشار المصنف الی انه یخرج بعزل ماوجب عن العهدة بل لابد من الاداء الی الفقیرلما فی الخانية لوافرزمن النصاب خمسة ثم ضاعت لاتسقط عنه الزكاة ولومات بعد افرازها كانت الخمسة ميراثا عنه. البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزكاة ط: سعيد، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۷۰، كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۲) ويجوزدفعها الى من يملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مكتسبا كذا فی الزاهدی. عالمگیری کتاب الزكاة الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹. ط: رشيديه. بدائع ج: ۲ ص: ۴۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰. شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹.

(۳) قال فی البحر: وغنی یملك نصابا ای لایجوزالدفع له لحديث معاذ المشهورخذها من اغنيائهم وردها فی فقرائهم. البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۴۴. باب المصرف ط: سعيد. رد المحتار: ۲ ص: ۳۴۷، باب المصرف ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۷، فصل اما الذی يرجع الى المؤدى اليه ط: سعيد.

(۴) ومنها ان يكون مسلمافلايجوزصرف الزكاة إلى الكافربلاخلاف لحديث معاذ رضی الله عنه خذها من اغنيائهم وردها فی فقرائهم أمربوضع الزكاة فی فقراء من يؤخذ من اغنيائهم و هم المسلمون فلايجوزوضعها فی غيرهم. بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل واما الذی يرجع الى المؤدى اليه ج: ۲ ص: ۴۹. ط: سعيد. الدرالمختار كتاب الزكاة باب المصرف ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصرف كوئٹه. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۴ من توضع الزكاة فيه.

(۵) قال فی البدائع واما صدقة التطوع فيجوزصرفها الى الغنی لانها تجری مجری الهبة. =

فیس میں زکوۃ دے کر واپس لینا

اگر مدرسہ کی آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہیں، تو زکوۃ کی رقم سے اخراجات پورا کرنے کی صورت یہ ہے کہ طلباء کی فیس مقرر کردی جائے اور جو طلبہ زکوۃ کے مستحق ہیں ان کو زکوۃ کی مد سے وظیفہ دیا جائے، پھر فیس کی مد میں وصول کرلی جائے تو زکوۃ ادا ہوجائے گی اور اسکے بعد یہ رقم تنخواہ وغیرہ میں خرچ کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

فیکٹری بند ہوگئی

☆......اگر کسی وجہ سے فیکٹری بند ہوگئی ہے تو اس کی زمین، مشینری اور مکان اور دفتر کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر فیکٹری میں خام یا تیار مال پڑا ہوا ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆......اگر بند فیکٹری کو فروخت کردیا تو فروخت کرنے کے بعد جو رقم ملے گی اس سے سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر وہ رقم قرضہ وغیرہ منہا کرنے کے بعد نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ (۳)

☆......اگر فیکٹری بند ہونے کے بعد فروخت کرنے کی نیت کی، اور اب تک فروخت نہیں ہوئی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

= ،بدائع ج:۲ ص:٤٧ ،ط:سعيد. تتارخانية ج:۲ ص:٢٧٤ .من توضع الزكاة فيه .ادارة القرآن

(۱) والحيلة فى الجواز فى هذا ان يتصدق بمقدارزكاته على فقيرثم يامره بعد ذلك بالصرف الى هذا الوجه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقيرثواب هذا القرب .البحرالرائق ج:۲ ص: ٢٤٣ ، باب المصرف . درمع الرد ج:۲ ص:٣٤٥ ، باب المصرف ط:سعيد.تتارخانية ج:۲ ص: ٢٧٢ ، من توضع الزكاة فيه .ادارة القرآن .

(۳) قال فى البدائع : اذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره من ثياب البذلة ....فان الدين يصرف الى مال الزكاة سواء كان من جنس الدين اولا .بدائع ج:۲ ص:۸ ،فصل فى شرائط الفرضية ط.سعيد.الدرالمحتارشامى ج:۲ ص: ٢٦٤ .كتاب الزكاة ط:سعيد.

(٤،۲) قال القدورى وآلات الصناع الذين يعملون بها وظروف الأمتعة لايجب فيها =

(ق)

قادیانی کو زکوۃ دینا

قادیانی کافر ہیں، بلکہ دوسرے کفار سے بھی بدتر ہیں، اور آستین کے سانپ ہیں اور کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں، قادیانی کو زکوۃ دینا سخت گناہ ہے، اور زکوۃ ادا نہ ہوگی، بلکہ ان کو کسی قسم کا بھی صدقہ دینا جائز نہیں۔ (۱)

قبرستان قبضہ کرنے کے لئے زکوۃ دینا

اگر کسی شہر میں قبرستان غیر مسلموں کے قبضہ میں آگئے ہیں اور ان میں نہایت بے ادبی ہوتی ہے، تو ان کو چھڑانے کے لئے زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا بلکہ زکوۃ

= الزكاة لانهاغيرمعدة للتجارة ،المحيط البرهانى كتاب الزكاة، بيان زكاة عروض التجارة ج:۳ ص:۱٦٦ .ادارة القرآن،كراچی. الهنديه ج:۱ص:۱۷۳، البزازيه على هامش الهنديه، ج:٤ص:۸٤، كوئٹه. درمع الرد ج:۲ ص:۲٦٥، كتاب الزكاة اه. واموال التجارة قسمان مال التجارة وضعاوهو الحجران ومال التجارة جعلا وهوكل مايشترى للتجارة .تتارخانية ج:۲ ص: ۲۱۸ .ادارة القرآن.قال الشيخ وهبة الزحيلى :زكاة العمارات والمصانع لاتجب الزكاة فى عينها وانما فى ريعها و غلتها اوارباحها . الفقه الاسلامى وادلته ج:۲ص:۸٦٤، المبحث الخامس ط: ادارالفكربيروت.

(۱) قال فى البدائع :ومنها ان يكون مسلما فلايجوزصرف الزكاة الى الكافربلاخلاف' لحديث معاذ خذها من أغنيائهم وردها فى فقرائهم وهم المسلمون فلايجوزوضعها فى غيرهم واما ماسوى الزكاة فلاشك فى ان صرفها الى فقراء المسلمين افضل .بدائع الصنائع ج:۲ص:٤۹، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى اليه ،درمع الرد ج:۲ص:۳٥۱، باب المصرف ط:سعيد.هنديه ج:۱ص:۱۸۸، باب المصرف ط:رشيديه . كوئٹه .

أجمع العلماء على أن شاتم النبى ﷺ والمنتقص له كافر،مجموعه رسائل ابن عابدين ج:۱ص:۳۱٦،سهيل اكيڈمى.

کے علاوہ دوسری مدات میں سے دیں۔ (۱)

قبرستان کے لئے زکوۃ دینا

☆……زکوۃ کی رقم سے قبرستان کے لئے زمین خریدنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوتی، ہاں یہ صورت ہوسکتی ہے کہ زکوۃ کی رقم کسی مستحق زکوۃ آدمی کو دیدے اور اسکو مالک بنادے پھر اس کو مشورہ دیا جائے کہ وہ اس روپیہ سے زمین خرید کر قبرستان کے لئے وقف کردے، اگر وہ خوشی سے ایسا کرے گا تو زکوۃ ادا ہوجائے گی ثواب بھی ملے گا اور قبرستان بھی بن جائے گا۔ (۲)

☆……قبرستان کی تعمیر پر زکوۃ کا پیسہ صرف کرنا درست نہیں ہے۔ (۳)

قبرستان کے لئے زکوۃ سے زمین خریدنا

زکوۃ کی رقم سے قبرستان کی زمین خریدنا، یا زکوۃ کی رقم سے پرانے قبرستان کی مرمت کرنا جائز نہیں ہے، قبرستان کیلئے نفلی صدقہ، چندہ اور عطیہ کی رقم استعمال کریں۔ (۴)

(۱،۳) ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لااباحة کما مرولایصرف الی بناء نحومسجد و لا الی کفن میت وقضاء دینه قوله نحومسجد ، کبناء القناطیروالسقایات واصلاح الطرقات و کری الانهار،والحج والجهاد وکل مالاتملیك فیه ،کتاب الزکاة باب المصرف ،الدر المختار مع الردالمحتارج:۲ص:۳٤٤، ط:سعید.وفی البحر:(قوله وبناء مسجد وتکفین میت وقضاء دینه وشراء قن لیعتق) بالجربالعطف علی ذمی والضمیرفی دینه للمیت وعدم الجوازلانعدام التملیك الذی هوالرکن فی الاربعة الخ .البحرالرائق کتاب الزکاة باب المصرف ج:۲ ص: ۲٤۳، ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص: ۲۷۲، من توضع الزکاة فیه .ادارة القرآن .

(۲) قال فی البحر:والحیلة لمن اراد ذلك ان یتصدق ینوی الزکاة علی فقیرثم یأمره بعد ذلك بالصرف إلی هذه الوجوه فیکون لصاحب المال ثواب الصدقة ولذلك الفقیرثواب هذا الصرف.تتارخانیة ج:۲ص: ۲۷۲، من توضع الزکاة فیه .ادارة القرآن .درمع الرد ج:۲ ص:٤٥، باب المصرف .والبحرالرائق ج:۲ص:۲٤۳، باب المصرف ط:سعید.

(٤) قال فی الدر:ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لایصرف الی بناء مسجد وکفن میت درمع الرد ج:۲ص:۳٤٤، باب المصرف ط:سعید، البحرج:۲ص:۲٤۲، باب المصرف ط:سعید، تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲، ادارة القرآن .

قحط سالی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مامنع قوم الزکوۃ الاابتلاھم اللہ بالسنین: (۱)

”جو قوم زکوۃ نہیں نکالتی اللہ تعالی اسے قحط سالی یعنی ضروریات زندگی کی گرانی میں مبتلا کر دیتے ہیں“۔

قران شریف زکوۃ کی رقم سے تقسیم کرنا

قران شریف زکوۃ کی رقم سے خرید کر غریب بچوں اور بڑوں کو مالک بنا کر دینا جائز ہے، زکوۃ ادا ہو جائے گی، اور صدقہ جاریہ کا ثواب ملے گا، اور ڈبل ثواب ملے گا۔ (۲)

قرض

اگر کوئی شخص مالدار ہے لیکن اسپر قرض ہے، تو قانون یہ ہے کہ قرض کو منہا کرنے کے بعد دیکھا جائے گا اگر بقیہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو زکوۃ واجب ہوگی اور اگر بقیہ رقم نصاب کی مقدار سے کم ہے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) جمع الفوائد کتاب الزکاۃ ووجوبھا واثم تارکھا. ج:۱ص:۳۷۸، ط:ادارۃ القرآن. الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب الصدقات، الترغیب من منع الزکاہ وماجاء فی زکاۃ الحلی ج:۱ص:۶۳. ط:مصطفی البابی، مصر.

(۲) وجازدفع القیمة فی زکوۃ وعشروخراج وفطرۃ ونذر. شامی کتاب الزکاۃ ج:۲ ص: ۲۸۵، ھندیه کتاب الزکاۃ مسائل شتی. ج:۱ص:۱۸۱. ط:رشیدیه. قال فی البحرلان الزکاۃ یجب فیھا تملیك المال. البحرج:۲ص:۲۰۱، کتاب الزکاۃ ط: سعید. واما الاطعام ان دفع الطعام الیه بیدہ یجوزایضا لوجود رکنه وھوالتملیك. البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۱، ط:سعید. ردالمحتارج:۲ص:۲۵۷، کتاب الزکاۃ ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۲ص:۳۹، فصل فی رکن الزکاۃ ط:سعید.

(۳) اذا کان علی الرجل دین وله مال الزکاۃ وغیرہ فان الدین یصرف الی مال الزکاۃ سواء کان من جنس الدین اولا. بدائع ج:۲ص:۸، فصل فی شرائط الفرضیة ط:سعید. شامی ج:۲ ص:۲۶٤. البحرج:۲ص:۲۰٤، ط:سعید.

اس قرض سے حقوق اللہ (اللہ کا حق) مستثنیٰ ہیں یعنی بندوں پر اللہ تعالیٰ کے جو قرض ہیں مثلاً کفارے، صدقہ فطر سفر حج کا خرچہ وغیرہ، ان کو نصاب سے وضع نہیں کیا جائے گا، ان کے ساتھ ہی پورے نصاب کی زکوۃ نکالنا لازم ہے۔ (۱)

البتہ بندوں کے حقوق کو وضع کیا جائے گا، اگر وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو زکوۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں البتہ مہر کے بارے میں کچھ تفصیل ہے اور وہ مہر کے عنوان میں دیکھ لیں۔ (۲)

قرض

☆...... شریعت کی زبان میں جو رقم یا چیز کسی کے ذمہ باقی ہو اسے ''دین'' کہتے ہیں اور ''دین'' کی چار قسمیں ہیں۔

☆...... ''دین قوی'' وہ قرض جو کسی شخص کو دیا گیا ہو، یا تاجر نے سامان تجارت فروخت کیا، اور اسکی قیمت باقی ہے، اب تک وصول نہیں ہوئی اس کو ''دین قوی'' کہتے ہیں۔

اگر ایسی رقم کُل کی کل ایک ساتھ وصول ہو جائے، تو سب کی زکوۃ ادا کرنی ہوگی اور اگر کئی سالوں کے بعد وصول ہوئی تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ حساب کر کے ادا کر دینا لازم ہوگا۔

اور اگر یہ رقم تھوڑی تھوڑی وصول ہوئی، اور وصول شدہ رقم چاندی کے نصاب کے پانچویں حصہ کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو وصول شدہ رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ

---

(۱) واما الديون التى لامطالب لها من جهة العبادات كالنذوروالكفارات وصدقة الفطر لايمنع وجوب الزكاة لان اثرها فى حق احكام الآخرة وهوالثواب بالاداء. بدائع ج:۲ ص: ۸، ط: سعيد، البحرالرائق ج:۲ ص: ۲۰۴، كتاب الزكاة ط:سعيد، درمع الرد ج:۲ ص: ۲۶۱، كتاب الزكاة ط:سعيد.

(۲) وسبب افتراضها ملك نصاب حولى تام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد سواء كان لله ....اوالعبد ولو كفالة اومؤجلا فلوصداق زوجته المؤجل للفراق ونفقة لزمته بقضاء اورضاء. درمع الرد ج۲ ص: ۲۶۰، ط:سعيد.

ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر وصول شدہ رقم چاندی کے نصاب کے پانچواں حصہ سے کم ہے پھر اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......"دین وسط" یہ ہے کہ کسی نے ایسا سامان فروخت کر دیا ہے جو اصلا تجارت کے لئے نہیں تھا، اور اسکی قیمت باقی ہے اب تک وصول نہیں ہوئی تو اس باقی رقم کو "دین وسط" کہتے ہیں۔

"دین وسط" کا حکم یہ ہے کہ جب چاندی کے نصاب کے برابر رقم وصول ہوجائے گی تو فروخت کے دن سے ایک سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی اگر ایسی رقم وصول ہونے میں مثلاً تین سال لگ گئے تو نصاب سے زیادہ ہونے کی صورت میں گذشتہ تین سالوں کی زکوہ دینا لازم ہوگا۔

اگر نصاب سے کم تھوڑی تھوڑی رقم وصول ہوتی رہی کبھی سو، کبھی دوسو وغیرہ تو اس میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆......"دین ضعیف" ایسی رقمیں جو کسی مال کے بدلے میں باقی نہ ہوں، جیسے مہر کی رقم کہ وہ کسی مال کے عوض میں باقی نہیں بلکہ عورت کی عصمت کا معاوضہ ہے ایسی رقم پر زکوہ اس وقت واجب ہوگی جب رقم پر قبضہ ہو، اور قبضہ کے بعد ایک سال

---

(۱) قال فی البدائع :اما الدین القوی فھوالذی وجب بدلا عن مال التجارة کثمن عرض التجارة اوغلة مال التجارة ولاخلاف فی وجوب الزکاة فیه الا انه لایخاطب باداء شیئ من زکاة مامضی مالم یقبض اربعین درھما فکلما قبض اربعین درھما ادی درھما واحدا .بدائع ج:۲ص:۱۰، فصل اما الشرائط التی ترجع الی المال ط:سعید.البحرالرائق ج:۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة ط:سعید، ردالمحتارج:۲ص:۳۰۵، باب زکاة المال مطلب فی وجوب الزکاة فی دین المرصد ط:سعید، ھندیه ج:۱ص:۱۷۵، ط:رشیدیه .

(۲) واما الدین الوسط فما وجب له بدلا عن مال لیس للتجارة کثمن ثیاب البذلة والمھنة لاتجب مالم یقبض نصابا ویعتبرلما مضی من الحول فی صحیح الروایة ،البحرالرائق ج: ۲ ص:۲۰۷، کتاب الزکاة ط:سعید،البدائع الصنائع ج:۲ص:۱۰، ط:سعید. رد المحتارج: ۲ ص:۳۰۵، ط:سعید.ھندیه ج:۱ص:۱۷۵، ط:رشیدیه.

گذر جائے ، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو یا دوسرے اموال زکوۃ کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہو۔ (۱)

☆...... ایسا قرض جس کی وصول یابی مشکل ہو، یا ایسا مال جس کو حاصل کرنا دشوار ہو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے، ہاں اگر اچانک اتفاق سے وہ مال وصول ہو گیا تو اب گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، شریعت کی زبان میں اس کو ''مال ضمار'' کہا جاتا ہے۔ (۲)

قرض ادا کرنے کے لئے زکوۃ دینا

اگر مقروض آدمی کے پاس قرض ادا کرنے کیلئے پیسے نہیں ہیں اور وہ غریب ہونے کی وجہ سے زکوۃ کا حقدار ہے تو اسکو قرض ادا کرنے کے لئے اتنی زکوۃ دینا کہ اس کا قرض اتر جائے جائز اور کار ثواب ہے۔ (۳)

اگر قرض دار غریب اور محتاج ہے، تو اس کو قرض کی قید سے رہائی دلانے کے لئے زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

جو لوگ اللہ پر، اور قیامت کے دن آنے پر، اور فرشتوں پر، اور تمام آسمانی کتابوں پر، اور تمام انبیاء کرام پر ایمان لائے ہیں ایسے لوگ قرض داروں کو قرض کی قید سے

---

(۱) اماالدین الضعیف وهوبدل مالیس بمال کالمهروالوصية وفي الضعيف لاتجب مالم يقبض نصاباويحول الحول بعد القبض عليه :البحرج:۲ص:۲۰۷ط:سعيد.رد المحتار ج:۲ص: ۳۰۵،ط:سعيد،بدائع الصنائع ج:۲ص:۱۰،ط: سعيد،هنديه ج:۱ ص: ۱۷۵، ط: رشيديه .

(۲) في الفتاوى الهنديه :ويشترط أن يتمكن من الإستمناء بكون المال في يده أويد نائبه فإن لم يتمكن من الاستمناء فلازكوة عليه وذلك مثل مال الضمار:وهو كل مابقى أصله في ملكه ، ولكن زال عن يده زوالا لايرجى عوده في الغالب ،ومن مال الضمارالدين المجحود إذا لم يكن عليه بينة ، هنديه ج:۱ص:۱۷٤ .البحرج:۲ص:۲۰۷ .

(۳) قال في البحر:والدفع إلى من عليه الدين أولى من الدفع إلى الفقير، البحر ج:۲ ص: ۲٤۲ . هنديه ج:۱ص:۱۸۸ .شامي ج:۳٤۳، باب المصر ،ط:سعيد.

(٤) وفي البدائع :فإن كان عليه دين ، فلابأس بأن يتصدق عليه قدر دينه وزيادة مادون المائتين، بدائع ج:۲ص:٤۹،ط:سعيد.

رہائی دلانے کیلئے اپنے مال دیتے ہیں۔

قرض بتلا کر زکوۃ دینا

☆...... اگر کسی آدمی کو قرض کہکر زکوۃ دیدی تو زکوۃ ادا ہو جائیگی یعنی زبان سے تو قرض کہا لیکن دل میں زکوۃ دینے کی نیت کی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی چاہے مستحق آدمی اس کو قرض ہی سمجھ لے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

☆...... اگر کوئی غریب آدمی آپ کے پاس قرض مانگنے آیا، اور آپ کو معلوم ہے کہ وہ اتنا غریب ہے کہ وہ قرض کی رقم کبھی بھی ادا نہیں کر سکے گا، اسکے پاس کوئی ذرائع نہیں ہیں یا وہ قرض لیکر ادا کرتا ہی نہیں ہے لیکن وہ زکوۃ کا مستحق ہے تو اسکو قرض کے نام سے زکوۃ دیدے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی (یعنی زبان سے قرض کہے اور دل میں زکوۃ دینے کی نیت کرے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی)۔ (۲)

☆...... مستحق زکوۃ فقیر بہت غیرت مند ہے، اگر زکوۃ کہکر رقم دی جائے گی تو وہ نہیں لے گا، اور اگر قرض کہکر رقم دی جائے گی تو لے لے گا، تو اس صورت میں دل میں زکوۃ کی نیت کر کے زبان سے قرض کہکر دینا جائز ہوگا اور زکوۃ ادا ہو جائے گی، البتہ اگر وہ بعد میں ادا کرنا چاہے تو کہدے کہ معاف کر دیا اور وہ رقم نہ لے تا کہ اسکو اطمینان اور سکون حاصل ہو جائے۔ (۳)

قرض تھوڑا تھوڑا وصول ہو

☆...... اگر قرض کی رقم تھوڑی تھوڑی وصول ہو تو جتنی رقم وصول ہوئی ہے اسکی زکوۃ ادا کردے اگر وصول ہونے میں چند سال گذر گئے تو گذشتہ سالوں کی زکوۃ

(۱، ۲، ۳) فی الدر المختار مع الرد: (نوی الزکاۃ إلا انه سماه قرضا جاز) فی الأصح لأن العبرة للقلب لا للسان. شامی ج:٦ ص:۷۳۳. مسائل شتی کتاب الخنثی (ط:ایچ ایم سعید) فی الفتاوی الهندیه: ومن أعطی مسکینا دراهم وسماها هبة أو قرضا ونوی الزکاة فإنه تجزیه وهو الأصح. ج:١ ص:١٧١، کتاب الزکاة، ط:سعید، البحر الرائق ج:٢ ص:٢١٢، کتاب الزکاة ط: سعید.

حساب کر کے ادا کر دے۔ (۱)

قرض جو دیا گیا ہے اسکی زکوۃ

☆...... جو رقم قرض کے طور پر کسی کو دی ہے اگر وہ تنہا یا دوسرے موجود روپے یا سونا چاندی یا مال تجارت کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو قرض دینے والے پر اسکی زکوۃ واجب ہے، (۲) البتہ زکوۃ ادا کرنا قرض وصول ہونے کے بعد لازم ہوگا، اگر قرض وصول ہونے سے پہلے زکوۃ ادا کر دیگا تو زکوۃ ادا ہو جائے گی وصول ہونے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوۃ دوبارہ دینا لازم نہیں ہوگی۔ (۳)

☆...... وہ قرض جسکے بدلے میں کوئی چیز رہن رکھی ہوئی ہے اور وہ قرض جسکے عوض میں کوئی چیز رہن رکھی ہوئی نہ ہو دونوں کا حکم برابر ہے، دونوں کی زکوۃ وصول ہونے کے بعد لازم ہوتی ہے باقی پہلے دیدے تو بھی ادا ہو جائے گی۔ (۴)

---

(۱) واما بعد قبضه فتجب زكاته فيما مضى كالدين القوى. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰۹، ط: سعيد. درمع الردج: ۲ ص: ۲٦۷، ط: سعيد.

(۲) قال فى البحر عندهما الديون كلها سواء تجب الزكاة قبل القبض وكلما قبض شيئا زكاه قل او كثر ولو كان له مائتا درهم دين فاستفاد فى خلال الحول مائة درهم فانه يضم المستفاد الى الدين فى حوله واذا تم الحول على الدين لايلزمه الاداء من المستفاد مالم يقبض اربعين درهما و عندهما يلزمه وان لم يقبض منه شيئا. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۸ ط: سعيد. وفى البدائع: و ذكر الكرخى أن هذا إذا لم يكن له مال سوى الدين فاما إذا كان له مال سوى الدين فماقبض منه فهو بمنزلة المستفاد فيضم إلى ماعنده والله اعلم. ج: ۲ ص: ۱۱ كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۳) يجوز تعجيل الزكاة بعد ملك النصاب ولايجوز قبله، كذا فى الخلاصة ج: ۱ ص: ۱۷٦، كتاب الزكاة درمع الردج: ۲ ص: ۲۹۳، ط: سعيد، باب زكاة الغنم، ط: سعيد

(٤) فماوجب بدلا عما هو مال التجارة فحكمه عند أبى حنيفة أن يكون نصابا قبل القبض تجب فيه الزكاة ولكن لايجب الأداء مالم يقبض منه أربعين درهما تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۹۹، الفصل الثانى عشر فى زكاة الديون. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰ ط: سعيد البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، سعيد. وقوى وهو مايجب بدلا عن سلع التجارة إذا قبض أربعين زكى لما مضى، كذا فى الزاهدى ج: ۱ ص: ۱۷۵، كتاب الزكاة، البدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۰، سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، سعيد.

قرض حسنہ کی زکوۃ

☆...... جو رقم کسی کو قرض حسنہ کے طور پر دی ہے اگر وہ تنہا یا دوسرے روپے وغیرہ کے ساتھ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو رقم وصول ہونے کے بعد اسکی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا (۱) اگر وصول ہونے سے پہلے زکوۃ ادا کرنا چاہے تو ادا کرسکتا ہے زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆...... اگر قرض حسنہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور تین سال کے بعد رقم وصول ہوئی ہے اور تین سال تک زکوۃ ادا نہیں کی تو تین سال کی زکوۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

قرض دی ہوئی رقم میں زکوۃ کی نیت کرنا

☆...... اگر کوئی غریب آدمی قرض لی ہوئی رقم واپس نہیں کر پا رہا ہے، اور واپسی کی امید بھی نہیں ہے، اب اگر قرض دینے والا آدمی قرض دی ہوئی رقم کو زکوۃ کی نیت کر کے چھوڑ دے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، (۴) کیونکہ قرض کی رقم دیتے وقت زکوۃ ادا کرنے کی نیت نہیں تھی اور قرض کی رقم کو زکوۃ کی نیت سے پہلے سے الگ بھی نہیں کی گئی، حالانکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے ان دونوں شرطوں سے کسی ایک شرط کا پایا جانا ضروری ہے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۵)

---

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر:۴۔ (۲) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر:۳

(۳) واما بعد قبضه فتجب زكاته فيما مضى كالدين القوى. البحر ج:۲ ص:۲۰۹، ط: سعيد.

(٤) اذا وهب الدين من المديون بعد الحول ينوى به الزكوة إن كان المديون غنيا لايجوز و يضمن الواهب قدرالزكوة استحسانا، وإن كان المديون فقيرا فوهب الدين ينوى به زكوة مال عين عند الواهب لايسقط عنه ذلك المال، وكذا لونوى دين آخرعلى غيره. خلاصة الفتاوى ج:۱ ص:٢٤٤، جنس آخرفى هبة الدين، كتاب الزكوة.

(٥) وأما شرط أدائها فنية مقارنة للأداء أولعزل ماوجب، هكذا فى الكنز ج:۱ ص:۱۷۰، كتاب الزكاة، البحرالرائق ج:۲ ص:۲۱۰، ط: سعيد. تتاخانية ج:۲ ص:۲۹۹.

☆...... اگر قرض کی رقم وصول کرنے کے بعد زکوۃ کی نیت سے دیدے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

قرض قسطوں میں وصول ہو

اگر قرض کی رقم قسطوں میں وصول ہو، تو جس قدر وصول ہو جائے اسکی زکوۃ ادا کرتا رہے (۲) اور اگر ایک دفعہ کل قرض کی رقم کی زکوۃ دے دے خواہ پوری رقم وصول ہونے سے پہلے دیدے یا بعد میں، تو یہ بھی درست ہے۔ (۳)

قرض کو زکوۃ میں وضع کرنا

اگر کوئی شخص قرض لیکر ادا نہیں کر رہا ہے، اور قرض دینے والے نے اسکو زکوۃ میں حساب کر لیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، یا قرض کو زکوۃ کا حساب کر کے معاف کر دیا تو بھی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، (۴) کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے رقم دیتے وقت زکوۃ دینے کی نیت ہونا یا زکوۃ دینے کی نیت سے پہلے رقم کو الگ کرنا ضروری ہے، اور قرض دیتے وقت نہ زکوۃ دینے کی نیت ہوتی ہے نہ زکوۃ کی نیت سے رقم کو الگ کیا جاتا ہے، اس لئے قرض کو زکوۃ میں وضع کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۵)

---

(۱) ایضا

(۲) أما على قولهما فالديون كلها سواء وهى نصاب كله تجب فيه الزكاة قبل القبض إذا حال الحول لكن لايجب الاداء قبل القبض وإذا قبض شيئا منه يجب الاداء بقدرماقبض قليلا كان أو كثيرا الخ ج: ۲ص: ۳۰۰. التاتارخانية، كتاب الزكاة. زكاة الدين. شامى ج: ۲ ص: ۳۰۵. البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۰۷. ط: ايج ايم سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ص: ۱۰، سعيد.

(۳) أيضا، فتاوى دارالعلوم ديوبند ج: ٦ص: ۷۸، دارالاشاعت.

(٤) وفى ردالمحتار: واعلم ان اداء الدين والعين يجوزواداء الدين عن العين وعن دين اداء الدين عن العين وعن الدين سيقبض لايجوزوفى الشاميه وفى صورتين لايجوز: الاولى اداء الدين عن العين كجعله مافى ذمة مديونه زكاة لماله الحاضر .... الثانية اداء دين عن دين سيقبض كما تقدم الخ. درمع الشامى ج: ۲ص: ۲۷۰، ۲۷۱، كتاب الزكاة. البحر ج: ۲ص: ۲۱۱. خلاصة الفتاوى ج: ۱ص: ۲٤٤.

(٥) وشرط ادائها نية مقارنة للأداء أولعزل ماوجب (البحرائق ج: ۲ص: ۲۱۰. هدايه ج: ۱=

البتہ قرض کی رقم کو زکوہ میں شمار کرنے کی صورت یہ ہے کہ قرض دینے والا آدمی اپنی زکوۃ کی رقم مقروض کو دیدے پھر قرض کی وصولی کی بابت واپس لے لے تو قرض بھی وصول ہو جائے گا اور زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اگر مقروض کو زکوۃ کی رقم دینے کے بعد وہ قرض میں واپس نہ کرے تو زبردستی واپس لینا جائز ہوگا، اور اگر واپس نہ کرنے کا خطرہ ہو تو مقروض سے کہا جائے کہ کسی کو اپنی طرف سے زکوۃ کی رقم وصول کر کے اس سے قرض ادا کرنے کا وکیل بنائے، اور وکیل زکوۃ کی رقم وصول کر کے مقروض کا قرض ادا کر دے۔ (۲)

قرض کی زکوۃ کس پر

جو رقم کسی کو قرض کے طور پر دی گئی اسکی زکوۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہے قرض لینے والے کے ذمہ نہیں لہذا رقم وصول ہونے کے بعد قرض دینے والا زکوۃ ادا کرے، (۳) اگر قرض وصول ہونے میں ایک سال سے زیادہ لگ گیا تو گذشتہ

= ص:۱۸۸. کتاب الزکاة ط:مکتبة شرکة علمیة . الفتاوی التاتارخانیة ج:۲ص:۲٦۵، کتاب الزکاة ،اداء الزکاة والنیة فیه ،الهندیه ج:۱ص:۱۷۰،کتاب الزکاة ط:رشیدیه کوئٹه)

(۱) فی الأشباه والنظائر: من له علی فقیر دین وأراد جعله عن زکوة العین فالحیلة أن یتصدق علیه ثم یأخذ ه منه عن دینه ،وهو أفضل من غیره .ص:۳۹۷، الفصل الثالث فی الزکوة ،کتاب الحیل.شامی ،کتاب الزکاة ج:۲ص:۲۷۱، ط:ایچ ایم سعید. کفایت المفتی ج:٤ ص:۳۰۰ ،کتاب الزکاة والصدقات ط:دارالاشاعت. والبحرالرائق ج:۲ص:۲۱۱، والحیلة فی الجواز أن یتصدق علیه بخمسة دراهم عین ینوی عن زکوة المأتین ثم یأخذها قضاء عن دینه فیجوز ویحل له ذلك .بدائع الصنائع ج:۲ص:٤۳، کتاب الزکاة فصل :وأما الذی یرجع الی المؤدی .شامی ج:۲ص:۲٦۹.

(۲) وفی الأشباه والنظائر: ولو امتنع المدیون من دفعه له مدیده ویأخذه منه ،لکونه ظفر بجنس حقه ؛ فإن مانعه دفعه إلی القاضی فیکلفه قضاء الدین أویوکل المدیون خادم الدائن بقبض الزکاة ثم بقضاء دینه فبقبض الوکیل صارملکا للموکل .ص:۳۹۷، ۳۹۸، الفن الخامس ،الحیل الفصل الثالث فی الزکاة ، ردالمحتارج:۲ص:۲۷۱، کتاب الزکاة ط: سعید.

(۳) کفایت المفتی ج:٤ص:۲٦٦، کتاب الزکاة والصدقات .ط:دارالاشاعت.

سالوں کی زکوۃ بھی حساب کر کے دیدے۔ (۱)

قرض کے نام سے زکوۃ دینا

مستحق زکوۃ آدمی کو زکوۃ کی رقم قرض کہہ کر دینا جائز ہے، (۲) بشرطیکہ دل میں زکوۃ دینے کی نیت ہو یا اس رقم کو پہلے سے زکوۃ کی نیت سے الگ کیا گیا ہو، اور دل میں وہ رقم واپس لینے کی نیت اور ارادہ نہ ہو۔ (۳)

اگر ایسی صورت میں مستحق آدمی اتنی رقم بعد میں واپس کرے تو واپس لینا جائز نہیں ہوگا کیونکہ زکوۃ ادا ہوگئی تھی، ایسی حالت میں یہ کہے کہ میں نے قرض معاف کردیا، وہ رقم ہدیہ اور گفٹ کے نام سے اسی آدمی کو دوبارہ دے دے۔

قرض لیکر تجارت کی

اگر کسی کے پاس ذاتی سرمایہ، سونا چاندی وغیرہ نہیں ہے اس نے کسی سے قرض لیکر کاروبار شروع کیا تو اس پر اس وقت تک زکوۃ واجب نہیں ہوگی جب تک کہ قرض کی رقم کو منہا کرنے کے بعد نصاب کے برابر رقم نہ ہو اور سال نہ گذرے، ہاں اگر نصاب کے برابر رقم ہونے کے بعد ایک سال گذر گیا تو زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) وفی الردالمحتار (ولو کان الدین علی مقرملئ ....فوصل الی ملکه لزم زکاة مامضی) ردالمحتار ج:۲ ص:۲٦٦، کتاب الزکاة. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰٦. بدائع الصنائع ج:۲ ص:۹، ط:سعید. تاتارخانیه ج:۲ ص:۲۹۹، الفصل الثالث عشر.

(۲) ومن اعطی مسکینا دراهم وسماها هبة أوقرضا ونوی الزکوة فإنه تجزئی وهوالأصح. هندیه ج:۱ ص:۱۷۱، کتاب الزکاة، ط:رشیدیه. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۱۲، کتاب الزکاة ط:سعید. فتاوی تاتارخانیه ج:۲ ص:۲٦٤، الفصل السابع. ادارة القرآن.

(٤) (ومنها فراغ المال عن الدین) قال أصحابنا رحمهم الله تعالی کل دین له مطالب من جهة العباد یمنع وجوب الزکاة سواء کان الدین للعباد کالقرض وثمن المبیع ....أولله تعالی کدین الزکاة. ج:۱ ص:۱۷۲، کتاب الزکاة. وفی الجوهرالنیرة: قوله وان کان ماله اکثرمن الدین زکی الفاضل اذا بلغ نصابا، کتاب الزکاة ج:۱ ص:۱٤۸، ط:میرمحمد کتب خانه. بدائع الصنائع ج:۲ ص:٦، فصل فی شرائط الفرضیة ط:سعید. البحرج:۲ ص: ۲۰۲. شامی :۲ ص: ۲٦۰. (فلازکاة علی مکاتب =

قرض لیکر کاروبار کیا

اگر کسی نے قرض لیکر کاروبار کیا یا دکان کھولی، تو سال پورا ہونے کے بعد جتنی مالیت کا سامان قابل فروخت موجود ہے اسکی قیمت میں سے قرض کی رقم منہا کر کے باقی ماندہ رقم میں نقدی وغیرہ جمع کر کے مجموعی رقم میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگر یہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۱)

قرض مانگا زکوۃ دیدی

اگر کسی مستحق زکوۃ غریب آدمی نے قرض مانگا، اور معلوم ہے کہ وہ زکوۃ کا مستحق ہے تو قرض دینے والے نے قرض کے نام سے زکوۃ کا روپیہ دیدیا، اور دل میں زکوۃ کی نیت کرلی تو زکوۃ ادا ہوگئی، البتہ بعد میں اگر یہ آدمی رقم واپس کرے تو وہ رقم واپس لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

قرض معاف کرنے پر زکوۃ کا حکم

☆......اگر قرض لینے والا غریب ہے، اور قرض دینے والے نے ایک سال پورا

=.........) (ومدیون للعبد بقدردینه) فیزکی الزائد ،ان بلغ نصابا. رد المحتار ج:۲ ص: ۲۶۳، کتاب الزکاة ،ط:سعید. فتاوی دارالعلوم دیوبند ج:۶ ص:۱۰۵ .أما اموال التجارة فتقدیر النصاب فیها بقیمتها من الدراهم فلاشئ فیها مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم فتجب فیها الزکاة ، بدائع :۲ ص:۲۰ ، فصل فی اموال التجارة .

(۱) أما شرائط وجوبها.......ومنها الفراغ عن الدین قال اصحابنا رحمهم الله تعالی کل دین له مطالب من جهة العباد یمنع وجوب الزکاة سواء کان الدین للعباد کالقرض وثمن المبیع . عالمگیری کتاب الزکاة ج:۱ ص:۱۷۳ ،ط:رشیدیه. بدائع ج:۲ ص:۶، فصل فی شرائط الفرضیة . وأیضا ومدیون للعبد بقدردینه فیزکی الزائد ان بلغ نصابا. الدرمع الرد کتاب الزکاة ج:۲ ص:۲۶۳. ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۰ .ط:سعید. الجوهرة النیرة ج:۱ ص: ۱۴۸، کتاب الزکاة .ط:میر محمد کتب خانه .

(۲) ومن أعطی مسکینا دراهم وسماها هبة أوقرضا ونوی الزکوة فانهاتجزیه وهوالاصح ، هکذا فی البحرالرائق. عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۱ ، کتاب الزکاة .ط:رشیدیه .البحر=

ہونے کے بعد اپنا قرض مقروض کو معاف کر دیا ہے، تو گذشتہ ایک سال کی زکوۃ بھی معاف ہو جائے گی۔ (۱)

☆......اور اگر قرض لینے والا غریب نہیں تھا بلکہ مالدار تھا اور قرض دینے والے نے ایک سال گذرنے کے بعد اپنا قرض معاف کر دیا تو زکوۃ معاف نہیں ہوگی بلکہ زکوۃ دینا لازم ہوگا کیونکہ مالدار آدمی کو معاف کرنا گویا کہ اپنے مال کو خود ہلاک کر دینا ہے، سال گذرنے کے بعد مال کو خود ہلاک کر دینے کی صورت میں زکوۃ ساقط نہیں ہوتی، اور غریب کو معاف کر دینا اپنے مال کو خود ہلاک کرنا نہیں کیونکہ اس سے ملنے کی امید نہیں اس لئے دونوں کے حکم میں فرق ہے۔ (۲)

قرض معاف کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی

کسی غریب آدمی کا قرض زکوۃ کی نیت سے معاف کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، (۳) البتہ قرض کی رقم کو زکوۃ میں وضع کرنا چاہے تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ قرض دینے والا قرض کے برابر رقم زکوۃ کی نیت سے اس غریب آدمی کو دیدے پھر اس کے بعد قرض کی مد میں واپس لے لے تو زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی وصول ہو جائے گا، دونوں کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ (۴)

= ج:۲ص:۲۱۲، ط:سعید. تاتارخانیة ج:۲ص:۲٦٤، الفصل السابع. ادارة القرآن.

(۱) ولو كان له دين على فقير فابراه عنه سقط عنه زكاته نوى به عن الزكوة أولا لأنه كالهلاك، عالمگیری، کتاب الزكاة ج:۱ص:۱۷۱. ط:رشيديه. قال في البحر: وفي المحيط يكون المديون معسرا اما لو كان موسرا فهو استهلاك وهو تقييد حسن. البحر ج:۲ص:۲۰۹، ۲۱۱.

(۲) ولو كان من عليه الدين غنيا فوهبه منه بعد الحول ففي رواية الجامع يضمن قدر الزكوة وهو الاصح. عالمگیری، کتاب الزكوة ج:۱ص:۱۷۱، ط:رشيديه. قال في البحر: لو كان غنيا فوهبه بعد الحول ففيه روايتان اصحهما الضمان. البحر ج:۲ص:۲۱۲، ط:سعيد.

(۳) وان كان المديون فقيرا فوهب الدين ينوى به زكاة مال عين الواهب لاتسقط عنه زكاة ذلك المال. فتاوى بزازيه على هامش الهنديه. فصل في هبة الدين من المديون بنية الزكاة. ج:۱ص:۲٦۳. ط: ماجديه كوئٹه.

(٤) (وحيلة الجواز) فيما إذا كان له دين على معسر واراد أن يجعله زكاة عن عين عنده =

قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو

☆......قرض میں دی گئی رقم کی زکوۃ وصول ہونے کے بعد ادا کرنا واجب ہے، لہذا جو رقم وصول ہونے کی امید نہیں اسکی زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں۔ ہاں جب وصول ہو جائے گی تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ بھی حساب کر کے دیدے۔ (۱)

☆......جس قرض کی وصولیابی کی امید نہیں تھی اور وہ وصول ہو گیا، تو پچھلے تمام سالوں کی زکوۃ حساب کر کے دیدے۔ اگر یکمشت ادا کر سکتا ہے بہتر ورنہ قسط کر کے ادا کر دے۔ (۲)

☆......قرض دینے والے کو اپنا قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو، یا وصول ہونے میں تردد ہے، ٹال مٹول کر رہا ہے تو ایسے قرض کی زکوۃ وصول ہونے سے پہلے ادا کرنا لازم نہیں بلکہ وصول ہونے کے بعد ادا کرنا لازم ہے، اور جتنا وصول ہوتا رہے گا اتنے کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہے اور گذشتہ سالوں کی زکوۃ اس پر واجب نہیں۔ (۳)

(امداد الفتاوی ج:۲ص:۳۳ کتاب الزکاۃ والصدقات مکتبہ دار العلوم کراچی)

= ....(قوله أن يعطى مديونه الفقيرزكاته ثم يأخذها عن دينه. ردالمحتارعلى الدرالمختار كتاب الزكاة ج: ٢ص: ٢٧١، ط:سعيد. بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل وأما الذى يرجع الى المؤدى ج: ٢ص: ٤٣.

(١) وقوى وهومايجب بدلا عن سلع التجارة اذا قبض أربعين زكى لما مضى كذا فى الزاهدى. عالمگيرى ج: ١ص: ١٧٥. ط: رشيديه. بدائع ج: ٢ص: ١٠، البحرج: ٢ص: ٢٠٧.

(٢) ويشترط أن يتمكن من الاستمناء بكون المال فى يده أويدنائبه فان لم يتمكن من الاستمناء فلازكاة عليه وذلك مثل مال الضمار، كذا فى التبيين وهوكل مابقى أصله فى ملكه ولكن زال عن يده زوالا لايرجى عوده فى الغالب كذا فى المحيط ومن مال الضمارالدين المجحود........وان كان الدين على مفلس فلسه القاضى فوصل اليه بعد سنين كان عليه زكاة مامضى فى قول ابى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله تعالى، هنديه. كتاب الزكاة الباب الاول الخ ج: ١ص: ١٧٤، ١٧٥، ط: المكتبة الحقانية. البحرالرائق ج: ٢ص: ٢٠٧، ط: سعيد، بدائع الصنائع ج: ٢ص: ١٠.

(٣) ومنها الملك المطلق فلاتجب الزكاة فى مال الضماروكذا دين المجحود، بدائع =

قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے طلبہ کو زکوۃ دینا

جو طلبہ مدرسہ کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے، اور باقاعدہ حاضر بھی نہیں رہتے لیکن مدرسہ والوں نے ان کو مدرسہ سے خارج نہیں کیا، اور وہ غریب ہیں زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہوگا۔ (۱)

قیدیوں کو زکوۃ دینا

☆...... اگر قیدی مسلمان ہیں، غریب محتاج ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

☆...... اگر زکوۃ کی رقم سے مستحق قیدیوں کو کھانا کھلانا چاہے تو زکوۃ سے تیار کیا گیا کھانا قیدیوں کو دے کر مالک بنا دیں پھر وہ کھائیں تو زکوۃ ادا ہو جائے گی اور اگر کھانا ان کے ہاتھ میں دے کر مالک نہیں بنایا بلکہ بیٹھا کر کھانا کھلایا گیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

= ج: ۲ ص: ۹، فصل اما شرائط التی ترجع الی المال، وفی البحر: فلو صار فی یده بعد ذلك فلابد له من حول جدید لعدم الشرط وهو النمو، البحر الرائق ج ۲ ص: ۲۰۷، ط: سعید.

(۱) وبهذا التعلیل یقوی مانسب للواقعات من ان طالب العلم یجوز له أخذ الزکاة ولو غنیا اذا فرغ نفسه لأفادة العلم واستفادته لعجزه عن الکسب والحاجة داعیة الی مالابد منه. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۰، ط: سعید. قال المحقق والاوجه تقییده بالفقیر فیکون طلب العلم مرخصا لجواز سؤاله من الزکاة وغیرها وان کان قادرا علی الکسب اذ بدونه لایحل له السوال. ج: ۲ ص: ۳۴۰، ط: سعید. "فی سبیل الله" قیل الحاج وقیل طلبة العلم قال المحقق فالتفسیر بطالب العلم وجیه خصوصا. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۴۳، ط: سعید. باب المصرف.

(۲) قال فی البحر قوله: هو الفقیر والمسکین یجوز دفع الزکاة الی من یملك مادون النصاب اوقدر نصاب غیر نام وهو مستغرق فی الحاجة. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۷، الباب السابع فی المصارف ط: رشیدیه. درمع رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید.

(۳) فلو اطعم یتیما ناویا الزکاة لایجزیه الا اذا دفع الیه المطعوم لأنه بالدفع الیه بنیة الزکاة یملکه فیصیر آکلا من ملکه بخلاف ما اذا أطعمه معه ولایخفی أنه یشترط کونه فقیرا. =

☆...... قیدیوں کو نفلی صدقات سے کھانا کھلانا جائز ہے، اس میں غریب اور مالدار کا امتیاز کرنا لازم نہیں۔ (۱)

قیدیوں کی رہائی کے لئے زکوۃ دینا

☆...... اگر مسلمان قیدی غریب ہے، رہائی حاصل کرنے کیلئے پیسے نہیں ہیں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے مسلمان قیدیوں کو زکوۃ دیدیں تا کہ وہ اس پیسے سے رہائی حاصل کر سکیں (۲) جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وفي الرقاب .توبه آيت : ٦٠

☆...... اگر مسلمان قیدی ایسے قید خانہ میں قید ہے کہ وہاں قیدی سے ڈائریکٹ رابطہ کرنا مشکل ہے، اور باہر کے لوگ اس کو پیسہ دیکر چھڑا سکتے ہیں تو ایسی صورت میں زکوۃ دینے کی صورت میں تملیک کرا کر دیں تا کہ زکوۃ بھی ادا ہو جائے، اور قیدی بھی رہائی حاصل کرے۔ (۳)

= رد المحتارعلى الدرالمختارج: ۲ص: ۲۵۷، كتاب الزكاة ،الفتاوى التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۵، ط: ادارة القرآن ،البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۱) قال في البدائع :واما صدقة التطوع فيجوزصرفها الى الغنى لانها تجرى مجرى الهبة بدائع ج: ۲ص: ۴۷، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى اليه .ط: سعيد،تاتارخانية ج: ۲ص: ۲۷۴، من توضع الزكاة فيه .ادارة القرآن .البحرج: ۲ص: ۳۴۲،باب المصرف .

(۲) قال فى البحر:قوله المكاتب اى يعان المكاتب فى فك رقبته وهوالمراد بقوله تعالى و فى الرقاب وهومنقول عن الحسن البصرى وغيره .....فمال الرقاب يملكه السادة و المكاتبون لايحصل فى ايديهم شيئ ......وانما جازدفع الزكاة الى المكاتب لان الدفع اليه تمليك .البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۴۱، باب المصرف ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ص: ۲۶۹، من توضع الزكاة فيه. ادارة القرآن .ردالمحتارج: ۲ص: ۳۴۱ المصرف، ط: سعيد.

(۳) قال فى الدر: ان الحيلة ان يتصدق على الفقيرثم يأمره بفعل هذه الاشياء .درمع الرد ج: ۲ص: ۳۴۵، باب المصرف ط: سعيد، البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۴۳، باب المصرف ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن .

☆...... اللہ تعالی نے قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی آیت: ۱۷۷ میں یہ بھی حکم دیا کہ جو لوگ اللہ پر، قیامت کے دن آنے پر، فرشتوں پر، اور تمام آسمانی کتابوں پر اور تمام انبیاء کرام پر ایمان لائیں وہ مال کو محبوب ہونے کے باوجود رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو، اور گردنیں چھڑانے میں دیں۔ ایسے مسلمان قیدیوں کو بھی رہائی کرانے کے لئے پیسے دیں جو کافروں کے ہاتھ میں گرفتار ہیں، یا قیدیوں کے فدیہ دینے میں اپنا مال خرچ کریں، اور اس میں حکم عام ہے صرف زکوہ پر اکتفا نہ کریں بلکہ غیر زکوۃ سے بھی دیں۔ (۱)

قیمت

☆...... ''قیمت فروخت'' سے مراد وہ قیمت ہے جس قیمت پر دکاندار کسٹمر کو مال فروخت کرتے ہیں، اور اس میں قیمت خرید پر نفع بھی شامل ہوتا ہے۔

☆...... ''قیمت خرید'' سے مراد وہ قیمت ہے جس قیمت پر دکاندار مال خریدتے ہیں

☆...... زکوۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے قیمت خرید کا اعتبار نہیں ہے۔ (۲)

☆...... اور قیمت فروخت میں اس بازار کی قیمت معتبر ہے جس بازار میں وہ

---

(۱) قال فی البحر: قوله والمكاتب ای یعان المكاتب فی فك رقبته وهو المراد بقوله تعالی وفی الرقاب فمال الرقاب يملكه السادة والمكاتبون لايحصل فی ايديهم شيئ والغارمون يصرف نصيبهم لارباب الديون وكذلك فی سبيل الله تعالی وابن السبيل مندرج فی سبيل الله ...... البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۶۹. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۱، باب المصرف. ﴿ولكن البر من امن بالله واليوم الاخر والملئكة و الكتب والنبيين . واتی المال علی حبه ذوی القربی واليتمی والمسكين وابن السبيل . و السائلين و فی الرقاب الاية﴾ . سورة البقرة آيت: ۱۷۷.

(۲) وذكر محمد فی الرقيات انه يقوم فی البلد الذی حال الحول علی المتاع بمايتعارفه اهل ذلك البلد نقدا فيما بينهم يعنی غالب نقد ذلك البلد . تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، زكاة عروض التجارة . ادارة القرآن . يقوم التاجر العروض أو البضاع التجارية فی كل عام بحسب سعرها فی وقت إخراج الزكاة لابحسب سعر شرائها . الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۷۹۲، ط: دار الفكر.

مال موجود ہے۔ (۱)

قیمت بڑھ کر نصاب کو پہنچ گئی

☆...... اگر کسی شخص کے پاس صرف کوئی تجارتی مال ہے (سونا، چاندی، نقد رقم وغیرہ کچھ نہیں) مگر اسکی قیمت نصاب سے کم ہے، پھر چند روز کے بعد مہنگائی کی وجہ سے قیمت بڑھ گئی اور تجارتی مال کی قیمت نصاب کے برابر ہوگئی، تو جس وقت سے قیمت بڑھ کر نصاب کے برابر ہوگئی اسی وقت سے اس کے سال کی ابتداء سمجھی جائے گی۔ (۲)

☆...... ہر چیز کا نفع جو سال کے اندر حاصل ہوتا ہے، اس کو اصل کے ساتھ ملا لیا جائے گا اور سال کے آخیر میں جب اصل رقم کی زکوۃ ادا کی جائے گی نفع کی زکوۃ بھی ادا کرنا لازم ہوگا اگرچہ نفع کی رقم پر سال پورا نہ بھی گذرا ہو۔ (۳)

قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ دی

☆...... زکوۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے، قیمت خرید کا نہیں، لہذا اگر کسی

---

(۱) يقوم في البلد الذى المال فيه ولوفي مفازة ففي أقرب الأمصاراليه .الدرمع الرد، باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸٦، ط: سعيد. وهكذا في الهنديه: ويقومها المالك في البلد الذى فيه المال حتى لوبعث عبدا للتجارة الى بلد آخرفحال الحول تعتبرقيمته في ذلك البلد و لوكان في مفازة تعتبرقيمته في أقرب الامصارالى ذلك الموضع .هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثانى في العروض ط: رشيديه، كويٹه .تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، زكاة عروض التجارة، ادارة القرآن .الفقه الاسلامى وادلته ج: ۲ ص: ۷۹۲، دارالفكر.

(۲) قال في البحر: يجب ربع العشرفي عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما .البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸ .باب زكاة المال ط: سعيد شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸ .قال في البدائع: و منها الحول في بعض الاموال ان اصل النصاب وهوالنصاب الموجودفي اول الحول يشترط له الحول لقوله عليه السلام لازكاة في مال حتى يحول عليه الحول .بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳ .فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال .ط: سعيد.

(۳) ومن كان له نصاب فاستفاد في أثناء الحول مالامن جنسه ضمه الى ماله وذكاه...... ثم انما يضم المستفاد عندنا الى اصل المال اذا كان الاصل نصابا .فتاوى عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۵ . ط: رشيديه .بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، الشرائط التى ترجع إلى المال، البحرج: ۲ ص: ۲۲۲ . فصل في الغنم.

نے قیمت خرید کے حساب سے زکوۃ دی تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) قیمت خرید، قیمت فروخت کے موافق ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں تو اس صورت میں قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

(ب) اگر قیمت خرید قیمت فروخت سے زیادہ ہے تو اس صورت میں قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

(ج) اگر قیمت فروخت قیمت خرید سے زیادہ ہے، عام طور پر قیمت فروخت زیادہ ہوتی ہے تو اس صورت میں قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ دینے کی صورت میں پوری زکوۃ ادا نہیں ہوگی بلکہ قیمت فروخت کے اعتبار سے جتنی رقم کی زکوۃ نہیں دی گئی اتنی رقم کی زکوۃ مزید ادا کر دے تو پوری زکوۃ ادا ہو جائے گی ورنہ پوری زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اس لئے ہمیشہ قیمت فروخت کے اعتبار سے زکوۃ ادا کرے۔ (۲)

☆...... مثلاً کسی تاجر نے ایک ہزار کے حساب سے مال خریدا اور وہ مال بازار میں دو ہزار کے حساب سے فروخت کرے گا تو زکوۃ دو ہزار قیمت کے حساب سے نکالنا ضروری ہوگا، ایک ہزار کے حساب سے دینا کافی نہیں ہوگا۔ (۳)

قیمت فروخت پر زکوۃ ہے

زکوۃ قیمت خرید پر واجب نہیں بلکہ قیمت فروخت پر واجب ہے لہذا سال

---

(۱) وفی شرح الطحاوی ولوازدادت قیمتها قبل الحول تعتبرقیمتها وقت الوجوب بالاجماع تاتارخانية ج:۲ص:۲٤۲، زكاة عروض التجارة. ادارة القرآن.

(۲) قال فی البدائع: وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبرقيمتها يوم الاداء. بدائع ج:۲ص:۲۲. فصل فی صفة الواجب فی اموال التجارة ط:سعيد. ردالمحتار ج:۲ص: ۲۸٦، ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۸۰، الفصل الثانی فی العروض ط:رشيديه.

(۳) فی التاتارخانية: فان لم يؤد حتى تغيرسعرالحنطة الى زيادة وصارت تساوى اربع مائة فان ادى من عين الحنطة ادى ربع العشرخمسة اقفزة بالاتفاق وان أدى من القيمة عندهما يودى عشرة دراهم قيمتها يوم الاداء. تتارخانية ج:۲ص:۲٤۲، زكاة عروض التجارة.

پورا ہونے کے بعد مارکیٹ میں جو قیمت فروخت ہوگی اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، مثلاً ایک آدمی نے تجارت کے لئے مال خریدا اور قیمت خرید ایک لاکھ ہے اور اس مال کو ایک لاکھ دس ہزار میں فروخت کیا، تو ایک لاکھ دس ہزار سے زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۱)

قیمت فروخت کا اعتبار ہے

سال پورا ہونے کے بعد زکوۃ دیتے وقت مال تجارت کی جو قیمت بازار میں ہے اسی قیمت کے اعتبار سے زکوۃ ادا کی جائے گی، اسی قیمت کو قیمت فروخت کہتے ہیں، اور زکوۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے، قیمت خرید کا نہیں۔ (۲)

مثلاً کوئی چیز ایک لاکھ میں خریدی اور ڈیڑھ لاکھ میں فروخت کی تو زکوۃ ڈیڑھ لاکھ پر آئے گی ایک لاکھ پر نہیں، اسی طرح اگر ایک لاکھ کی چیز پچاس ہزار کی ہوگئی تو زکوۃ پچاس ہزار پر آئے گی ایک لاکھ پر نہیں۔

اسی طرح کوئی چیز ایک لاکھ میں خریدی اور وہ ابھی تک فروخت نہیں ہوئی اور سال مکمل ہونے پر اسکی قیمت دو لاکھ ہوگئی تو زکوۃ دو لاکھ پر ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

اور اگر سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت پچاس ہزار ہوگئی تو زکوۃ پچاس ہزار پر ادا کرنا لازم ہوگا ایک لاکھ پر نہیں کیونکہ زکوۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے، قیمت خرید کا نہیں۔ (۴)

---

(۱) قال فی الدر: وتعتبر القیمة یوم الوجوب وقالا یوم الاداء. قال المحقق وفی المحیط و یعتبر یوم الأداء بالاجماع وهو الاصح فهو تصحیح للقول الثانی الموافق لقولهما وعلیه فاعتبار یوم الاداء یکون متفقا علیه عنده وعندهما. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۸۶، باب زکاة الغنم ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثانی فی العروض ط: رشیدیه.

(۲) ایضا

(۳) فان لم یود حتی تغیر سعر الحنطة الی زیادة وصارت تساوی اربع مائة ان ادی من القیمة عندهما یودی عشرة دراهم قیمتها یوم الاداء. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۴۲،

☆...... دوسرے الفاظ میں جو قیمت بازار کے موافق ہے اسکے اعتبار سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کریں۔ (۱)

(ک)

کارخانہ

☆...... اگر کارخانہ ایسا ہے کہ اس میں تجارت اور خرید و فروخت کا کام نہیں ہوتا، صرف اجرت لیکر لوگوں کا کام کیا جاتا ہے، مثلاً گارمینٹس کا کارخانہ ہے لوگوں سے آرڈر لیکر مال تیار کر دیتا ہے یا لوگوں کا آٹا پیس کر دیتا ہے، یا آرڈر لیکر جوتا یا بیگ وغیرہ بنا دیتا ہے، تو ان صورتوں میں صرف آمدنی ہی پر زکوۃ واجب ہوگی کارخانہ یا اسکے اوزار اور مشینوں کی قیمتوں پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... اگر کارخانہ ایسا ہے کہ اس میں تجارت بھی کی جاتی ہے، چیزیں خرید کر تیار کی جاتی ہیں اور فروخت کی جاتی ہیں، اس صورت میں اخراجات نکالنے کے بعد سال بھر کی آمدنی کے علاوہ خام اور تیار شدہ مال پر بھی زکوۃ واجب ہوگی، (۳) البتہ کارخانہ کی عمارت فرنیچر، اوزار اور مشینوں پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) (٤) فان تغیر سعر الحنطة الی نقصان وصارت تساوی مائة ان ادی من القیمة عندهما یودی درهمین ونصفا قیمتها یوم الاداء. تاتارخانیة ج:۲ ص:۲٤۲، زکاة عروض التجارة. ادارة القرآن.

(۲) زکاة العمارات والمصانع ونحوها لاتجب الزکاة فی عینها وانما فی ریعها وغلتها او ارباحها. الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ ص:۸٦٤، المبحث الخامس ط: دار الفکر بیروت. قال فی الدر: وکذلك آلات المحترفین ...... وان حال الحول ای لم ینوبها التجارة بل امسکه لحرفته. ردالمحتار ج:۲ ص:۲٦٥، کتاب الزکاة ط: سعید. البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۰٦، ط: سعید. بدائع الصنائع ج:۲ ص:۱۳، فصل اما الشرائط التی ترجع الی المال ط: سعید.

(۳) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ماکانت إذا بلغت قیمتها نصابا من الورق و الذهب، الفصل الثانی فی العروض، عالمگیری. کتاب الزکاة ج:۱ ص:۱۷۹، ط: رشیدیه.

☆...... کارخانوں کے حصص پر بھی زکوۃ واجب ہے، جب کہ ان کے حصص کی مقدار نصاب کی مقدار کے برابر ہو، (۲) یا دوسری قابل زکوۃ چیزوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جاتا ہو۔

☆...... اگر کسی نے کوئی کارخانہ اس لئے خریدا ہے کہ اس کو قیمت بڑھنے پر فروخت کر دیگا تو وہ مال تجارت میں داخل ہو جائے گا اور کارخانہ اور اسکے اندر موجود تمام اوزار اور مشینوں کی قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆...... ملوں کا بھی یہی حکم ہے۔

☆...... اگر کسی وجہ سے کارخانہ بند ہو گیا، یا بند کر دیا تو کارخانہ اور مشنریوں کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں فروخت کرنے کی صورت میں قیمت کی رقم پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۴)

کارخانہ کی مشین

☆...... کارخانہ کے مشینوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے (۵) البتہ کارخانہ کی آمدنی اور مصنوعات پر زکوۃ واجب ہے، اور سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہے۔ (۶)

☆...... کارخانوں میں جو مشینیں وغیرہ فٹ ہیں وہ مال تجارت نہیں اس لئے

---

(۱) ومنها فراغ المال فليس في دورالسكني....زكاة.... كذلك آلات المحترفين. عالمگيری، كتاب الزكاة، ج:۱ ص:۱۷۲، ط:رشيديه .البحرج:۲ ص:۲۰۶ .شامي ج:۲ ص:۲٦۵، ۲٦٦ . بدائع ج:۲ ص:۱۳، ط:سعيد.

(۲) صفحه گذشته كاحواله نمبر:۳

(۳) والأصل ماعدا الحجرين والسوائم إنما يزكی بنية التجارة .الدرالمختارشامي، كتاب الزكاة، ج:۲ ص:۲۷۳، ط:سعيد، كراچی .

(٤) انظرالرقم :۱

(۵) ومنها كون النصاب ناميا، ج:۱ ص:۱۷٤ . ط:ماجديه كوئٹه .

(٦) صفحه گذشته كاحواله نمبر:۳

ان پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۱)

لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوۃ واجب ہے، اسیطرح جو خام مال کارخانوں میں سامان تیار کرنے کے لئے رکھا ہے اسپر بھی زکوۃ واجب ہے خام مال اور تیار شدہ مال سب کی قیمت لگا کر اس کا ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۲)

کاشت

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پھلوں سبزیوں، ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی جس کو کاشت کیا جاتا ہو عشر واجب ہے (۳)، زرعی پیداوار میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی، صرف عشر واجب ہے۔ (۴)

کافر کو غلطی سے زکوۃ دیدی

اگر کسی نے کسی کو غریب اور مستحق سمجھ کر زکوۃ دیدی، پھر معلوم ہوا کہ وہ غیر ذمی کافر ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، زکوۃ پھر دوبارہ ادا کرے۔ (۵)

نوٹ: اور غیر ذمی کافر وہ ہے جو دار الاسلام کے شہری حقوق نہ رکھتا ہو۔

---

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۳

(۲) أیضا

(۳) ویجب العشر عند ابی حنیفة رحمه الله تعالی فی کل ماتخرجه الارض .... من الحبوب والبقول .... والباذنجان، ج: ۱ ص: ۱۸۶، باب العشر، فتاوی عالمگیری. وهکذا فی الخانیة علی هامش الهندیه ج: ۱ ص: ۲۷۶، فصل فی العشر. لواستمنی بقوائم الخلاف والحشیش والقصب .... وکان یقطعه ویبیعه یجب فیه العشر کذا فی محیط السرخسی، هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۶ الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار، ط: رشیدیه کوئته.

(٤) وإذا ثبت أنه لاسبیل إلی اجتماع العشر والزکاة .... فایجاب العشر .... اولی، بدائع، فصل: اما زکاة الزرع والثمار، ج: ۲ ص: ۵۳، ط: سعید.

(٥) دفع بتحر لمن یظن مصرفا (فبان انه ..... حربی ولو مستامنا أعادها، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۲، کتاب الزکاة باب المصرف.

کافروں کی تعلیم گاہوں میں زکوۃ دینا

غیر مسلم کافروں کی تعلیم گاہوں میں زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوۃ مسلمان فقیر و غریب کو دینا ضروری ہے، غیر مسلموں کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۱)

کان

☆...... زمین کے اندر کانوں میں جو قدرتی خزانے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں: (۲)

(الف) آگ کی گرمی اور حرارت سے پگھلنے والی دھاتیں جیسے سونا، چاندی، لوہا، رانگ، تانبا، کانسی وغیرہ، اگر کان سے یہ دھاتیں برآمد ہوں تو ان میں سے پانچواں حصہ زکوۃ کے طور پر ادا کرنا واجب ہوگا، اور باقی چار حصے برآمد کرنے والا اپنے پاس رکھ سکے گا، پھر اسکے بعد کے حکم کیلئے ہر دھات کا حکم اس عنوان کے تحت دیکھ لیں۔ (۳)

(ب) بہنے والی چیزیں جیسے گندھک، نمک، تیل، پٹرول وغیرہ ان چیزوں کو نکالنے کے بعد نکالنے والے پر زکوۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے (۴) باقی تجارت کرنے کی صورت میں آمدنی پر سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔

(ج) وہ چیزیں جو آگ سے پگھلنے والی اور پتلی نہ ہوں جیسے چونا، گچ، کوئلہ،

---

(١) فهي تمليك المال من فقيرمسلم غيرهاشمي ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. عالمگيري كتاب الزكاة ج:١ ص: ١٧٠، ماجديه، رشيديه. شامي ج:٢ ص: ٢٥٦. البحر ج:٢ ص: ٢٠١. واماالحربي المستامن فلايجوزدفع الزكاة و الصدقة الواجبة اليه بالاجماع، هنديه ج:١ ص: ١٨٨، باب المصرف. وأما اهل الذمة فلايجوزصرف الزكاة اليهم بالاتفاق.

(٢) ماتخرج من المعادن ثلاثة. منطبع بالنار ومائع ومالیس منطبع ولامائع. عالمگيري ج:١ ص: ١٨٤، الباب الخامس في المعادن والركاز.

(٣) اما المنطبع كالذهب والفضة .... فيه الخمس. أيضا.

(٤) واما المائع كالقيروالنفط والملح ..... فلاشئ فيها. هنديه ج:١ ص: ١٨٥. أيضا.

جواہر یاقوت وغیرہ، ان چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں (۱) البتہ تجارت کرنے کی صورت میں سالانہ آمدنی پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆......اگر کوئی شخص ''کان'' کی کا ٹھیکہ لے تو کان سے جو مقدار برآمد کرے گا اسکا وہی مالک ہوگا۔ (۳)

کانسی

''کانسی'' اور تانبے کا حکم ایک ہے لہذا ''تانبا'' کو دیکھ لیں۔

کپڑا

اگر پہننے کے کپڑے پر سونا اور چاندی کے تار وغیرہ سے کام کیا گیا ہے تو اس صورت میں اس کام میں سے جتنی چاندی یا سونا نکل سکتا ہے اس کا اندازہ کر کے زکوۃ کے مال میں شامل کرنا اور اسکی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۴)

---

(۱) ومالیس بمنطبع ولامائع کالنورة والجص والجواهروالیواقیت فلاشئ فیها .عالمگیری ، ج:۱ص:۱۸۵ .الباب الخامس فی المعادن والرکازوهکذا فی الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ ص:۷۷۷، المطلب الثانی زکاة المعادن والرکازط:دارالفکر،دمشق . قال فی التتارخانیة و لاخمس فی الفیروزج وکذا فی الیاقوت والزمرد والکحل والمغرة والزرنخ والنورة ، تتارخانیة ج:۲ ص: ۳٤۲،کتاب المعادن والرکاز،ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة ، رد المحتارج:۲ ص:۳۲۲. باب الرکازط:ایچ ایم سعید ،والبحرج:۲ص:۲۳٤ ،باب الرکازط: سعید.

(۲) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ماکانت إذا بلغت قیمتها نصابا ،فصل فی العروض ،فتاوی عالمگیری ج:۱ص:۱۷۹ ، ماجدیه .درمع الرد ج:۲ص:۲۹۸،ط:ایچ ایم سعید .باب زکاة المال ،بدائع الصنائع ج:۲ص:۲۰ ،فصل فی اموال التجارة ط:سعید. البحرج:۲ص:۲۲۸.

(۳) واذا استاجراجراء للعمل فی المعدن فالمصاب للمستاجرلأنهم یعملون له ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۳٤ ،باب الرکاز.واما المستعیراذا زرع فعلیه العشردون صاحب الارض، تتارخانیة،ج:۲ص:۳۳۰،کتاب العشر.ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.هکذا فی البحر ج:۲ص:۲۳۷ ،باب العشرط:سعید .

(٤) قال فی البحروتضم قیمة العروض الی الثمنین والذهب الی الفضة قیمة ،البحرالرائق ج:۲ ص:۲۳۰ ،باب زکاة المال ،ط:سعید،وبدائع ج:۲ص:۲۱ ،فصل فی اموال التجارة ط:سعید، =

کپڑے

☆ استعمال کے کپڑوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے، چاہے کتنے ہی زیادہ قیمتی ہوں۔ (١)

☆...... البتہ تجارت کی نیت سے لئے گئے کپڑے پر زکوۃ واجب ہوگی ، اگر کپڑے کی قیمت فروخت کم سے کم نصاب کے برابر ہے یا دوسرے چیزوں کے ساتھ نصاب کی قیمت تک پہنچ جاتی ہے۔ (٢)

کتابیں زکوۃ کی رقم سے خرید کر وقف کرنا

زکوۃ کی رقم سے کتابیں خرید کر دینی مدارس یا کتب خانہ کیلئے وقف کرنا درست نہیں اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی ، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے تملیک شرط ہے، اسکے بغیر زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (٣)

ہاں یہ صورت ہوسکتی ہے کہ کسی مستحق زکوۃ آدمی کو کتابیں مالک بنا کر دیدیں اگر وہ مالک ہونے کے بعد اپنی خوشی سے مدرسہ یا کتب خانہ کے لئے وقف کردے تو درست ہوجائے گا۔ (٤)

=عالمگیری ج:١ص:١٧٩ .شامی ج:٢ص:٣٠٣.

(١) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فليس فی ......وثياب البدن زكاة ،كتاب الزكاة،عالمگيری ج:١ص:١٧٢ ،ماجديه ،وهكذا فی البحرالرائق ج:٢ص:٢٠٦وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية ......والثياب المحتاج اليها لدفع الحروالبرد.بدائع ج:٢ ص: ١١ .الدرمع الرد ج:٢ص:٢٦٢كتاب الزكاة ط:سعيد.

(٢) واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتی درهم . وكذا يضم بعض اموال التجارة الی البعض فی تكميل النصاب .بدائع ج:٢ص:٢١،ط: سعيد.

(٣) قال فی البحرلان الزكاة يجب فيها تمليك المال ،البحرج:٢ص:٢٠١،كتاب الزكاة ط: سعيد.وعدم الجوازلانعدام التمليك الذی هوالركن،البحرج:٢ص:٢٤٣،باب المصرف ط: سعيد.عالمگيری ج:١ص:١٧٠،الباب الاول .

(٤) وحيلة التكفين بها التصدق علی فقيرثم هويكفن فيكون الثواب لهما وكذا فی تعمير المسجد ،الدرمع الردج:٢ص:٢٧١،كتاب الزكاة ط:سعيد.البحرج:٢ص:٢٤٣.باب المصرف ،ط:سعيد وكذا فی التتارخانية ج:٢ص:٢٧٢،باب من توضع الزكاة فيه =

کرا کری پر زکوۃ

☆......اگر کرا کری کے سامان مثلا برتن، شامیانے، فرنیچر یا سائیکلیں وغیرہ یا اور کوئی سامان کرایہ پر دینے کیلئے خریدا اور کرایہ پر چلاتا رہا تو ان چیزوں پر زکوۃ فرض نہیں، کیونکہ کرایہ پر چلانے سے مال مالِ تجارت نہیں بنتا اور اس پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی، (۱) البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور سال گذر جائے تو اس رقم پر زکوۃ فرض ہوگی۔

☆......اگر کرا کری کا سامان تجارت کے لئے ہے اور اسکی قیمت فروخت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گذرنے پر اسکی قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

کرایہ

اگر زکوۃ کا سامان کسی قریب یا دور دراز علاقے میں گاڑی وغیرہ کے ذریعہ مستحق لوگوں کیلئے بھیجا جا رہا ہے تو اس کا کرایہ زکوۃ کی رقم سے دینا جائز نہیں کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کیلئے زکوۃ کی رقم مستحق آدمی کو بلاعوض مالک بنا کر دینا ضروری ہے، اور اگر زکوۃ کا سامان اور رقم کسی مستحق یا اس کے وکیل کو مالک بنا کر دیدیا گیا تو وہ کرایہ دے کر سامان لے جا سکتا ہے۔ (۳)

= ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

(۱) ولو اشترى قدورا من صفر يمسكها ويؤجرها لاتجب فيها الزكاة، هنديه ج:۱ ص: ۱۸۰، فصل فى العروض ط: ماجديه كوئته. تتارخانية ج:۲ ص:۲٤۱، زكاة عروض التجارة. اذا اشترى دارا اوعبدا للتجارة فآجره خرج من ان يكون للتجارة لانه لما آجره فقد قصد الغلة فخرج عن حكم التجارة، تتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۳۹، زكاة عروض التجارة.

(۲) الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت إذا بلغت قيمتها نصابا، عالمگيرى، فصل فى العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹ ماجديه. قال فى البحر: يجب ربع العشر فى عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما، ج: ۲ ص: ۲۲۸ ط: سعيد،

(۳) هى تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمى مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى اى لاجل امتثال امره تعالى، شامى ج: ۲ ص: ۲۵٦، =

کرایہ پر چلانے کے لئے مکان خریدا

اگر مکان کرایہ پر دینے کیلئے خریدا، اور کرایہ کی رقم بھی محفوظ ہے تو اس صورت میں مکان کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، (۱) البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال پورا ہونے کے بعد کرایہ کی رقم سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر کرایہ کی رقم محفوظ نہیں ہے خرچ ہوگئی ہے یا کچھ محفوظ ہے لیکن نصاب سے کم ہے تو اس صورت میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

کرایہ پر استعمال ہونے والا سامان

کرایہ پر استعمال ہونے والے سامان کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہے (۳) البتہ آمدنی پر سالانہ زکوۃ واجب ہوگی اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے

= ۲۵۸، البحرج:۲ص:۲۰۱ .هنديه ج:۱ص:۱۷۰ ،الباب الاول ،ط:رشيديه.

(۱) صفحه گذشته کاحواله نمبر:۱ .قال الدكتوروهبة الزحيلى :اتجه راس المال فى الوقت الحاضرلتشغيله فى نواح من الاستثمارات غيرالارض والتجارة وذلك عن طريق اقامة المبانى اوالعمارات بقصدالكراء ...... تشترك كلها فى صفة واحدة هى انها لاتجب الزكاة فى عينها وانما فى ريعها وغلتها اوارباحها .الفقه الاسلامى وأدلته ج:۲ص:۸٦٤، كتاب الزكاة ،المبحث الخامس ،ط:دارالفكربيروت .

(۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية ، عالمگيرى ج:۱ص:۱۷۲،كتاب الزكاة ط: ماجديه. قال فى البحر:وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية؛ لان المال المشغول بها كالمعدوم ...... فقد صرح فان من معه دراهم وامسكها بنية صرفها الى حاجته الاصلية لاتجب الزكاة اذا حال الحول وهى عنده ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۰٦،ط:سعيد.شامى ج:۲ ص:۲٦۲.

(۳) ولواشترى قدورا من صفريمسكها ويؤاجرها لاتجب فيها الزكاة،عالمگيرى ،فصل فى العروض ،ج:۱ص:۱۸۰ .تتارخانية ج:۲ص:۲٤۱، زكاة عروض التجارة ،ادارة القرآن . قال وهبة الزحيلى :اتجه راس المال فى الوقت الحاضرلتشغيله فى نواح من الاستثمارات غيرالارض والتجارة وذلك عن طريق اقامة المبانى اوالعمارات بقصدالكراء ......تشترك كلهافى صفة واحدة هى انها لاتجب الزكاة فى عينها وانما فى ريعها وغلتها او ارباحها.الفقه الاسلامى وأدلته ج:۲ص:۸٦٤، كتاب الزكاة ،المبحث الخامس،ط: دار الفكربيروت .

زیادہ ہے، کیونکہ یہ چیزیں نامی یعنی نفع دینے والی بن گئی ہیں۔ (۱)

کرایہ پر دینے کے لئے سامان خریدا

اگر کسی نے بیس ہزار یا اس سے زائد روپے کے برتن، فرنیچر، شامیانے یا گاڑیاں وغیرہ یا کوئی اور سامان کرایہ پر دینے کے لئے خریدا اور کرایہ پر چلاتا رہا، تو ان چیزوں کی مالیت پر بھی زکوۃ فرض نہیں، کیونکہ کرایہ پر چلانے سے تجارت کا مال نہیں ہوتا، البتہ کرایہ سے جو روپیہ حاصل ہوگا اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو ایک سال گذرنے پر اس روپے پر زکوۃ فرض ہوگی۔ (۲)

کرایہ پر مخصوص ہے

اگر کوئی چیز کرایہ کیلئے مخصوص کر دی گئی ہے تو اس کی مالیت پر زکوۃ فرض نہیں البتہ کرایہ کی رقم اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ زکوۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۳)

کرایہ کی رقم پیشگی دیدی

اگر کوئی چیز کرایہ پر لی، اور چار پانچ سال کا کرایہ پیشگی دیدیا، تو کرایہ ادا کرنے والے پر اس رقم کی زکوۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے، کیونکہ کرایہ کی رقم پیشگی ادا کرنے کے

---

(۱) ومنها كون النصاب ناميا حقيقة بالتوالد والتناسل والتجارة... عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷٤. ط: ماجديه. قال في البدائع: ومنها كون المال ناميا؛ لأن معنى الزكاة هو النماء لايحصل الا من المال النامي وانما نعني به كون المال معدا للاستمناء بالتجارة..... والتجارة سبب لحصول الربح فيقام السبب مقام المسبب، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱، فصل اما الشرائط ترجع الى المال ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲.

(۲) أيضا

(۳) أيضا. ومنها الملك التام وهوما اجتمع فيه الملك واليد. عالمگیری، كتاب الزكاة، ج: ۱ ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۹. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹.

بعد کرایہ دار کی ملکیت ختم ہوگئی، اور کرایہ پر دینے والے کی ملکیت ثابت ہوگئی لہٰذا اب اس رقم کی زکوۃ ادا کرنے کی ذمہ داری کرایہ پر دینے والے مالک پر ہے۔(۱)

(اگر وہ رقم نصاب کے برابر ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے اور سال پورا ہونے تک وہ رقم موجود رہے، ہاں اگر وہ رقم سال پورا ہونے سے پہلے خرچ ہوگئی تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی)۔(۲)

کفن میں زکوۃ صرف کرنا

میت کے کفن میں زکوۃ کی رقم صرف کرنا، اور زکوۃ کی رقم سے کفن خریدنا جائز نہیں ہے۔(۳)

کمپنی میں رقم جمع کی

اگر کسی نے جائز طریقے سے جائز کاروبار کرنے والی کمپنی میں کاروبار کس لئے رقم جمع کی، اور وہ رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس صورت میں رقم جمع کرنے والے آدمی پر لازم ہوگا کہ سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ

---

(۱) ومنها كون المال نصابا. عالمگیری، كتاب الزكاة، ج:۱ص:۱۷۲. قال في البدائع: ومنها الملك المطلق وهوان يكون مملوكا له رقبة ويدا. ج:۲ص:۹. ط:سعيد. درمع الرد ج:۲ص:۲۵۹، كتاب الزكاة ط:سعيد.

(۲) واموال التجارة فتقديرالنصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم، فتجب فيها الزكاة، بدائع ج:۲ص:۲۰، هنديه ج:۱ص:۱۷۹. شامی ج:۲ ص:۲۹۸. البحرج:۲ص:۲۲۸. وكمال النصاب شرط وجوب الزكاة وهذا الشرط يعتبر في اول الحول وفي آخره لافي خلاله. بدائع، ج:۲ص:۱۵، ط: سعيد. البحر ج:۲ ص: ۲۲۹.

(۳) ولايجوزأن يكفن بها ميت، الباب السابع في المصارف، عالمگیری، ج:۱ص:۱۸۸، ط:ماجديه. البحرج:۲ص:۲۴۳باب المصرف ط:سعيد. تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲. ادارة القرآن. وهكذا في الدرالمختار، لايصرف (إلى بناء) نحو(مسجدو)لا إلى (كفن ميت وقضاء دينه) ......لعدم التمليك وهوالركن. وفي الشامية: (ولاإلى كفن ميت) لعدم صحة التمليك منه، ج:۲ص:۳۴۴. فتح القديرج:۲ص:۲۰۷، ط:رشيديه.

ادا کرے۔(۱)

کمپنیوں کی زکوۃ

☆ کمپنیوں کی زکوۃ میں اختیار ہے، اجتماعا اور انفرادا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

☆ ...... جو کمپنیاں مکمل طور پر سرکاری ہیں ان کے کسی حصے پر زکوۃ واجب نہیں، کیونکہ سرکاری اموال پر کسی کی شخصی ملکیت نہیں۔(۱)

☆ ...... غیر سرکاری کمپنیوں کے حصوں پر زکوۃ واجب ہے۔(۲)

☆ ...... اور اگر نیم سرکاری کمپنی ہے تو سرکاری حصے پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، (۳) اور غیر سرکاری حصے پر زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ وہ شخصی ملکیت ہے ، اور شخصی ملکیت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔(۴)

کمیشن پر زکوۃ کا چندہ وصول کرنا

☆ ...... چندہ یا زکوۃ وصول کرنے کے لئے کمیشن پر سفیر مقرر کرنا جائز نہیں، (۵)

---

(۱) ومنها كون النصاب ناميا ...... فالخلقى الذهب والفضة لانهما لايصلحان للانتفاع بأعيانهما فى دفع الحوائج الاصلية فتجب فيهما نوى التجارة اولم ينواصلا، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷٤. الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتهما نصابا، عالمگيرى كتاب الزكاة، الفصل الثانى فى العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹. ط: ماجديه. شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. فمنها الملك فلاتجب الزكاة فى سوائم الوقف والخيل المسبلة لعدم الملك، بدائع، فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال، ج: ۲ ص: ۹، ط: سعيد. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۷. باب السائمة ط: سعيد.

(۲) الزكاة واجبة فى عروض التجارة، عالمگيرى، الفصل الثانى فى عروض التجارة، ج: ۱ ص: ۱۷۹. ط: ماجديه. شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸.

(۳) انظر الرقم: ۱

(٤) ومنها الملك ...... الخ بدائع ج: ۲ ص: ۹، ط: سعيد. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۲. شامى ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعيد.

(۵) دفع الزكاة إلى صبيان اقاربه ...... جازإلا إذا نص على التعويض، الدرمع الرد، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳۵٦. والبحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعيد. هنديه ج: ۱ ص: ۱۹۰. المصارف.

مدارس کو جو زکوۃ دی جاتی ہے اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں (۱)، اس لئے زکوۃ صرف انہی مدارس کو دی جائے جن کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ ٹھیک مصرف پر خرچ کرتے ہیں۔

☆……اگر مدرسہ کے چندہ کرنے کیلئے تنخواہ دار ملازم ہے تو اس کی اچھی کارکردگی کی وجہ سے تنخواہ کے علاوہ بطور انعام فی صد کمیشن دینا جائز ہے، لیکن زکوۃ کے پیسے سے کمیشن دینا جائز نہیں (۲)، بلکہ زکوۃ کا پیسہ مدرسہ میں جمع کرنا لازم ہے، اور یہ انعام مدرسہ اپنے امدادی فنڈ میں سے دے سکتا ہے۔

اور اگر تنخواہ دار ملازم نہیں ہے تو کمیشن پر چندہ کرنا جائز نہیں ہے (۳) اجرت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اجارہ فاسد ہے۔ (۴)

کنگن آگ کے پہنائے جائیں گے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوۃ دیتی ہو یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ''نہیں'' تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو آگ کے کنگن پہنائے

---

(۱) لایصرف (إلی بناء) نحو مسجد ولا إلی کفن میت وقضاء دینه ،الدر مع الرد، کتاب الزکاة ،باب المصرف ،ج: ۲ ص: ۳٤٤، ط: سعید. والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۳. قال فی الهندیة: ولو نوی الزکاة بما یدفع المعلم الی الخلیفة ولم یستاجره ان کان الخلیفة بحال لو لم یدفعه یعلم الصبیان ایضا ،اجزاه والا فلا، هندیه باب المصرف ، ج: ۱ ص: ۱۹۰ ،رشیدیه ، کوئٹه. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸ ، باب من توضع الزکاة فیه، ط: ادارة القرآن ،وفی التتارخانیة لایجوز صرفها الی من فرغ نفسه ،لعمل المسلمین نحو القضاة و المفتین والمؤذنین و المعلمین، تتارخانیة کتاب المعادن ج: ۲ ص: ۳٤٤، ط: ادارة القرآن .

(۲) دفع الزکاة إلی صبیان اقاربه إلا إذا نص علی التعویض .الدر مع الرد، باب المصرف ج: ۲ ص: ۳٥٦، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱ .هندیه ج: ۱ ص: ۱۹۰ .

(۳) أیضا

(٤) الفساد…… وقد یکون لجهالة البدل .(الباب الخامس عشر فی بیان ما یجوز من الاجارة وما لا یجوز، عالمگیری ، کتاب الاجارة ، ج: ٤ ص: ٤۳۹، ط: ماجدیه .

جائیں؟ انہوں نے عرض کیا ”نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی زکوۃ دیا کرو۔ (ترمذی ص:) (۱)

کنویں کی کھدوائی میں زکوۃ لگانا

کنویں کی کھدوائی میں زکوۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے کنویں کی کھدوائی میں زکوۃ لگائی ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۲)

کولڈ اسٹور

☆...... اگر زمین سے پیداوار اور پھل حاصل کرنے والے نے عشر ادا کرنے کے بعد پیداوار اور پھلوں کو کولڈ اسٹور میں رکھ کر محفوظ کر لیا اور اس پر چند سال گذر گئے تو اس صورت میں ان چیزوں پر دوبارہ زکوۃ یا عشر لازم نہیں ہوگا، کیونکہ عشر میں سال گذرنے کی قید نہیں ہے۔ (۳)

☆...... اگر کسی نے تجارت کی نیت سے مذکورہ چیزیں خرید کر کولڈ اسٹور میں محفوظ کر لی ہیں تو اس صورت میں مال تجارت ہونے کی وجہ سے سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (اگر مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو)۔ (۴)

---

(۱) فقال لهما رسول الله ﷺ اتحبان أن يسور كما الله لسوارين من نارقالتالاقال فاديازكوته. سنن ترمذی، ابواب الزكاة باب ماجاء فی زكاة الحلی، ج:۱ ص:۱۳۸.

(۲) ولايجوزأن يبنی بالزكاة المسجد ...... وكذا كری الانهار، عالمگيری، باب المصرف ج:۱ ص:۱۸۹، درمختارمع الردج:۲ ص:۲۷۱، ط:سعيد. البحرالرائق باب المصرف، ج: ۲ ص:۲٤۳. تتارخانيه، ج:۲ ص: ۳٤٤، ۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

(۳) بلاشرط نصاب وبلاشرط بقاء وحولان حول لان فيه معنى المؤنة، حتى لواخرجت الارض مرارا وجب فی كل مرة، ولان العشرفی الخارج حقيقة فيتكرربتكرره وكذا خراج المقاسمة؛ لأنه فی الخارج، شامی ج:۲ ص:۳٦٦، باب العشر. بدائع ج:۲ ص:٦۲.

(٤) الزكاة واجبة فی عروض التجارة كائنة ماكانت إذابلغت قيمتها نصابا، عالمگيری، الفصل الثانی فی العروض، ج:۱ ص:۱۷۹، البحرج:۲ ص:۲۲۸، بدائع ج:۲ ص:۲۰.

کھاد

☆......زمین کیلئے جو کھاد خرید کر رکھ لی جاتی ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۱)

☆......جو کھاد فروخت کرنے کی نیت سے خرید کر رکھ لی جاتی ہے وہ مال تجارت ہے، اگر قیمت فروخت نصاب کے برابر ہے یا خریدار صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا واجب ہے۔ (۲)

کھانا پکا کر کھلانا

زکوۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریبوں کو بیٹھا کر کھلانے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی چیزیں غریبوں کو مالک بنا کر دینا شرط ہے، بیٹھا کر کھلانے سے مالک نہیں ہوتا اس لئے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۳)

ہاں اگر زکوۃ کی رقم سے پکایا ہوا کھانا غریبوں کو مالک بنا کر دیدیا جائے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی، اس کی صورت یہ ہے کہ کھانا پیکٹ بنا کر غریبوں کو دیدیا جائے، یا ان کے برتنوں میں دیدیا جائے تو وہ مالک ہو جائیں گے اور زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

---

(۱) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية، عالمگیری، کتاب الزكاة، ج:۱ ص:۱۷۲. ط:ماجديه. شامی ج:۲ص:۲٦۲. البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۲.

(۲) صفحه گذشته کاحواله نمبر:٤. قال فی البدائع واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم، فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتی درهم فتجب فيها الزكاة، .....وسواء كان مال التجارة عروضا اوعقارا اوشيئا مما يكال اويوزن لان الوجوب فی اموال التجارة تعلق بالمعنی وهوالمالية والقيمة. بدائع، فصل فی اموال التجارة ج:۲ ص: ۲۰.

(۳) ولواطعمه عنده ناويا الزكاة لاتكفی. فتاوی شامی، باب المصرف، ج:۲ص:۳٤٤، ط: سعيد. قال فی البحر؛لان الزكاة يجب فيها تمليك المال لوعال يتيما فجعل يكسوه و يطعمه وجعله من زكاة ماله فالكسوة تجوز......وأما الاطعام ان دفع الطعام اليه بيده يجوز ايضا لهذه العلة وان لم يدفع اليه وياكل اليتيم لم يجزلانعدام الركن وهوالتمليك، البحرج:۲ص:۲۰۱، كتاب الزكاة، ط:سعيد. شامی ج:۲ص:۲۵۷.

(٤) قوله تمليكا، فلايكفی فيها الاطعام إلابطريق التمليك، شامی ج:۲ص:۳٤٤، ۳۵۷، البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱، ط:سعيد.

اور مدارس والوں کیلئے آسان صورت یہ ہے کہ مستحق طلبہ کو زکوۃ کی رقم دیدی جائے اور ہدایت کی جائے کہ کھانے کی فیس ادا کردیں پھر وہ رقم واپس جمع ہونے کے بعد کھلانے میں خرچ کی جائے تو زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی اور طلباء کو کھانا بھی مل جائے گا۔ (۱)

کھڑے کھیت کو فروخت کردیا

اگر کھڑے کھیت کو تیار ہونے سے پہلے فروخت کردیا، تو اس کا عشر خریدار پر واجب ہوگا، اور اگر دانہ پک جانے کے بعد بیچا تو اس کا عشر بیچنے والے کے ذمہ لازم ہوگا۔ (۲)

کھوٹ

سونے کے زیور میں جو کھوٹ ملا دیتے ہیں وہ سونے کے وزن میں شمار ہوتا ہے، اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کی جائے گی۔ (۳) (اگر زیور نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا کم ہے لیکن دوسرے اموال زکوۃ سے ملکر نصاب کے برابر ہو جاتا ہے اور سال بھی پورا ہو گیا ہے) (۴)۔

---

(١) وقدمنا أن الحيلة أن يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الاشياء ،الدرمع الرد، باب المصرف ،ج:٢ص:٣٤٥، ٢٧١، البحر الرائق ج:٢ص:٢٤٣، ط:سعيد. تتارخانية ج:٢ ص: ٢٧٢ ط:ادارة القرآن .

(٢) ولو باع الذرع إن قبل إدراكه فالعشر على المشترى ولو بعده فعلى البائع ،الدرمع الرد، كتاب الزكاة ج:٢ص:٣٣٣.

(٣) فإن كان الغالب هو الفضة فهى كالدراهم الخالصة ......وحكم الذهب المغشوش كالفضة المغشوشة ،عالمگيرى الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة والعروض ، ج:١ ص:١٧٩. درمع الردج:٢ص:٣٠١، باب زكاة المال ط:سعيد. البحرج:٢ص:٢٢٨.

(٤) وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة. ايضا. البحرج:٢ ص: ٢٣٠، باب زكاة المال ط:سعيد. شامي ج:٢ص:٣٠٣. بدائع ج:٢ص:١٩. تتارخانيه ج:٢ ص: ٢٣٢.

کھیت

☆ ...... اگر کھیت عشری زمین پر ہے تو پیداوار پر عشر لازم ہوگا۔ (۱)

☆ ...... عشر اس کھیتی میں بھی ہے جو جانوروں کے چارہ کے لئے ہے۔ (۲)

☆ ...... اگر کھیت کو پکنے سے پہلے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلا دیا تو عشر واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

☆ ...... اگر کھڑے کھیت کو تیار ہونے سے پہلے فروخت کر دیا گیا تو اس کا عشر خریدار پر لازم ہوگا، اور اگر دانہ پک جانے کے بعد فروخت کیا ہے تو اس کا عشر فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگا۔ (۴)

کھیت کی قیمت پر زکوۃ

کھیت کی قیمت پر زکوۃ نہیں ہے، اگر زمین عشری ہے تو اسکی پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہوگا، اگر زمین عشری نہیں تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (۵)

---

(۱) ویجب العشرفی......ارض غیرالخراج ،باب العشر،الدرالمختارمع الرد ، ج:۲ ص: ۳۲۵ ، ط: سعید .البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۶ .

(۲) قال فی البدائع :ومنها أن یکون الخارج من الأرض مما یقصد بزراعته نماء الارض وتستغل بها عادة ......ویجب فی قصب السکروقصب الذریرة لانه یطلب بهما نماء الارض توجد شرط الوجوب .بدائع ج:۲ص:۵۸، فصل فی شرائط المحلیة . الدرمع الردج:۲ص:۳۲۶ .باب العشر .البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۷ .

(۳) قال فی البدائع واما سبب فرضیته فالارض النامیة بالخارج حقیقة حتی لواصاب الخارج آفة فهلك لایجب فیه العشرفی الارض العشریة .بدائع ج:۲ص:۵۴. البحر ج:۲ ص: ۲۳۶ .

(٤) قال فی البدائع :ولوباع الارض العشریة وفیها زرع قد ادرك مع زرعها اوباع الزرع خاصة فعشره علی البائع دون المشتری ،وان ترکه حتی ادرك فعشره علی المشتری ،بدائع فصل فی شرائط الفرضیة ،ج:۲ص:۵۷. ط:سعید.

(٥) انظرالرقم :۱ .

کیش کا نصاب

☆...... اگر کسی آدمی کے پاس سونا اور چاندی نہیں صرف نقد رقم ہے تو اس کا نصاب یہ ہے کہ کیش رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو نصاب پورا ہو جائے گا ایک سال مکمل ہونے کے بعد ڈھائی فیصد زکوۃ کی نیت سے فقیروں کو دینا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ نقد رقم ہے اور نصاب سے کم سونا ہے تو سال مکمل ہونے پر نقد رقم اور سونا دونوں چیزوں پر زکوۃ واجب ہوگی، اور سونے کی قیمت کو نقد رقم کے ساتھ جمع کر کے مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دی جائے۔ (۲)

☆...... اگر کیش رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال مکمل ہونے پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہے چاہے وہ اس رقم کو کسی کاروبار میں لگا کر بڑھائے یا اپنے پاس یا بینک میں جمع رکھے ہر صورت میں سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہے کیونکہ کیش رقم کا مقصد اس کو کاروبار وغیرہ میں لگا کر بڑھانا ہے نہ کہ جمع کر کے بیکار چھوڑ دے، بلکہ اس کو کاروبار، زمین جائیداد وغیرہ کی خرید فروخت میں لگائے تا کہ ملک قوم اور اپنی ذات کے لئے فائدہ مند ثابت ہو اور زکوۃ دینا بھاری نہ ہو، ورنہ رقم جمع کر کے رکھنے والا خود

---

(۱) تجب فی کل مائتی درهم خمسة دراهم وفی کل عشرین مثقال ذهب نصف مثقال ،عالمگیری ،فصل فی زکاة الذهب والفضة ،ج:۱ص:۱۷۸ ،ط:ماجدیه .البحرج:۲ ص: ۲۲۸ ،باب زکاة المال ط:سعید.شامی ج:۲ص:۲۹۵ .

(۲) وتضم قیمة العروض الی الثمنین ایضا ،عالمگیری فصل فی زکاة الذهب والفضة ج: ۱ ص:۱۷۹، ط:ماجدیه .البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۰، باب زکاة المال ،درمع الرد ج:۲ ص: ۳۰۳ ،باب زکاة المال ،ط:سعید.بدائع ج:۲ص:۲۱ ،فصل فی اموال التجارة ط:سعید. تتارخانیه ج:۲ص ۲۳۲ ،باب زکاة المال ،ادارة القرآن.

قصور وار ہوگا، شریعت نہیں لہذا ہر حال میں زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

(گ)

گارمنٹس

''کارخانہ'' کو دیکھیں۔

گاڑی

☆...... گاڑی خواہ موٹر سائیکل ہو یا کار یا بس ہو یا کوچ، ٹرک ہو یا ٹرالر، سوزوکی ہو یا ٹیکسی غرض کہ کسی قسم کی بھی گاڑی ہو اگر ذاتی استعمال کے لئے ہے یا سامان منتقل کرنے کے لئے تو ان گاڑیوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆...... گاڑی خواہ کسی قسم کی بھی ہو اگر ذاتی استعمال کے لئے نہیں بلکہ تجارت کیلئے ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ (۳)

☆...... اگر گاڑی تجارت اور ذاتی استعمال کیلئے نہیں بلکہ کرایہ پر دی جاتی ہے تو

---

(۱) قال فی البدائع واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدراهم فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتی درهم أوعشرين مثقالامن ذهب فتجب فيها الزكاة ،بدائع ج:۲ص:۲۰ ،فصل فی اموال التجارة ،ط:ايچ ايم سعيد.الدرمع الردج:۲ص:۲۹۸، باب زكاة المال ط:ايچ ايم سعيد.تتارخانية، ج:۲ص:۳۳۴و۳۳۶،كتاب الزكاة باب زكاة المال ،ط:ادارة القرآن.البحرج:۲ص:۲۲۵.

(۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فليس فی دورالسكنی ...... ودواب الركوب ...... زكاة ،كتاب الزكاة ،عالمگيری ج:۱ص:۱۷۲ ،ط:رشيديه، البحرج:۲ ص:۲۰۶،كتاب الزكاة ط:سعيد.ردالمحتارج:۲ص:۲۶۲ ،كتاب الزكاة ،ط:سعيد. بدائع ج:۲ص:۱۱

(۳) ومنها كون النصاب ناميا حقيقة والتوالد والتناسل والتجارة ...... وينقسم كل واحد الی قسمين خلقی وفعلی ..... فالخلقی الذهب والفضة .... والفعلی ماسواهما ويكون الاستمناء فيه بنية التجارة اوالاسامة ،عالمگيری كتاب الزكاة ج:۱ص:۱۷۴، البحر ج:۲ ص:۲۰۶ ،ط:سعيد.ردالمحتارج:۲ص:۲۶۳ ،كتاب الزكاة ،ط:سعيد.

اس صورت میں گاڑی کی اصل قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی (۱) البتہ کرایہ کی رقم اگر چاندی کے نصاب کے برابر ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں کرایہ کی بچی ہوئی رقم سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر گاڑی کو آمدنی کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو اس صورت میں بھی گاڑی کی اصل قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی (۲) بلکہ آمدنی کی رقم اگر موجود ہے اور وہ چاندی کے نصاب کے برابر ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ آمدنی سے بچی ہوئی رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر آمدنی کی رقم باقی نہیں رہتی بلکہ خرچ ہو جاتی ہے تو اس صورت میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

☆...... اگر گاڑی بک کرنے کے بعد رقم جمع کرادی لیکن اب تک گاڑی نہیں ملی اس درمیان میں سال مکمل ہو گیا تو جمع کردہ رقم سے بھی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) ولواشتری قدورا من صفر یمسکها ویؤاجرها لاتجب فیها الزکاة، عالمگیری، ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: ماجدیه. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲٤۱، زکاة عروض التجارة ط: ادارة القرآن.

(۲) زکاة العمارات والمصانع ...... اوالعمارات بقصد الکراء والمصانع المعدة للانتاج لاتجب الزکاة فی عینها وانما فی ریعها وغلتها اوارباحها، الفقه الاسلامی وأدلته، ج: ۲ ص: ۸٦٤، المبحث الخامس ط: دار الفکر.

(۳) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلیة، عالمگیری، کتاب الزکاة، ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: ماجدیه. شامی ج: ۲ ص: ۲٦۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۰٦، کتاب الزکاة، ط: سعید. اذا اشتری جوالق بعشرة آلاف درهم لیؤاجرها من الناس فحال علیها الحول فلازکاة فیها لانه اشتراها للغلة لاللتجارة، تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲٤۱، زکاة عروض التجارة، ط: ادارة القرآن،

(٤) منها کون المال فاضلا عن الحاجة الاصلیة لان به یتحقق الغنا ومعنی النعمة وهو التنعم و به یحصل الاداء عن طیب النفس اذ المال المحتاج الیه حاجة اصلیة لایکون صاحبه غنیا عنه، بدائع، فصل اما الشرائط التی ترجع الی المال، ج: ۲ ص: ۱۱ ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۰٦ ط: سعید. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲٦۲، ط: سعید.

گاڑی خریدنے کے لئے رقم جمع کی ہے

☆......اگر کسی نے گاڑی خریدنے کے لئے رقم جمع کی اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور اس پر سال گذر گیا اور اب تک گاڑی نہیں لی تو اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

☆......اور اگر مذکورہ رقم سے سال مکمل ہونے سے پہلے ذاتی استعمال کے لئے گاڑی خرید لی تو اسپر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، (۲) ہاں اگر نصاب کے برابر رقم رہے گی تو اس صورت میں سال پورا ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

گاڑی کے کرایہ کی رقم پر زکوۃ

☆ کرایہ پر دی گئی گاڑی سے جو نفع حاصل ہوتا ہے اگر وہ نصاب تک پہونچ جائے تو سال گذرنے کے بعد اس پر زکوۃ فرض ہوگی، کرایہ پر دی گئی گاڑیوں کی اصل قیمت پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نفع حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور ذریعہ پر زکوۃ نہیں آتی۔ (۴)

گائے کی زکوۃ

☆......۲۹ گائے تک زکوۃ نہیں ہے۔ (۵)

---

(۱) أيضا

(۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية ،عالمگیری ج:۱ص:۱۷۲،ط:ماجديه . البحرج:۲ص:۲۰۶ .شامی ج:۲ص:۲۶۲ .بدائع ج:۲ص:۱۱ .

(۳) وملك نصاب حولى فارغ عن الدين وحوائجه الاصلية نام ولو تقديرا لأنه عليه السلام قدرالسبب به ....والزيادة فاضل عن الحاجة ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۲،كتاب الزكاة ط:سعيد. درمع الردج:۲ص:۲۵۹،ط:سعيد.

(٤) ولواشترى قدورا من صفريمسكها ويؤاجرها لاتجب فيها الزكاة ،عالمگیری فصل فی العروض،ج:۱ص:۱۸۰،ط:ماجديه .تتارخانية ج:۲ص:۲٤۱ العمارات بقصد الكراء .... لاتجب الزكاة فى عينها وانما فى ارباحها ،الفقه الاسلامى وادلته ج:۲ص:۸٦٤، دارالفكر، بيروت.

(٥) ليس فى اقل من ثلاثين من البقر صدقة فإذا كانت ثلاثين سائمة ففيها تبيع وتبيعة ، هنديه ج:۱ص:۱۷۷ .البحرج:۲ص:۲۱۵ .

۳۰ سے ۳۹ تک ایک گائے یا ایک سال کا بچھڑا، (۱)

۴۰ سے ۵۹ تک دو سالہ گائے،

۶۰ میں ایک ایک سال کے دو بچھڑے،

پھر جب ۶۰ سے زیادہ ہو جائیں گے تو ہر تیس پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس میں دو سالہ گائے، (۲) مثلاً ستر گائے ہو جائیں تو انمیں تیس پر ایک سالہ بچھڑا اور چالیس پر ایک دو سالہ گائے، کیونکہ ستر گائے میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا، اور ۸۰ میں دو سالہ دو گائے، کیونکہ اس میں چالیس کے دو نصاب ہیں، اور ۹۰ میں ایک ایک سال کے تین بچھڑے، کیونکہ نوے گائے میں تیس کے تین نصاب ہیں۔

اور ۱۰۰ میں ایک سالہ دو بچھڑے اور دو سالہ ایک گائے، کیونکہ سو میں تیس کے دو نصاب اور چالیس کا ایک نصاب ہے۔ (۳)

☆...... جہاں دونوں نصابوں کا نتیجہ مختلف ہو وہاں جس نصاب کے حساب سے بھی زکوۃ ادا کرے گا زکوۃ ادا ہو جائے گی، مثلاً ایک سو بیس گائے ہیں تو انمیں تیس کے چار نصاب اور چالیس کے تین نصاب ہیں اگر تیس کے حساب سے ایک ایک سال کے چار بچے زکوۃ میں دیدیں یا چالیس کے حساب سے دو دو سال کے تین بچے زکوۃ میں دیدیں دونوں صحیح ہیں۔ (۴)

---

(۱) وفی أربعین مسن اومسنة وهی التی طعنت فی الثالثة .

(۲) وبعد الستین یعتبر الاربعینات والثلاثیات فیجب فی کل اربعین مسنة اومسن وفی کل ثلاثین تبیع اوتبیعة ففی سبعین مسن وتبیع وفی ثمانین مسنتان وفی تسعین ثلاثة أتبعة وفی مائة مسنة وتبیعتان ،عالمگیری الفصل الثالث فی زکاة البقرج:۱ص:۱۷۷،ط:ماجدیه.البحر ج:۲ص:۲۱۵،باب صدقة البقر،ط:سعید.ردالمحتارج:۲ص:۲۸۰،باب زکاة البقرط: سعید.

(۳) انظر الرقم :۱ .

(٤)فإن احتمل تقدیر المسنة والتبیعة فهومخیر کمائة وعشرین مثلاإن شاء أدی ثلاث مسناة وإن شاء ادی اربعة أتبعة کذا فی التبیین .الفصل الثالث فی زکاة البقر.عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۸.ط:رشیدیه .

☆...... ساٹھ گائے کے بعد ہر دہائی سے نصاب بدلتا رہے گا، دہائی سے کم بڑھے تو زکوۃ میں زیادتی نہیں ہوگی، وہی زکوۃ دینی ہوگی جو اس سے پہلے دی جاتی تھی۔ (۱)

☆...... گائے اور بھینس دونوں ایک ہی قسم میں ہیں، دونوں کا نصاب ایک ہے، اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملا کر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ البتہ زکوۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جسکی تعداد زیادہ ہو۔ (۲)

☆...... اگر گائے تجارت کی نیت سے خریدی ہے تو وہ مال تجارت کے حکم میں ہو جائے گی اور مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

گدھا

گدھوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے البتہ اگر تجارت کے لئے رکھے ہیں تو تجارتی مال ہونے کی وجہ سے اگر قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا زیادہ ہوگی تو سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) وبعد الستين يعتبر الاربعينات والثلاثيات فيجب في كل اربعين مسنة اومسن وفي كل ثلاثين تبيع اوتبيعة ففي سبعين مسن وتبيع وفي ثمانين مسنتان وفي تسعين ثلاثة أتبعة هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۷، تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۲، صدقة السوائم البقر، ادارة القرآن.

(۲) والجاموس كالبقر وعند الإختلاط يجب ضم بعضها إلى بعض لتكميل النصاب ثم تؤخذ الزكاة من اغلبها إن كان بعضها اكثر من بعض. هنديه، ج: ۱ ص: ۱۷۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۵، باب صدقه البقر ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۸۰. باب زكاة البقر، ط: سعيد.

(۳) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ماكانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب، عالمگيرى، الفصل الثانى فى العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيديه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال، ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعيد.

(٤) وهكذا في البحر الرائق: ولاشئ في الخيل ولافي الحمير........ إلا أن تكون للتجارة لأن الزكوة حينئذ تتعلق بالمالية كسائر أموال التجارة، (البحر الرائق، كتاب الزكاة، فصل في الغنم، ج: ۲ ص: ۲۱۷، ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۸۲، باب زكاة الغنم: سعيد، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: رشيديه.

گذشتہ زمانے کا عشر

اگر کسی کے ذمہ میں گذشتہ زمانے کا عشر باقی ہے، اور اس نے اب تک عشر ادا نہیں کیا تو وہ ساقط نہیں ہوگا بلکہ گذشتہ زمانے کا عشر ادا کرنا واجب ہے، مرنے لگے تو وصیت واجب ہے۔ (۱)

گذشتہ سالوں کی زکوۃ

☆...... اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے گذشتہ سالوں کی زکوۃ ادا نہیں کی، تو وہ زکوۃ معاف نہیں ہوگی، بلکہ وہ زکوۃ اسکے ذمہ میں ہے، لہذا گذشتہ تمام سالوں کی زکوہ حساب کر کے ادا کرنا لازم ہے ورنہ آخرت میں پکڑ ہوگی۔

اب سابقہ زکوۃ ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ گذشتہ سالوں میں ہر سال کتنی رقم تھی یا نصاب کی مالیت کی مقدار کیا تھی معلوم ہے تو اس حساب سے ہر سال کی رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دے۔

اور اگر گذشتہ سالوں کی رقم یا نصاب کی مالیت کی مقدار معلوم نہیں تو اندازہ لگا کر تعیین کرے کہ گذشتہ سالوں میں سے ہر سال کتنی رقم تھی یا نصاب کی مالیت کی مقدار کیا تھی اور اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کر دے۔

جہاں تک ممکن ہو اس بات کی کوشش کرے کہ اندازہ لگاتے وقت کم اندازہ نہ کرے بلکہ کچھ زیادہ ہی لگائے تا کہ زکوۃ ذمہ میں نہ رہ جائے۔

☆...... اگر رقم یا نصاب کی مالیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے تو اس صورت میں اتنا

---

(۱) (من علیه عشر........ومات أخذ من ترکته وفی روایة لا) بل یسقط بالموت والأول ظاهر الروایة ،الدرالمختارمع الرد باب العشرج:۲ص:۳۳۲،ط:سعید. البحرج:۲ص: ۲۳۷. بدائع ج:۲ص:۵۳.

(۲) قال فی البدائع اذا کان لرجل مائتادرهم اوعشرون مثقال ذهب فلم یؤد زکاته سنتین یزکی السنة الاولی وکذا هکذا فی مال التجارة وکذا فی السوائم ،بدائع ج:۲ص:۷ فصل واماشرائط الفرضیة ط:سعید. ردالمحتارج:۲ص: ۲۶۰،کتاب الزکاة ، البحرج:۲ص: ۲۰٤

معلوم کر لے کہ کتنے سال کی زکوۃ باقی ہے، مثلاً اندازہ یہ ہوا کہ دس سال کی زکوۃ ذمہ میں باقی ہے تو موجودہ مال سے دس دفعہ زکوۃ نکالی جائے اگر آخر تک مال نصاب سے کم نہ ہو مثلاً ایک لاکھ کی رقم دس سال سے ہے اور دس سال تک زکوۃ ادا نہیں کی تو سب سے پہلے پہلے سال کے لئے ڈھائی فیصد زکوۃ نکالے تو ڈھائی ہزار روپیہ زکوۃ میں نکل گیا پھر اسکے بعد دوسرے سال کے لئے بقیہ ۹۷۵۰۰ سے دوبارہ ڈھائی فیصد زکوۃ نکالی تو ۲۴۳۷/۵۰ روپے زکوۃ میں نکل گئے، پھر تیسرے سال کیلئے ۹۵۰۶۲/۵۰ روپے تیسری دفعہ زکوۃ نکالے تو ۲۳۷۶/۵۶۱۴ روپے زکوۃ میں نکل گئے اس طرح دس سالوں کی زکوۃ نکال لے اور ادا کر دے، چاہے اکٹھے دیدے یا قسط وار دیدے دونوں صورتیں درست ہیں، باقی جتنی جلدی ادا کر سکے بہتر کیونکہ موت کا پتہ نہیں۔ (۱)

گذشتہ سال کی زکوۃ ادا نہیں کی

☆...... اگر گذشتہ سال زکوۃ ادا نہیں کی تو وہ زکوۃ معاف نہیں ہوگی بلکہ وہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر گذشتہ سال زکوۃ ادا نہیں کی، دوسرا سال شروع ہو گیا تو نئے سال کا حساب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تاریخ کو پہلا سال ختم ہوا، اس دن جتنی مالیت تھی اس پر پہلے سال کی زکوۃ فرض ہوگی، اگلے دن سے دوسرا سال شروع سمجھا جائے گا۔ (۳)

---

(۱) أیضا

(۲) وسبب افتراضها ملك نصاب حولی تام فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد ،قال المحقق قوله لحولانه علیه ای لان حولان الحول علی النصاب شرط لکونه سببا........ ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹ ، کتاب الزکاة ط: سعید. قال فی البحر : والمرادبکونه حولیا ان یتم الحول علیه هوفی ملکه لقوله علیه السلام لازکاة فی مال حتی یحول علیه الحول ،البحر، کتاب الزکاة ج: ۲ص: ۲۰۳ . ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۲ .

(۳) (قوله کزکوة) فلوکان له نصاب حال علیه حولان فلم یزکه فیها لازکوة فی الحول الثانی ،بدائع ج: ۲ص: ۲۶۰ ،کتاب الزکاة ط: سعید. اذا کان لرجل مائتادرهم اوعشرون مثقال ذهب فلم یؤد زکوته سنتین یزکی السنة الاولی الخ بدائع ج: ۲ص: ۷ط: سعید. البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۰٤ ،کتاب الزکاة ط: سعید. شامی ج: ۲ص: ۲۶۰ .

گروی رکھی ہوئی چیز کی زکوۃ

گروی یعنی رہن دی ہوئی چیز کی زکوۃ نہ رہن دینے والے پر ہے اور نہ رہن رکھنے والے پر ہے۔ (۱)

گفٹ کے نام سے زکوۃ دینا

مستحق زکوۃ آدمی کو گفٹ کے نام سے زکوۃ دینا جائز ہے، بشرطیکہ دل میں زکوۃ دینے کی نیت ہو۔ (۲)

گنجا سانپ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من اتاه الله مالا فلم يودزكوته مثل له ماله يوم القيمة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيمة ثم ياخذبلهزمتيه يعني بشدقيه ثم يقول انامالك اناكنزك. (۳).

”جس کو اللہ تعالی نے مال دیا، اور اس نے زکوۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کے مال کو بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا کر اس کی گردن میں لپیٹا جائے گا، پھر وہ اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال ہوں میں ہی تیرا خزانہ ہوں“۔

---

(۱) (قوله ولافي مرهون) لاعلى المرتهن لعدم ملك الرقبة ولاعلى الراهن لعدم اليد ا ه شامي ج: ۲ ص: ۲۶۳، مطلب في زكاة المبيع وفاء، ط: سعيد. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۲، كتاب الزكاة ط: رشيديه.

(۲) ومن اعطى مسكينا دراهم سمّها هبة اوقرضا ونوى الزكوة فانها تجزية وهوالاصح. هنديه، كتاب الزكاة، ج: ۱ ص: ۱۷۱. البحرج: ۲ ص: ۲۱۲، كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۳) بخاري ج: ۱ ص: ۱۸۸ باب اثم مانع الزكاة. قديمي كتب كانه. مسلم شريف ج: ۱ ص: ۳۲۰، باب اثم مانع الزكاة، قديمي كتب خانه، مشكوة شريف ص: ۱۵۵، كتاب الزكاة، قديمي كتب خانه.

گھاس

جو گھاس کسی اور پیداوار کے تابع ہو کر کسی کھیت میں ہو، اس سے پیداوار مقصود نہیں تو اس پر عشر لازم نہیں۔ (۱)

گھٹتی بڑھتی رقم کا حکم

☆...... زکوۃ واجب ہونے کیلئے سال کے اول اور آخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے اگر سال کے درمیان میں رقم نصاب سے کم ہو جائے اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک شخص سال کے شروع میں پچاس ہزار روپے کا مالک تھا، تین مہینے کے بعد اس کے پاس پانچ ہزار روپے رہ گئے، پھر چھ مہینے کے بعد ستر ہزار روپے ہو گئے، اور سال کے ختم پر اَسّی ہزار روپے کا مالک تھا تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر اَسّی ہزار روپے کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور سال کے درمیان میں جو رقم گھٹتی اور بڑھتی رہی اس کا اعتبار نہیں۔ (۲)

☆...... سال کے اول و آخر میں مالدار صاحب نصاب ہو، اور سال کے درمیان میں مال یا رقم نصاب کی مقدار سے کم رہ جائے، تب بھی زکوۃ واجب ہے تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوۃ معاف نہیں ہوتی، (۳) البتہ اگر کل مال یا سب رقم ختم ہو گئی کچھ باقی نہ رہا، اسکے بعد پھر مال ملا یا رقم ملی، تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ (۴)

---

(۱) وکذا لاعشر فیما ھو تابع للارض کالنحل والاشجار لانه بمنزلة جزء الارض لانه یتبعها فی البیع الخ ،البحر الرائق ج:۲ ص:۲۳۸ ،درمع الردج:۲ ص:۳۲۷ ،باب العشر ط:سعید. بدائع ج:۲ ص:۵۸ ،فصل واما شرائط المحلیة ط:سعید.

(۲و۳) وشرط کمال النصاب فی طرفی الحول فلایضر نقصانه بینهما ،تنویر الابصار شامی،باب زکاة المال ،ج:۲ ص:۳۰۲ .ط:سعید.بدائع ج:۲ ص:۱۵ .فصل اما الشرائط التی ترجع الی المال ط:سعید.البحر ج:۲ ص:۲۲۹ باب زکاة المال .

(٤) قال فی البدائع ھلاك النصاب فی خلال الحول یقطع حکم الحول حتی لو استفاد فی =

☆...... کسی کے پاس نصاب کے برابر سونا، یا چاندی یا رقم یا مال تجارت تھا، پھر سال گذرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا یا چاندی یا کچھ رقم اور مل گئی تو بعد میں ملنے والی چیزوں کا حساب الگ شمار نہیں ہوگا، بلکہ جب شروع کے نصاب کا سال پورا ہوگا تو یہ سمجھا جائے گا کہ بعد میں ملی ہوئی چیزوں کا سال بھی پورا ہوگیا، تو ان تمام چیزوں کی زکوۃ ادا کی جائے گی۔ (۱)

گھر کا سامان

گھر کے سامان پر زکوۃ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت میں داخل ہے اور ضرورت کے سامان پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ (۲)

گھر کے مصارف وغیرہ

☆...... جو رقم سال مکمل ہونے سے پہلے گھر کے مصارف اور دیگر ضروریات میں خرچ ہوجاتی ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

= ذلك الحول نصابا يستأنف له الحول لقول النبى ﷺ لازكاة فى مال حتى يحول عليه الحول والهالك ماحال عليه الحول. بدائع ج: ۲ص: ۱۵، فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال ط: سعيد. رد المحتارج: ۲ص: ۳۰۲، باب زكاة المال، ط: سعيد. البحرج: ۲ص: ۲۹۹.

(۱) ويضم مستفاد عن جنس نصاب اليه لان النبى ﷺ اوجب فى خمس وعشرين من الابل بنت مخاض الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة ففيها بنت لبون من غيرفصل بين الزيادة فى اول الحول اوفى اثنائه ولانه عند المجانسة يتعسرالتمييزفيعسراعتبارالحول لكل مستفاد. البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۲۲. ودرمع الرد ج: ۲ص: ۲۸۸، باب زكاة الغنم ط: سعيد. وبدائع ج: ۲ص: ۱۳، فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال ط: سعيد.

(۲) ولافى ثياب البدن وأثاث المنزل ودورالسكنى ونحوها الخ الدرمع الردج: ۲ص: ۲٦۵. مطلب فى زكاة ثمن المبيع وفاء ط: سعيد. البحرج: ۲ ص: ۲۰٦، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ص: ۱۱، ط: سعيد

(۳) (ومنها فراغ المال) عن حاجته الاصلية فليس فى دورالسكنى وثياب البدن وأثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة، عالمگیری، ج: ۱ص: ۱۷۲. البحرج: ۲ص: ۲۰٦، ط: سعيد. ردالمحتارج۲ص: ۲٦۲ كتاب الزكاة ط: سعيد. =

گھوڑا

گھوڑوں پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی ، ہاں اگر گھوڑے تجارتی ہیں تو ان پر تجارتی نوعیت کی زکوۃ واجب ہوگی ، یعنی اگر ان کی بازاری قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی تو سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا ، اور زکوۃ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد نکالی جائے گی ۔ (۱)

گیس

☆...... اگر گیس کا کاروبار ہے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے اسپر زکوۃ واجب ہوگی ۔ (۲)

☆...... اگر زمین سے گیس نکلی ہے تو اسپر زکوۃ واجب نہیں البتہ فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی اسپر زکوۃ واجب ہوگی ۔ (۳)

= بدائع ج: ۲ ص: ۱۱ ط: سعید.

(۱) (قوله ولاشئ في خيل سائمة)..... وقيد بالسائمة لأنها محل الخلاف ، أما التى نوى بها التجارة فتجب فيها زكاة التجارة اتفاقا ، شامى باب زكاة الغنم ، ج: ۲ ص: ۲۸۲ ، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۱٦ ، فصل فى الغنم ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳٤ ، فصل فى حكم الخيل ط: سعيد. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۸ ، الفصل الخامس فيما لاتجب فيه الزكاة ط: رشيديه

(۲) قال فى الهنديه : الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب ، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۷۹ ، الفصل الثانى فى العروض ط: رشيديه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸ ، باب زكاة المال ، ط: سعيد. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸ ، باب زكاة المال ط: سعيد. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۰ ، الفصل الثانى .

(۳) زكاة العمارات والمصانع لاتجب الزكاة فى عينها وانما فى ارباحها . الفقه الاسلامى و ادلته ، ج: ۲ ص: ۸٦٤ ، المبحث الخامس ط: دارالفكر.

(۲و۳) (وما اشتراه لها) اى للتجارة (كان لها) لمقارنة النية بعقدالتجارة . شامى ، لان الشرط فى التجارة مقارنتها لعقدها ، الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۲ ، كتاب الزكاة ، ط: سعيد.

(ل)

لاوارث میت کے لئے چندہ کرنا

لاوارث میت کی تجہیز و تکفین کیلئے چندہ کرنا جائز ہے، لیکن اس میں زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے لاوارث مردہ کی تجہیز و تکفین کیلئے زکوۃ کی رقم دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کیلئے مستحق آدمی کا زندہ ہونا شرط ہے، مردہ آدمی زکوۃ کا مستحق نہیں۔ (۱)

لڑکی کو زکوۃ دینا

اپنی لڑکی کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

لڑکی کے لئے سونا وغیرہ خریدا

☆...... اگر لڑکی نابالغ ہے اسکو دینے کیلئے سونا، چاندی، یا زیور خرید کے رکھا، اور باپ نابالغ لڑکی کو ان چیزوں کا مالک سمجھتا ہے تو ان چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں کیونکہ لڑکی ابھی تک بالغ نہیں نابالغ پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ (۳)

☆...... اگر ماں یا باپ نے بالغ لڑکی کیلئے سونا چاندی یا زیور خریدا ہے، اور وہ

---

(۱) ولایجوزأن یکفن بها میت ولایقضی بها دین المیت کذا فی العبیین ،عالمگیری ، ج:۱ ص:۱۸۸. وهکذا فی الفتاوی التاتارخانیة :ولایبنی بها قبر،ولایقضی بها دین میت .... ولایکفن میتا.(تاتارخانیة ج:۲ص.۲۷۲،کتاب الزکاة من توضع الزکاة فیه .البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۳،باب المصرف ط:سعید.ردالمحتارج:۲ص:۳۴۶.ط:سعید.

(۲) ولایدفع الی اصله وإن علاوفرعه وإن سفل کذا فی الکافی،هندیه ج:۱ص:۱۸۸،باب المصرف ط:رشیدیه .بدائع ج:۲ص:۴۹ . البحرج:۲ص:۲۰۱، ۲۴۳. شامی ج:۲ ص: ۳۴۶

(۳) (وشرط وجوبها) ای افتراضها (العقل والبلوغ والاسلام والحریة الخ) مجمع الانهر کتاب الزکاة ،ج:۱ص:۱۹۱.البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۲،کتاب الزکاة ط:سعید. هندیه ج:۱ص: ۱۷۲،کتاب الزکاة ط:رشیدیه .درمع الرد ج:۲ص:۲۵۸.ط:سعید.بدائع ج:۲ ص:۴،۶، سعید.

نصاب کے برابر ہے اور ماں باپ نے ان چیزوں کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے، لڑکی کو ابھی مالک بنا کر قبضہ نہیں دیا تو ابھی تک ان چیزوں میں لڑکی کی ملکیت نہیں آئی، کیونکہ ملکیت ثابت ہونے کے لئے قبضہ دینا ضروری ہے، اور یہاں قبضہ نہیں دیا گیا، لہذا ان چیزوں کی زکوۃ ادا کرنا خریدار یعنی ماں باپ یا ان دونوں میں سے جس نے خریدا ہے زکوۃ اسکے ذمہ ادا کرنا لازم ہے بالغ لڑکی پر نہیں۔ (۱)

☆...... اگر والدین نے یا اس میں سے کسی ایک نے بالغ لڑکی کے لئے سونا و غیرہ خرید کر لڑکی کو قبضہ دیدیا یا پھر اس سے لیکر امانت کے طور پر محفوظ کر لیا تو ان چیزوں کی زکوۃ ادا کرنا والدین یا ان میں سے کسی ایک پر لازم نہیں ہوگا، البتہ مذکورہ سونا وغیرہ لڑکی کی ملکیت میں آنے کے بعد جب ایک سال گذر جائے گا تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی اور اس لڑکی کے ذمہ زکوۃ واجب ہوجائے گی اب چاہے زکوۃ وہ لڑکی ادا کرے یا اسکی اجازت سے والد ادا کرے دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ (۲)

لڑکیوں کا نکاح حوائج اصلیہ میں داخل ہے

جب تک لڑکیوں کا نکاح نہیں ہوتا ہے تب تک ان کا نفقہ اور ضروری خرچہ دینا اور نکاح کرنا باپ کے ذمہ ہے، لہذا یہ اخراجات حوائج اصلیہ میں داخل ہیں البتہ لڑکیوں کی شادیوں کے رسمی اخراجات حوائج اصلیہ میں داخل نہیں ہیں اور وہ زکوۃ واجب ہونے کے مانع نہیں۔ (۳)

---

(۱) لاتتم الهبة الابالقبض الكامل الدرمع الرد ج:۵ص: ۶۹۰،ط:سعيد. لم يختلفوا ان الحلى اذا كان فى ملك الرجل تجب فيه الزكوة فكذا لك اذا كان فى ملك المرأة كالدراهم والدنانيروايضا لايختلف حكم الرجل والمرأة فيما يلزمها من الزكوة فوجب ان لايختلفافى الحلى اه احكام القرآن ج:۳ص:۱۳۳، باب زكاة الحلى، ط:سهيل اكيڈمى.

(۲) لاتتم الهبة الابالقبض الكامل الدرمع الرد ج:۵ص: ۶۹۰،ط:سعيد. ومنها كون المال نصابا، عالمگيرى ج:۱ص:۱۷۲. ومنها حولان الحول على المال عالمگيرى ج:۱ص: ۱۷۵. البحرج:۲ص:۲۰۲. شامى ج:۲ص:۲۵۹. بدائع ج:۲ص:۱۱. ط:سعيد.

(۳) ونفقة الاناث واجبة مطلقا على الآباء مالم يتزوجن اذا لم يكن لهن مال كذا فى =

لڑکی کو شادی میں دینے کے لئے سامان خرید کے رکھا

لڑکی کی شادی کے لئے سونا، چاندی، اور زیورات کے علاوہ جو سامان خرید کے رکھا جاتا ہے ان پر زکوۃ نہیں کیونکہ یہ مال تجارت نہیں ہے، مثلاً برتن، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، کپڑے، اور گھر کا ضروری سامان خرید کے رکھا ہے تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۱)

لڑکی کے لئے زیور بنا کر رکھا

☆...... جو زیور لڑکیوں کی شادی کیلئے بنا کر رکھا جاتا ہے، اگر لڑکی کو اس کا مالک بنا دیا ہے یعنی تحریری یا زبانی طور پر کہہ دیا کہ یہ زیور فلاں لڑکی.... کا ہے تو وہ لڑکی جب تک بالغ نہیں ہوگی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، باپ پر اس لئے نہیں کہ وہ مالک نہیں، اور لڑکی پر اس لئے نہیں ہوگی کہ وہ بالغ نہیں ہے، نابالغ پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ (۲)

ہاں جب لڑکی بالغ ہو جائے گی تو سال گذرنے کے بعد اس پر زکوۃ واجب ہو جائے گی، چاہے وہ لڑکی خود زکوۃ ادا کرے یا اُس کی طرف سے اجازت لیکر باپ ادا کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔ (۳)

= الخلاصة ،عالمگیری ،باب النفقة،ج:۱ ص:۵٦۳ .فصل ونفقة اولاد الصغار علی الاب ،فتح القدیر ج:٤ ص:۲۱۷ ،ط:رشیدیه.

(۱) فلیس فی دورالسکنی وثیاب البدن واثاث المنزل ودواب الرکوب وعبید الخدمة وسلاح الاستعمال زکوة ،فتاوی عالمگیری ،کتاب الزکوة ج:۱ ص:۱۷۲.

(۲) لاتتم الهبة الا بالقبض الکامل ،الدرمع الردج:۵ ص:٦۹۰ ،ط:سعید.(ومنها العقل و البلوغ) فلیس الزکاة علی صبی ومجنون الخ ،عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۲ ط:رشیدیه ، البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۲ .شامی ج:۲ ص:۲۵۸.

(۳) وکذا الصبی اذا بلغ یعتبرابتداء الحول من وقت بلوغه هکذا فی التبیین.عالمگیری ج: ۱ ص:۱۷۲ ،ط:رشیدیه، کوئٹه. ردالمحتارج:۲ ص:۲۵۸ ،ط:سعید.البحرالرائق ج:۲ ص: ۲۰۲ ، ط: سعید.

☆...... اور اگر زیور لڑکیوں کی شادی کس لئے بنا کر رکھا ہے لیکن تحریری یا زبانی طور پر لڑکی کو مالک نہیں بنایا تو اس صورت میں زیور بنا کر رکھنے والے پر زکوۃ واجب ہوگی۔(۱)

☆...... اگر زیور لڑکیوں کی شادی کے لئے بنا کر رکھا ہے اور وہ لڑکیاں بالغ ہیں تو لڑکیوں کو ان زیورات کا مالک بنانے کے لئے ان کے ہاتھ میں ایک دفعہ دینا لازم ہوگا ورنہ قبضہ کے بغیر ملکیت ثابت نہیں ہوگی، اور جب تک قبضہ میں نہیں دیا جائے گا بنا کر رکھنے والا اس کا مالک ہوگا بالغ لڑکیاں نہیں اس میں زکوۃ بنا کر رکھنے والے پر فرض ہوگی لڑکیوں پر نہیں۔ (۲)

اور اگر لڑکیوں کے قبضہ میں دیدیا اور اسکے بعد سال پورا ہوگیا تو اس صورت میں لڑکیوں پر زکوۃ واجب ہوگی، چاہے وہ دیدیں یا ان کی طرف سے اجازت لیکر کوئی اور دیدے دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ (۳)

لڑکیوں کے نام سونا کر دیا

☆...... اگر کسی نے لڑکیوں کی شادی کے لئے سونا لیکر رکھا ہے ا، اور اس نے سونے کا مالک اپنی لڑکیوں کو بنادیا ہے، تو ان کے بالغ ہونے تک ان پر زکوۃ واجب

---

(۱) (ومنها الملك التام) وهوما اجتمع فيه الملك واليد واما اذا وجد الملك دون اليد كالصداق وقبل القبض أووجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لاتجب فيه الزكاة كذا فی السراج الوهاج، عالمگیری ج:۱ص:۱۷۳. بدائع ج:۲ص:۹ فصل اما الشرائط التی ترجع الی المال ط:سعيد. شامی ج:۲ص:۲۵۹.

(۲) الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول، الملك التام ان يكون ملكه ثابتا من جميع الوجوه. تتارخانية ج:۲ص:۲۱۷، كتاب الزكاة، ط:ادارة القرآن. فتح القديرج:۲ص:۲۱۲، كتاب الزكاة ط:رشيديه. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۱. ط:سعيد. ردالمحتارج:۲ص:۲۵۷، ط:سعيد.

(۳) ولاتتم الهبة الا بالقبض الكامل. الدرمع الرد ج:۵ص:۶۹۰، كتاب الهبة، ط:سعيد.

نہیں ہوگی (۱)، بالغ ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں سال گذرنے کے بعد ان پر زکوۃ واجب ہوگی، چاہے زکوۃ وہ ادا کریں یا ان کی اجازت سے والد ادا کرے دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہوجائے گی، اگر والد ادا نہیں کریگا تو لڑکیوں کے لئے اپنی زکوۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۲)

☆ اور اگر باپ نے لڑکیوں کو سونے کا مالک نہیں بنایا تو اس صورت میں باپ مالک ہے سالانہ باپ کیلئے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگر باپ صاحب نصاب ہے۔ (۳)

☆...... جو سونا یا زیور لڑکیوں کے نام کردیا جاتا ہے یعنی یہ اعلان کردیا جاتا ہے کہ فلاں زیور فلاں لڑکی کا ہے تو وہ لڑکی اس زیور کی مالک ہوجائے گی، اور اگر اسطرح اعلان نہیں کیا گیا بلکہ لڑکیوں کو شادی میں دینے کی نیت سے خرید کے رکھا ہے تو لڑکیاں ان زیورات کی مالک نہیں ہیں، ایسے زیورات کی زکوۃ باپ کے ذمہ ہے اگر باپ صاحب نصاب ہے۔ (۴)

لڑکے کو زکوۃ دینا

اپنے حقیقی لڑکے کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۵)

---

(۱) قوله عقل وبلوغ الخ فلاتجب على مجنون، وصبى، لانها عبادة محضة وليسا مخاطبين بها الخ. شامى، كتاب الزكاة، مطلب فى احكام المعتوه، ج:۲ص:۲۵۸. هنديه ج:۱ ص: ۱۷۲. ط: رشيديه. البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۲. ط:سعيد. بدائع ج:۲ص:٤ فصل اما شرائط الفرضية.

(۲و٤) الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول، تتارخانية ج:۲ص:۲۱۷، ط:ادارة القرآن. فتح القدير، كتاب الزكاة ج:۲ص: ۲۱۲. ط: رشيديه.

(۳) لم يختلفوا ان الحلى اذا كان فى ملك الرجل تجب فيه الزكوة فكذلك اذا كان فى ملك المرأة كالدراهم والدنانير وايضا لايختلف حكم الرجل والمرأة فيما يلزمها من الزكوة فوجب ان لايختلفا فى الحلى اهـ احكام القرآن، ج:۳ص:۱۳۳. بب زكوة الحلى، سهيل اكيڈمى. لاتتم الهبة الا بالقبض الكامل، الدر المختار شامى ج:۵ص: ٦٩٠، كتاب الهبة.

(۵) ولاالى ولاد ....اى أصله وان علا كابويه واجداده وجداته من قبلهما وفرعه وان سفل. شامى، باب المصرف، ج:۲ص:۲٤۳. البحر ج:۲ص:۲۰۱. هنديه ج:۱ص:۱۸۸. بدائع ج:۲ ص:٤۹

لکڑیاں

جلانے کے قابل لکڑیوں میں عشر واجب نہیں ہے۔ (۱)

لوہا

☆...... اگر لوہا کان سے نکالا ہے، تو نکالنے کے بعد پانچواں حصہ یعنی ۲۰٪ فیصد زکوۃ کے طور پر ادا کرنا واجب ہوگا اور باقی چار حصے یعنی ۸۰٪ فیصد اپنے استعمال میں رکھنا جائز ہوگا (۲)، اور باقی چار حصے فروخت کرنے کی صورت میں آمدنی پر زکوۃ واجب ہوگی، فروخت کرنے سے پہلے نہیں۔ (۳)

☆...... اگر کوئی شخص بازار سے لوہا خرید کر کاروبار کرتا ہے تو یہ مال تجارت ہے اور مال تجارت کی مالیت اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، یا دوسری چیزوں کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہوجاتا ہے تو اس صورت میں سالانہ جو لوہا دکان اور گودام میں موجود ہوگا اسکی قیمت فروخت اور کیش رقم پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۴)

---

(۱) ومنها ان یکون الخارج من الارض مما یقصد بزراعته نماء الارض وتشتغل الارض به عادة فلاعشرفی الحطب والحشیش والقصب الفارسی الخ ،بدائع الصنائع،فصل واما شرائط المحلیة ،ج:۲ص:۵۸ .البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۸ ،باب العشرط:سعید.الدرمع الرد ج:۲ص:۳۲۷،باب العشرط:سعید.

(۲) الرکازهومال مرکوز تحت ارض ....معدن خلقی خلقه الله تعالی ......لأنه الذی یخمس وجد مسلم......معدن نقد ونحوحدید وهو کل جامد ینطبع بالنار...الدرمع الرد ج: ۲ ص:۳۱۸،باب الرکازط:سعید.البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۴،باب الرکاز ط:سعید. هندیه ج:۱ص:۱۸٤،الباب الخامس فی المعادن والرکاز،ط:رشیدیه ،تتارخانیة ج:۲ص: ۳۳۹، کتاب المعادن والرکاز،ط:ادارة القرآن.

(۳) زکاة العمارات والمصانع لاتجب الزکاة فی عینها،وانما فی ارباحها،الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ص:٨٦٤،المبحث الخامس ط:دارالفکر.بیروت .

(٤) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ماکانت إذا بلغت قیمتها نصابا ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۸،عالمگیری ج:۱ص:۱۷۹،فصل فی العروض .الدرمع الرد ج:۲ص:۲۹۸، باب زکاة المال ط:سعید.بدائع ج:۲ص:۲۰، فصل واما اموال التجارة .ط:سعید.

(م)

ماسی

☆...... اگر ماسی، مسلمان ہے، غریب اور محتاج ہے، نصاب کی مالک نہیں تو اس کو تنخواہ کے علاوہ محتاج ہونے کی بنا پر زکوۃ سے مدد کرنا جائز ہے۔ (۱)

☆...... اگر'' ماسی'' مسلمان نہیں عیسائی ہندو وغیرہ ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں (۲) کیونکہ زکوۃ کا مستحق ہونے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے اگر کسی نے جان بوجھ کر غیر مسلم'' ماسی'' کو زکوۃ دی ہے تو اتنی زکوۃ دوبارہ مسلمان فقیروں کو دینا ضروری ہے ورنہ زکوۃ ادا کرنے کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

مال پر زکوۃ کب فرض ہوتی ہے

نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال کے مالک ہوتے ہی زکوۃ فرض نہیں ہوتی بلکہ پورا سال اس میں سے جتنا چاہے جہاں چاہے خرچ کرتا رہے، سال کے آخر میں کھانے پینے اور تمام اخراجات پورا کرنے کے بعد جتنا مال باقی بچ کے رہے گا اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر زکوۃ فرض ہوگی، اور اس سے ڈھائی فیصد

---

(۱) ویجوز دفعها الی من یملك اقل من النصاب وان کان صحیحا مکتسبا کذا فی الزاهدی، هندیه، الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، بدائع ج: ۲ ص: ۴۸ ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف ط: سعید. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۹، ط: سعید.

(۲) وشرعا (تملیك جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر الخ) الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۶. فتاوی دار العلوم دیوبند ج: ۶ ص: ۱۸۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشیدیه. وهکذا فی التتارخانیة: ولایجوز ان یدفع الزکاة إلی ذمی، وفی الخانیة: ولا إلی حربی .... فالجملة فی هذا أن جنس الصدقة یجوز صرفها الی المسلم ولایجوز صرفها الی الحربی، وأما اهل الذمة لایجوز صرف الزکاة الیهم بالاتفاق، تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۳، ۲۷۴، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: رشیدیه. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۱، باب المصرف.

زکوۃ کے طور پر نکال کر مستحق لوگوں کو دینا لازم ہوگا۔ (۱)

اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے سارا مال خرچ کر دیا، یا خرچ کرنے کے بعد جو مال باقی رہا ہے وہ نصاب سے کم ہے تو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔ (۲)

مال تجارت

مال تجارت وہ مال ہے جو فروخت کرنے کی نیت سے لیا ہو، اس کا نصاب بھی وہی ہے جو نقد روپیے کا نصاب ہے، یعنی کل مال کی قیمت اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سال گذرنے کے بعد اس پر ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۳)

مال تجارت کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ

☆...... تجارت کے مال کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب صاحب نصاب آدمی کا سال مکمل ہو، تو جس دن سال مکمل ہو اس دن تمام اموال تجارت کی قیمت،

---

(۱) وفی فتح القدیر: الزکاة واجبة علی الحر البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملکا تاما وحال علیه الحول ...... والمراد بالواجب الفرض. فتح القدیر، کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۱۱۲، ط: المکتبة الرشیدیه، وهکذا فی الفتاوی التتارخانیة: ج: ۲ ص: ۲۱۷. روی مالك والنسائی عن نافع أن رسول الله ﷺ قال: من استفاد مالا فلا زکوة علیه حتی یحول علیه الحول ...... ولیس فی مال زکاة حتی یحول علیه الحول، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۳. کتاب الزکاة ط: رشیدیه.

(۲) قال فی البدائع: کمال النصاب شرط وجوب الزکاة فلاتجب الزکاة فیما دون النصاب لانهالاتجب الا علی الغنی ...... ومادون النصاب لایفضل عن الحاجة الاصلیة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۵. ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۷.

(۳) قال فی البدائع وأما اموال التجارة فتقدیر النصاب فیها بقیمتها من الدراهم فلاشیئ قیمتها مائتی درهم فتجب فیها الزکاة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰ فصل فی اموال التجارة ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زکاة المال ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۹، الفصل الثانی فی العروض، ط: رشیدیه. الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸. باب زکاة المال، ط: سعید.

قیمت فروخت کے اعتبار سے معلوم کر کے جمع کرلیں، اسیطرح سال کے دوران جو نفع ہوا اور وہ موجود ہے اسکو بھی مال کی قیمت میں شامل کرلیں، نیز تجارت کے علاوہ کسی اور جائز ذریعہ سے جو مال حاصل ہوا مثلاً وراثت یا ھبہ کی صورت میں اس کو بھی جمع کرلیں ان سب کے مجموعہ سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکالیں۔ (۱)

☆...... نقدی، سونا، چاندی اور تجارتی سامان کی قیمت فروخت کو متعین کرنے کے بعد واجب الاداء قرض کو منہا کر کے بقیہ رقم میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کردیں۔ (۲)

☆...... کسی کے پاس کچھ سونا کچھ چاندی اور کچھ روپیہ اور کچھ مال تجارت ہے، لیکن الگ الگ ان میں سے کوئی چیز نصاب کے برابر نہیں، تو اس صورت میں سب کو ملا کر دیکھا جائے اگر ان تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو زکوۃ فرض ہوگی، اور اگر مجموعی قیمت اس سے کم ہے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) یقوم التاجرالعروض اوالبضائع التجاریة فی آخرکل عام بحسب سعرها فی وقت اخراج الزکاة لابحسب سعرشرائها ویخرج الزکاة المطلوبة وتضم السلع التجاریة بعضها الی بعض عند التقویم ولواختلفت اجناسها کثیاب وجلود ومواد تموینة وتجب الزکاة بلاخلاف فی قیمة العروض لافی عینها .... وواجب التجارة هوربع عشرالقیمة کالنقد باتفاق العلماء ، الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ص:۷۹۲،ط:دارالفکر،بیروت. قال الحنفیة یضم الربح الناتج عن التجارة .... والمال المستفاد من غیرالتجارة کالارث والهبة الی اصل راس المال اذا کان مالکا للنصاب ، ویزکی الجمیع فی تمام الحول ،الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ص:۷۹۵. ثالثا تقویم العروض ،دارالفکر.

(۲) اذا کان علی الرجل دین فله مال الزکاة وغیره ..... فان الدین یصرف الی مال الزکاة سواء من جنس الدین ام لا،بدائع ج:۲ص:۸ط:سعید.ردالمحتار ج:۲ص:۲٦٤. البحر ج:۲ص:۲۰٤،ط:سعید.

(۳) قال فی البحر:وتضم قیمة العروض الی الثمنین والذهب الی الفضه قیمة ، البحر ج:۲ ص:۲۳۰،ط:سعید.ردالمحتارج:۲ص:۳۰۳،باب زکاة المال ،ط:سعید. هندیه ج:۱ ص: ۱۷۹،ط:رشیدیه .بدائع ج:۲ص:۱۹. اما مقدارالواجب .

مال تجارت میں قیمت خرید یا لاگت کا حساب

مال تجارت میں زکوۃ نکالنے کے لئے اپنی خرید یا لاگت کا حساب لگانا کافی نہیں، بلکہ قیمت فروخت کے حساب سے زکوۃ نکالنا ضروری ہے مثلاً کسی نے کچھ مال تاجرانہ قیمت سے خریدا یا اپنے کارخانہ سے مال تیار کیا، اور وہ ایک ہزار روپے میں اس کو پڑ گیا مگر بازار میں وہ دو ہزار کا ہے، تو زکوۃ دو ہزار کے حساب سے نکالنا لازم ہوگی، ایک ہزار کے حساب سے زکوۃ ادا کرنے سے پوری زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

مال جہاں ہے وہاں کی قیمت کا اعتبار ہے

زکوۃ کی ادائیگی میں مال زکوۃ کی قیمت وہاں کی معتبر ہے جہاں مال موجود ہے، جہاں زکوۃ دینے والا موجود ہے وہاں کی قیمت کا اعتبار نہیں ہے، مثلاً زید سعودی عرب میں رہتا ہے، اور اس کا مال کراچی میں ہے تو کراچی کی قیمت کا اعتبار ہوگا سعودی عرب کا نہیں اسی طرح اگر زید لاہور میں ہے اور مال کراچی میں تو کراچی کی قیمت کے اعتبار سے زکوۃ نکالی جائے گی لاہور کی قیمت کے اعتبار سے نہیں۔ (۲)

---

(۱) يقوم التاجر العروض فى اخر كل عام بحسب سعرها فى وقت اخراج الزكاة لا بحسب سعر شرائها ويخرج الزكاة المطلوبة، الفقه الاسلامى وادلته، ج:۲ ص:۷۹۲، ط:دار الفكر.

(۲) وفى الهنديه: ويقومها المالك فى البلد الذى فيه المال حتى لو بعث عبدا للتجارة إلى بلد آخر فحال الحول تعتبر قيمته فى ذلك البلد ولو كان فى مفازة تعتبر قيمته فى أقرب الامصار إلى ذلك الموضع. هنديه، كتاب الزكاة، الفصل الثانى فى العروض، ج:۱ ص:۱۸۰. و هكذا فى الهنديه: ثم المعتبر فى الزكاة مكان المال حتى لو كان هو فى بلد وماله فى بلد آخر يفرق فى موضع المال ......وعليه الفتوى، هنديه، باب المصارف، ج:۱ ص:۱۹۰، ط:رشيديه. تتارخانية ج:۲ ص:۲۳۸، زكاة عروض التجارة، البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۹، باب زكاة المال، ط:سعيد. شامى ج:۲ ص:۳۰۰. باب زكاة المال.

مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوۃ دینا

اگر کوئی عورت بیوہ ہے، اور اسکی اولاد برسر روزگار مالدار ہے، تو اس بیوہ کے اخراجات اس کی اولاد کے ذمہ ہیں (۱) لیکن اگر وہ عورت غریب ہے، اور لڑکے ماں کی امداد نہیں کرتے یا تھوڑی بہت کرتے ہیں جو اس کی روزمرہ کی ضروریات کیلئے کافی نہیں ہے تو اسکو زکوۃ دینا اور اس کے لئے زکوۃ لینا جائز ہے۔ (۲)

مالدار بیوی کا شوہر

اگر بیوی مالدار ہے اور شوہر غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اسکو زکوۃ دینا جائز ہے بیوی مالدار ہونے کی وجہ سے غریب شوہر کو زکوۃ دینا منع نہیں ہے۔

مالدار تھا فقیر ہو گیا

اگر کوئی شخص پہلے مالدار تھا لیکن اب کسی وجہ سے فقیر بن گیا، یا اتنا زیادہ مقروض ہو گیا کہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہوگا۔ (۳)

اس لئے مالداروں کو غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ اللہ کی نعمت کا شکر ادا ہو ورنہ حالت بدلنے میں دیر نہیں لگتی اللہ چاہے تو وزیر اعظم کو اسیر اعظم بنا سکتا ہے تخت و

---

(۱) والام اذا کانت فقیرة فانه یلزم الابن نفقتها و ان کان معسرا، هندیه، الفصل الخامس فی نفقة ذوی الارحام، ج: ۱ ص: ۵٦۵. یجبر الولد الموسر علی نفقة الابوین المعسرین مسلمین کاناأو ذمیین، هندیه ج: ۱ ص: ۵٦٤. ط: رشیدیه.

(۲) ویجوز دفعها الی من اقل من النصاب الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاة باب المصارف. بدائع ج: ۲ ص: ٤۹، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۰، باب المصرف ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید. ط:

(۳) والدفع الی من علیه الدین أولی من الدفع الی الفقیر کذا فی المضمرات، عالمگیری، الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸. شامی ج: ۲ ص: ۳٤۳، تتارخانیه ج: ۲ ص: ۲۷۰. فان کان علیه دین فلاباس بان یتصدق علیه قدر دینه وزیادة مادون المائتین و کذا اذا کان له عیال یحتاج الی نفقتهم و کسوتهم، بدائع ج: ۲ ص؛ ٤۹، ط: سعید. البحر: ۲ ص: ۲٤۱، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰٤. تتارخانیه ج: ۲ ص: ۲٦۹. من توضع الزکاة فیه.

تاج کے مالک کو ایک ایک نوالہ کے لئے دردر گھر گھر کا محتاج بنا سکتا ہے۔

مالدار ضرورت مند کو زکوۃ دینا

☆......اگر کسی نے اپنا روپیہ پیسہ لوگوں کو قرض دے رکھا ہے، جو کسی میعاد پر ہی وصول ہوگا اور اس دوران اس کو اخراجات کے لئے پیسے کی ضرورت ہو، اور اسکے پاس پیسے وغیرہ نہ ہوں تو اس وقت اس آدمی کے لئے اتنی زکوۃ لینا جائز ہوگا جو اپنے قرض کی میعاد پوری ہونے تک اس کے اخراجات کو کافی ہو۔ (۱)

☆......اگر قرض غیر میعادی ہے، اور جس کو اس نے قرض دیا ہے، وہ محتاج اور غریب ہے اور اس آدمی کے پاس اخراجات کیلئے پیسے وغیرہ نہیں ہیں تو اس وقت اس آدمی کے لئے زکوۃ لینا جائز ہوگا، کیونکہ وہ اس وقت مسافر کے مانند ہو جائے گا۔ (۲)

☆......اگر قرضدار پیسے والا آدمی ہے اور اس کے قرض کو تسلیم کرتا ہے، تو اب اس مالدار ضرورت مند آدمی کو زکوۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

☆......اگر وہ قرضدار قرض کو تسلیم نہ کرے، اور قرضے کے گواہ موجود ہیں اور وہ عادل ہیں، تو اس صورت میں بھی اس آدمی کیلئے زکوۃ لینا جائز نہیں ہوگا اور اگر گواہ عادل نہیں ہیں تو اس صورت میں مذکورہ آدمی کے لئے اس وقت تک زکوۃ لینا جائز نہیں

---

(۱) لاباس بان يعطى من الزكاة من له مسكن ومايتأثث به فى منزله وخادم وفرس وسلاح ،بدائع ج:۲ ص:۴۸ ،ط:سعيد. البحر، ج:۲ ص: ۲۴۴. والذى له دين مؤجل على انسان اذا احتيج الى النفقة يجوزله ان ياخذ من الزكاة قدر كفايته الى حلول الاجل ،البحر ج:۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف ط:سعيد.

(۲) واما قوله تعالى وابن سبيل فهوالغريب المنقطع عن ماله وان كان غنيا فى وطنه لانه فقيرفى الحال ،بدائع ج:۲ ص:۴۶ ،فصل اما الذى يرجع الى المؤدى ،ط:سعيد،تتارخانيه ج:۲ ص: ۲۷۰. وان كان الدين غيرمؤجل فان كان من عليه الدين معسرا يجوزله اخذ الزكاة لانه بمنزلة ابن سبيل ،البحرج:۲ ص: ۲۴۰ ،باب المصرف ،ط:سعيد.

(۳) وان كان المديون موسرا معترفا لايحل له اخذ الزكاة ،البحر الرائق ج:۲ ص: ۲۴۰، ط: سعيد. تتارخانية ج:۲ ص: ۲۷۰. الفصل الثامن.

ہوگا جب تک کہ یہ شخص عدالت سے رجوع کر کے دعوی نہ کرے اور جج قرض والے سے اس کے انکار پر قسم نہ لے، قرضدار کے قسم کھانے کے بعد اسے زکوۃ لینا جائز ہوگا۔ (عالمگیری ج:۴، ص:۴۰)۔ (۱)

مالدار فقیر کو زکوۃ دینا

نام نہاد فقراء جو مالدار صاحب نصاب ہیں، اور لوگوں کو معلوم ہے، تو ان کو زکوۃ صدقۂ فطر، اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر کسی کو فقیروں کی اصلی حالت معلوم نہیں مستحق سمجھ کر زکوۃ وغیرہ دیدی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی، فقیروں کی حالت معلوم ہونے کے بعد دوبارہ زکوۃ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

مالدار فقیر ہوگیا

حالت بدلنے میں دیر نہیں لگتی، سیلاب اور زلزلہ آ گیا، آگ لگ گئی، دشمنوں کا قبضہ ہوگیا، مال غرق ہوگیا، کاروبار خراب ہوگیا، ناگہانی آفت یا مصیبت آ گئی یا بیماری میں اتنا خرچہ ہوگیا ساری جمع پونجی ختم ہوگئی، اور مالدار مفلس اور غریب ہوگیا، اگر

---

(۱) وكذا اذا كان جاحدا وله عليه بينة عادلة وان لم تكن بينة عادلة لايحل له اخذ الزكاة مالم يرفع الامرالى القاضي فيحلفه فاذا حلف بعد ذلك يحل له اخذ الزكاة ، البحر الرائق ج:۲ص:۲٤۰ ، ط:سعيد.هنديه ج:۱ص:۱۷٥ .تتارخانية ج:۲ص:۳۰٤ .بدائع ج:۲ص: ۹

(۲) دفع بتحرلمن يظن مصرفا الى قوله وان بان غناه او كونه ذميا الى ان قال لايعيد لانه اتى بما فى وسعه ،شامى ج:۲ص:۳٥۳،۳٥۲ .بدائع ج:۲ص:٥ .البحرج:۲ص:۲٤۷ . شك فى امره وتحرى ووقع تحريه على انه محل الصدقة فدفع اليه جازبالاجماع اورآه فى صف الفقراء اوعلى زى الفقرآء فدفع فان ظهرانه كان محلا جازواماذا ظهرانه لم يكن محلا بان ظهرانه غنى اوهاشمى يجوزوتسقط عنه الزكاة ،بدائع ج:۲ص:٥۰ ط:سعيد.قال فى البحر:لودفع بتحرفبان انه غنى اوهاشمى صح لحديث البخارى لك مانويت يازيد ،ولك مااخذت يامعن ،حين دفعها زيد الى ولده ، و ليس المراد بالتحرى الاجتهاد بل غلبة الظن بانه مصرف بعد الشك فى كونه مصرفا، البحر ج:۲ص:۲٤۷ ط:سعيد.شامى ج:۲ ص: ۳٥۳ .هنديه ج:۱ص:۱۸۹ــ۱۹۰ .

گذشتہ زمانے میں معزز اور مالدار تھا لیکن اب کچھ نہیں، تو ایسے آدمی کو بھی زکوۃ دینا جائز ہے۔

مالداروں کو چاہئے کہ ہمیشہ غریبوں کا خیال رکھیں تا کہ اللہ کی رحمت بھی ان پر قائم دائم ہو، ورنہ رحمت کا سلسلہ بند ہو جائے تو آدمی راستہ پر آ جاتا ہے، پھر اسکو احساس ہوتا ہے زندگی میں غریبوں کی کسطرح حق تلفی کی۔ (۱)

مالدار کتنا خرچ کریں

شریعت میں مالداروں کو جو خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس میں کوئی حد مقرر نہیں ہے، بلکہ اپنی ضروریات سے جو فاضل اور زائد مال ہے، جس کے بغیر ان کے کام بند نہ ہوں وہ سب ضرورت مندوں پر خرچ کر دینا شریعت کا اصل منشاء ہے، لیکن ظاہر ہے اسکی ہمت ہر ایک نہیں کر سکتا تھا، اسلئے اس کو لازمی تو نہیں قرار دیا لیکن پسند اسی کو کیا ہے اور ترغیب بھی اسی کی دی کہ جتنا مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ سب راہ خدا میں خرچ کر دو۔

یسئلونك ماذا ینفقون ، قل العفو . بقره آیت ۲۱۹

مالدار کو زکوۃ دینا

مالدار صاحب نصاب آدمی کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۲)

---

(۱) منها الفقیروهومن له ادنی شیئ وهوما دون النصاب اوقدرنصاب غیرنام وهومستغرق فی الحاجة فلایخرجه عن الفقرملك نصب كثیرة غیرنامیة اذا كانت مستغرقة بالحاجة ، فتاوی هندیه ج:۱ص:۱۸۷ ، كتاب الزكاة ،الباب السابع فی المصارف ،ط:رشیدیه . بدائع ج:۲ص:۴۳ .هندیه ج:۱ص:۱۸۹ ،شامی ج:۲ص:۳۳۹ .تتارخانیة ج:۲ص:۲۶۷ .فتح القدیرج:۲ص:۲۰۲ .البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۰ ، باب المصرف .

(۲) ولایجوزدفع الزكاة الی من یملك نصابا ای مال كان دنانیرٓاودراهم أوسوائم أو عروضا للتجارة أولغیرالتجارة فاضلاعن حاجته فی جمیع السنة ،الفتاوی الهندیه ج:۱ ص:۱۸۹ ، كتاب الزكاة الباب السابع فی المصارف.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۵ . البحر=

مالدار کی اولاد

اگر مالدار باپ کی بالغ اولاد غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے اور اگر اولاد بالغ نہیں تو مالدار باپ کی نابالغ اولاد کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۱)

مالدار کی بیوی کو زکوۃ دینا

اگر مالدار آدمی کی بیوی غریب ہے، زکوۃ کی مستحق ہے، اور شوہر اس کو خرچہ نہیں دیتا تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

مالدار کے نابالغ بچوں کو زکوۃ دینا

مالدار صاحب نصاب آدمی کے نابالغ بچوں کو زکوۃ کی رقم سے وظیفہ دینا جائز نہیں۔ (۳)

=ج:۲ص:۲٤٤ .شامی ج:۲ص:۳٤۷. قوله وغنى يملك نصابا قآل فى البحراى لايجوز الدفع له لحديث معاذ المشهورخذها من اغنيائهم وردها فى فقرائهم .ردالمحتارج۲ص: ۳٤٦. البحرج:۲ص:۲٤٤ .باب المصرف ،ط:سعيد.

(١) ولايعطى منها غنيا ولاولد غنى اذا كان صغيرا ،فان كان كبيرا فقيراجازالدفع اليه . الفتاوى التتارخانية ج:۲ص:۲۷۲،كتاب الزكاة ،من توضع الزكاة فيه .البحرج:۲ ص: ۲٤٦ .شامى ج:۲ص:۳٤۹ .بدائع ج:۲ص؛٤۷هنديه ج:۱ص:۱۸۹ .قال فى البدائع :واما ولد الغنى ان كان كبيرا فقيرا يجوزلأنه لايعد غنيا بمال ابيه فكان كالاجنبى ،بدائع ج:۲ ص:٤۷ .ط:سعيد.ردالمحتارج:۲ص:۳٥۰ .

(۲) قال ابوحنيفة ومحمد:يجوزالدفع إلى امرأة الغنى إذا كانت فقيرا .وفى الخانية فرض لها النفقة أولم يفرض وفئ الظهيرية وهوالأصح وعن أبى يوسف انه لايعطى امرأة الغنى اذا قضى لها بالنفقة .الفتاوى التاتارخانية .ج:۲ص:۲۷۳. كتاب الزكاة ،من توضع الزكاة فيه.هنديه ج:۱ص:۱۸۹. بدائع ج:۲ص:٤۷. قال فى البدائع ولودفع الى امرأة فقيرة فزوجها غنى جازلان المرأة لاتعد غنية بغناء زوجها . بدائع ج:۲ص:٤۷. ط:سعيد. ورد المحتارج:۲ص:۳٥۰ .باب المصرف ط:سعيد.

(٤) ولايدفع إلى مملوك غنى لأن الملك واقع لمولاه ولاإلى ولد غنى اذا كان صغيرا لأنه يعد غنيا بيسارأبيه ،الهدايه مع فتح القديرج:۲ص:۲۱۱ .باب من يجوزدفع الصدقة اليه ومن لايجوز.شامى ج:۲ص:۳٤۸. كتاب الزكاة،هنديه ج:۱ص:۱۸۹ .قال فى البدائع و اما ولد الغنى فان كان صغيرا لم يجزالدفع اليه وان كان فقيرا لان الولد الصغيريعد غنيا=

مالدار کے والدین

اگر مالدار اولاد کے والدین غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں لوگوں کیلئے مالدار کے والدین کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

مالدار ہونے کی امید پر پیشگی زکوۃ دیدی

اگر کوئی شخص فی الحال مالدار صاحب نصاب نہیں، بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوۃ ادا کردی، تو یہ زکوۃ ادا نہیں ہوئی جب نصاب کے برابر یا اس سے زائد مال مل جائے اور اس پر سال گزر جائے تو دوبارہ زکوۃ دینا فرض ہے۔ (۲)

مال کی سپلائی پر زکوۃ

اگر کوئی شخص مال ادھار لیکر سپلائی کرتا ہے، تو اس کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ سال پورا ہونے کے بعد اس کے پاس مال تجارت، سونا، چاندی، اور وہ قرضے جو لوگوں کے ذمہ ہیں سب کو جمع کرلے، پھر اس مجموعی رقم سے قرضہ جات منہا کردے، پھر اس کے بعد جتنی مالیت باقی رہے اس میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کردے۔ (۳)

= بغناء ابیه ، بدائع ج: ۲ ص: ٤٧، ط: سعید. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳٤۹. ط: سعید.

(۱) ویجوز صرفها الی الأب المعسر وإن کان ابنه موسرا کذا فی شرح الطحاوی ، الفتاوی الهندیه، ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاة ، الباب السابع فی المصارف. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۳. قال فی البدائع : وکذا یجوز الدفع الی فقیر له ابن غنی وان کان یجب علیه نفقته، بدائع ج: ۲ ص: ٤٧، فصل اما الذی یرجع الی المودی الیه ط: سعید.

(۲) اما اذا عجل الزکاة ثم کمل النصاب بعد التعجیل فما عجل لایکون زکوة وانما کان تطوعا، الفتاوی التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲٥٤. کتاب الزکاة ، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷٦. تعجیل الزکاة. قال فی البحر: قید بقوله ذونصاب لانه لوعجل قبل ان یملك تمامه ثم تم الحول علی النصاب لایصح. البحر ج: ۲ ص: ۲۲٤، ط: سعید.

(۳) وان کان ماله اکثر من دینه زکی الفاضل اذا بلغ نصابا ، الهدایه مع فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۸. کتاب الزکوة ، ثم اذا کان علی الرجل دین وله مال الزکاة وغیره من عبید الخدمة فان الدین یصرف الی مال الزکاة عند نا سواء کان من جنس الدین أولا ، بدائع ج: ۲ ص: ۸، کتاب الزکاة. اما شرائط =

مالدار کے مال سے اجازت کے بغیر زکوۃ لینا

اگر کسی آدمی پر زکوۃ واجب ہے مگر وہ زکوۃ ادا نہیں کرتا، تو کسی مستحق زکوۃ محتاج کو یہ اجازت نہیں کہ مالدار آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے زکوۃ کی نیت سے کچھ رقم لے لے، اگر کسی محتاج آدمی نے ایسا کیا ہے تو مالک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس سے اپنا مال یا رقم واپس لے لے، اگر فی الحال اس آدمی کے پاس مال موجود ہے، ورنہ اجازت کے بغیر مال لینے والا محتاج اس رقم کا ضامن ہوگا اور اس کو اتنی رقم ادا کرنی ہوگی۔ (۱)

مال دوسرے کے قبضہ میں رہا

☆......اگر کسی کا مال یا رقم مثلاً دس سال سے والدین یا بھائی کے قبضہ میں رہی، اور اب دس سال کے بعد سارا مال اس کو مل گیا تو اس صورت میں مال ملنے کے بعد جب ایک سال پورا ہو جائے گا تو اس کی زکوۃ واجب ہوگی گذشتہ دس سال کی زکوۃ لازم نہیں ہوگی (کیونکہ یہ دین ضعیف کے حکم ہے)۔ (۲)

☆......اگر والد کے انتقال کے بعد اسکے ترکہ پر کسی ایک بیٹے نے قبضہ کر رکھا ہے اور اس نے بھائی اور بہنوں کے مطالبہ پر ترکہ کو تقسیم نہیں کیا تو اس پر مثلاً دس سال گذر گئے پھر ترکہ تقسیم کیا تو اب جن بھائی اور بہنوں کو دس سال کے بعد رقم ملی ہے ان

= الفرضية .شامي ج:۲ص: ۲٦٤ . البحرج:۲ص:۲۰٤،ط:سعيد.

(۱) وإذا وجبت الزكاة على رجل وهو لايؤديها لايحل للفقير أن يأخذ من ماله بغير علمه وإن أخذ كان لصاحب المال أن يستردها إن كان قائما وإن كان هالكا يضمن لأن الحق ليس لهذا الفقير بعينه ،التاتارخانية ج:۲ص:۲۸٦،كتاب الزكاة ،المسائل المتعلة بمعطى الزكاة . البحر الرائق ج:۲ص:۲۱۱.ط:سعيد.

(۲) وأما الدين الضعيف فهوالذى وجب له بدلا عن شئ سواء وجب له بغير صنعه ......ولا زكاة فيه مالم يقبض كله ويحول عليه الحول بعد القبض ،بدائع ج:۲ص:۱۰،كتاب الزكاة ، مراتب الديون ،البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۷.فتح القديرج:۲ص:۱۲۳.شامي ج:۲ ص: ۳۰۵.هنديه ج:۱ص:۱۷۵.

کو گذشتہ دس سال کی زکوۃ دینا لازم نہیں بلکہ رقم ملنے کے بعد جب سال پورا ہو جائے گا یا پہلے سے صاحب نصاب ہے اس اعتبار سے سال پورا ہو جائے پھر اس پر زکوۃ واجب ہو گی۔ (۱)

مال ضمار

''قرض'' کے عنوان کے ہم کو دیکھیں۔

مالک کو اطلاع دیئے بغیر زکوۃ دیدی

جس آدمی پر زکوۃ واجب ہے، اگر اس کے گھر کے افراد نے زکوۃ کی نیت سے کسی مستحق آدمی کو کچھ رقم دیدی تو اسکی دو صورتیں ہیں اگر مذکورہ صاحب نصاب آدمی نے پہلے سے اپنے گھر کے لوگوں کو زکوۃ ادا کرنے کی اجازت دیدی تھی تو اس صورت میں گھر کے لوگوں نے زکوۃ کی نیت سے جو رقم دی ہے وہ زکوۃ میں ادا ہو گی۔ (۲)

اور اگر مذکورہ صاحب آدمی نے پہلے سے گھر کے لوگوں کو زکوۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، اور گھر کے لوگوں نے زکوۃ کی نیت سے فقیروں کو کچھ رقم دی ہے اور وہ رقم اب تک اس فقیر کے پاس موجود ہے اس نے خرچ نہیں کی ہے اور مالک نے

---

(۱) وأما الدين الاضعف مايملكه بغير فعل كالميراث والوصية فحكمه حكم الضعيف وهذا اذا لم يكن مال سواه اما اذا كان له مال بلغ نصابافبقدرماأخذ قليلا كان أو كثيرايضم الى ماعنده ويزكى النصاب وماضم اليه جميعا. تاتارخانية، كتاب الزكاة، زكاة الديون ج: ۲ ص: ۳۰۱. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷ كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامي ج: ۲ ص: ۳۰۵. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰.

(۲) رجل امر رجلا أن يؤدى عنه زكاة ماله فأداها قال يجوز عنه ولا يرجع على الامر بما أدى. من ادى زكاة مال غيره من مال نفسه بأمر من عليه الزكاة جاز بخلاف ما إذا ادى بغير امره ثم أجاز. التاتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۸٤، كتاب الزكاة، المسائل المتعلقة بمعطى الزكاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۱. قال في البحر: وانما تشترط النية لدفع المزاحم كما اذا دفع بلانية ثم حضرته النيه والمال قائم في يد الفقير فانه يجزيه بخلاف ما اذا نوى بعد هلاكه ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰. كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامي ج: ۲ ص: ۲٦۸.

زکوۃ کی نیت کی تو نیت صحیح ہوگی اور زکوۃ ادا ہو جائے گی ، اور اگر وہ رقم فقیر کے پاس نہیں بلکہ اس نے خرچ کردی ہے اور مالک نے اب زکوۃ کی نیت کی تو اس نیت کا اعتبار نہیں ہوگا اور زکوۃ ادا نہیں ہوگی البتہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (۱)

مالک ہونا

☆...... ’’مالک‘‘ ہونے سے مراد قبضے میں ہونا۔ (۲)

☆...... اگر کوئی شخص کسی چیز کا مالک ہوا، لیکن وہ چیز ابھی تک قبضے میں نہیں آئی، تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، جیسے عورت کا مہر جب تک اسکے قبضہ میں نہیں آئے گا، اس کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

☆...... اگر کوئی کسی مال پر قابض ہے مالک نہیں اس پر بھی زکوۃ واجب نہیں جیسے مقروض کہ مال اس کے قبضہ میں ہوتا ہے لیکن وہ مالک نہیں ہوتا بلکہ مالک کوئی اور ہوتا ہے تو اس صورت میں مقروض کے ذمہ زکوۃ واجب نہیں ہوگی بلکہ قرض دینے

---

(۱) (وشرط صحة ادائها نية مقارنة له) اى للاداء (ولو) كانت المقارنة (حكما) كمالودفع بلانية ثم نوى والمال قائم فى يد الفقيروفى حاشية ابن عابدين بخلاف ما اذا نوى بعد هلاكه بحر ،(ردالمحتارعلى الدرالمختار، كتاب الزكاة ج: ۲ص: ۲۶۸ط: سعيد. البحرج: ۲ ص: ۲۱۰ .رجل أدى زكاة غيره عن مال ذلك الغيرفاجازه المالك فإن كان المال قائما فى يد الفقيرجاز وإلا فلا. الفتاوى الهنديه ج: ۱ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة ،البحرج: ۲ص: ۱۱۰ ، تتارخانية ج: ۲ص: ۲۸٤ . وإن تصدق بمال المتصدق عنه وقف على إجازته فإن أجازوالمال قائم جازعن الزكاة و إن كان المال هالكا جازعن التطوع ولم يجزعن الزكاة .بدائع ، كتاب الزكاة ،ج: ۲ص: ۱٤ .

(۲) المراد بالملك التام المملوك رقبة ويدا، (رد المحتارج: ۲ص: ۲۵۹، كتاب الزكاة ووجوب الزكاة وظيفة الملك المطلق وعلى هذا يخرج قول أبى حنيفة فى الدين الذى وجب للانسان لابد لا عن شئ (الى) أوجب بدلا عما ليس بمال اصلا كالمهرللمرأة على الزوج ،أنه لاتجب الزكاة فيه ،بدائع ، كتاب الزكاة، ج: ۲ص: ۹و ۱۰، ط: سعيد. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۳ .ومنها الملك المطلق وهوأن يكون مملوكارقبة ويدا الخ .

والا ہی زکوۃ ادا کرے۔ (۱)

مال کیسا دے زکوۃ میں

☆...... اگر کل مال عمدہ ہے تو زکوۃ میں عمدہ مال دینا چاہئے، اور اگر سب مال خراب ہے تو خراب مال دیا جائے، اور اگر کچھ مال عمدہ ہے اور کچھ خراب ہے، تو زکوۃ میں متوسط اور درمیانے درجہ کا مال دینا چاہئے۔ (۲)

☆...... اگر اعلی درجہ کے مال کی زکوۃ ادنی درجہ کی چیزوں سے دی تو اس میں جس قدر کمی ہوئی ہے اس کے بدلے میں قیمت دیدی جائے تاکہ زکوۃ میں کمی نہ رہ جائے۔ (۳)

☆...... اگر ادنی درجہ کے چیزوں کی زکوۃ اعلی درجہ کے چیزوں سے دی ہے تو اس میں جس قدر زیادتی ہوئی اس کی قیمت وضع کر سکتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) ومنها ان لایکون علیه دین مطالب به من جهة العباد عندنا فان کان فانه یمنع وجوب الزکاة بقدره حالاکان اومؤجلا. بدائع ج: ۲ ص: ۶، فصل اما شرائط الفرضیة ط: سعید. قال فی موضع آخر: ان مال الزکاة مشغول بحاجة الدین فکان ملحقا بالعدم، بدائع ج: ۲ ص: ۸، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص؛ ۲۶۰. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۷. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۳. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲.

(۲) والمصدق لایأخذ الاالوسط وهوأعلی الادنی وأدنی الاعلی ولوکله جیدا فجید، الدرالمختارمع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۷، کتاب الزکاة، باب زکاة الغنم. قال فی البدائع فان کان من جنسه یراعی فیه صفة الواجب من الجید والوسط والردی، بدائع ج: ۲ ص: ۴۱ تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۲۳. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۶.

(۳) قال فی البدائع: فان ادی المنصوص علیه من الشاة ونحو ذلك یراعی فیه صفة الواجب وهوان یکون وسطا فلایجوزالردئ الاعلی طریق التقویم فیقدرقیمته وعلیه التکمیل لانه لم یؤد الواجب. بدائع ج: ۲ ص: ۴۱. فصل اما الذی یرجع الی المؤدی.

(۴) ولوادی الجید جازلانه ادی الواجب وزیادة وان أدی القیمة ادی قیمة الوسط فان ادی قیمة الردی لایجوزالا بقدرقیمته وعلیه التکمیل، بدائع ج: ۲ ص: ۴۱، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۷. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۲۳.

مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے

☆...... جس مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے، بلکہ بعض وقت قیمت خرید سے بھی کم ہوجاتی ہے اور مال فروخت ہونے کی کوئی صورت نہیں ہوتی، تو اسکی زکوۃ دینے کی صورت یہ ہے کہ جس وقت مذکورہ مال پر سال مکمل ہوگا اس وقت بازار میں اس مال کی جو قیمت ہوگی (۱) اس کا حساب کرکے ڈھائی فیصد زکوۃ میں ادا کردیں، یا اس مال کا چالیسواں حصہ دیدیں۔ (۲)

☆...... اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے اگر اس شہر کے بازار میں وہ چیز نہیں ہے تو قریب والے شہر کی قیمت کے اعتبار سے حساب لگا کر زکوۃ ادا کردی جائے۔ (۳)

---

(۱) وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالا يوم الأداء وفى السوائم يوم الأداء اجماعا وهو الاصح، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۶، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم- هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱. بدائع ج: ۲ ص: ۲۲. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، زكاة عروض التجارة.

(۲) وفى الولوالجية يقوم يوم حال عليها الحول بالغة مابلغت بعد ان كانت قيمتها فى أول الحول مائتين ويزكى مائتى درهم خمسة دراهم، تاتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۳۸. زكاة عروض التجارة.

(۳) ويقوم فى البلد الذى المال فيه ولو فى مفازة ففى اقرب الأمصار إليه، فتح، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۶، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸. هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۰ وذكر محمد فى الرقيات أنه يقوم فى البلد الذى حال الحول على المتاع بمايتعارفه أهل ذلك البلد نقدا فيما بينهم يعنى غالب نقد ذلك البلد ولا ينظر الى موضع الشراء ولا إلى موضع المالك وقت حولان الحول، التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، كتاب الزكاة، زكاة عروض التجارة، ط: ادارة القرآن. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹. قال فى البدائع: وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتها يوم الاداء، بدائع ج: ۲ ص: ۲۲. ط: سعيد.

مال محفوظ

☆...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے مالوں کو زکوۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو، اور مصائب کے طوفان کا دعاء وتضرع سے مقابلہ کرو۔ (۱)

☆...... ایک اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی اس نے اسکے شر کو دور کر دیا۔ مجمع الزوائد ج/۳ ص/۶۳۔ (۲)

☆...... ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا، قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اسکی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔ (نسائی ص: ۳۳۳)۔

جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسکی زکوۃ ادا نہیں کرتا ہو تو وہ سانپ بن کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔ اور اسکے منہ کے دونوں اطراف میں کاٹتا رہے گا، اسکو برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

آج اگر کسی گھر میں اچانک سانپ نکل آتا ہے، تو خوف ودہشت کی وجہ سے سب نکل کر بھاگ جاتے ہیں کل قیامت کے دن کیا ہوگا اور کیسے برداشت کیا جائے گا۔ (۳)

---

(۱) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ حضوا اموالکم بالزکاۃ وداووا مرضاکم بالصدقة واعدوا للبلاء الدعاء، رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج:۳ ص: ۶۳، ٦٤، باب فرض الزکاۃ ط: درالکتاب العربی، بیروت.

(۲) عن جابر قال قال رجل من القوم یارسول اللہ أریت ان ادی الرجل زکاۃ مالہ فقال رسول اللہ ﷺ من ادی زکاۃ مالہ فقد ذھب عنہ شرہ. رواہ الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج: ۳ ص: ٦٣، کتاب الزکاۃ باب فرض الزکاۃ ط: درالکتاب العربی، بیروت. عن أبی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ: إذا أدیت زکوۃ مالک فقد قضیت ماعلیک، ابن ماجة ج: ۱ ص: ۱۲۸. قدیمی

(۳) عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من رجل لہ مال لایؤدی حق مالہ الاجعل لہ طوقا فی عنقہ شجاع اقرع وھو یفر منہ وھو یتبعہ ثم قرأ مصداقہ من کتاب اللہ عزوجل "ولایحسبن =

مال مخلوط

☆......اگر کل مال حرام ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے بلکہ کل مال واپس کرنا لازم ہے اگر واپس کرنا ممکن ہے، اور اگر واپس کرنا ممکن نہیں تو ثواب کی نیت کے بغیر مال صدقہ کر دینا لازم ہے۔ (۱)

☆......اور اگر مال حرام اور حلال سے مخلوط ہے، اور حلال غالب ہے تو دونوں کے مجموعہ پر زکوۃ واجب ہوگی، جیسا کہ غصب کردہ مال کو اپنے مال کے ساتھ مخلوط کر دے تو غصب کردہ مال پر بھی زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ (۲)

در مختار میں ہے: **ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكوة فيه. ج:۲ ص: ۲۹۰**

☆......اور اگر حرام غالب ہے تو حلال کی زکوۃ ادا کریں اور حرام کو واپس کر دیں اگر ممکن ہے، اور اگر مالک نہ ملے تو ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کر دیں۔ (۳)

= الذين يبخلون بماآتاهم الله من فضله هوخيرلهم بل هوشرلهم. سيوطوقون مابخلوا به يوم القيامة". سنن نسائي باب التغليظ في حبس الزكاة ط: قديمي كتبخانه ج: ١ ص: ٣٣٣. وابن ماجه ج: ١ ص: ١٢٨. ط: قديمي كتب خانه. في رواية قال رسول الله ﷺ من أتاه الله مالا فلم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان ياخذ بلهزمتيه يوم القيامة فيقول انا مالك انا كنزك ثم تلاهذه الاية. نسائي ج: ١ ص ٣٤٣. باب مانع زكاة ماله، ط: قديمي.

(١) في القنية لوكان الخبيث نصابا لايلزمه الزكاة؛ لأن الكل واجب التصدق عليه فلايفيد ايجاب الصدقة ببعضه، ردالمحتار ج: ٢ ص: ٢٩١. كتاب الزكاة. ولوبلغ المال الخبيث نصابا لايجب فيه الزكاة لان الكل واجب التصدق، البزازيه على هامش الهنديه، ج: ٤ ص: ٨٦، كتاب الزكاة.

(٢) في فتح القديروغيره لايخرج عن ملك النصاب المذكورماملك بسبب خبيث ولذا قالوا لوان سلطانا غصب مالا وخلطه صارملكا له حتى وجبت عليه الزكاة، البحرج: ٢ ص: ٢٠٥، كتاب الزكاة ط: سعيد، شامي ج: ٢ ص: ٢٩٠، باب زكاة الغنم.

(٣) ....وهذا إذا كان له مال غيرما استهلكه بالخلط منفصل عنه يوفى دينه وإلا فلازكاة الخ الدرالمختارشامي ج: ٢ ص: ٢٩١.

مال مشترکہ کی زکوۃ

اگر کسی گھر میں متعدد افراد ہیں، اور سب نے ملکر خوشی سے ایک آدمی کو مختار بنایا ہے، اور اس کو سب کی طرف سے زکوۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے، تو اس آدمی کو سب کی طرف سے زکوۃ ادا کرنے کی اجازت ہوگی اور زکوۃ سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی اور ثواب سب کو ملے گا۔ (۱)

اور اگر تمام افراد نے زکوۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تو اس آدمی کے لئے سب کی طرف سے مشترکہ طور پر زکوۃ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ہر صاحب نصاب آدمی کو اپنی اپنی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

مال ہلاک ہو جاتا ہے

☆...... جب کسی آدمی پر زکوۃ واجب ہو جاتی ہے تو خدائی کھاتے میں خود بخود اس مال کا چالیسواں حصہ علیحدہ مستحق کے نام لکھدیا جاتا ہے، اب جب زکوۃ ادا نہیں کرتا ہے تو گویا کہ غریبوں کی زکوۃ اپنے مال میں دوبارہ شامل کرلی۔

اور زکوۃ کا مال جس مال میں بھی شامل ہوتا ہے اس کو ہلاک کر دیتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ماخالطت الزکوة مالاقط الااهلکته: (مشکوة ج: ۱ص ۱۵۷)

---

(۱) قال فی البحر: کما اذا وکل رجلا بدفع زکاة ماله ونوی المالك عند الدفع الی الوکیل فدفع الوکیل بلانیة فانه یجزیه، لان المعتبرنیة الآمرلانه المؤدی حقیقة، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۱، البحرج: ۲ص: ۲۱۰. وفی المنتقی: رجل أمررجلا أن یؤدی عنه زکاة ماله فأداها، قال: یجوزعنه ولایرجع علی الأمربماأدی، تتارخانیة: ج: ۲ص: ۲۸٤. الفصل التاسع.

(۲) ولوادی زکاة غیره بغیرامره فبلغه فاجازلم یجزلأنها وجدت نفاذا علی المتصدق لأنها ملکه ولم یصر نائبا عن غیره فنفذت علیه، البحرج: ۲ص: ۲۱۰، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲٦۹. تاتارخانیة ج: ۲ص: ۲۸٤، الفصل التاسع.

ماموں

اگر ماموں غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

ماموں کی اولاد

اگر ماموں کی اولاد (ماموں زاد بھائی بہن) غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

ماں سید ہے

اگر کسی شخص کی صرف ماں سید ہے، باپ سید نہیں، اور وہ غریب ہے نصاب کا مالک نہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے، کیونکہ نسب باپ کی طرف سے ثابت ہوتا ہے، ماں کی طرف سے نہیں، اس لئے صرف ماں سید ہونے سے بیٹا یا بیٹی سید نہیں ہوگی۔ (۳)

ماں کو زکوۃ دینا

اپنی ماں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۴)

---

(۱) قال فی فتح القدیر: وسائر القربات غیر الولاد یجوز الدفع الیهم وهو اولی لما فیه من الصلة مع الصدقة کالاخوة والاخوات .... والاخوال والخالات، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹، باب المصرف ط: رشیدیه. وبدائع ج: ۲ ص: ۵۰، شامی ج: ۲ ص: ۳٤٦. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. ط: سعید.

(۲) قال فی البحر: واشار الی ان الدفع الی کل قریب لیس باصل ولا فرع جائز، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاة. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷، ط: سعید.

(۳) ویؤخذ من هذا أن من کانت أمها علویة مثلا وأبوها عجمی یکون العجمی کفوا لها وان کان لها شرف ما؛ لأن النسب للأباء ولهذا جاز دفع الزکاة الیها، فلا یعتبر التفاوت بینهما من جهة شرف الام. ردالمحتار ج: ۳ ص: ۸۷، کتاب النکاح، باب الکفاءة.

(٤) ولا یعطی من الزکاة والدا وإن علا ولا ولدا وإن سفل، وفی الخانیة من قبل الذکور و الاناث، التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۱، کتاب الزکاة من توضع الزکاة فیه. شامی ج: ۲ ص: ۳٤٦. هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۸. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. باب المصرف.

مبلغین کو زکوۃ کی رقم سے وظائف دینا

☆...... زکوۃ کی رقم سے مبلغین کو وظیفہ اور تنخواہ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کیلئے تملیک ضروری ہے، اور تنخواہ میں زکوۃ دینے کی صورت میں تملیک نہیں ہوتی۔ (۱)

☆...... زکوۃ کی رقم سے وظیفہ دینے کی شرط پر مبلغین کا تقرر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

متروکہ مال کی زکوۃ ورثاء پر ہے

☆...... میت کا متروکہ مال ابھی وارثوں پر تقسیم نہیں ہوا، امین کے تحویل میں ہے، اور سب وارث بالغ ہیں، بعض کے حصے مقرر ہوئے اور بعض کے ابھی مقرر نہیں ہوئے، اس مناقشہ میں پورا سال گذر گیا تو اگر مال سونا چاندی یا نقد رقم ہے اور ہر وارث کا حصہ نصاب تک پہنچ جاتا ہے تو ہر وارث پر اپنے حصے کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اس عرصہ میں چند سال گذر گئے تو گذشتہ سالوں کی زکوۃ ادا کرنا بھی لازم ہوگا، اگر ورثاء نابالغ ہیں تو ان پر واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... اگر جائیداد وغیرہ ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) قال فی البحر: وعدم الجواز لانعدام التملیك الذی هو الركن فیها ، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳ ، ط: سعید. ولو نوی الزکاة بما یدفع المعلم الی الخلیفة ولم یستأجره إن کان الخلیفة بحال لو لم یدفعه یعلم الصبیان ایضا اجزأه وإلا فلا ، وكذا مایدفعه الی الخدم من الرجال و النساء فی الاعیاد وغیرها بنیة الزكاة كذا فی معراج الدرایة . الهندیه ج: ۱ ص: ۱۹۰ ، الباب السابع فی المصارف . شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶ . تتارخانیة ج: ۲ ص؛ ۲۷۸ . معارف القرآن ج: ۴ ص: ۳۹۹ ، سورة التوبة ، آیت : ٦ ، ط: ادارة المعارف . معارف القرآن کاندهلوی ج: ۳ ص: ۳٦٦ ، مکتبه عثمانیه .

(۲) ان الزکاة تجب فی النقد کیفما کان امسکه للنماء أو للنفقة الخ البحر ج: ۲ ص: ۲۰٦ . شامی ج: ۲ ص: ۲٦۲ .

(۳) وأما المائع كالقیر والنفط ومالیس بمنطبع ولامائع كالنورة والجص والجواهر و الیواقیت فلاشیء فیها كذا فی التهذیب ، الهندیه ج: ۱ ص: ۱۸۵ ، کتاب الزکاة ، الباب الخامس فی المعادن والركاز . تتارخانیة ج: ۲ ص: ۳۴۱ . شامی ج: ۲ ص: ۳۲۱ . البحر ج: ۲ ص: ۲۳٦

مٹی کا تیل

☆...... اگر تجارت کیلئے مٹی کا تیل خرید کر رکھا ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔

☆...... اگر کان سے مٹی کا تیل نکلا ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں البتہ فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی اس پر زکوۃ واجب ہے۔ (۱)

مجاہد

مجاہدین دین کے محافظ ہیں، اسلامی ممالک کی سرحدوں کے محافظ ہیں، مسلمانوں کے جان و مال عزت و آبرو کے محافظ ہیں، مساجد اور دینی اداروں کے محافظ ہیں اگر یہ نہیں ہوں گے تو کفار آسانی سے مسلمانوں کے ممالک پر قابض ہو جائیں گے دین ختم کر دیں گے، مساجد کو شراب خانہ میں تبدیل کر دیں گے مدارس کو سینما گھر میں بدل دیں گے، قرآن مجید کو جلائیں گے، اور گٹر میں پھینکیں گے، دینی کتابوں کو دریا میں ڈال دیں گے، دینداروں کو زندہ دفن کر دیں گے جیسا کہ روس اور چنگیز خان نے کیا ہے، گذرے ہوئے حالات سے سبق لینا چاہئے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جو واقعی مجاہد ہیں دل کھول کر ان کی مدد کریں اور آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔ (۲)

---

(۱) الزکاۃ واجبة فی عروض التجارة کائنة ما کانت اذا بلغت قیمتها نصابا من الورق و الذهب کذا فی الهدایه ،الهندیه ،کتاب الزکاۃ ،الباب الثالث فی الذهب ج:۱ ص: ۱۷۹. البحرج:۲ص:۲۲۸. شامی ج:۲ص:۲۲۸. تتارخانیة ج:۲ص:۲۳۷. بدائع ج:۲ ص: ۲۰. فتح القدیرج:۲ ص:۱۶۵ ،ط:رشیدیه.

(۲) قال ابن عابدین فی حاشیة البحر :ومنقطع الغزاة وابن السبیل.فیدفع الی کلهم اوالی صنف وفی المبسوط لایجوزدفع الزکاۃ الی من یملك نصابا الا الی طالب العلم والغازی والمنقطع. منحة الخالق علی هامش البحرج:۲ص:۲۴۲ ،باب المصرف ،ط:سعید.رد المحتارج:۲ ص: ۳۴۰ ،باب المصرف ط:سعید.قال فی الهدایه ولایصرف الی اغنیاء الغزاة عندنا،لان المصرف هوالفقراء وذکرتلك الخمسة فی التجنیس فقال لاتحل الصدقة لغنی الا لخمسة الغازی والعامل علیها،......وذکرفی المصابیح وفی روایة وابن سبیل فان قیل قوله وفی سبیل الله مکررسواء کان منقطع الغزاة اومنقطع الحاج لانه اما ان یکون له فی وطنه مال اولا فان کان فهوابن سبیل وان لم یکن فهوفقیر ،فمن این یکون العدد سبعة اجیب بانه فقیر=

مجاہدین کو دہشت گرد کہنا

اگر مجاہدین غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوۃ دینا یا زکوۃ کی رقم سے جنگی سامان، استعمال کے کپڑے، جوتے، بستر اور گرم کپڑے وغیرہ دینا جائز ہے، بلکہ کافر اوران کے اتحادیوں کے خلاف جہاد جاری رہنے کی صورت میں زکوۃ کے لئے مجاہدین کو ترجیح دینا چاہئے۔

مجاہدین کو یہودیوں اور عیسائیوں کی تقلید میں "دہشت گرد کہنا جائز نہیں کیونکہ دونوں جہان میں سب سے بڑے مجاہد مدنی آقا ﷺ ہیں اس کے بعد خلفائے راشدین اور تمام صحابۂ کرام مجاہد ہیں۔

اگر کافر اوران کے اتحادیوں کے خلاف جہاد کرنے والوں کو "دہشت گرد" کہنا جائز ہو تو نبی کریم ﷺ کو سب سے بڑا "دہشت گرد" کہنا لازم آئے گا (نعوذ باللہ) اور بشمول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تمام صحابۂ کرام، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد وغیرھم سب کو "دہشت گرد" کہنا لازم آئے گا کیونکہ ان حضرات نے کافر اوران کے اتحادیوں کے خلاف جنگ کی ہے، اور جو شخص ایسے لوگوں کو دہشت گرد کہے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔(۱)

= لا انه ازداد فيه شئ اخر سوى الفقر وهو الانقطاع فى عبادة الله من جهاد أو حج فلذلك غاير الفقير المطلق ويظهر اثر التغاير فى حكم آخر وهو زيادة التحريض والترغيب فى رعاية جانبه، عناية فى هامش فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۵، ط: رشيديه.

(۱) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مجاہد اعظم تھے، لہذا جو لوگ مجاہدین کو دہشت گرد کہتے ہیں وہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نعوذ باللہ دہشت گرد کہتے ہیں اور جو ایسا کہے وہ کافر ہیں اگرچہ وہ اسلام کا مدعی ہوں، جیسا کہ محقق علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قال محمد بن سخنون اجمع العلماء فى كفره وشاتم النبى ﷺ والمنتقص له كافر والوعيد جار عليه، بعذاب الله له ومن شك فى كفره وعذابه كفر، عن اسحاق بن راهويه احد الأئمة الاعلام قال اجمع المسلمون =

مجاہدین کو زکوۃ دینا

☆......سورہ توبہ کی آیت ۶۰ میں " في سبيل الله " سے بے سروسامان مجاہدین کی اعانت اور مدد کرنا مراد ہے، مطلب یہ ہے کہ مجاہد غازی فقیروں کو زکوہ دینا جائز ہے تاکہ وہ اس مال سے ہتھیار اور جہاد کا سامان خرید سکیں (۱)، اور جہاد کیلئے سفر کر سکیں، البتہ جو مجاہد مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔

☆......موجودہ زمانہ میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ شروع کر رکھی ہے، اور مسلمانوں کے ممالک پر قبضہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے مال و

= ان من سب الله تعالى اوسب رسوله ﷺ اودفع شيئا مما انزل الله تعالى اوقتل نبيا من انبياء الله عزوجل انه كافربذلك وان كان مقرا بكل ماانزل الله تعالى .فاما الدليل على كفره: فالكتاب والسنة والاجماع والقياس .اما الكتاب :فقوله تعالى :ان الذين يوذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والآخرة واعدلهم عذابا مهينا، قوله تعالى والذين يوذون رسول الله فلهم عذاب اليم .فهذه الايت تدل على كفره وقتله والاذى هوالشر الخفيف فان زاد كان ضررا كذا. ومن السنة :ماروا ه القاضى عياض ان رسول الله ﷺ قال من سب نبيافاقتلوه ،ومن سب اصحابى فاضربوه . وأما القياس:فلان المرتد ثبت قتله بالاجماع ،والنصوص المتظاهرة ومنها قوله ﷺ :من بدل دينه فاقتلوا والساب مرتد مبدل لدينه .مجموعه رسائل ابن عابدين:ج:١ ص:٣١٦ و ٣١٧ و٣١٨ .ط:سهيل اكيدمى ،لاهور.قال المحقق فى رد المحتار:قال ابو بكر بن منذر: اجمع عوام اهل العلم ان من سب النبى ﷺ يقتل .... و حاصله انه نقل الاجماع على كفرالساب، ردالمحتارج: ٤ص: ٢٣١و٢٣٢ ،مطلب مهم فى حكم ساب الانبياء ، ط: سعيد .

(١) وفى الدرالمختارعلى ردالمحتار:وفى سبيل الله وهومنقطع الغزاة،ج:٢ص: ٣٤٣، كتاب الزكاة ،باب المصرف .وأما قوله فى سبيل الله ،قال القدورى فى كتابه :قال أبويوسف المراد به فقراء الغزاة الخ .وفى المضمرات والصحيح قول ابى يوسف ؛لأن الطاعات كلها فى سبيل الله إلا أن عند الإطلاق يفهم منه الغزاة ،التاتارخانية ج:٢ ص: ٢٧٠ ،كتاب الزكاة من توضع فيه الزكاة .الفقه الاسلامى وادلته ج:٢ص: ٨٧٤. وأما قوله وفى سبيل الله عبارة عن جميع القرب فيدخل فيه كل من سعى فى طاعة الله وسبيل الخيرات اذا كان محتاجا وقال ابويوسف المرادمنه فقراء الغزاة لان سبيل الله اذا اطلق فى عرف الشرع يراد به ذلك ،وان كان غنيا فلايجوز الاعند اعتبارحدوث الحاجة ،بدائع ج:٢ ص: ٤٦ ، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى ط:سعيد.

جائیداد پر اجارہ داری قائم کر رہے ہیں، ماں بہنوں کو اذیت اور تکلیفیں دے دے کر عزت اور عصمت کو لوٹ رہے ہیں اور بے دردی سے قتل کر رہے ہیں، قرآن مجید کی بے حرمتی کر رہے ہیں باتھ روم کے گٹر میں قرآن مجید کو پھینک رہے ہیں (نعوذ باللہ) کعبۃ اللہ پر حملہ کرنے کا عزم ظاہر کر رہے ہیں۔

ایسی صورت میں مسلمانوں کو چاہئے کہ مجاہدین کی خوب مدد کریں ورنہ وہ دن دور نہیں ہوگا کہ یہ عیسائی ہمارے گھر، ہمارے کاروبار، ہمارے بنگلے اور ہماری ہر چیز کے مالک ہو جائیں گے اور فرعون کی طرح ہر خسیس کام کے لئے مسلمانوں کو جانوروں کی طرح استعمال کریں گے۔ (۱)

مجنون

''پاگل'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مچھلی

جو مچھلی سمندر یا ندی وغیرہ سے پکڑی جاتی ہے، اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے، (۲) ہاں اگر مچھلی کی تجارت کی جائے گی تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی، اور فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اُس سے زیادہ ہے تو سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولاتلقوا بأيديكم الى التهلكة. آيت: ۱۹۵، سورة البقرة.

(۲) الزكاة واجبة فى عروض التجارة، التاتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۳۷، كتاب الزكاة، زكاة عروض التجارة. فتح القديرج: ۲ ص: ۱٦۵. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۹. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷.

(۳) الزكاة واجبة فى عروض التجارة، التاتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۳۷، كتاب الزكاة، زكاة عروض التجارة. قال فى البدائع: واما اموال التجارة فتقديرالنصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدراهم فلاشيئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتى درهم اوعشرين مثقالا من ذهب فتجب فيها الزكاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸، ط: سعيد. البحرج: ۲ ص: ۲۲۸.

مچھلی کا فارم

مچھلی کے فارم کی زمین، تالاب، مکان اور متعلقہ سامان پر زکوۃ واجب نہیں البتہ مچھلی کے فارم سے مچھلی فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی حاصل ہوگی سالانہ اس پر زکوۃ واجب ہوگی، اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی۔ (۱)

مختلف مدات کا روپیہ یکجا جمع کرنا

☆...... زکوۃ صدقۂ فطر اور کفارہ اور فدیہ کی رقم کو عام عطیات کی رقم کے ساتھ خلط ملط کر کے یکجا جمع کر کے رکھنا درست نہیں ہے بلکہ صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ کو الگ الگ رکھا جائے تا کہ خلط ملط نہ ہوں۔ (۲)

☆...... اسی طرح اگر مدرسہ اور مسجد کا چندہ الگ الگ نام سے جمع کیا جاتا ہے تو ان رقوم کو الگ الگ کر کے رکھنا چاہئے یکجا جمع کر کے رکھنا درست نہیں ہوگا۔ (۳)

مخلوط النسل جانور

☆...... جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں، تو اگر ان کی ماں

---

(۱) ولیس فی دورالسکنی وثیاب البدن الخ زکاة ...... علی هذا کتب العلم لأهلها والات المحترفین، وفی فتح القدیر: المراد بها مالایستهلك عینه فی الانتفاع، الهدایه مع فتح القدیر ج:۲ ص:۱۲۱، کتاب الزکاة، ط: رشیدیه. شامی ج:۲ ص:۲۶۲. البحر ج:۲ ص:۲۰۶. قال فی البدائع: واما آلات الصناع وظروف امتعة التجارة لاتکون مال التجارة لأنها لاتباع مع الامتعة عادة، بدائع ج:۲ ص:۱۳، ط: سعید. قال فی البحر: ان الزکاة تجب فی النقد کیفما کان امسکه للنماء اوللنفقه ومن آلات الحرفة الصابون، والحرض للغسال لاللبقال...... وشرط ان یکون النصاب نامیا والنماء الزیادة وفی الشرع نوعان: حقیقی وتقدیری. فالحقیقی الزیادة بالتوالد والتجارات. البحر ج:۲ ص:۲۰۶، کتاب الزکاة، ط: سعید. بدائع ج:۲ ص:۱۱. اما الشرائط التی ترجع الی المال. شامی ج:۲ ص:۲۶۲. هندیه ج:۱ ص:۱۷۳. ط: رشیدیه.

(۲، ۳) ذکروا أنه یجب علیه ان یجعل لکل نوع منها بیتا یخصه ولایختلط بعضه ببعض الخ شامی ج:۲ ص:۳۳۷، ط: سعید.

دیسی ہے تو دیسی جانور کے حکم میں ہوں گے، اور شریعت کے قانون کے مطابق ان پر زکوۃ واجب ہوگی، اور اگر ماں جنگلی ہے تو وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہوں گے، مثلا بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے، اور نیل گائے اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہوا تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔ (۱)

اور جو جانور جنگلی جانور کے حکم میں ہوں گے ان پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی ہاں اگر تجارت کی نیت سے رکھا ہے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے زکوۃ واجب ہوگی، یعنی اگر قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس صورت میں سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

---

(۱) والمتولد بين الغنم والظبآء يعتبر فيه الأم فان كانت غنما وجبت فيه الزكاة ويكمل به النصاب والا فلا، وكذا المتولد بين البقر الاهلى والوحشى كذا فى محيط السرخسى، الهنديه ج: ۱ ص: ۱۷۸، كتاب الزكاة، الباب الثانى، الفصل الخامس. منها أن يكون الجنس فيه واحدا...... وسواء كان متولدا من الأهلى، أو من أهلى ووحشى بعد أن كان الأم ا هليا كالمتولد من الشاة والظبى اذا كان أمه شاة، والمتولد من البقر الأهلى والوحشى اذا كان أمه أهلية فتجب فيه الزكاة ويكمل به النصاب عندنا، بدائع كتاب الزكاة، صفة نصاب السائمة ج: ۲ ص: ۳۰، ط: سعيد. قال فى البحر: ان الشرع ورد بنصابها باسم الابل والبقر والغنم و اسم الجنس يتناول جميع الانواع باى صفة كانت كاسم الحيوان وسواء كان متولدا من الاهليين او من اهلى والوحشى اذا كانت امه اهلية فتجب فيه الزكاة، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۳، الفصل الاول. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۴. باب صدقة السوائم، ط: سعيد

(۲) الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب كذا فى الهداية، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۹، كتاب الزكاة، الباب الثالث. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۶۵. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸. واما صفة نصاب السائمة فله صفات منها ان يكون معدا للاسامة لما ذكرنا ان مال الزكاة هو المال النامى وهو المعد للاستمناء فان اسميت للحمل او للركوب او للحم فلازكاة فيها ولو اسميت للبيع والتجارة ففيها زكاة مال التجارة، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰، ط: سعيد.

مدارس کے سفراء عاملین میں داخل نہیں

مدارس کے سفراء عاملین میں داخل نہیں کیونکہ یہ حضرات اسلامی حکومت کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے کیلئے مامور نہیں (۱)، لہذا سفراء کرام کی تنخواہ زکوۃ سے دینا جائز نہیں، اور سفراء کے لئے زکوۃ کی رقم سے تنخواہ لینا بھی جائز نہیں۔

مدارس کے طلباء زیادہ مستحق ہیں

☆...... ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ دینی و مذہبی تعلیم سب سے افضل ہے، اور نہایت ضروری ہے۔

☆...... دینی مدارس کے غریب طلباء کو زکوۃ دینے میں شریعت کی ترویج اور اشاعت ہے، کیونکہ دین و شریعت کے حامل یہی طلباء ہیں، انہیں کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت ظہور فرما ہے، قیامت کے دن شریعت ہی کی پوچھ گوچھ ہوگی، جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے بچنا شریعت پر عمل کرنے سے وابستہ ہے، تمام کائنات میں سب سے افضل انبیاء علیہم السلام نے شریعت کے احکام پر عمل کرنے کی دعوت دی، اور شریعت کے احکام کی پابندی پر ہی آخرت کی نجات کو موقوف رکھا ہے، اور انبیاء علیہم السلام کو بھیجنے کا مقصد شریعت کی تبلیغ ہی ہے۔

لہذا اسکول کالج میں پڑھنے والے طلباء کو اسکالرشب یا امداد اور وظیفہ کے طور پر زکوۃ دینے سے دینی مدارس کے غریب طلباء کو زکوۃ دینا زیادہ بہتر اور زیادہ اجر کا باعث ہے، کیونکہ اس میں زکوۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ صدقۂ جاریہ بھی اور دین کی ترویج اور تبلیغ بھی ہے، یہ تمام فضیلتیں کسی اور جگہ زکوۃ دینے سے حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

---

(۱) معارف القرآن ج:٤ ص:٣٩٩، سورة التوبه، آیت :٦، ط: ادارة المعارف، معارف القرآن كاندهلوى ج:٣ ص:٣٦٦. واما العاملون :فهم الذين نصبهم الإمام لاستيفاء صدقات المواشى، فيعطيهم مما فى يده، الخ، تتارخانية ج:٢ ص:٢٦٨، من توضع الزكاة. البحر ج:٢ ص:٢٤١. شامى ج:٢ ص:٣٣٩، باب المصرف، ط: سعيد.

☆...... نیز یہ کہ اسکولوں، کالجوں کو سرکاری ایڈ، امداد اور حمایت حاصل ہے، اس کے برخلاف دینی مدارس کا مدار ظاہری اسباب کے اعتبار سے اہل خیر مسلمانوں کی امداد پر ہے ان کو نہ حکومت سے امداد ملتی ہے نہ یہ لیتے ہیں، ورنہ امداد لینے کی صورت میں نصاب اور نظام میں حکومت مداخلت کر کے دینی مدارس کا حلیہ بگاڑ دیتی ہے جیسا کہ بنگلہ دیش کے سرکاری بریلوی مدارس اور دنیا کی سب سے قدیم جامعہ تیونس کے جامعہ زیتونیہ کی مثال دنیا کے سامنے موجود ہے، نام مدرسہ کا ہے لیکن نصاب اسکول کالج اور یونیورسٹی کا ہے مخلوط تعلیم ہے، اکثر طلباء کلین شیو ہوتے ہیں، سر پر ٹوپی بھی نہیں ہوتی ہے، نماز کی پابندی نہیں کرتے، انگریزی بال رکھتے ہیں اور انگریزی لباس پہنتے ہیں، رشوت دیکر ملازمت لینی ہوتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ (۱)

اب ہر مسلمان آسانی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ زکوۃ کہاں اور کس کو دینی چاہئے۔ (۲)

☆...... دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں، ان کو مالی امداد کے ذریعہ مضبوط کر کے باقی رکھنا دین کی بقاء ہے، ورنہ جب دین اسلام کی تعلیم دینے والا کوئی نہیں

---

(۱) عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، رواہ البخاری. وقال الطیبی ای خیرالناس باعتبارالتعلم والتعلیم من تعلم القرآن وعلمه. مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح ج: ٤ ص: ٦١١، کتاب فضائل القرآن. قال فی الدر: و بهذا التعلیل یقوی مانسب للواقعات من أن طالب العلم یجوزله اخذ الزکاة ولوغنیا اذا فرغ نفسه لافادة العلم واستفادته لعجزه عن الکسب والحاجة داعیة الی مالابد منه. قال المحقق فی الرد: وفی المبسوط لایجوزدفع الزکاة الی من یملك نصابا الا الی طالب العلم والغازی ......لقوله ﷺ یجوزدفع الزکاة لطالب العلم وان کان له نفقة اربعین سنة. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳٤۰، باب المصرف ط: سعید. ومنحة الخالق علی هامش البحرج: ۲ ص: ۲٤۲، باب المصرف، ط: سعید. قال فی الهندیه: التصدق علی الفقیرالعالم افضل من التصدق علی الجاهل، هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۷، الباب السابع فی المصارف ط: رشیدیه. شامی ج: ۲ ص: ۳٥٤.

(۳) التصدق علی الفقیرالعالم افضل من التصدق علی الجاهل، عالمگیری الباب السابع فی المصرف، ج: ۱ ص: ۱۸۷، ط: ماجدیه. شامی ج: ۲ ص: ۳٥٤. باب المصرف.

ہوگا تو دین کیسے باقی رہے گا۔

اس لئے موجودہ زمانہ میں یہود، نصاری، امریکہ، برطانیہ وغیرہ کی کوشش ہے کہ دین واسلام کے قلعے دینی مدارس کو ختم کردیا جائے، اگر ختم کرنا ممکن نہ ہو تو کم سے کم نصاب اور نظام کو بدل کر بے دین بنا دیا جائے۔

☆...... اگر مسلمان دینی مدارس اور ان میں پڑھانے والے طلباء اساتذہ، خادم اور کارکنوں کو نظر انداز کرکے ان کو بے بسی اور بے کسی کے عالم میں چھوڑ دیں گے تو آخرت میں پکڑ ہوگی (ان تنصروا اللّٰه ینصرکم). (۱)

مدرسہ کی تعمیر زکوۃ کی رقم سے

زکوۃ کی رقم سے مدرسہ کی تعمیر کرنا اور کرانا جائز نہیں ہے کیونکہ زکوۃ میں فقراء کی تملیک شرط ہے، اور یہاں تملیک نہیں ہوتی۔ (۲)

مدرسہ کی تعمیر میں زکوۃ دینا

مدرسہ کی تعمیر میں زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، البتہ شدید مجبوری کی صورت میں حیلۂ تملیک کرکے تعمیر میں خرچ کرنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) سورۃ محمد، آیت نمبر: ۷

(۲) اما تفسیرها فهی تملیك المال من فقیر مسلم، عالمگیری، الباب الاول، کتاب الزکاة ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشیدیه. وفی الشامیة: ویشترط ان یکون الصرف (تملیکا) لااباحة کما مر (لا) یصرف (الی بناء) وهو الرکن، وفی الرد: (قوله: نحو مسجد) کبناء القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد وکل مالا تملیك فیه، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳٤٤ ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳، باب المصرف، ط: سعید. تاتارخانیة، ج: ۲ ص: ۲۷۲. ط: ادارة القرآن.

(۳) وفی الدر: وقدمنا ان الحیلة ان یتصدق علی الفقیر ثم یأمره بفعل هذه الاشیاء. وفی الرد: (قوله ان الحیلة) ای فی الدفع الی هذه الاشیاء مع صحة الزکاة، (قوله: ثم یأمره الخ) ویکون له ثواب الزکاة وللفقیر ثواب هذه القرب، بحر. فتاوی شامیه، کتاب الزکاة، باب المصرف، ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزکاة فیه، ط: ادارة القرآن. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. باب المصرف.

مدرسہ کے بقاء کے لئے زکوۃ لینا

مدرسہ میں فی الحال زکوۃ کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، البتہ مدرسہ کی بقاء، ترقی اور استحکام کے پیش نظر بطور پیشگی زکوۃ کی رقم لینا جائز ہے۔ (۱)

مدرسہ کے روپے کا حکم

مدرسہ کا روپیہ مہتمم صاحب کے پاس امانت ہے، اس کو اپنے ذاتی کام میں صرف کرنا جائز نہیں، اگر ذاتی کام میں صرف کرے گا تو وہ اس کے ذمہ قرض ہو جائے گا اس کا ضمان ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

مدرسہ میں زکوۃ کی مد نہیں

اگر مدرسہ میں زکوۃ کی مد نہیں تو وہاں زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایسے مدرسہ میں زکوۃ دے گا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

مدرسین کی تنخواہ زکوۃ سے دینا

مدرسین کی تنخواہ زکوۃ سے دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کی رقم بلاعوض (مفت

---

(۱) (قوله اذا وكله الفقراء) لأنه كلما قبض شيئا ملكوه وصار خالطا مالهم بعضه ببعض ووقع زكاة عن الدافع، لكن بشرط ان لايبلغ المال الذى بيد الوكيل نصابا، فلو بلغه وعلم به الدافع لم يجزه إذا كان الآخذ وكيلا عن الفقير كما فى البحر عن الظهيرية. قلت: وهذا إذا كان الفقير واحدا، فلو كانوا متعددين لابد ان يبلغ لكل واحد نصابا لان مافى يد الوكيل مشترك بينهم الخ، شامى ج:۲ ص:۲۶۹، كتاب الزكاة.

(۲) اذا كان عند رجل وديعة دراهم أو دنانير أو شيئا من المكيل أو الموزون وانفق شيئا منها فى حاجته حتى صار ضامنا لما انفق. عالمگيرى، كتاب الوديعة، الباب الرابع فيما يكون تضييعا للوديعة ومالايكون، ج:٤ ص:٣٤٨، ط: مكتبه ماجديه.

(۳) اما اذا شك ولم يتحر أو تحرى ودفع وفى اكبر رأيه أنه ليس بمصرف لايجزيه الا اذا علم انه فقير فيجزيه، البنايه فى شرح الهدايه، كتاب الزكاة، باب من يجوز دفع الصدقات، ...... ج:٤ ص:۲۰۹، ۲۱۰. ط: مكتبه حقانيه، ملتان. البحر ج:۲ ص:۲٤۷، باب المصرف ط: سعيد. شامى ج:۲ ص:۳۵۲. باب المصرف، ط: سعيد.

میں) مالک بنا کر دینا ضروری ہے، ہاں اگر مدرسہ غریب علاقہ میں ہے، علاقے کے لوگ تنخواہ کی رقم کا انتظام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو ایسی مجبوری کی صورت میں بقدرِ ضرورت زکوۃ کی رقم لیکر شرعی حیلہ کر کے مدرسین کی تنخواہ میں دینے کی گنجائش ہوگی۔ (۱)

مدفون رقم کا حکم

جو روپیہ زمین میں مدفون ہے، اور اس سے کسی قسم کا نفع نہیں ہوتا ہے، لیکن دفن کی جگہ وغیرہ سب معلوم ہے، اور وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ اس رقم کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۲)

مدرسہ میں زکوۃ کی رقم جمع ہے

اگر کسی مدرسہ میں پہلے سے زکوۃ کی رقم جمع ہے، تو وہاں مزید زکوۃ کی رقم دینا منع نہیں ہے البتہ ایسے مدارس میں زکوۃ دینا زیادہ بہتر ہے جہاں زیادہ ضرورت ہے۔ (۳)

---

(۱) والحیلة فی الجواز فی هذا ان یتصدق بمقدار زکاته علی فقیر ثم یأمره بعد ذلك بالصرف الی هذه الوجوه ،البحر ج:۲ ص:۲۴۳ ،باب المصرف ط:سعید. شامی ج:۲ ص:۳۴۵. تتارخانیة ج:۲ ص: ۲۷۲. قال محمد فی کتاب الزکاة من الاصل فی قوله تعالی انما الصدقات للفقراء لانه لایجوز صرفها الی من فرغ نفسه لعمل المسلمین نحو القضاة والمفتین والمؤذنین والمعلمین. تاتارخانیة ج:۲ ص: ۳۴۴، کتاب المعادن ،ط: ادارة القرآن.

(۲) فان کان مدفونا فی البیت تجب فیه الزکاة بالاجماع ،وفی المدفون فی الکرم و الدار الکبیرة اختلاف المشائخ احتجا بعمومات الزکوة من غیر فصل ولان وجوب الزکاة یعتمد الملك دون الید بدلیل ابن السبیل فانه تجب الزکوة فی ماله وان کانت یده فائتة لقیام ملکه ، (بدائع الصنائع ،فصل فی الشرائط التی ترجع الی المال ،ج:۲ ص:۹. ط:سعید. وان کان مدفونا فی ارضه أو کرمه قیل تجب الزکوة لان حفر جمیع الارض المملوکه له ممکن ، عالمگیری الباب الاول ،ج:۱ ص: ۱۷۴ ،ط: رشیدیه.

(۳) صفحه گذشته کا حواله نمبر: ۱

مدہوش

اگر مدہوش آدمی صاحب نصاب ہے تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ (۱)

مذہب کے لحاظ کے بغیر زکوۃ دینا

زکوۃ کی رقم مذہب کے لحاظ کے بغیر عام محتاج، معذور، سیلاب زدگان یا زلزلہ زدگان وغیرہ کو دینا جائز نہیں ہے۔ بلکہ زکوۃ کی رقم یا سامان وغیرہ صرف مسلمان فقیر و غریب کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے (۲)، غیر مسلم کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، (۳) اس لئے زکوۃ کی رقم جہاں غیر مسلم کو بھی پہنچنے کا خطرہ ہو وہاں پہلے زکوۃ کی رقم یا سامان میں حیلہ تملیک کرالیا جائے (۴)، اور پھر وہاں تقسیم کیا جائے تا کہ زکوہ بھی ادا ہو جائے اور مدد بھی۔

مرتد کو زکوۃ دینا

جو مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا ہے (اللہ کی پناہ) وہ اسلام کی نظر میں زندہ رہنے کے قابل نہیں، یا وہ مسلمان ہو جائے یا تین دن کے بعد شبہات و غیرہ دور کرنے کے باوجود توبہ کر کے مسلمان نہ ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے اور اگر عورت

---

(۱) وتجب على المغمى عليه وإن استوعب الاغماء حولا كاملا، عالمگيرى، الباب الاول، ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: ماجديه. ردالمحتار، مطلب فى احكام المعتوه، ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، ط: سعيد.

(۲) اما تفسيرها فهى تمليك المال من فقير مسلم غير هاشمى ولا مولاه، عالمگيرى، الباب الاول، ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: ماجديه. الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۷، كتاب الزكاة، ط: سعيد. و البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعيد.

(۳) وفى مراقى الفلاح: ولايصح دفعها لكافر، كتاب الزكاة، باب المصرف، ص: ۷۲۰، ط: قديمى كتب خانه. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۵۱، باب المصرف، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۲. باب المصرف. بدائع ج: ۲ ص: ۴۸، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى اليه، سعيد.

(۴) ان الحيلة ان يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الاشياء، الدرالمختار مع الرد ج: ۲ =

ہے تو اس کو توبہ نہ کرنے کی صورت میں موت تک قید میں رکھا جائے، اس لئے مرتد کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۱)

مرجان

مرجان یا مرجان کے بنے ہوئے زیورات پر زکوۃ واجب نہیں ہاں اگر تجارت کے لئے ہے تو سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

مردہ کا قرض زکوۃ سے ادا کرنا

اگر میت کے ذمہ قرض ہے تو اس قرض کو زکوۃ کی رقم سے براہ راست ادا نہیں کیا جا سکتا، ہاں اگر اس کے وارث غریب اور زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو مالک بنا کر دیا جا سکتا ہے، تاکہ وہ زکوۃ کی رقم کے مالک ہو کر اپنی رضامندی کے ساتھ اس رقم سے میت کا قرض ادا کر دیں، اس طرح زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی ادا ہو جائے گا اور میت کو نجات مل جائے گی۔ (۳)

= ص: ۳٤٥، باب المصرف، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳، ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲

(۱) ومنها ان يكون مسلما فلا يجوز صرف الزكاة الى الكافر بلا خلاف، بدائع ج: ۲ ص: ٤۹، ط: سعید. طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۷۲۰، باب المصرف. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۲. باب المصرف. شامی ج: ۲ ص: ۳٥۲. باب المصرف.

(۲) واما اليواقيت واللآلي والجواهر فلا زكوة فيها وان كانت حليا الا ان تكون للتجارة، عالمگیری، الباب الثانی فی زکوة الذهب والفضه والعروض، الفصل الثانی فی العروض، ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: ماجدیه. الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۳. باب الزكاة.

(۳) قال فی البحر: لومات من عليه الزكاة لاتوخذ من تركته لفقد شرط صحتها وهو النية، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید. وحيلة الجواز ان يعطى المديون الفقير خمسة زكاة ثم يأخذها منه قضاء عن دينه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، كتاب الزكاة، الدرمع الرد ج: ۲: ۲۷۱، كتاب الزكاة، ط: سعید. ويشترط ان يكون الصرف (تمليكا) لااباحة كما مر (لا) يصرف (إلى بناء) نحو (مسجد و) لا إلى (كفن ميت وقضاء دينه)......... لعدم التمليك وهو الركن. الدر المختار على هامش الفتاوى الشاميه، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳٤٤، ۳٤٥، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. تاتارخانة ج: ۲ ص: ۲۷۲. هنديه ج: ۱ ص: ۱۸۸. الباب السابع فی المصارف.

مرغی فارم

☆...... مرغی فارم کی زمین، مکان، اور متعلقہ سامان پر زکوۃ واجب نہیں (۱) البتہ اگر مرغیاں اور چوزے خریدتے وقت بیچنے کی نیت تھی تو یہ مال تجارت ہے سالانہ قیمت فروخت پر زکوۃ واجب ہوگی، یعنی جس دن سال مکمل ہوگا اس دن مرغیوں کی جو مالیت ہوگی اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اور مرغیوں کو فروخت کرنے کے بعد آمدنی میں سے جو رقم باقی رہے گی اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو زکوۃ واجب ہوگی۔ (۳)

☆...... مرغی ادھار پر فروخت کرنے کے بعد ابتک جو رقم وصول نہیں ہوئی اس پر بھی زکوۃ واجب ہے، البتہ زکوۃ ادا کرنا اس وقت لازم ہوگا جب رقم وصول ہوگی، وصولی سے پہلے دینا چاہے تو دے سکتا ہے (۴)، اگر وصولی میں چند سال گذر گئے تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ (۵)

---

(۱) وفی الهداية: وليس فی دورالسكنی ...... وعلی هذا كتب العلم والات المحترفين لما قلنا، وفی البناية: (والآت المحترفين لما قلنا) اشارة ماقلنا من قوله لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية، والات المحترفين مثل قدورالطباخين والصباغين و قواريرالعطارين وآلات النجارين وظروف الامتعة، البناية شرح الهداية، كتاب الزكاة، ج: ٤ ص: ١٩، ط: حقانيه، ملتان. البحرج: ٢ص: ٢٠٦. شامی ج: ٢ص: ٢٦٢. هنديه ج: ١ص: ١٧٢. بدائع ج: ٢ص: ١٣. سعيد.

(۲) الزكاة واجبة فی عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا، عالمگيری ج: ١ص: ١٧٩، البحرالرائق ج: ٢ص: ٢٢٨، ط: سعيد. شامی ج: ٢ص: ٢٩٨. ط: سعيد. تتارخانية ج: ٢ص: ٢٣٧. ط: ادارة القرآن. بدائع ج: ٢ ص: ٢٠، ط: سعيد.

(۳) ومنهاكون المال نصابا، عالمگيری ج: ١ص: ١٧٢. بدائع ج: ٢ص: ١٦. شامی ج: ٢ ص: ٢٥٩. البحرج: ٢ص: ٢٠٢، ط: سعيد.

(٤) (ولوعجل ذونصاب) زكاته (لسنين أولنصب صح) لوجوب السبب وفی ردالمحتار: (قوله لوجوب السبب) أی سبب الوجوب وهوملك النصاب النامی فيجوزالتعجيل لسنة أواكثر، الدرالمختارمع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، ج: ٢ ص: ٢٩٣، ط: سعيد.

(۵) (و) اعلم: ان الديون عند الامام ثلاثة: قوی ومتوسط وضعيف، و(تجب) زكاتها اذاتم نصاباوحال الحول لكن لافورا بل (عند قبض اربعين درهما من الديون) القوی كقرض (وبدل مال تجارة)....... =

☆ ...... اگر مرغی فارم میں مرغیاں اس نیت سے خریدی ہیں کہ صرف چوزے یا انڈے فروخت کرے گا تو اس صورت میں مرغی کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی (۱)، البتہ چوزے اور انڈے فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی حاصل ہوگی اس پر زکوۃ واجب ہوگی، اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی۔ (۲)

مزدوری

☆ ...... مزدور مزدوری کی رقم وصول ہونے کے بعد مالک ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں، اس لئے مزدوری کی رقم وصول ہونے سے پہلے زکوۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ جب مزدوری کی رقم وصول ہو جائے تو دو صورتیں ہیں:

☆ ...... اگر مزدور پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب مزدور کی زکوۃ کا سال پورا ہوگا تو اس وقت مزدوری کی جتنی رقم وصول ہو جائے گی اس کی زکوۃ بھی ادا کرے اور جو رقم آئندہ سال وصول ہوگی اس کی زکوۃ آئندہ سال ادا کرے۔ (۳)

= ویعتبر مامضی من الحول قبل القبض فی الاصح ،الدرالمختار علی هامش ردالمحتار، باب زکوة المال، ج: ۲ ص: ۳۰۵، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷، ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۵. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰.

(۱) وفی الهدایة: ولیس فی دورالسکنی ......وعلی هذا کتب العلم والات المحترفین لما قلنا، وفی البنایة: (والآت المحترفین لماقلنا) اشارة ماقلنا من قوله لانها مشغولة بالحاجة الاصلیة ولیست بنامیة ، والات المحترفین مثل قدورالطباخین والصباغین وقواریرالعطارین وآلات النجارین وظروف الامتعة ،البنایة شرح الهدایة ،کتاب الزکاة ،ج: ٤ ص: ۱۹، ط: حقانیه، البحر ج: ۲ ص: ۲۰٦. شامی ج: ۲ ص: ۲٦۲. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ط: سعید.

(۲) (ومنها کون المال نصابا) فلاتجب فی اقل منه ،عالمگیری ،کتاب الزکاة ،الباب الاول فی تفسیرها ،ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: مکتبه ماجدیه. وشرط وجوب ادائها حولان الحول علی النصاب الاصلی،مراقی الفلاح علی هامش حاشیة الطحطاوی ،کتاب الزکاة ،ص: ۷۱٤. ط: مکتبه حقانیه ،ملتان.

(۳) ومن کان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الی ماله وزکاه سواء کان المستفاد من نمائه اولا، وبای وجه استفاد ضمه سواء کان بمیراث أوهبة أوغیرذلك ، عالمگیری ،کتاب الزکاة ،الباب الاول فی تفسیرها، ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: ماجدیه ، کوئته. =

☆......اور اگر مزدور پہلے سے صاحب نصاب نہیں تو مزدوری کی رقم نصاب کے برابر وصول ہونے کے بعد جب سال پورا ہوگا تو زکوۃ دینا لازم ہوگا ورنہ نہیں۔ (۱)

مساجد پر قبضہ واگذار کرانے کے لئے زکوۃ دینا

اگر کسی شہر میں مساجد غیر مسلموں کے قبضہ میں آ گئی ہیں، اور ان میں نہایت بے ادبی ہوتی ہے، تو ایسی مساجد کو کافروں کے قبضہ سے چھڑانے کے لئے زکوۃ دینا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ زکوۃ کی رقم کسی مستحق زکوۃ آدمی کو بلا معاوضہ دیگر مالک بنا دیا جائے۔ (۲)

مسافر پر زکوۃ

اگر مسافر صاحب نصاب ہے تو سال گذرنے کے بعد زکوۃ نکالنا اس پر بھی لازم ہے مسافر ہونے کی وجہ سے زکوۃ معاف نہیں ہوگی (۳)، کیونکہ وہ اپنے نائب کے ذریعہ اپنے مال پر تصرف کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

مسافر خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگانا

مسافر خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگانا جائز نہیں، اگر کسی نے تملیک کے بغیر مسافر خانہ

= بدائع ج:۲ص:۱۳. البحرج:۲ص:۲۲۹. ولوآجرعبده أوداره بنصاب ان لم يكونا للتجارة لاتجب مالم يحل الحول بعد القبض وان كان للتجارة كان حكمه كالقوى، البحر ج:۲ص:۲۰۸. كتاب الزكاة، ط:سعيد.

(۱) صفحه گذشته کاحواله نمبر:۲

(۲) هى تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقيرغيرهاشمى ولامولاه مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه، الدرالمختارمع شرحه ردالمحتار، كتاب الزكاة، ج:۲ ص: ۲۵۶، ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۷۰، ط:رشيديه. البحرج:۲ص:۲۰۱. قال فى التاتارخانية: قال محمد فى قوله تعالى: ﴿انما الصدقات للفقراء﴾ لانه لايجوزصرفها الى عمارة المساجد والقناطر، تاتارخانية ج:۲ص:۳٤٤، كتاب المعادن، ط:ادارة القرآن.

(۳) وسببه ملك نصاب حولى تام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد، الدرالمختارمع ردالمحتار، كتاب الزكاة، ج:۲ص:۲۵۹، ط:سعيد. وملك نصاب حولى فارغ عن الدين =

کی تعمیر میں زکوۃ لگائی ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

مسافر کو زکوۃ دینا

☆...... اگر مسافر کے پاس نصاب کے برابر مال یا رقم نہیں تو اس کو زکوۃ دینا اور اس کے لئے زکوۃ لینا جائز ہے۔ (۲)

☆...... اگر مسافر کے گھر میں پیسے موجود ہیں لیکن سفر میں اس کے پاس پیسے نہیں اور گھر سے فوری طور پر منگوانے کی بھی کوئی صورت نہیں، اور جہاں خود موجود ہے وہاں کسی دوست احباب سے قرض کے طور پر لینے کی بھی کوئی صورت نہیں، تو ایسے مسافر کو زکوۃ دینا اور اس کے لئے زکوۃ لینا جائز ہوگا۔ (۳)

مستحق آدمی کو پیشگی زکوۃ دی اور وہ بعد میں مستحق نہ رہا

☆...... اگر کسی مستحق زکوۃ آدمی کو پیشگی زکوۃ دیدی تھی اور وہ شخص سال پورا ہونے سے پہلے مالدار بن گیا، یا اس کا انتقال ہوگیا، یا مرتد ہوگیا، تو جو زکوۃ اس کو دی گئی تھی وہ ادا ہوگئی۔ (۴)

= و حاجته الاصلية نام ولو تقديرا، البحر الرائق، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۳۵۵، ط: دار الكتب، بيروت. كل من يكون مسافرا يسمى ابن السبيل وهو غني بمكانه حتى تجب الزكاة في ماله ويؤمر بالأداء اذا وصلت اليه يده، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۲، باب المصرف، ط: سعيد.

(۱) ولايجوز ان يبنى بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات واصلاح الطرقات و كرى الانهار والحج وكل مالاتمليك فيه، عالمگيرى، كتاب الزكاة، باب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: ماجديه، كوئته. الفتاوى الشاميه، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳٤٤، ط: سعيد. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. باب المصرف، سعيد.

(۲) ومنها: ابن السبيل وهو الغريب المنقطع عن ماله جاز الاخذ من الزكوة قدر حاجته، عالمگيرى، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: ماجديه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲٤۲، باب المصرف ط: سعيد. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳٤۳. وابن السبيل و هو كل من له مال لامعه سواء كان هو في غير وطنه او في وطنه، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳٤۳، باب المصرف ط: سعيد.

(۳) أيضا

(٤) اذا شك وتحرى فوقع في اكبر رأيه انه محل الصدقة فدفع اليه أو سأل منه فدفع أو رآه=

☆...... مستحق آدمی کو جس وقت زکوۃ دی جاتی ہے اس وقت کا اعتبار ہے بعد میں کچھ بھی ہو جائے اس کا اعتبار نہیں ہے۔

مستحق رشتہ دار کو زکوۃ دینے میں دہرا ثواب

مستحق زکوۃ رشتہ داروں کو زکوۃ دینے میں دو ثواب ملتے ہیں: ایک زکوۃ ادا کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا ثواب ملتا ہے۔ (۱)

مستحق طلباء کی آمد کی امید پر زکوۃ لینا

اگر مدرسہ میں فی الحال غریب طلباء نہیں ہیں تو مستقبل کی امید پر زکوۃ نہیں لینی چاہئے، ہاں اگر فی الحال غریب مستحق طلباء موجود ہیں لیکن ان کے لئے رقم ناکافی ہونے کی وجہ سے کھانے کا انتظام نہیں، اور وہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اس کا انتظام کریں تو اس صورت میں زکوۃ کی رقم جمع کرنے کی اجازت ہوگی۔ (۲)

= فی صف الفقراء فدفع فان ظهرانه محل الصدقة جازبالاجماع وكذا ان لم يظهرحاله عنده واما اذا ظهرانه غنى أوهاشمى أوكافرأومولى الهاشمى ....فإنه يجوزوتسقط عنه الزكاة ، الفتاوى العالمگيريه ،كتاب الزكاة ،الباب السابع فى المصارف ج:١ص: ١٩٠، ط: ماجديه .البحرالرائق ج:٢ص:٢٤٧ ،باب المصرف ،ط:سعيد.

(١) وقيد بأصله وفرعه لان من سواهم من القرابة يجوزالدفع لهم وهواولى لما فيه من الصلة مع الصدقة كالاخوة والاخوات ....الفقراء ،البحرالرائق ،كتاب الزكاة ،باب المصرف ، ج:٢ص:٢٤٣ ،ط:سعيد. وقيد بالولاد لجوازه لبقية الاقارب كالاخوة والاعمام ....بل هم أولى لأنه صلة وصدقة ،شامى،كتاب الزكاة ، باب المصرف، ج:٢ص:٣٤٦، ط: سعيد.

(٢) وكذا ولوكان معيلا جازان يعطى له مقدارمالووزع على عياله يصيب كل واحد منهم دون المأتين .الفتاوى العالمگيريه ،كتاب الزكاة ،الباب السابع فى المصارف ،ج:١ص: ١٨٨، ط:ماجديه . وفى الدرالمختار:ان طالب العلم يجوز له اخذ الزكاة ،وفى ردالمحتار: قلت: و هو كذلك والاوجه تقييده بالفقير،ويكون طلب العلم مرخصالجواز سواله من الزكاة وغيرها وان كان قادرا على الكسب اذ بدونه لايحل له السوال كماسيأتى ،شامى ، كتاب الزكاة ، باب المصرف ج:١ص:٣٤٠،ط:سعيد.

مستحق کو زکوۃ دے کر غیر مستحق پر خرچ کروانا

مثلاً اگر بھائی غریب ہے، زکوۃ کا مستحق ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے (۱)، مگر اس سے یہ فرمائش کرنا کہ وہ باپ پر خرچ کرے، یہ درست نہیں، جب بھائی نے بھائی کو زکوۃ دیدی تو وہ اس کی ملکیت ہوگئی، اب وہ اس کا جو چاہے کرے۔ (۲)

اور اگر بھائی کو زکوۃ دینا مقصود نہیں بلکہ والد کو زکوۃ دینا مقصود ہے، اور بھائی محض وکیل ہے، تو بھائی کو دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

مستحق کی تصدیق کرنا

رشتہ دار، احباب اور اقارب جو ظاہر کے اعتبار سے زکوۃ کے مستحق نظر آتے ہیں اور دل بھی مانتا ہے کہ یہ زکوۃ کے مستحق ہیں، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہوگا مزید تصدیق کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) وقید بالولاد لجوازه لبقية الاقارب كالاخوة والاعمام ....بل هم أولى لأنه صلة وصدقة ،شامی ،كتاب الزكاة ، باب المصرف ،ج:۲ص:٣٤٦،ط:سعيد.

(۲) وفی الدر:وقدمنا ان الحيلة ان يتصدق على الفقيرثم يأمره بفعل هذه الاشياء وهل له يخالف امره ؟ لم أره والظاهرنعم .وفی الشامية :(قوله والظاهرنعم) البحث لصاحب النهر و قال: لانه مقتضى صحة التمليك قال الرحمتی .والظاهرانه لاشبهة فيه لانه ملكه اياه عن زكاة ماله،وشرط عليه شرطا فاسدا والهبة والصدقة لايفسد ان بالشرط الفاسد.شامی ، كتاب الزكاة ،باب المصرف ،ج:۲ص:٣٤٥،٣٤٦،ط:سعيد.

(۳) قوله :(واصله وان علاوفرعه وان سفل) بالجرای لايجوزالدفع الى أبيه وجده وان علا، البحرالرائق كتاب الزكاة ،باب المصرف ،ج:۲ص:۲٤٣،ط:سعيد.شامی ج:۲ص:٣٤٦.

(٤) اذا شك وتحرى فوقع فی اكبررأيه انه محل الصدقة فدفع اليه أوسأل منه فدفع أورآه فی صف الفقراء فدفع فان ظهرانه محل الصدقة جازبالاجماع ،عالمگيريه ،كتاب الزكاة ، الباب السابع فی المصارف ،ج:۱ص:۱۹۰،ط:ماجديه .البحرالرائق ج:۲ص:۲٤٧،،باب المصرف ،ط:سعيد.

مستحق کے حالات کی تفتیش ضروری نہیں

جوشخص اپنے آپ کو اپنے قول یا عمل سے مستحق زکوۃ حاجت مند ظاہر کرے اور صدقات وغیرہ کا سوال کرے یا اسکے ظاہری حال سے یہ گمان غالب ہو کہ یہ شخص حقیقت میں فقیر حاجت مند ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے مزید حقیقی حالات کی تحقیق اور تفتیش کی ضرورت نہیں۔ (۱)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ لوگ نہایت شکستہ حال آئے، آپ ﷺ نے ان کے لئے لوگوں سے صدقات وغیرہ جمع کرنے کیلئے فرمایا، کافی مقدار جمع ہوگئی تو ان کو دیدی گئی، آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کے اندرونی حالات کی تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ (۲)

---

(۱) أیضا

(۲) واذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف أم لافهوعلى الجوازالااذا تبين انه غيرمصرف واذا دفعها اليه وهوشاك ولم يتحرأوتحرى ولم يظهرله انه مصرف أوغلب على ظنه انه ليس بمصرف فهوعلى الفساد الا اذا تبين له مصرف ،عالمگيرى ،كتاب الزكاة ،الباب السابع فى المصرف،ج:١ص: ١٩٠،ط:ماجديه ،البحرج:٢ص:٢٤٨ ،باب المصرف ،ط:سعيد. الرابعة والعشرون فان جاء وادعى وصفا من الاوصاف هل يقبل، قوله ام لاويقال له اثبت ماتقول فاما الدين فلابد ان يثبته واما سائرالصفات فظاهرالحال يشهد له ويكتفى به فيها و الدليل على ذلك حديثان صحيحان اخرجهما اهل الصحيح وهوظاهرالقرآن روى مسلم عن جريرعن ابيه قال كنا عند النبى ﷺ فى صدرالنهارقال فجاء قوم حفاة عراة مجتابى النماء اوالعباء متقلدى السيوف عامتهم من مضربل كلهم من مضرفتمعروجه رسول الله ﷺ لما راى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فأمربلالافاذن واقام فصلى ثم خطب فقال "ياايها الناس اتقواربكم الذى خلقكم"الاية،الى قوله رقيبا والاية التى فى الحشر "والتنظر نفس ماقدمت لغد" ،تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره حتى قال ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجزعنهابل قد عجزت قال ثم تتابع الناس حتى رايت كومين من طعام وثياب حتى رايت وجه رسول الله ﷺ يتهلل كانه مذهبة فقال رسول الله ﷺ من سن فى الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجرمن عمل بها بعده من غير ان ينقص من اجورهم شئ الخ ، فاكتفى رسول الله ﷺ بظاهرحالهم وحث على الصدقة =

مستحق ہے یا نہیں معلوم نہیں اس کو زکوۃ دینا

اگر مدرسہ کے مہتمم کو معلوم نہیں کہ مدرسہ کے طلبہ کے والدین یا پرورش کرنے والے صاحب نصاب ہیں یا نہیں تو ایسے طلبہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں، بلکہ زکوۃ سے امداد کرنے کے لئے معلوم کرنا ضروری ہے، ہاں اگر طالب علم داخلہ فارم میں لکھدے کہ میں غریب ہوں، امداد کا مستحق ہوں، یا زبانی کہدے کہ میں غریب ہوں اور میرے والدین بھی غریب ہیں تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہوگا۔ (۱)

مسجد کی تعمیر میں زکوۃ صرف کرنا

مسجد کی تعمیر میں زکوۃ کی رقم خرچ کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ مسجد زکوۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے۔ (۲)

مسجد کے لئے حیلۂ تملیک کرنا

مسجد کے لئے حیلۂ تملیک کرنا مناسب نہیں ہے تاہم اگر مسجد غریب اور پسماندہ علاقے میں ہے اور علاقے کے لوگوں میں زکوۃ کے علاوہ عطیات کے مدّات سے مسجد کی ضرورت پورا کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اس مجبوری کی بنا پر حیلۂ تملیک کی گنجائش ہوگی۔

اور حیلہ کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی غریب آدمی کسی سے قرض لیکر مسجد کی ضرورت کو

= ولم يطلب منهم بينة ولااستقصى هل عندهم مال ام لا، الجامع لاحكام القرآن المعروف بتفسير القرطبي ج:٨ص:١٨٧، سورة التوبة، آيت: ٦٠، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب، ط: ١٩٨٧. معارف القرآن ج: ٤ص: ٤١٢، ط: ادارة القرآن.

(١) أيضا

(٢) ولايجوزان يبنى بالزكاة المسجد ....وكل مالاتمليك فيه، هنديه، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج: ١ص: ١٨٨، ط: ماجديه. البحرالرائق ج: ٢ص: ٢٤٣، ط: سعيد. تتارخانية ج: ٢ص: ٢٧٢، ط: ادارة القرآن.

پورا کرنے کے لئے پیسہ دیدے اور اس غریب کو قرض اتارنے کے لئے زکوۃ کی رقم دیدے۔ (۱)

مسجد میں زکوۃ دینا

مسجد کی تعمیر اور سامان کے لئے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

مسجد کی تعمیر زکوۃ کی رقم سے

زکوۃ کی رقم سے مسجد کی تعمیر کرنا درست نہیں کیونکہ زکوۃ میں فقراء کی تملیک شرط ہے اور یہاں تملیک نہیں ہوئی۔ (۳)

مسکین

☆ جو شخص نصاب کا مالک نہیں، اور وہ محتاج ہے، اس کو فقیر و مسکین کہتے ہیں۔ (۴)

☆...... اصطلاح میں مسکین اسے کہا جاتا ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو، بالکل بدحال ہو۔ (۵)

---

(۱) والحيلة فى الجوازان يتصدق بمقدارزكاته على فقيرثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذا الوجه ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۳ ،باب المصرف ط:سعيد. الدرمع الرد ج:۲ ص: ۳۴۵ ،باب المصرف ط:سعيد. تاتارخانية ج:۲ص:۲۷۲ ،ط:ادارة القرآن.

(۳،۲) ويشترط ان يكون الصرف (تمليكا) لااباحة كما مر (لا) يصرف (ال بناء) نحو (مسجد و .... لعدم التمليك وهوالركن ،الدرالمختارعلى صدرردالمحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج:۲ص:۳۴۴،۳۴۵ ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:۲ص:۲۴۳ ،ط:سعيد. بدائع ج:۲ ص:۳۹. قال فى البحر: لان الزكاة يجب فيها تمليك المال، البحرج:۲ص:۲۰۱ ،ط: سعيد. وعدم الجواز لانعدام التمليك الذى هوالركن فى الاربعة ،البحرج:۲ص:۲۴۳ ،باب المصرف، ط:سعيد.

(٤) والاصل: ان الفقيروالمسكين كل واحد منهما اسم ينبئ عن الحاجة الاان حاجة المسكين اشد، بدائع الصنائع ،كتاب الزكاة ،فصل فى الذى يرجع الى المؤدى اليه ،ج:۲ ص:۴۳، البحرج:۲ص:۲۴۰ ،باب المصرف ط:سعيد. شامى ج:۲ص:۳۳۹ .باب المصر ف.

(۵) وفى الدرالمختار: (ومسكين من لاشئ له) على المذهب ،لقوله تعالى :"أومسكينا ذامتربة" ،وفى ردالمحتار: (قوله على المذهب) من أنه اسوأ حالا من الفقير، الفتاوى الشامية ، باب المصرف ،ج:۲ص:۳۳۹ ،ط:سعيد.

☆...... مسکین وہ ہے جس کے پاس ایسے وسائل نہیں جس سے وہ مالدار ہوجائے اور وہ اپنے فقر وغربت کو ظاہر نہیں کرتا تاکہ لوگ خیرات دیں اور وہ خود سوال کرنے کیلئے بھیک مانگنے کے لئے کھڑا نہیں ہوتا۔ (۱)

اردو زبان میں مسکین اور فقیر ایک ہی معنی میں بولا جاتا ہے، یعنی جو زکوۃ کا مستحق ہے وہ مسکین بھی ہے اور فقیر بھی۔ (۲)

☆...... قوم کے ایسے افراد جن پر وسائل معیشت کی تنگی کی وجہ سے معیشت کے دروازے بند ہو رہے ہیں، پوری کوشش کے باوجود نہ تو ملازمت اور نوکری ملتی ہے، نہ ذریعۂ معاش کا کوئی انتظام ہے، ایسے افراد ''مسکین'' میں داخل ہیں ایسے لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

☆...... قوم کے ایسے افراد جو خوش حال تھے لیکن کاروبار یا ذریعۂ معاش کی خرابی

---

(١) قال النبی ﷺ ليس المسكين الذى ترده التمرة والتمرتان ولااللقمة ولااللقمتان انما المسكين الذى يتعفف واقرؤا ان شئتم يعنى قوله :لايسألون الناس الحافا،صحيح البخارى ، كتاب التفسير،باب قول الله تعالى :"لايسألون الناس الحافا"،ج:٢ص:٦٥١،ط:قديمى كتب خانه. وماروى ابوهريرة رضى الله عنه عن النبى ﷺ انه قال :ليس المسكين الطواف الذى يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان .قيل فما المسكين يارسول الله؟ قال: الذى لايجد مايغنيه ولايفطن به فيتصدق عليه ولايقوم ، فيسأل الناس ،فهومحمول على ان الذى يسأل وان كان عندكم مسكينا فإن الذى لايسأل ولايفطن به اشد مسكنة من هذا . بدائع ،كتاب الزكاة ،فصل فى الذى يرجع الى المؤدى اليه ، ج: ٢ ص: ٤٣ ،ط:سعيد.

(٢) وقال ابن الاعرابى :المسكين هوالفقير،وهوالذى لاشئ له ، القاموس الفقهى ،حرف السين ،ص:١٧٨ ،ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية ،كراچى .

(٣) ويجوزدفعها الى من يملك اقل من النصاب ،وان كان صحيحا مكتسبا ،هنديه ،كتاب الزكاة ،الباب السابع فى المصارف ،ج:١ص:١٨٩ ،ط:ماجديه. بدائع الصنائع ج:٢ص: ٤٨ ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٢ص: ٢٤٠ ،باب المصرف،ط:سعيد. شامى ج:٢ص:٣٣٩.و ذكرفى الفتاوى فيمن له حوانيت ودورللغلة لكن غلتها لاتكفيه و عياله انه فقيرويحل له أخذ الصدقة عند محمد رحمه الله تعالى .الفتاوى الشامية ، كتاب الزكاة ،باب المصرف ،ج:٢ ص: ٣٤٨ ،ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٢ص:٤٨ ، ط: سعيد. البحرج:٢ص:٢٤٤ .

کی وجہ سے یا کسی اور ناگہانی آفت یا مصیبت کی وجہ سے مفلس اور محتاج ہو گئے ہیں، اگر سابقہ زمانہ کے اعتبار سے مالدار اور معزز سمجھے جاتے تھے لیکن اب وہ حال نہیں بلکہ حالت یکسر الٹ ہو گئی ہے تو وہ مسکین میں داخل ہیں، ایسے لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے۔(۱)

مسلمانوں کی زمین

اگر زمین عشری ہے یا خراجی معلوم نہیں تو احتیاطا خیر و برکت کے حصول کیلئے عشر یا نصف عشر نکال کر فقراء یا دینی مدارس کے غریب طلباء کو دیدینا چاہئے، کیونکہ زمین کے بارے میں مسلمانوں کی اصل ذمہ داری عشر ادا کرنا ہے، لہذا اشتباہ کی حالت میں عشر نکالنا ہی احتیاط ہے تاکہ آخرت میں گرفت اور مواخذہ کا خطرہ باقی نہ رہے۔(۲)

مشترکہ مال پر زکوۃ

☆......اگر چند افراد کے درمیان مال مشترک ہے، اور مال کو تقسیم کرنے کی صورت میں ہر شریک کے حصے میں نصاب کے برابر مال آتا ہے تو سال پورا ہونے کے بعد ہر شریک کیلئے اپنے اپنے حصے کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا(۳)، البتہ اگر سب کی

---

(۱) أيضا

(۲) قلت :ولايخفى مافيه لانهم قد صرحوا بأن فرضية العشرثابتة بالكتاب والسنة و الاجماع ،والمعقول وبأنه زكوة الثماروالزروع وبأنه يجب فى الارض الغيرالخراجية وبأنه يجب فيما ليس بعشرى ولاخراجي كالمفاوزوالجبال وبأن سبب وجوبه الأرض النامية بالخارج حقيقة بأنه يجب فى ارض الصبى والمجنون والمكاتب لانه مؤنة الارض ،الفتاوى الشامية ،كتاب الجهاد،باب العشروالخراج ،ج: ٤ص١٧٨ ،ط:سعيد. وعلى فرض سقوط الخراج لايسقط العشرفان الارض المعدة للاستغلال لاتخلو من احدى الوظيفتين لما ذكرنا من مسئلة الدار،الفتاوى الشامية ،كتاب الزكوة ،باب العشر،ج: ٢ ص: ٣٢٧، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ٢ص: ٥٧ ،فصل فى شرائط المحلية ط:سعيد.

(۳) الزكاة واجبة على الحر البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول الملك التام ان يكون ملكه ثابتا من جميع الوجوه ،تاتارخانية ج: ٢ص: ٢١٧، كتاب الزكاة ، ط:ادارة القرآن. فتح القديرج: ٢ص: ١١٢ ،ط:رشيديه .قوله : (وملك نصاب حولى فارغ عن الدين حوائجه الاصلية نام ولوتقديرا) لانه عليه الصلوة والسلام قدر السبب به ،البحر الرائق ، =

طرف سے کسی ایک شریک کو اجتماعی طور پر زکوۃ ادا کرنے کیلئے وکیل بنایا جائے گا تو اس وکیل کے لئے اجتماعی طور پر سب کی طرف سے زکوۃ ادا کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

اور اگر مشترکہ افراد میں سے کسی ایک فرد کو اجتماعی طور پر سب کی طرف سے زکوۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں تو ایک شریک کیلئے سب کی طرف سے زکوۃ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا (۲) بلکہ اس صورت میں ہر شریک اپنے اپنے حصے کی زکوۃ ادا کرے۔

☆......اگر مشترکہ مال کو تقسیم کرنے کے بعد ہر ایک شریک کے حصے میں نصاب کے برابر مال نہیں آتا بلکہ اس سے کم آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس زکوۃ واجب ہونے والی کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس صورت میں ان شرکاء میں سے کسی شریک پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

مشک

مشک پر زکوۃ واجب نہیں ہے (۴)، البتہ اگر اس سے تجارت کی جائے گی، اور اسکی قیمت فروخت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی تو سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۵)

= کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۵۲، ط: سعید. الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۹ ط: سعید.

(۱) اذا وکل فی اداء الزکاة أجرأته النیة عند الدفع الی الوکیل، الفتاوی العالمگیریه، کتاب الزکوة، الباب الاول فی تفسیرها، ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: ماجدیه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰.

(۲) ولوادی زکاة غیره بغیر امره فبلغه فاجاز لم یجز لانها وجدت نفاذا علی المتصدق، لانها ملکه ولم یصر نائبا عن غیره فنفذت علیه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، کتاب الزکاة، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹. کتاب الزکاة، ط: سعید.

(۳) (ومنها کون المال نصابا) فلاتجب فی اقل منه، الفتاوی العالمگیریه، کتاب الزکوة، الباب الاول فی تفسیرها، ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: ماجدیه. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱، ط: سعید.

(٤) ولازکاة فی الخضر......لافی المسك والزهر کالورد والبنفسج والنرجس و اللینوفر. الفقه الاسلامی وادلته، کتاب الزکاة، المطلب الرابع زکاة الزرع والثمار، ج: ۲ ص: ۸۰۸، ط: دار الفکر، بیروت.

(٥) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما کانت اذا بلغت قیمتها نصابا من الورق و الذهب، الفتاوی العالمگیریه، کتاب الزکاة، الباب الثالث فی زکوة الذهب والفضة و=

مشینری

☆...... اگر مشینری تجارتی ہے تو اسکی مالیت یعنی قیمت فروخت پر سالانہ زکوۃ فرض ہے، اگر قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۱)

☆...... اگر مشینری تجارتی نہیں بلکہ استعمال کی ہیں تو ان کی مالیت پر زکوۃ فرض نہیں (۲) البتہ آمدنی پر سالانہ زکوۃ فرض ہوگی اگر آمدنی نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۳)

مصنوعی اعضاء پر زکوۃ

☆...... اگر مصنوعی اعضاء سونا چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے بنے ہوئے ہیں تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

☆...... اگر مصنوعی اعضاء جیسے ناک، کان اور دانت وغیرہ سونا یا چاندی کے بنے ہوئے ہیں اور اس کو انسان کے جسم میں اس طرح لگایا گیا ہے کہ فکس ہوگیا ہے الگ کرنا ممکن نہیں تو جسم کے حکم میں ہونے کی وجہ سے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

= العروض ،ج:١ص:١٧٩،ط:ماجديه .بدائع الصنائع ج:٢ص:٢٠،فصل فى اموال التجارة ط: سعيد.تتارخانية ج:٢ص:٢٣٧.شامى ج:٢ص:٢٩٨.البحرج:٢ص:٢٢٥.

(١) يجب ربع العشرفى عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهم ،البحرج:٢ ص:٢٢٨، باب زكاة المال ط:سعيد.سواء كان مال التجارة عروضا اوعقارااوشيئا مما يكال اويوزن ، بدائع ج:٢ص:٢٠. شامى ج:٢ص٢.تتارخانية ج:٢ص:٢٣٧.

(٢) وفى الهداية :وليست فى دورالسكنى ....وعلى هذا كتب العلم والات المحترفين لما قلنا ،وفى البناية :(وآلات المحترفين لما قلنا) اشارة الى ما قلنا من قوله لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية وآلات المحترفين مثل قدورالطباخين والصباغين وقواريرالعطارين وآلات النجارين وظروف الامتعة ،البناية فى شرح الهداية ،كتاب الزكاة ، ج:٤ ص:١٩، حقانيه ،ملتان .شامى ج:٢ص:٢٦٢.البحرج:٢ص:٢٠٦.

(٣) زكاة العمارات والمصانع لاتجب الزكاة فى عينها وانما فى ريعها وغلتها او ارباحها، الفقه الاسلامى وادلته ج:٢ص:٨٦٤،المبحث الخامس ،ط:دارالفكر،بيروت.

اور اگر سونا اور چاندی کے مصنوعی اعضاء کو اس طرح جسم میں لگایا گیا ہے کہ الگ کرنا چاہے تو آسانی سے الگ کر کے دوبارہ لگایا جا سکتا ہے تو یہ زیورات کے حکم میں ہو جائیں گے، جسطرح زیورات پر زکوۃ واجب ہوگی اسیطرح ایسے مصنوعی اعضاء پر بھی سالانہ زکوۃ واجب ہوگی اگر وہ صاحب نصاب ہے یا مصنوعی اعضاء نصاب کے برابر ہیں۔ (۱)

مضاربت والے کاروبار کی زکوۃ

☆...... مضاربت والے کاروبار میں لگی ہوئی رقم میں سے اصل رقم کی زکوۃ اس کے مالک کے ذمہ ہے، اور اس کے ذمہ منافع کے اس حصہ کی زکوۃ ادا کرنا بھی واجب ہے جو اسے ملے گا۔ (۲)

اور جو نفع پر کام کرتا ہے اگر اس کا نفع نصاب کی مقدار کو پہنچے اور اس پر سال بھی گذر جائے تو اپنے حصے کی زکوۃ ادا کرنا اس پر بھی لازم ہوگی۔ (۳)

---

(۱) سوال: اکثر لوگ دانت سونے کے تاروں سے بندھوا لیتے ہیں یا کھوکھلے دانت کے اندر سونا بھروا لیتے ہیں سونے کی ناک بنوا کر چہرہ پر لگاتے ہیں اور یہ ناک بلاحرج جدا بھی ہو سکتی ہے لیکن دانت میں سے اس طرح سونا جدا نہیں ہو سکتا سوال یہ ہے کہ آیا صاحب نصاب پر اس سونے میں بھی زکوۃ واجب ہوگی؟

الجواب: في الدر المختار بعد عد الجزئيات المتعددة التی لا فيها الزکوة مانصه: لعدم النمو، وفی ردالمحتار: لانه متمکن من الزيادة ...... الخ، الدر المختار علی صدر رد المحتار، کتاب الزکوة، ج: ۲ ص: ۲٦٦، ط: سعيد.

اس تعلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ناک میں تو زکوۃ واجب ہے اور جو سونا دانت میں لگا یا بھرا ہے اس میں واجب نہیں۔ واللہ اعلم۔ امداد الفتاوی، کتاب الزکوۃ والصدقات، ج: ۲ ص: ۴۹، ط: مکتبہ دار العلوم، کراچی۔

(۲) یزکی رب المال (المالك) رأس المال وحصته من الربح.

(۳) ويزکی العامل حصته من الربح علی النحو الآتی عند الفقهاء، قال ابوحنيفة رحمه الله: يزکی کل واحد من المالك والعامل بحسب حظه أو نصيبه کل سنة، الفقه الاسلامی و ادلته، کتاب الزکاة، المطلب الثالث زکاة عروض التجارة، سادسا، زکاة شرکة المضاربة، ج: ۲ ص: ۷۹۹، ط: دار الفکر. والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ٥٦، فصل فی شرائط الفرضية، ط: سعيد.

اگر نفع پر کام کرنے والا پہلے سے صاحب نصاب ہے تو اپنے نصاب پر سال مکمل ہونے پر نفع کی رقم کی بھی زکوۃ ادا کردے چاہے نفع پر سال مکمل بھی نہ ہوا ہو۔ (۱)

☆...... جب کسی کاروبار کے لئے مال دیا جائے، اور نفع میں حصہ رکھا جائے مثلا اس کاروبار میں جو نفع ہوگا اس نفع کا آدھا حصہ یا دوتہائی کاروبار کرنے والے کو اور آدھا نفع یا ایک تہائی پیسہ لگانے والے کو تو یہ مضاربت ہے۔ (۲)

مطلقہ بیوی کو زکوۃ دینا

مطلقہ بیوی کو عدت گذرنے کے بعد زکوۃ دینا جائز ہے اگر مطلقہ بیوی غریب اور زکوۃ کی مستحق ہے۔ (۳)

معمولی آمدنی والے کو زکوۃ دینا

اگر کسی کی آمدنی کم ہے اور وہ اس کے لئے کافی نہ ہونے کی وجہ سے زکوۃ کا مستحق

---

(۱) ومن کان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالامن جنسه ضمه الی ماله وزکاه سواء کان المستفاد من نمائه أولا وبأی وجه استفاد ضمه سواء کان بمیراث اوهبة أوغیر ذلك، عالمگیری، کتاب الزکاة، الباب الاول فی تفسیرها ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: ماجدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲، فصل فی الغنم ط: سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، ط: سعید.

(۲) واما رکن العقد فالایجاب والقبول وذلك بالفاظ تدل علیهما فالایجاب هو لفظ المضاربة والمقارضة والمعاملة ومایؤدی معانی هذه الالفاظ بأن یقول رب المال: خذ هذا المال مضاربة علی ان مارزق الله أواطعم الله تعالی منه من ربح فهوبیننا علی کذا من نصف أو ربع أوثلث أوغیرذلك من الاجزاء المعلومة ....أویقول المضارب أخذت أورضیت أو قبلت ونحو ذلك فیتم الرکن بینهما. بدائع، کتاب المضاربة، فصل اما رکن العقد ج: ٦ ص: ٧٩.

(۳) قال فی الفتح: والافضل فی صرفها ان یصرفها الی اخوته الفقراء ثم اولادهم ثم ذوی ارحامه ثم جیرانه ثم اهل سکته ثم اهل مصره، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷، باب المصرف ط: رشیدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳. شامی ج: ۲ ص: ۳٤٦. قال فی البحر: هی تملیك المال من فقیر مسلم غیر هاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملك من کل وجه لله تعالی، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاة، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۵٦. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۰. ط: رشیدیه

ہے تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

مفقود مال کا حکم

☆...... اگر کسی آدمی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ زیور، نقد رقم یا مال تجارت وغیرہ ایک سال یا دو سال تک رہا اور اس نے اب تک زکوۃ ادا نہیں کی اور وہ مال از خود گم ہو گیا تو گذشتہ سالوں کی زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۲)

اور اگر گم ہونے کے بعد مل گیا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سال مکمل ہونے کے بعد ملا ہے تو گذشتہ ایام کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

باقی آئندہ کے لئے زکوۃ کب واجب ہوگی اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس آدمی کے پاس پہلے سے گم شدہ نصاب کے علاوہ دوسرا کوئی نصاب ہے، تو اس کے ساتھ اس کی زکوۃ بھی ادا کرے۔

اور اگر اس آدمی کے پاس مال وغیرہ گم ہونے کے بعد پہلے سے اور کوئی نصاب نہیں تو اس صورت میں گم شدہ مال ملنے کے بعد جب ایک سال پورا ہوگا تو زکوۃ

---

(۱) ویجوز دفعها الی من یملك اقل من النصاب وان كان صحیحا مكتسبا كذا فی الزاهدی ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، الباب السابع فی المصارف ، ج: ۱ ص: ۱۸۹ ، ط: كوئته امدادالفتاوی ج: ۲ ص: ۲۲ ، قال فی البدائع : وكذا اذا كان له عیال یحتاج إلی نفقتهم و كسوتهم ، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹ ، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۴.

(۲) وان هلك المال بعد وجوب الزكاة سقطت الزكوة ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، الباب الثالث فی زكوة الذهب والفضة والعروض ، ج: ۱ ص: ۱۱۰ ، ط: كوئته ، قال فی البدائع : منها الملك المطلق فلاتجب الزكاة فی المال الضمار وتفسیر مال الضمار هو كل مال غیر مقدور الانتفاع به مع قیام اصل الملك كالمال المفقود والمال الساقط فی البحر وما روی مرفوعا عن علی انه لازكاة فی مال الضمار ولان المال اذا لم یكن مقدور الانتفاع به فی حق المالك لایكون المالك به غنیا ولازكاة علی غیر الغنی بالحدیث ، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹ ، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۶. ط: سعید.

واجب ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ (۱)

☆......اگر گم شدہ مال سال کے اندر مل گیا تو اس صورت میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس آدمی کے پاس گم شدہ مال کے علاوہ اس قسم کا اور مال ہے یا نہیں اگر نہیں تو گم شدہ مال ملنے کے بعد جب ایک سال گذر جائے گا تو زکوۃ واجب ہوگی، اور اگر اور مال بھی ہے اور دونوں ملکر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوجاتے ہیں تو گم شدہ مال کی زکوۃ بھی باقی مال کے ساتھ دی جائے گی۔ (۲)

وشرط كمال النصاب فى طرفى الحول فلايضر نقصانه بينهما، فلو هلك كله بطل الحول. درمختار، شامي ج: ۲ ص: ۳۰۲، ط: سعيد

مقدمہ کرنے کے بعد رقم وصول ہوئی

عدالت میں مقدمہ کرنے کے بعد رقم وصول ہوئی تو وصول ہونے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی سابقہ زمانہ کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) قال فى البحر: ولوضاع المال الاول فانه يستقل الحول على المستفاد منه منذ ملكه فإن وجد درهما من دراهم قبل الحول بيوم ضمه الى ماعنده فيزكى الكل لان بالضياع لاينعدم اصل الملك وانما تنعدم يده وتصرفه فاذا ارتفع ذلك قبل كمال الحول كأن الضياع لم يكن، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، فصل فى الغنم ط: سعيد.

(۲) قال فى البحر: ونقصان النصاب فى الحول لايضران كمل فى طرفيه لانه يشق اعتبار الكمال فى اثنائه اما لابد منه فى ابتدائه للانعقاد وتحقيق الغناء فى انتهائه للوجوب و شرط الكمال فى الطرفين لنقصانه فى الحول لان نقصانه بعد الحول من حيث القيمة لايسقط شيئا من الزكاة، البحر: ج: ۲ ص: ۲۲۹، باب زكاة المال، ط: سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۳۰۲. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵. ط: سعيد.

(۳) قال فى البدائع: ومنها الملك المطلق وهوان يكون مملوكا رقبة ويدا فلاتجب الزكاة فى المال الضمار وتفسير المال الضمار هو كل مال غير مقدور الانتفاع به مع قيام اصل الملك والمال الذى اخذه السلطان مصادرة، بدائع ج: ۲ ص: ۹، فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال، ط: سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۲۵۹. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشيديه.

مقدمہ میں زکوۃ دینا

☆...... اگر صاحب مقدمہ غریب ہے، زکوۃ کا مستحق ہے اور حق پر ہے، تو اس کو مقدمہ کے خرچہ کے لئے زکوہ کی رقم دینا جائز ہوگا۔ (۱)

طریقہ یہ ہے کہ زکوۃ کی رقم اس آدمی کے ہاتھ میں دی جائے پھر اس کے بعد وہ اپنے مقدمہ میں خرچ کرے۔ اگر برادری یا پنچائیت والے خود جمع کر کے صاحب مقدمہ کے ہاتھ میں دیئے بغیر خود خرچ کریں گے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوئی۔ (۲)

☆...... اگر صاحب مقدمہ زکوۃ کا مستحق نہیں تو اس کو مقدمہ کے خرچہ کے لئے زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

مقروض پر زکوۃ

اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہیں، اور اتنے ہی روپے کا وہ مقروض بھی ہے ،تو اس پر زکوۃ فرض نہیں، چاہے وہ ایک لاکھ روپے پورے سال اس کے پاس رکھے رہیں، کیونکہ قرض کی رقم منہا کرنے کے بعد نصاب کے برابر روپے باقی نہیں رہتے۔

اور اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہیں اور اس پر پچاس ہزار روپے کا قرض

---

(۱) قال فی البدائع :ولو كان الفقير قويا مكتسبا يحل له اخذ الصدقة ،بدائع الصنائع ج:۲ ص:٤٨، ط: سعيد. البحرج:۲ ص: ۲٤۰. شامی ج:۲ ص: ۳۳۹. باب المصرف.

(۲) قال فی البحر: والحيلة فی الجواز فی هذا ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذا الوجه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب كذا فی المحيط ،البحرج:۲ص:۲٤۳،باب المصرف ،ط:سعيد. قال فی البحر:وعدم الجواز لانعدام التمليك الذی هو الركن فی هذا ،البحرج:۲ص:۲٤۳،ط:سعيد،وفتح القديرج:۲ ص:۲۰۸، باب المصرف ط:رشيديه .شامی ج:۲ص:۳٤٥ تاتارخانية ج:۲ص: ۲۷۲ .ط: ادارة القرآن.

(۳) قال فی البحر:قوله وغنی يملك نصابا ای لايجوز الدفع له لحديث معاذ المشهور خذها من اغنيائهم وردها فی فقرائهم .البحرج:۲ص:۲٤٤،باب المصرف ،ط:سعيد.شامی ج:۲ص:۳٤۷.باب المصرف.

ہے تو پچاس ہزار قرض کی بابت منہا کرنے بعد پچاس ہزار روپے باقی رہ جاتے ہیں، اور وہ نصاب کے برابر ہیں لہذا پچاس ہزار پر زکوۃ فرض ہوگی، ایک سال پورا ہونے پر ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

مقروض تاجر کو زکوۃ دینا

☆...... اگر کوئی تاجر اتفاق سے قرض دار ہوگیا اور ساری جمع پونجی ختم ہوگئی تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

☆...... اگر مقروض تاجر کی بیوی کی ملکیت میں زیور ہے، مقروض تاجر کی ملکیت میں نہیں تو اس صورت میں بھی مقروض تاجر کو زکوۃ دینا جائز ہوگا، بیوی کے زیو کی وجہ سے شوہر کو مالدار نہیں سمجھا جائے گا۔ (۳)

☆...... اگر کوئی شخص بیس ہزار کا مقروض ہے اور اس کے پاس دس ہزار موجود ہیں تو اس صورت میں دس ہزار کی زکوۃ دینے کی اجازت ہوگی۔ (۴)

---

(۱) ومن كان عليه دين يحيط لماله فلا زكوة عليه، فان كان ماله اكثر من دينه زكى الفاضل اذا بلغ نصابا لفراغه عن الحاجة الاصلية، كتاب الزكاة، فتح القدير ج:۲ ص:۱۱۷، ط: رشيديه. ومنها ان لايكون عليه دين مطالب به من جهة العباد فان كان فانه يمنع وجوب الزكاة بقدره حالا كان اومؤجلا، بدائع الصنائع ج:۲ ص:٦، فصل اما شرائط الفرضية، ط: سعيد. ماروى عن عثمانؓ انه خطب فى شهر رمضان وقال الاان شهر زكاتكم قد حضر فمن كان له مال وعليه دين فليحسب ماله بماعليه ثم ليزك بقية ماله، بدائع ج:۲ ص:٦، ط: سعيد. والبحر الرائق ج:۲ ص:٢٠٤، كتاب الزكاة ط: سعيد. شامى ج:۲ ص:٢٦٠.

(۲) قال فى البدائع: فان كان عليه دين فلاباس بان يتصدق عليه قدر دينه وزيادة مادون المائتين، بدائع ج:۲ ص:٤٩، ط: سعيد. قال فى الدر: ومديون لايملك نصابا فاضلا عن دينه وفى الظهيرية الدفع للمديون اولى منه للفقير، قال المحقق فى الرد، والغارم من لزمه دين و لايملك نصابا فاضلا عن دينه او كان له مال على الناس ولايمكنه اخذه، رد المحتار ج: ۲ ص:٣٤٣، باب المصرف، ط: سعيد، هنديه ج:۱ ص:۱۸۸، باب السابع، باب المصارف ط: رشيديه. البحر ج:۲ ص:۲٤۲. باب المصرف.

(۳) انظر رقم: ۲

(٤) انظر رقم: ۲

☆...... اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میرے ذمہ اتنا قرض ہے، اسکی ادائیگی کے لئے مجھے زکوۃ کی رقم دے دی جائے تو اس قرض کا ثبوت اس سے طلب کرنا چاہے۔

معارف القرآن ۔ ج ۔۴ ص ۴۱۲

مقروض کو زکوۃ دے کر اپنا قرض وصول کرنا

☆...... اگر مقروض غریب اور مفلس ہے، قرض واپس کرنے کی استطاعت نہیں ہے، تو قرض دینے والے کے لئے اپنی زکوۃ کی رقم مقروض کو دیکر واپس قرض میں وصول کر لینا جائز ہوگا، اس طرح زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی وصول ہو جائے گا۔ (۱)

☆...... اگر کسی نے مقروض کو زکوۃ کی رقم دی، تو قرض دینے والا اس سے اپنا قرضہ مانگے، اگر دیدے بہتر ورنہ جبرا چھین کر لینا بھی جائز ہوگا۔

☆...... اگر قرض دینے والے کو یہ خطرہ ہو کہ مقروض کے ہاتھ میں زکوۃ کی رقم پہنچنے کے بعد قرض کے نام سے واپس نہیں دے گا، یا فرار ہو جائے گا، تو اس صورت میں قرض دینے والا مقروض کو زکوۃ کی رقم دے کر فوراً قرض کے نام سے واپس لے لے اور ٹال مٹول کرنے والے مقروض سے اپنا قرض زبردستی وصول کرنا بھی جائز ہے۔

یا تو قرض لینے والا قرض دینے والے کے کسی خادم یا ملازم کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے وکیل بنائے، وہ وکیل مقروض کی طرف سے قبضہ کرے، پھر مقروض کی طرف سے قرض ادا کرنے کا وکیل بن کر قرض کے نام سے قرض دینے والے کو دیدے تو اس

---

(۱) وفی ردالمحتار: واعلم ان اداء الدین عن الدین والعین عن العین وعن الدین یجوز واداء الدین عن العین وعن دین سیقبض، وحیلة الجواز أن یعطی مدیونه الفقیر زکاته ثم یاخذها عن دینه، شامی، کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۲۷۱، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی. ط: سعید.

طرح زکوۃ اور قرض دونوں ادا ہو جائیں گے۔ (۱)

مقروض منکر ہو گیا

اگر مقروض قرض لینے کے بعد منکر ہو گیا، اور قرض دینے والے کے پاس گواہ اور کوئی تحریری ثبوت بھی نہیں تو اس صورت میں قرض وصول ہونے سے پہلے اس کی زکوۃ لازم نہیں ہوگی، اور وصول ہونے کے بعد بھی گذشتہ سالوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی، بلکہ وصول ہونے کے بعد جب ایک سال گذر جائے گا یا صاحب نصاب ہونے کی صورت میں سال پورا ہوگا تو زکوۃ لازم ہوگی۔ (۲)

مقروض نے قرض کی رقم کی زکوۃ دیدی

قرض لینے والے آدمی نے قرض دینے والے آدمی کی اجازت کے بغیر زکوۃ ادا کر دی تو قرض دینے والے آدمی کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

اور اگر قرض دینے والے آدمی کی اجازت سے زکوۃ ادا کر دی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی، اور قرض کی رقم واپس کرتے وقت زکوۃ میں دی گئی رقم وضع کرنا لازم ہوگا ورنہ مقروض کے ذمہ اپنی طرف سے زکوۃ ادا کرنے کی شرط لگانے کی صورت میں سود

---

(۱) وحیلة الجواز أن یعطی مدیونه الفقیر زکاته ثم یأخذها عن دینه ، ولو امتنع المدیون مد یده وأخذها لکونه ظفر بجنس حقه ،الدر المختار. وفی الشامیة :والحیلة اذا خاف ذلك مافی الاشباه :وهو أن یوکل المدیون خادم الدائن بقبض الزکاة ثم بقضاء دینه ،فبقبض الوکیل صار ملکا للمؤکل الخ ،شامی ج:۲ ص: ۲۷۱ .بدائع ج:۲ ص: ٤۳ .ط:سعید.

(۲) قال فی البحر:وانما الحق فی التعلیل عن الولواجی من انه بمنزلة الهالك بعد الوجوب ومال الضمار هو الدین المجحود والمغصوب اذا لم یکن علیهما بینة فان کان علیهما بینة وجبت الزکاة ،البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۷ ،کتاب الزکاة ،ط:سعید.

(۳) قال فی البحر:ولو ادی زکاة غیره بغیر امره فبلغه فاجاز لم یجز لانها وجدت نفاذا علی المتصدق لانها ملکه ولم یصر نائبا عن غیره فنفذت علیه .البحر ج:۲ ص:۲۱۰ ،کتاب الزکاة ،ط:سعید.شامی ج:۲۶۹ .

ہونے کی وجہ سے حرام ہوگا۔ (۱)

مکان

☆ ...... رہائش کے مکان پر زکوۃ نہیں ہے۔ (۲)

☆ ...... اگر رہائش کی نیت سے مکان خریدا ہے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ (۳)

☆ ...... اور اگر مکان تجارت کی نیت سے خریدا ہے تو اس پر سالانہ زکوۃ واجب ہوگی اور زکوۃ موجودہ مارکیٹ قیمت پر واجب ہوگی قیمت خرید یا اصل سرمایہ پر نہیں۔ (۴)

☆ ...... اگر پیسہ محفوظ کرنے کیلئے مکان لیا ہے اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ (۵)

☆ ...... اگر کسی نے مکان اس نیت سے خریدا ہے کہ بیٹے، بیٹیوں کی شادی کے وقت ان کو دیدیگا تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۶)

---

(۱) قال فی التاتارخارنية :الااذا وجد الاذن اواجاز المالكان اه ای اجازقبل الدفع الی الفقير ...... و لوأدی زكوة غيره بغيرامره فبلغه فاجازلم يجزلانها وجدت نفاذا علی المتيصدق لانها ملكه ...... رد المحتارج:۲ص:۲۶۹ .قال فی البحر :ولوتصدق عنه بأمره جاز، البحرج:۲ ص: ۲۱۰ ،ط: سعيد.

(۲) ولازكوة فی ثياب البدن...... واثاث المنزل ودورالسكنی ونحوها،الدرمع الرد، كتاب الزكاة ، ج:۲ص:۲۶۵ .قال فی البحر:وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم كالنفقة ودورالسكنی صارت كالمعدومة ،البحرج:۲ص:۲۰۶ ، ط:سعيد.بدائع ج: ۲ ص:۱۱ .

(۳) أيضا

(٤) وقيمة العروض للتجارة تضم الی الثمنين لان الكل للتجارة وضعاوجعلا ،الدرالمختار شامی، كتاب الزكاة ،ج:۲ص:۳۰۳ .البحرج:۲ص: ۲۳۰ .قال فی البدائع :واما اموال التجارة فتقديرالنصاب فيها بقيمتها من الدنانيروالدراهم فلاشئ مالم تبلغ قيمتها مائتی درهم او عشرين مثقالا من ذهب فتجب فيها الزكاة سواء كان مال التجارة عروضا اوعقارا اوشيئا مما يكال لان الوجوب فی اموال التجارة تعلق بالمعنی وهوالمالية والقيمة ،بدائع ج:۲ ص: ۲۰ ،ط:سعيد.

(٥) اذا امسكه لينفق منه كل مايحتاجه فحال الحول وقد بقی معه منه نصاب فانه يزكی ذلك الباقی انكان قصده الانفاق منه فی المستقبل لعدم استحقاقه صرفه الی حوائجه الاصلية وقت حولان الحول .ردالمحتارج:۲ص: ۲۶۲ ،ط:سعيد.

(٦) ولازكوة .... ودارالسكنی ونحوها ..... الدرالمختاركتاب الزكاة ،ج:۲ص: ۲۶۵ . البحرج:۲ص:۲۰۶ . كتاب الزكاة، ط:سعيد.

☆...... اگر مکان لیکر کرایہ پر چڑھا دیا تو مکان کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا دوسری چیزوں کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہے تو سال پورا ہونے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی۔ (۱)

مکان خریدنے کے بعد فروخت کرنے کا ارادہ کیا

رہائش کی نیت سے مکان لیا لیکن خریدنے کے بعد پسند نہیں آیا اور فروخت کرنے کا ارادہ کیا، تو جب تک فروخت نہیں ہوگا زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

مکان خریدنے کے بعد رقم جمع کی

☆...... اگر کسی آدمی کے پاس مکان نہیں ہے، اور اس نے مکان خریدنے کے لئے رقم جمع کی اور اب تک اس نے مکان نہیں خریدا، اور سال گذر گیا، اور وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس رقم پر زکوۃ واجب ہوگی، اور ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆...... اور اگر رقم جمع کی اور سال پورا ہونے سے پہلے مکان خرید لیا اور نصاب کے برابر رقم جمع نہیں تھی تو اس صورت میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) قال فی الدر: ولا فی ثیاب البدن ودور السکنی ونحوها اذا لم تنو التجارة قال فی الرد: ای کالحوانیت والعقارات، ردالمحتار ج:۲ ص:۲٦٥، ط: سعید. البحر ج:۲ ص:۲۰٦. سعید. بدائع ج:۲ ص:۱۱. ط: سعید.

(۲) (ثم) مانواه للخدمة (لایصیر للتجارة) وإن نواه لها مالم یبعه بجنس مافیه الزکاة، و الفرق ان التجارة عمل فلایتم بمجرد النیة، الدرالمختار، شامی ج:۲ ص:۲۷۲، کتاب الزکاة، ط: سعید. عالمگیری ج:۱ ص:۱۷٤، ط: رشیدیه.

(۳) الزکوة واجبة علی الحر العاقل .... اذا ملك نصابا ملکا تاما وحال علیه الحول، فتح القدیر ج:۲ ص:۱۱۲، کتاب الزکاة، ط: رشیدیه. تتارخانیة ج:۲ ص:۲۱۷. ط: ادارة القرآن.

(٤) (ومنها کون المال نصابا) فلاتجب فی أقل منه، عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۲. شامی ج:۲ ص:۲۵۹. البحر ج:۲ ص:۲۰۲، ط: سعید.

مکان کا سودا کیا رقم ادا کر دی

اگر مکان کا سودا کیا رقم ادا کر دی ، اور اب تک مکان پر قبضہ نہیں ہوا تو اس صورت میں جو رقم ادا کی گئی اس کی زکوۃ کا حکم یہ ہے اگر مشتری نے سالانہ اپنی زکوۃ ادا کرنے سے قبل مکان کی قیمت ادا کر دی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے، اور اگر مشتری نے نصاب کا سال مکمل ہونے کے بعد مکان کی قیمت ادا کی تو اس سے زکوۃ ساقط نہیں ہوگی بلکہ قیمت کی بابت جتنی رقم ادا کی ہے اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

مل

مل کی مشینوں پر زکوۃ فرض نہیں، لیکن اس میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوۃ فرض ہے، اسی طرح جو خام مال ہیں سامان تیار کرنے کیلئے رکھا ہے اس پر بھی زکوۃ فرض ہے، خام مال اور تیار شدہ مال سب کی قیمت لگا کر اس کا ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۲)

---

(۱) (وشرطه) أی شرط افتراض ادائها (حولان الحول) وهوفی ملكه (وثمنية المال (كالدراهم والدنانير)لتعينهما للتجارة بأصل الخلقة ،فتلزم الزكاة كيفما أمسكهما ولو للنفقة .الدرالمختار،شامی ج۲:ص۲۶۷،كتاب الزكاة .البحرج:۲ص:۲۰۲.

(۲) وكذلك آلات المحترفين الا مايبقى اثرعينه ای سواء كانت مما لاتستهلك عليه فی الانتفاع اوتستهلك لكن هذا منه مالايبقى اثرعينه ......ومنه مايبقى فلازكاة فی الاولين و فی الاخيرالزكاة اذا حال عليه الحول ،ردالمحتارج:۲ص:۲۶۵،ط:سعيد. قال فی البدائع : واما آلات الصناع وظروف امتعة التجارة فلاتكون مال التجارة لانهالاتباع مع الامتعة عادة و الحاصل ان كان شيئا يبقى اثره فی المعمول فيه كالصبغ والزعفران فانه مال التجارة ؛لأن الاجريكون مقابلة ذلك الاثروذلك الاثرمال قائم وان كان شيئا لايبقى اثره فی المعمول فيه مثل الصابون والاشنان فلايكون مال التجارة لان عينها تتلف ولم ينتقل اثرها الى الثوب المغسول ....بدائع :۲ص:۱۳،ط:سعيد.شامی ج:۲ص:۲۶۲. البحرج:۲ص:۲۰۶.
اتجه راس المال فی الوقت الحاضرلتشغيله فی نواح من الاستثمارات غيرالارض والتجارة وذلك عن طريق اقامة المبانی اوالعمارات بقصد الكراء والمصانع المعدة للانتاج =

ملازمین کو زکوۃ کا کھانا دینا

اگر ملازمین کو تقرری کے وقت تنخواہ کے ساتھ ساتھ کھانا دینے کی بھی شرط تھی تو اس صورت میں ملازمین کو زکوۃ کی رقم سے پکایا ہوا کھانا دینا، یا زکوۃ کی رقم سے کھانے کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ یہ بھی تنخواہ کا ایک حصہ ہے اور زکوۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

اور اگر ملازمین کی تقرری کے وقت کھانا دینے کی شرط نہیں تھی اور ملازمین زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوۃ کی رقم سے کھانا دینا جائز ہوگا بشرطیکہ کھانا ان کے ہاتھ میں الگ کر کے دیدیا جائے۔ (۲)

اور اگر اس صورت میں ملازمین زکوۃ کے مستحق نہیں تو ان کو زکوۃ کی رقم سے کھانا دینا جائز نہیں ہوگا، اور اس سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

ملاوٹی اشیاء

ملاوٹی اشیاء میں اس دھات کا اعتبار ہے جس کی مقدار زیادہ ہے، خواہ سونا ہو یا چاندی یا کوئی اور دھات، لہذا سونے کیساتھ چاندی ملی ہوئی اشیاء میں اگر سونا زیادہ

= وتشترك كلهافي صفة واحدة هي انها لاتجب الزكاة في عينها وانما في ريعها وغلتها اوارباحها ،الفقه الاسلامي وادلته ، ج:٢ص:٨٦٤،المبحث الخامس ،ط:دارالفكر.

(١) ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لاإباحة كما مرلايصرف الى بناء نحومسجد ولاالخ .الدرالمختارشامي ج:٢ص:٣٤٤،ط:سعيد.هنديه ج:١ص:١٨٩.البحرج:٢ ص:٢٤٣. معارف القرآن ج:٤ص:٣٩٩،سورة التوبه آيت :٦،بدائع ج:٢ص:٣٩.ادارة المعارف. معارف القرآن كاندهلوى ج:٣ص:٣٦٦،مكتبه عثمانيه

(٢) ويجوزدفعها الى من يملك اقل من النصاب ،هنديه ج:١ص:١٨٩.البحرج:٢ ص:٢٤٠ .

(٣) انظررقم :١، وقال في البحر:هي تمليك المال من فقيرمسلم .بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى ،البحرج:٢ص:٢٠١.كتاب الزكاة ،ط:سعيد.شامي ج:٢ص: ٢٥٦.هنديه ج:١ص:١٧٠،الباب الاول ،ط:رشيديه.

ہے تو سونے کے مطابق زکوۃ ادا کی جائے گی، اور اس پوری چیز کو سونا تصور کیا جائے گا، اور اگر چاندی کی مقدار زیادہ ہے تو چاندی تصور کیا جائے گا اگر نصاب پورا ہو تو سالانہ زکوۃ نکالی جائے گی، اور اگر نصاب پورا نہیں تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

ملحد کو زکوۃ دینا

جو شخص اللہ ورسول اور آخرت کا منکر ہے وہ ملحد ہے، وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے، ایسے آدمی کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسے آدمی کو زکوۃ دینا دین دشمنی میں تعاون کرنا ہے، اور یہ جائز نہیں: ولاتعاونوا علی الأثم والعدوان (پ ٦ سورۃ المائدۃ آیت ٢). (٢)

ممانی

اگر مامی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

منت کی رقم

☆...... اگر کسی نے زبان سے نذر یا منت کے لفظ کے ساتھ یہ کہا کہ مثلاً آمدنی کا تیسرا حصہ اللہ کے نام نذر کروں گا، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس

---

(١) قال فی البدائع :فاما اذا كانت مغشوشة فان كان الغالب هو الفضة فكذلك لان الغش فيها مغمور مستهلك ،بدئع ج:٢ص:١٧،ط:سعيد. قال فی البحر:ان الدراهم اذا كانت مغشوشة فان كان الغالب وهو الفضة فهی كالدراهم الخالصة وحكم الذهب المغشوش كالفضة المغشوشة ،البحرج:٢ص:٢٢٨،شامی ج:٢ص:٣٠٠.ط:سعيد.

(٢) هی تمليك المال من فقيرمسلم ......واحترزبالفقيرالموصوف عن الغنی والكافر، البحر: ج: ٢ص:٢٠١،كتاب الزكاة ،ط:سعيد.شامی ج:٢ص:٢٥٦. هنديه ج:١ص: ١٧٠. قال فی البدائع :ومنها ان يكون مسلما فلايجوزصرف الزكاة الی الكافربلاخلاف ، بدائع ج:٢ ص:٤٩،ط:سعيد.تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير،الخ الدر مع الرد ج:٢ ص: ٢٥٦.

(٣) وقيد باصله وفرعه لان من سواهم من القرابة يجوزالدفع لهم وهواولی لما فيه من الصلة =

پر بھی زکوۃ واجب ہوگی، البتہ الگ سے زکوۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ، اسی رقم کا ڈھائی فیصد زکوۃ کی نیت سے دے سکتا ہے، اور ساڑھے ستانوے فیصد نذر کی مد میں صدقہ کردے۔ (۱)

☆……اگر اس قسم کی کل رقم زکوۃ کی نیت کے بغیر فقیر کو دیدی، اور یہ تیسرے حصے کی رقم الگ متعین تھی تو اس صورت میں زکوۃ اور نذر دونوں ادا ہو گئے۔ (۲)

منافع

☆……تجارت میں سال کے درمیان میں جو منافع ہوتا ہے سال کے ختم ہونے پر اصل کے ساتھ منافع کی زکوۃ نکالنا بھی فرض ہے اگر چہ منافع کی رقم پر سال پورا نہ ہوا ہو کیونکہ منافع کی رقم اصل رقم کی تابع ہے، جب اصل پر سال گذر گیا گویا کہ منافع پر بھی سال گذر گیا۔

☆……سال گذرنے پر اصل اور منافع کے مجموعہ رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۳)

= مع الصدقة كالاخوة ....والاخوال والخالات الفقراء، البحر: ج۲: ص: ۲٤۳، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ص: ٥٠. شامی ج: ۲ص: ۳٤٦. فتح القدير ج: ۲ص: ۲۱۷، ط: رشيديه.

(۱) قال فی البحر: ودين النذرلايمنع، بيانه: له مائتادرهم نذربان يتصدق بمائة منها وحال الحول سقط النذربقدردرهمين ونصف ويتصدق للنذربسبعة وتسعين ونصف ولوتصدق بمائة منها للنذريقع درهمان ونصف عن الزكاة لانه متعين بتعيين الله فلايبطل بتعيينه لغيره، البحرالرائق ج: ۲ص: ۲۰٤، كتاب الزكاة، ط: سعيد.

(۲) ومن تصدق بجميع نصابه ولاينوى الزكوة سقط فرضها، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۷۱، و هكذا فی البدائع ج: ۲ص: ٤. فصل فی شرائط الفرضية ط: سعيد. رجل اعطى رجلا دراهم ليتصدق بها تطوعا اوقال له تصدق بها عن كفارة أيمانی..........ثم تصدق المامور بها جاز عن زكوة ماله، خلاصة الفتاوی ج: ۱ص: ۲٤۳، ط: رشيديه.

(۳) قال فی البدائع: والمستفادفی الحول ان كان من جنسه فاما ان كان حاصلابسببه كالربح اوحاصلا بسببه يضم الى الاصل ويربى بحول الاصل بالاجماع لان ذلك تبع للاصل فی الملك لكونه تبعا له فی سبب الملك فيكون تبعا فی الحول، بدائع ج: ۲ص: ۱٤. ط: سعيد. والبحر: ج: ۲ص: ۲۲۲، فصل فی الغنم، ط: سعيد.

منکر زکوۃ کا حکم

☆...... زکوۃ اور اسکی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ توبہ استغفار کر کے ایمان کی تجدید کرے اگر شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرے اور اگر صاحب نصاب ہے تو زکوۃ بھی دے ورنہ حکومت وقت اس کو قتل کر دے۔ (۱)

☆...... اگر کوئی شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا ہے بلکہ ادائیگی سے انکار کرتا ہے تو حکومت کو اس سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (۲)

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زکوۃ نہ دینے پر اصرار کرنے والے عربوں کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کا اعلان کیا اور تمام صحابہ کرام نے اس موقف کی تائید کی اور آپ کے ساتھ زکوۃ نہ دینے والے لوگوں کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ (۳)

---

(۱) واما صفتها فهی فریضة محکمة یکفرجاحدها ویقتل مانعها هکذا فی المحیط ، عالمگیری ج:۱ص: ۱۷۰،ط:ماجدیه .قال الشیخ وهبة الزحیلی :واجمع المسلمون فی جمیع الاعصارعلی وجوب الزکاة واتفق الصحابة علی قتال مانعیها فمن انکرفرضیتها کفر وارتد ان کان مسلما ناشئا ببلاد الاسلام بین اهل العلم وتجری علیه احکام المرتدین و یستتاب ثلاثا فان تاب والاقتل ، قال فی موضع اخرفان کان مانع الزکاة جاحدا لوجوبها فقد کفروقتل کما یقتل المرتد لان وجوب الزکاة معلوم من دین الله ضرورة فمن جحد وجوبها فقد کذب الله تعالی وکذب رسولﷺ فحکم بکفره .الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ص : ۷۳۵،۷۳٤. الفصل الاول الزکاة ،ط:دارالفکر.

(۲) وتقاتل الجماعة مانعة الزکاة جحودا کما فعل الصحابة فی عهد الخلیفة الاول ابی بکررضی الله عنه قال ابوبکروالله لاقاتلن من فرق بین الصلوة والزکاة فان الزکاة حق المال والله لومنعونی عناقاکانوا یؤدونها الی رسول اللهﷺ لقاتلتهم علی منعها وبناء علیه قال العلماء بالاتفاق اذا منع واحدا وجمع الزکاة وامتنعوا بالقتال وجب علی الامام قتالهم وان منعهاجهلا بوجوبها اوبخلابها لم یکفر،الفقه الاسلامی وادلته ج:۲ص:۷۳۵،ط:دارالفکر.

(۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال لما توفی النبیﷺاستخلف ابوبکربعده و کفرمن =

☆...... زکوۃ نہ دینے والوں سے جنگ کی وجہ یہ ہے کہ معاشرے کے کمزور افراد اور فقراء و مساکین کے حقوق ضائع نہ ہوں، اور یہ دین اسلام کی خصوصیت ہے ورنہ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے کہ معاشرہ کے طاقتور طبقے کمزور طبقوں کے حقوق کھاتے ہے جبکہ حکام اور امراء مالداروں کی حمایت کرتے ہیں غریبوں کی نہیں۔ (۱)

منی آرڈر سے زکوۃ بھیجنا

☆...... زکوۃ کی رقم منی آرڈر سے بھیجنا جائز ہے، کیونکہ یہ مجبوری ہے، اور اس صورت میں رقم کی تبدیلی کی وجہ سے زکوۃ کی ادائیگی میں کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ منی آرڈر کی فیس زکوۃ سے ادا کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اپنے جیب سے یا چندہ اور عطیات کی مد سے ادا کرنا ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر خود زکوۃ دینے والا زکوۃ کی رقم منی آرڈر کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیج رہا ہے۔ تو منی آرڈر کی فیس اپنے پاس سے الگ دے۔

☆...... اگر منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھیجنے کے بعد رقم نہیں پہنچی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

= کفرمن العرب قال عمربن الخطاب .... فقال ابوبکر واللہ لأقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة الخ ،مشكوة ج:۱ ص:۱۵۷، ط:قديمی.

(۱) قال فی البدائع :واما المعقول فمن وجوه احدها ان اداء الزكاة من باب اعانة الضعيف واغاثة اللهيف واقدار العاجز وتقويته على اداء ما افترض اللہ عليه من التوحيد والعبادات والوسيلة الى اداء المفروض مفروض والثانی ان الزكاة تطهر نفس المؤدی ...ترك الشح والضن اذ! النفس مجبولة على الضن بالمال فتتعود السماحة وترتاض لاداء الامانات و ايصال الحقوق الى مستحقيها الخ ،بدائع ج:۲ ص:۳، كتاب الزكاة ، ط:سعيد.

(۲) فتاوی دار العلوم ديوبند، مؤلفه: مفتی اعظم مفتی عزيز الرحمن صاحب ،كتاب الزكاة ، ج:۶ ص:۸۰، ط:دار الاشاعت.

(۳) ولايخرج عن العهدة بالعزل بل بالأداء للفقراء ،الدرالمختار شامی ج:۲ ص:۲۷۰. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۱۰، ط:سعيد.

منی آرڈر فیس

اگر زکوۃ کی رقم منی آرڈر کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی گئی تو منی آرڈر کی فیس زکوۃ بھیجنے والا برداشت کریگا، منی آرڈر فیس کو زکوۃ کی رقم سے وضع کرنا درست نہیں، ورنہ پوری زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اور فیس کے برابر رقم مزید زکوۃ کی نیت سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

موبائیل فون

☆...... اگر موبائیل استعمال کا ہے تو اسکی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... اگر موبائیل استعمال کے لئے نہیں بلکہ تجارت کے لئے ہے اور اسکی قیمت فروخت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، یا دوسری چیزوں کیساتھ ملکر چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہوجاتی ہے تو سالانہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگی اور زکوۃ ڈھائی فیصد ہے۔ (۳)

---

(۱) ولایخرج عن العهدة بالعزل بل بالأداء للفقراء ،الدرالمختارشامی ج:۲ص: ۲۷۰. البحرج: ۲ص: ۲۱۰. یہ مسلم ہے کہ کہ منی آرڈر فیس فقراء کو نہیں ملتی، اس لئے فیس کی رقم زکوۃ میں شمار نہیں ہوگی۔ قال فی البحر: وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم كالنفقة ودورالسكنى والثياب المحتاج اليها ،واثاث المنزل ،البحرج: ۲ ص: ۲۰۶، كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامی ج: ۲ص: ۲۶۲، ط: رشيديه.

(۲) ولازكوة فی ثياب البدن واثاث المنزل ،كتاب الزكاة ،شامی ج:۲ص:۲۶۵. قال فی البدائع : واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدراهم فلاشیئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتی درهم فتجب فيها الزكاة سواء كان مال التجارة عروضا اوعقارا ..... وكذا يضم بعض اموال التجارة الى البعض فی تكميل النصاب ،واذا كان تقدير النصاب من اموال التجارة بقيمتها من الذهب والفضة هوان تبلغ قيمها مقدارنصياب من الذهب والفضة فلابد من التقويم حتى يعرف مقدارالنصاب ،بدائع ج: ۲ص: ۲۱، فصل واما اموال التجارة. شامی ج: ۲ص: ۲۹۵. البحرج: ۲ص: ۲۲۵.

(۳) وقيمةالعروض للتجارة تضم الى الثمنين لان الكل للتجارة وضعا وجعلا ،الدرالمختار شامی. ج: ۲ ص: ۳۰۳، كتاب الزكاة. البحرج: ۲ص: ۲۳۰. تتارخانية ج: ۲ص: ۲۳۵.

موت کے معاوضہ پر دیت کی رقم ملی

اگر گاڑی وغیرہ کے ایکسیڈنٹ میں کسی کا انتقال ہوگیا، اور گاڑی والے یا کمپنی نے جان کے معاوضہ میں دیت کی رقم دی، اور رقم کو تقسیم کرنے کے بعد تمام وارثوں کے حصے میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ رقم آئی تو اس صورت میں جو وارث نابالغ ہیں ان کے حصے کی رقم پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی (۱)۔ البتہ جب نابالغ وارث بالغ ہو جائیں گے تو بالغ ہونے کے بعد جب ایک سال پورا ہو جائے گا تو زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر وارث بالغ ہیں، اور یہ رقم ملنے کے بعد نصاب کے مالک ہوتے ہیں تو ایک سال پورا ہونے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

اور اگر بالغ وارث پہلے سے صاحب نصاب ہے اور اس کو اب دیت کی رقم بھی ملی تو جب سابقہ نصاب پر سال پورا ہو جائے گا تو دیت کی رقم سے بھی زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

موتی

☆...... اگر موتی تجارت کے لئے نہیں تو اس پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۴)

---

(۱) ومنها البلوغ عندنا فلاتجب على الصبى وهوان الزكاة عبادة عندنا والصبى ليس من اهل وجوب العبادة فلاتجب عليه كما لايجب عليه الصوم والصلوة، بدائع واما شرائط الفرضية، ج: ۲ ص: ٤، ط: سعيد. هكذا فى فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱٥، ط: رشيديه. شامى ج: ۲ ص: ۲٥۸. البحر الرئق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ط: سعيد.

(۲) الزكوة واجبة على الحر العاقل ..... اذا ملك نصابا ملكا تاما اوحال عليه الحول، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۲، كتاب الزكاة، ط: رشيديه. تتارخانية ج: ۲ ص: ۱۱۷، ط: ادارة القرآن.

(۳) قال فى البدائع: وهكذا يضم بعض اموال التجارة الى البعض فى تكميل النصاب، بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، فصل فى اموال التجارة، ط: سعيد.

(٤) قال فى الهداية: ولاخمس فى اللؤلؤ والعنبر يعنى اذا استخرجا من البحر وهذا لان =

☆...... اگر موتی تجارت کے لئے ہیں اور قیمت نصاب کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہے یا موتی کا مالک پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ موتی کی قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اصلی موتیوں کے ہار پر زکوۃ واجب نہیں، ہاں اگر تجارت کے لئے ہو تو پھر نصاب کے برابر ہونے کی صورت میں سال گذرنے پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

موذن کو زکوۃ دینا

☆...... اگر موذن غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، یا مقروض ہے، تو اسکو غریب اور زکوۃ کا مستحق سمجھ کر زکوۃ دینا اور موذن کے لئے زکوۃ لینا جائز ہے۔

☆...... موذن کو اجرت کے طور پر زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ اجرت کی شرط کے بغیر غریب ہونے کی صورت میں مستحق سمجھ کر زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

=العنبرحشیش واللؤلؤماء مطرالربیع یقع فی الصدف فیصیرلؤلوا: ولاشیئ فی الماء ولافیما یؤخذ من الحیوان ،فتح القدیرج:۲ص:۱۸۵ ،باب المعادن والرکازط:رشیدیه وهندیه ج:۱ص:۱۸۵ ،ط:رشیدیه.

(۱) قال في البدائع :واما اموال التجارة فتقدیرالنصاب فیها من الدنانیروالدراهم فلاشیئ فیها مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم سواء کان مال التجارة عروضاوعقارا ،بدائع ،ج:۲ ص: ۲۰ ،ط:سعید.

(۲) قال فی الدر:لازکاة فی اللآلی والجواهروان ساوت الفا ،کاللؤلووالیاقوت والزمردالا ان یکون للتجارة والاصل ان ماعدا الحجرین والسوائم انما یزکی بنیة التجارة بشرط عدم المانع المؤدی الی الثنی وشرط مقارنتها لعقدالتجارة ،الدرمع ردالمحتارج:۲ ص: ۲۷۳، کتاب الزکاة ،ط:سعید. عالمگیری ج:۱ص:۱۷۹ .قال فی البحر:والمراد بالحلی هنا ماتتحلی به المرأة من ذهب وفضة ولایدخل الجوهرواللؤلؤفانه ماتتحلی به المرأة مطلقا ، البحرج:۲ص:۲۲٦ ،ط:سعید.

(۳) ویجوزدفعها الی من یملك اقل من النصاب وان کان صحیحامکتسبا ،عالمگیری ج:۱ص:۱۸۹ .البحرج:۲ص:۲٤۰ .شامی ج:۲ص:۳۳۹ ،باب المصرف ،ط:سعید.

مونگا

مونگا پر زکوۃ واجب نہیں ہے، ہاں اگر مونگا سے تجارت کی جائے گی تو زکوۃ واجب ہوگی۔(۱)

مہتمم طلباء کا وکیل ہے

دینی مدارس کے مہتمم طلباء کے وکیل ہیں، مالداروں کے وکیل نہیں ہیں، کیونکہ مدرسہ کے طلباء نے جب اسکے اہتمام کو تسلیم کرلیا تو گویا یہ کہد یا کہ آپ ہمارے واسطے مالداروں سے زکوۃ وغیرہ وصول کر کے ہماری ضروریات میں صرف کردیں، لہذا زکوۃ کی رقم مہتمم صاحب یا اس کے نمائندے کے پاس جمع ہوتے ہی زکوۃ ادا ہوجائے گی (۲) البتہ مہتمم صاحب پر ضروری ہوگا کہ وہ زکوۃ کی رقم صرف طلباء کی ضروریات مثلا کھانا پینا کپڑا وظیفہ اور علاج وغیرہ میں خرچ کریں، تنخواہ، تعمیر، بل وغیرہ میں خرچ نہ کریں۔

مہتمم یا اس کے نائب سے زکوۃ کی رقم گم ہوگئی

اگر زکوۃ کی رقم مہتمم صاحب یا ان کے نائب کو ملنے کے بعد مکمل طور پر حفاظت کے باوجود کسی ناگہانی حادثے یا کسی اور وجہ سے تلف ہوجائے تو زکوۃ ادا ہوجائے گی

---

(۱) صفحۃ گذشتہ کاحوالہ نمبر:۳

(۲) (قوله اذا وكله الفقراء) لانه كلما قبض شيئا ملكوه وصار خالطا مالهم بعضه ببعض و وقع الزكاة عن الدافع الخ ،ردالمحتار ج:۲ص:۲٦٩. معارف القرآن ج:٤ص:۳۹۹، سورة التوبة ،آيت:٦،ادارة القرآن،معارف القرآن کاندھلوی ج:۳ص:۳٦٦،مکتبہ عثمانیہ . قال فی البحر:وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحله ما اذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء واشار المصنف الى انه لايخرج بعزل ماوجب عن العهدة بل لابدمن الاداء الى الفقير .البحر ج:۲ص:۲۱۱،ط:سعيد.

ضمان نہیں آئے گا کیونکہ یہ طلباء کے وکیل ہیں اور وکیل کا قبضہ موکل کا قبضہ ہے۔ (۱)

البتہ حفاظت میں کوتاہی کی تو مہتمم یا اس کے نائب پر ضمان آئے گا۔ (۲)

مہر

☆……مہر وصول ہونے سے پہلے زکوۃ واجب نہیں۔ (۲)

☆……مہر کی رقم یا زیور وصول ہونے کے بعد اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گذرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوۃ بیوی کے ذمہ لازم ہوگی، چاہے بیوی دیدے یا اسکی اجازت سے اس کا شوہر دیدے۔ (۳)

☆……اگر کسی عورت کو نکاح کے بعد پورا مہر مل گیا اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور ایک سال تک اس کے قبضے میں رہے، اور اسکے بعد اس کا شوہر رخصتی اور خلوت صحیحہ سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدے، اور دئے ہوئے مہر میں سے آدھا مہر واپس لے لے (رخصتی سے پہلے طلاق دینے کی صورت میں عورت کو مقررہ مہر کا آدھا ملتا ہے) تو اگر وہ مہر نقد رقم یا سونا چاندی کی قسم سے ہے تو اس عورت کو پورے

---

(۱) قال فی البحر: وبه یعلم حکم من یجمع للفقراء ومحله ماإذا لم یوکلوه فان کان وکیلامن جانب الفقراء فلاضمان علیه، البحرج:۲ص:۲۱۱. تتارخانیة ج:۲ص:۲۸۶، کتاب الزکاة، ط:ادارة القرآن.

(۲) قال فی البدائع: واما الدین الضعیف فهوالذی وجب له بدلا عن شیئ اووجب بدلا عما لیس بمال کالمهرولازکاة فیه مالم یقبض کله ویحول علیه الحول بعدالقبض، بدائع ج:۲ ص: ۱۰، ط:سعید. ردالمحتارج:۲ص:۳۰۶، ط:سعید. البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۷، کتاب الزکاة، ط: سعید. فتح القدیرج:۲ص:۱۲۳. ط:رشیدیه.

(۳) وضعیف وهوبدل مالیس بمال کالمهر، قال فی البحر: وفی الضعیف لاتجب مالم یقبض نصابا ویحول الحول بعدالقبض علیه، البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۷، کتاب الزکاة، ط:سعید. فتح القدیرج:۲ص:۱۲۳، ط:رشیدیه. الزکاة واجبة علی الحرالعاقل البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملکاتاما وحال علیه الحول، فتح القدیرج:۲ص:۱۱۲، کتاب الزکاة، ط: مکتبه رشیدیه، کوئته. تتارخانیة ج:۲ص:۱۱۷.

مہر کی زکوۃ دینا ہوگی ، اور اگر وہ نقد یا سونا چاندی کی قسم سے نہیں تو اس صورت میں پورے مہر کی زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگی بلکہ آدھے مہر کی زکوۃ ادا کرے۔ (۱)

مہر کی رقم کو شوہر اپنے نصاب سے وضع کرے یا نہ کرے

☆...... مہر کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مہر موجل: جو فوری طور پر ادا کرنا واجب نہیں۔

☆...... مہر معجّل: جس وقت بھی بیوی مہر طلب کرے شوہر کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆...... اگر مرد کے ذمہ مہر موجل ہو یعنی فوری طور پر ادا کرنا لازم نہ ہو، اور اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ ہو تو یہ مہر شوہر کے نصاب سے وضع نہیں کیا جائے گا، اور کل رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگی (۳)، مثلاً کسی کے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہے اور پچاس ہزار مہر موجل اس کے ذمہ ہے، تو یہ شخص پورے ایک لاکھ روپے سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرے گا، یہ نہیں کہ پچاس ہزار روپیہ مہر کے قرض میں وضع کردے

---

(۱) قال فی الدر: ویجب علی المرأة زکاة نصف مهر من نقد مردود بعد مضی الحول من الف کانت قبضته مهرا ثم ردت النصف لطلاق قبل الدخول بها فتزکی الکل لما تقرر ان النقود لاتتعین فی العقود والفسوخ . قال فی الرد: صورتها تزوج امرأة بالف وقبضتها وحال الحول ثم طلقها قبل الدخول فعلیها رد نصفها اتفاقا لکن زکاة النصف المردود لاتسقط عنها (قوله من نقد) هو الذهب او الفضة احترازا عما لو کان المهر سائمة او عرضا ففی المحیط انها تزکی النصف لانه استحق علیها نصف عین النصاب والاستحقاق بمنزلة الهلاك ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۷ ، ط: سعید.

(۲) ولها منعه من الوطء والسفر بها ولو بعد وطء وخلوة رضیتهما لأخذ ما بین تعجیله أو قدر ما یعجل لمثلها عرفا إن لم یؤجل کله، تنویر الابصار ، شامی ج: ۳ ص: ۱۴۳ ، باب المهر، مطلب فی بیان مهر المثل.

(۳) قال فی البحر: قیل المهر المؤجل لایمنع لانه غیر مطالب به عادة بخلاف المعجل ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴ ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ٦ ، ط: سعید. فصل فی شرائط الفرضیة . ولو کان علی الرجل مهر مؤجل لامرأته وهو لایریده أداء ه لایجعل مانعا من الزکاة ، (خلاصة الفتاوی ، ج: ۱ ص: ۲۴۰ ، کتاب الزکاة ، الفصل السادس فی الدیون ومسائلها. شامی ج: ۲ ص: ۲٦۱ .

اور باقی پچاس ہزار کی زکوۃ دے تو درست نہیں ہوگا اور پوری رقم کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

☆......شوہر کے ذمہ مہر ادا کرنا واجب ہے، اگر وہ معجّل ہے یعنی جس وقت بھی بیوی طلب کرے اس کا ادا کرنا ضروری ہے، یا مہر موجل ہے یعنی فوری ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن شوہر خود ہی مہر کو ادا کرنے کی فکر اور کوشش میں لگا ہوا ہے اور جمع کر رہا ہے تاکہ ادا کر دے تو ایسے قرض کو نصاب سے وضع کر دیا جائے گا(۱)، اس صورت میں اگر مہر کی رقم کو وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو زکوۃ واجب ہوگی، اور اگر بقیہ رقم نصاب سے کم ہے اور زکوۃ واجب ہونے والی دوسری چیزیں بھی نہیں ہیں تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

☆......اور اگر شوہر کو مہر موجل ادا کرنے کی فکر نہیں اور اس کے لئے کوشش بھی نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ ادا کرنا ہی نہیں چاہتا تو اس صورت میں مہر کی رقم کو نصاب سے وضع نہیں کیا جائے گا(۲) اور پوری رقم سے زکوۃ نکالی جائے گی، باقی مہر ادا نہ کرنے کی فکر مناسب نہیں کیونکہ اگر مہر زندگی میں ادا نہیں کرے گا موت کے بعد ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔(۳)

---

(۱) قال فی البدائع :ومنها ان لایکون علیه دین مطالب به من جهة العباد وعلی هذا یخرج مهر المرأة فانه یمنع وجوب الزکاة ،معجلا کان اومؤجلا لانها اذا طالبته ،یواخذ به ،بدائع ج:۲ ص: ٦، ط:سعید.فصل فی شرائط الفرضیة ،والبحرالرائق ج:۲ص: ۲۰٤،کتاب الزکاة ، ط: سعید .شامی ج:۲ص: ۲٦۰.

(۲) قال فی البدائع :وقال بعضهم ان کان الزوج علی عزم من قضائه یمنع وان لم یکن علی عزم القضاء لایمنع لانه لایعد دینا،بدائع ج:۲ص:٦،ط:سعید.والبحرالرائق ،ج:۲ ص: ۲۰٤،ط:سعید. وذکرالبزدوی فی شرح الجامع الکبیر:قال مشائخنا رحمهم الله تعالی فی رجل علیه مهرمؤجل لإمرأته وهولایریدأداء ه لایجعل مانعا من الزکاة لعدم المطالبة فی العادة وإنه حسن ایضا ،هکذا فی جواهرالفتاوی ،فتاوی عالمگیری ج:۱ص:۱۷۳،کتاب الزکاة ،الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها ،ط:رشیدیه .شامی ج:۲ص:۲٦۱.

(۳) والمهر یتأکد بأحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحیحة وموت أحد الزوجین سواء کان مسمی أومهرالمثل الخ ،عالمگیری ج:۱ص:۳۰۳،باب المهر ،الباب السابع فی المهر ، الفصل الثانی فیما یتأکد به المهروالمتعة .

مہر میں ملی ہوئی زمین کا حکم

☆...... اگر بیوی کو مہر کی عوض میں زمین ملی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... اگر بیوی نے مہر کی رقم کے عوض میں شوہر سے زمین خریدی ہے اور خریدتے وقت تجارت کی نیت سے لی ہے تو اس صورت میں سال گذرنے کے بعد زکوۃ فرض ہوگی اگر اسکی قیمت فروخت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۲)

مہر والی عورت کو زکوۃ دینا

ایک عورت کا مہر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، لیکن اس کا شوہر بہت زیادہ غریب ہے، ادا نہیں کر سکتا، اور عورت بھی غریب ہے، تو ایسی عورت کو زکوۃ کا پیسہ دینا جائز ہے اور اگر اس کا شوہر امیر ہے لیکن مہر نہیں دیتا، یا اس عورت نے اپنا مہر معاف کر دیا ہے اور وہ عورت غریب ہے تو اس کو زکوۃ دینا درست ہے۔

لیکن جس عورت کو یہ امید ہو کہ جب وہ اپنے شوہر سے مہر مانگے گی شوہر مہر ادا کر دیگا، تو ایسی عورت کو زکوۃ دینا درست نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) ومنها فراغ المال عن حاجته الأصلية (الی) اذا لم يكن للتجارة، عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۷۳، كتاب الزكوة، الباب الاول فی تفسيرها وصفتها وشرائطها. وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية؛ لان المال المشغول بها كالمعدوم كالنفقة ودور السكنی، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲ و ۲۶۵ ط: سعيد.

(۲) الزكاة واجبة فی عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق أو الذهب وتشترط نية التجارة ليثبت الإعداد، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۶۵، كتاب الزكاة، باب زكوة المال. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل فی اموال التجارة، ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷.

(۳) ولو دفع الی أخته ولها علی زوجها مهر يبلغ نصابا ان كان الزوج مليا مقرا ولو طلبت لا يمتنع عن الاداء لا يجوز وان كان فقيرا أو غنيا إلا أنه لا يعطی لو طلبت جاز الصرف إليها و يجوز دفع الزكوة الی فقيرة زوجها موسر عند ابی حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالی فرض لها النفقه أو لم تفرض، خلاصة لفتاوی، ج: ۱ ص: ۲۴۲، كتاب الزكاة، الفصل الثامن فی أداء الزكوة، =

مہر وصول نہیں ہوا

☆...... اگر شوہر نے عورت کا مہر ادا نہیں کیا تو مہر وصول ہونے سے پہلے بیوی کے ذمہ زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... اگر مہر وصول ہوگیا اور عورت صاحب نصاب ہے تو سالانہ مہر کی رقم اور زیور کی بھی زکوۃ ادا کرے۔ (۲)

☆ مہر وصول ہونے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

مہر میں جو زیور دیا گیا

جو زیور عورت کو مہر میں دیا گیا ہے، اس کی مالک بیوی ہے شوہر نہیں، اس لئے زکوۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بیوی پر ہے شوہر پر نہیں، ہاں اگر شوہر بیوی کی اجازت سے ادا کردیگا تو زکوۃ ادا ہوجائے گی، اگر شوہر ادا نہیں کریگا تو بیوی کیلئے ادا کرنا لازم

= جنس آخر. ویدفع الی امرأة غنی اذا كانت فقيرة ،عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۹،کتاب الزكاة ، الباب السابع فی المصارف. بدائع ج:۲ ص:۴۷.

(۱) ومنها الملك التام وهوما اجتمع فيه الملك واليد وأما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض اووجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لاتجب فيه الزكوة كذا فی السراج الوهاج ،عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۲،کتاب الزكاة ،الباب الاول فی تفسيرها وصفتها وشرائطها،ط:رشيديه .شامی ج:۲ ص:۲۵۹.

(۲) وضعيف كبدل مال ليس بمال وهوالمهروبدل الخلع ودم العمد والكتابة والسعاية و انما يخاطب بأداء زكوته إذا قبض مائتين وحال عليها الحول بعد القبض ،خلاصة الفتاوی ، ج:۱ ص:۲۳۸،کتاب الزكاة ،الفصل السادس فی الديون ومسائلها، البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۷، كتاب الزكاة ،ط:سعيد.بدائع ج:۲ ص:۱۰. وعند قبض مائتين مع حولان الحول بعده ای بعد القبض من دين ضعيف و هوبدل غيرمال كمهرودية وبدل كتابة وخلع إلاإذا كان عنده مايضم الى الدين الضعيف ، الفتاوی الشامی ج:۲ ص:۳۰۶،کتاب الزكاة، مطلب فی وجوب الزكوة فی دين المر صد.

(۳) وهذا غيرصحيح فی الدين الضعيف لأنه لاتجب زكاته إلا بعد قبض نصاب وحولان الحول عليه بعد القبض فقبله لاتجب ،ردالمحتار ج:۲ ص:۳۰۷،کتاب زكاة ،مطلب فی وجوب الزكوة فی دين المرصد. بدائع ج:۲ ص:۱۰،ط:سعيد. البحرج:۲ ص:۲۰۷.

ہوگا ورنہ قبر اور آخرت میں عذاب ہوگا۔ (۱)

میت کے مال سے زکوۃ وصول کرنا

☆...... میت کے مال سے زکوۃ وصول کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی درست ہونے کیلئے نیت کرنا شرط ہے (۲)، اور میت موت کے بعد زکوۃ دینے کی نیت نہیں کرسکتی ہے۔ (۳)

☆...... ہاں اگر میت نے زکوۃ ادا کرنے کی وصیت کی تھی تو ایک تہائی مال سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر ورثاء بالغ ہیں ایک تہائی سے زیادہ سے دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں تو ثواب ملے گا اور میت پر احسان ہوگا۔ (۳)

مینڈھے کی زکوۃ

''بکریوں کی زکوۃ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وتجب عند قبض أربعين درهما من الدين وبدل مال التجارة ومائتين منه بغيرها ومائتين مع حولان الحول بعده من بدل غيرمال الخ ،تنوير الابصارشامی ج:۲ص:۳۰۶،كتاب الزكاة ، مطلب فی وجوب الزكوة فی دين المرصد.

(۲۔ ۳) وشرط صحة أدائها نية مقارنة له أی للأداء ولوكانت المقارنة حكما الخ ،الشامی ج:۲ص:۲۶۸،كتاب الزكاة ،مطلب فی زكوة ثمن المبيع وفاء ،ط:سعيد. وإلى أنه لومات من عليه الزكوة لاتؤخذ من تركته لفقد شرط صحتها وهوالنية الا إذا أوصى بها فتعتبرمن الثلث كسائرالتبرعات ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۱۱،كتاب الزكاة . عن ابن عباس رضی الله عنه ان رجلا قال يارسول الله ان امی توفيت افينفعها ان تصدقت عنها قال نعم فان لی مخرفا فاشهدك إنی قد صدقت به عنها،الترمذی ج:۱ص:۱۴۵،ابواب الزكاة ،باب ماجاء فی الصدقة عن الميت .

(ن)

نابالغ طالب علم

اگر طلبہ نابالغ ہیں، اور ان کے والدین مالدار ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے (۱)، اس لئے نابالغ بچوں کو زکوۃ دینے سے پہلے ماں باپ مالدار ہیں یا نہیں اس کی تحقیق کر لینی چاہئے۔ (۲)

ہاں اگر طلبہ نابالغ ہیں اور والدین مالدار ہیں، لیکن والدین بچے کا خرچہ نہیں دیتے تو اس صورت میں نابالغ طلبہ کو بھی زکوۃ دینے کی اجازت ہوگی۔ (۳)

نابالغ کو زکوۃ دینا

اگر باپ غریب ہے زکوۃ کا مستحق ہے، لیکن ماں مالدار صاحب نصاب ہے تو ایسے غریب باپ کے نابالغ محتاج بچوں کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

---

(۱) ولاإلى طفله اى الغنى فينصرف إلى البالغ ولوذكراصحيحا قهستانى ،فافادأن المراد بالطفل غيرالبالغ ذكرا كان أوانثى فى عيال أبيه أولا على الاصح لما أنه يعد غنيا بغناه ، رد المحتارج: ۲ ص: ۳۴۹ ،كتاب الزكاة ،مطلب فى الحوائج الاصلية. قال فى البدائع واما ولد الغنى فان كان صغيرا لم يجزالدفع اليه وان كان فقيرا لامال له لان الولد الصغيريعد غنيا بغناء ابيه ،بدائع ج: ۲ ص: ۴۷ ،ط:سعيد. البحرج: ۲ ص: ۲۴۳. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲.

(۲) حتى لودفع بلاتحرلم يجزإن أخطاء أى تبين له أنه غيرمصرف ،الشامى ج: ۲ ص: ۳۵۳ ،كتاب الزكاة ،مطلب فى الحوائج الاصلية . وإذا دفعها إليه وهوشاك ولم يتحر أو تحرى ولم يظهرله أنه مصرف أوغلب على ظنه أنه ليس بمصرف فهوعلى الفساد ، عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۹۰ ،كتاب الزكاة ،الباب السابع فى المصارف.

(۳) قد ذكروا على قول أبى حنيفة يجوزالدفع إلى أولاد الأغنياء إذا كانوا فقراء صغارا كانت الأولاد أوكبارا(الى)إذا كان الاب يوسع عليهم فى النفقة لايجوزالدفع اليهم وإن كانوا كبارا ،التاتارخانية ،ج: ۲ ص: ۲۷۲ ،كتاب الزكاة ،الفصل الثامن فى المسائل المتعلقه بمن توضع فيه الزكوة .

(۴) وهويفيد أن الدفع لولد الغنية جائزاذا لايعد غنيا بغنى أمه ولولم يكن له أب وقد صرح به فى القنية ،البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۴۶ ،كتاب الزكاة ،باب المصرف .

ناجائز اولاد کو زکوۃ دینا

☆...... زانی کیلئے اپنے اس بیٹے کو زکوۃ دینا جائز نہیں جو زنا سے پیدا ہوا ہے (۱)، اس طرح اس بیٹے کو بھی زکوۃ دینا جائز نہیں ہے جس کے نسب کا وہ انکار کر چکا ہے (۲)، البتہ اس لڑکے کو زکوۃ دینا جائز ہے جو ایسی عورت کا لڑکا ہے جس کے شوہر کو لوگ جانتے پہچانتے ہیں۔ (۳)

☆...... شادی کے بعد چھ ماہ سے پہلے بچہ کی ولادت ہوئی، وہ شرعا حرامی ہے مگر جس کے نطفہ سے وہ بچہ ہے وہ شخص اس بچہ کو زکوۃ کی رقم نہیں دے سکتا اگر زکوۃ دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگی (۴)۔

ناجائز کاموں میں خرچ کرنے والے فقیروں کو زکوۃ دینا

جن فقیروں کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ وہ زکوۃ خیرات کو لیکر ناجائز کاموں میں صرف کرتے ہیں، ایسے فقیروں کو زکوۃ اور خیرات دینا ناجائز اور گناہ ہے کیونکہ یہ گناہ کے کاموں میں مدد کرنا ہے، اور گناہ کے کاموں میں مدد کرنا جائز نہیں۔

---

(۱) کما لایجوزدفع زکوۃ الزانی لولده منه ای من الزنی، الشامی ج:۲ص:٣٥٤، کتاب الزکاة، مطلب فی الحوائج الاصلية.

(۲) وفی الجامع الکبیر: لایعطی الرجل زکاته ولده الذی نفاه، التاتارخانية، ج:۲ ص: ۲۷۱، کتاب الزکاة، الفصل الثامن فی المسائل المتعلقه بمن توضع فيه الزكوة. وكذا الذی نفاه كولد أم الولد إذا نفاه كذا فی البحر ومثله المنفی باللعان كما يأتی فی بابه وهل مثله ولد قنته إذا سكت عنه أونفاه فليراجع، الشامی ج:۲ص:٣٥٤، کتاب الزکاة، مطلب فی الحوائج الاصلية.

(۳) وكذا الذی نفاه احتياطا إلا إذا كان الولد من ذات زوج معروف، الشامی ج:۲ص: ٣٥٤، کتاب الزکاة، مطلب فی الحوائج الاصلية.

(٤) ولايعطی للولد المنفی ولاالمخلوق من مائه بالزنا كذا فی التمرتاشی، عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۸، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف. ولودفع الزانی لايجوزعندنا، الشامی ج:۲ص: ٣٥٤، کتاب الزکاة، مطلب فی الحوائج الاصلية.

قرآن کریم میں ہے:

ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان: سورۂ مائدہ آیت ۲) . (۱)

نانا

اپنے نانا کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، پڑنانا کو بھی زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

نانی کو زکوۃ دینا

اپنی نانی کو زکوۃ دینا جائز نہیں، پڑنانی کو بھی زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۳)

ناواقف کو زکوۃ کی تقسیم کا ذمہ دار بنانا

جو شخص زکوۃ کی تقسیم کے مسائل سے واقف نہیں، مستحق اور غیر مستحق کا عالم نہیں ایسے آدمی کو زکوۃ کی تقسیم کے لئے ذمہ دار بنانا درست نہیں ہے، کیونکہ شریعت کے خلاف تقسیم کرنے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) " فاطعموا طعامكم الاتقياء " الحديث ،"أطعموا "جزاء شرط محذوف أى إذا كان حكم الإيمان حكم الآخية فقووا الوسائل بينكم وبينه وأطعموا الخ وروى :لاتاكل الاطعام تقى ولايأكل طعامك إلا تقى ،مرقاة المفاتيح ،ج:۸ص: ۷۹،كتاب الأطعمة ،الفصل الثانى

(۳،۲) ولا الى والديه وأجداده وجداته وان علومن قبل الاباء والامهات ،الفتاوى القاضى خان ،ج: ۱ص: ۱۲۸،كتاب الزكاة ،فصل فيمن يوضع فيه الزكوة ،مصرف الزكوة . ولاالى من بينهما ولاد أى بينه وبين المدفوع اليه (الى) أى أصله وإن علاكأبويه وأجداده وجداته من قبلهما وفرعه وان سفل ،الشامى ج: ۲ص: ۳٤٦،كتاب الزكاة ،باب المصرف .البحر ج: ۲ص: ۲٤۳.قال فى البدائع :ومنها ان لاتكون منافع الاملاك متصلة بين المودى وبين المؤدى اليه لان ذلك يمنع وقوع الاداء تمليكا من الفقيرمن كل وجه بل يكون صرفا الى نفسه من وجه وعلى هذا يخرج الدفع الى الوالدين وان علوا لان احدهما ينتفع بمال الآخر . ج: ۲ص: ٤۹ ،فصل اما الذى يرجع الى المؤدى اليه ط:سعيد.تتارخانية ج: ۲ص: ۲۷۲ .

(٤) اذا وسد الأمر إلى غيراهله فانتظرالساعة ،رواه البخارى ،مشكوة ص: ٤٦۹،باب شرائط الساعة .ط:قديمى .

نسل حاصل کرنے کے لئے جانور رکھا ہے

اگر کسی نے نسل حاصل کرنے کے لئے جانور رکھا ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اگر وہ جانور سائمہ ہے تو زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سائمہ نہیں ہیں تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

نشہ کے عادی کو زکوۃ دینا

اگر نشہ کے عادی لوگ مسلمان، مفلس اور غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں تو ان کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی (۲) البتہ زکوۃ صدقات اور خیرات کی رقم نیک صالح لوگوں کو دینا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے **ولیا کل طعامکم الابرار** تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں۔

اگر یہ پختہ اور پکا یقین ہے کہ نشہ کا عادی..... زکوۃ کی رقم لیکر نشہ میں ہی صرف کرے گا تو اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں نشہ کرنے کیلئے زکوۃ

---

(۱) هى الراعية وشرعا المكتفية بالرعى المباح ذكره الشمنى فى اكثر العام لقصد الدر و النسل والزيادة والسمن ليعم الذكور فقط. الشامى ج:۲ ص:۲۷۵، كتاب الزكاة، باب السائمة. قال فى البدائع: واما صفة نصاب السائمة فله صفات منها ان يكون معدا للاسامة وهو ان يسميها للدر والنسل ان مال الزكاة هو المال النامى وهو المعد للاستمناء ثم السائمة هى الرعية التى تكتفى بالرعى عن العلف ويمونها ذلك فإن كانت تسام فى بعض السنة و تعلف فى البعض يعتبر فيه الغالب، بدائع ج:۲ ص:۳۰، ط:سعيد. والبحر باب صدقه السوائم ج:۲ ص:۲۱۲.

(۲) هو فقير وهو من له أدنى شئ ومسكين من لاشئ له، تنوير الابصار شامى ج:۲ ص:۳۳۹، باب المصرف، بدائع ج:۲ ص:۴۳، ط:سعيد. البحر ج:۲ ص:۲۴۰ باب المصرف ط: سعيد. وعنه اى عن انس قال قال رسول الله ﷺ أفضل الصدقة أن تشبع كبدا جائعا قال الطيبى يعم المؤمن والكافر والناطق الخ وتقدم المستثنى رواه البيهقى فى شعب الايمان، مرقاة المفاتيح، كتاب الزكاة، باب افضل الصدقة، الفصل الثالث. ج:۴ ص:۴۳۴. ط: امداديه.

دیگر تعاون کرنا لازم آئے گا، اور گناہ کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے، قرآن کریم میں ہے: ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان ۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۲) ۔

نصاب پر اضافہ ہوا

☆...... کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ سونا تھا، پھر سال گزرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا یا نو دس تولہ چاندی کا اضافہ ہوگیا، مثلاً ہدیہ میں ملا یا خریدا ہے تو اس سونے اور چاندی کا سال الگ شمار نہیں ہوگا بلکہ جب اس سونے کا سال پورا ہوگا تو یہ سمجھا جائیگا کہ بعد میں ملے ہوئے سونے اور چاندی کا سال بھی پورا ہو گیا، چنانچہ اس پورے سونے چاندی کی زکوۃ کی ادائیگی اسی وقت فرض ہو جائے گی ۔ (۱)

☆...... کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ چاندی تھی، پھر سال پورا ہونے سے پہلے دو چار تولہ یا پچاس ساٹھ تولہ چاندی اور مل گئی، تو یہاں بھی یہی سمجھا جائے گا کہ اس پوری چاندی پر سال گذر گیا، چنانچہ اس پوری چاندی کی زکوۃ فرض ہوگی ۔ بعد میں ملنے والی چاندی کا سال علیحدہ شمار نہیں کیا جائیگا ۔ (۲)

☆...... کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ روپیہ یا ڈالر تھا، پھر قمری سال پورا ہونے سے ایک دو روز پہلے اتنا ہی یا اس سے

---

(۱) ومن کان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالامن جنسه ضمه الی ماله وزکاه سواء کان المستفاد من نمائه اولاوبأی وجه استفاد ضمه سواء کان بمیراث اوهبة اوغیرذلك الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵ ، کتاب الزکاة ، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها . بدائع ج: ۲ ص: ۱٤ . البحرج: ۲ ص: ۲۲۲ . فصل فی الغنم .

(۲) حتی لواستفاد واحدة أخری قبل الحول ثم تم الحول تجب الزکوة عندنا ، الفتاوی التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۵۱ ، کتاب الزکاة ، انقطاع حکم الحول وعدم انقطاعه . الفصل الثانی : إذا استفاد صاحب المال خمسة قبل الحول فتم الحول وفی یده مائتادرهم فانها تجب الزکاة فی الوجوه کلها ، الفتاوی التاتارخانیة ، ج۲ ص: ۲۵٦ ، کتاب الزکاة ، الفصل السادس فی تعجیل الزکاة .

کم یا زیادہ روپیہ یا ڈالر اور مل گیا، تو جب پہلے روپے اور ڈالر کا سال پورا ہو گیا تو یہاں بھی یہی سمجھا جائے گا کہ بعد میں ملنے والے روپے کا سال بھی پورا ہو گیا، لہذا پہلے والے روپے اور ڈالر پر سال پورا ہوتے ہی بعد میں ملنے والے روپے اور ڈالر پر بھی زکوۃ فرض ہو جائے گی، بعد میں ملنے والے روپے اور ڈالر کا سال الگ شمار نہیں کیا جائے گا۔ (۱)

☆...... کسی کے پاس مثلاً پچاس ہزار روپے تھے، پھر سال پورا ہونے سے پہلے دس ہزار روپے اور مل گئے تو ان دس ہزار کا حساب الگ نہیں کیا جائے گا، بلکہ جب ان پچاس ہزار روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ساٹھ ہزار روپے کی زکوۃ فرض ہوگی، اور یہ سمجھا جائے گا کہ پورے ساٹھ ہزار روپے پر سال گزر گیا۔

غرضیکہ سال کے درمیان میں مال کے گھٹنے یا بڑھنے سے زکوۃ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا سال کے اختتام پر جتنا مال موجود ہوگا اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو اس پورے مال پر زکوۃ فرض ہوگی۔ (۲)

نصاب پورا نہیں ہے

اگر کسی کے پاس سونے کا نصاب بھی پورا نہیں، اور چاندی کا نصاب بھی پورا نہیں بلکہ کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے، تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ

---

(۱) أيضا

(۲) ويعتبرفى الزكوة كمال النصاب فى طرفى الحول وعدم الانقطاع فيما بين ذلك و نقصان النصاب فى خلال الحول عندنا لايمنع ،الفتاوى القاضى خان ج:۱ص: ۱۲۰، كتاب الزكاة ،فصل فى مال التجارة .ولوكان الزيادة والنقصان فى العين قبل الحول ثم حال الحول وهى كذلك ففى الزيادة تجب الزكاة زائدة لأن تلك الزيادة مستفادة فى خلال الحول فيضم إلى الاصل،الفتاوى التاتارخانية ج:۲ص: ۲۴۴، كتاب الزكاة،الفصل الثالث فى بيان زكاة عروض التجارة والمسائل المتعلقة بها. البحرج:۲ص:۲۲۹ .بدائع ج:۲ص:۱۵.

چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوۃ فرض ہوگی، اور اگر دونوں چیزیں کم کم ہیں لیکن دونوں کی قیمت ملا کر بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہوتی تو زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔ (۱)

نصاب کا معنی

نصاب، سونا، چاندی، کیش یا مال تجارت یا جانوروں کی وہ خاص مقدار ہے جس پر شریعت نے زکوۃ فرض کی ہے مثلاً سونا کیلئے ساڑھے سات تولہ، چاندی کیلئے ساڑھے باون تولہ اور اونٹ کیلئے پانچ اور بکری کیلئے چالیس وغیرہ عدد مقرر ہے۔ (۲)

نصاب کا وزن

☆...... چاندی کا نصاب دوسو درہم یعنی (۵۲) ساڑھے باون تولہ چاندی ہے۔

☆...... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ (۳)

---

(۱) وشرط كمال النصاب فی طرفی الحول فلايضر نقصانه بينهما (الى) ويضم الذهب الى الفضة وعكسه بجامع الثمنية قيمة وقالابالأجزاء، الشامی ج: ۲ ص: ۳۰۲، كتاب الزكاة، باب زكوة المال. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۲، كتاب الزكاة، الفصل الثانی فی زكوة المال. الفتاوى القاضی خان ج: ۱ ص: ۱۲۰، كتاب الزكوة، فصل فی مال التجارة. قال فی البدائع: كمال النصاب شرط وجوب الزكاة، فلاتجب الزكاة فيمادون النصاب لانها لاتجب الا على الغنی والغنا لايحصل الابالمال الفاضل عن الحاجة الاصلية ومادون النصاب لايصير الشخص غنيا به، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، فصل اما الشرائط التی ترجع الى المال ط: سعيد. فان لم يكن كل واحد منهما نصابا بان كان له عشرة مثاقيل ومائة درهم فانه يضم احدهما الى الآخرفی حق تكميل النصاب، بدائع ج: ۲ ص: ۱۹، فصل فی مقدارالواجب، ط: سعيد.

(۲) قال فی البدائع: اما الاثمان المطلقة وهی الذهب والفضة فان كان له فضة فلازكاة فيها حتى تبلغ مائتی درهم وزناوزن سبعة واذا كان له ذهب مفردفلاشيئ فيه حتى يبلغ عشرين مثقالا، بدائع ج: ۲ ص: ۱۶و۱۸، اما نصاب الابل فليس فيمادون خمس من الابل زكاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۶. واما نصاب البقرفليس فی اقل من ثلاثين بقرازكاة واما نصاب الغنم فليس فی اقل من اربعين من الغنم زكاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۸، ط: سعيد. تنويرالابصارمع الدرشامی ج: ۲ ص: ۲۹۶، كتاب الزكاة، باب زكوة المال.

(۳) أيضا

نصاب کا وزن اور مقدار

☆...... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے موجودہ اوزان کے اعتبار سے ستاسی ۸۷ گرام چار سو اناسی ۴۷۹ ملی گرام سونا ہے۔

☆...... چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، موجودہ وزن کے اعتبار سے چھ سو بارہ ۶۱۲ گرام پینتیس ۳۵ ملی گرام چاندی ہے۔ (۱)

☆...... مال تجارت کا نصاب کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر مالیت ہو۔ (۲)

☆ نقد کیش کا نصاب کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو۔

☆...... زیورات کا نصاب اگر سونے کے زیورات ہیں تو کم سے کم ساڑھے سات تولہ وزن ہو اور اگر چاندی کے زیورات ہیں تو کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کا وزن ہو۔ (۳)

☆...... اگر کچھ سونا جس کی مقدار ساڑھے سات تولہ سے کم ہے اور کچھ چاندی ہے، جس کی مقدار ساڑھے باون تولہ سے کم ہے تو اس صورت میں اگر دونوں کی

---

(۱) كانت المائتادرهم وزن سبعة مثاقيل والدنانيرعشرون قيراطا والقيراط خمس شعيرات فيكون الدرهم الشرعى سبعين شعيرة والمثقال مائة شعيرة وهناك مطابقة بين المثقال و الديناروالدرهم الشرعى عندالحنفية ، ٣،٥٠.غم المثقال عند الحنفية يساوى خمسة غرامات ، حاشية الفقه الاسلامى وادلته ج:٢ص:٧٥٩،ط:دارالفكر،بيروت.المبحث الخامس . تتارخانية ج:٢ص: ٢٣١. الفصل الثانى ،ط:ادارة القرآن.

(٢) الزكوة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابامن الورق و الذهب كذا فى الهداية ،عالمگيرى ج:١ص:١٧٩، كتاب الزكاة ،الفصل الثانى فى العروض. بدائع ج:٢ص:٢٠.شامى ج:٢ص:٢٩٨البحرج:٢ص:٢٢٨.تتارخانية ج:٢ ص:٢٣٧.

(٣) واللازم فى مضروب كل منهما ومعموله ولوتبرا أوحليا مطلقا مباح الاستعمال أولاالخ من ذهب أوورق مقوما بأحدهما الخ ربع عشرالخ ،تنويرالابصارمع الدرشامى ج:٢ ص:٢٩٧، كتاب الزكاة ،باب زكوة المال .بدائع ج:٢ص:٢٠.

قیمت کا مجموعہ کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتا ہے تو اس صورت میں مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر سونا اور چاندی کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے پھر اس صورت میں نصاب مکمل نہیں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... اگر کسی کے پاس کچھ رقم ہے اور کچھ سونا یا چاندی ہو لیکن دونوں چیزوں کے قیمت کے اعتبار سے ملائی جائیں تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوۃ واجب ہوگی اور اگر اس سے کم ہے پھر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... اسی طرح مال تجارت کا بھی حکم ہے۔ (۳)

☆...... خلاصہ یہ ہے کہ سونا چاندی، نقدی، مال تجارت میں سے دو چیزوں کی مالیت جب چاندی کے نصاب کے برار ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔

☆...... ان چیزوں کے علاوہ چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوۃ واجب ہے، اور بھیڑ، بکری، گائے، بھینس اور اونٹ کے الگ الگ نصاب ہیں۔ (۴)

---

(۱) ویضم الذهب الی الفضة وعكسه بجامع الثمنية قيمة الخ وفی البدائع ايضا أن ماذكر من وجوب الضم إذا لم يكن كل واحد منهما نصابا بأن كان اقل الخ الشامی ج:۲ ص:۳۰۳ كتاب الزكاة، باب زكوة المال. بدائع ج:۲ ص:۱۹، ط:سعيد. البحر ج:۲ ص:۲۳۰، ط: سعيد. تتارخانية ج:۲ ص:۲۴۵، ط:ادارة القرآن.

(۲) وقيمة العرض للتجارة تضم إلى الثمنين الخ تقدم قريبا تقويم العرض إذا بلغ نصابا و ماهنا فی بيان ماإذا لم يبلغ عنده من الثمنين مايتم به النصاب، الشامی ج:۲ ص:۳۰۳، كتاب الزكاة، باب زكوة المال. بدائع ج:۲ ص:۲۰. البحر ج:۲ ص:۲۳۰. تتارخانية ج. ۲ ص: ۲۴۵.

(۳) قال فی البدائع: وإذا كان تقدير النصاب من اموال التجارة بقيمتها من الذهب والفضة فلابد من التقويم حتی يعرف مقدار النصاب ثم مماذا تقوم ذكر القدوری انه يقوم بأوفی القيمتين من الدراهم والدنانير حتی انها اذا بلغت بالتقويم بالدراهم نصابا ولم تبلغ بالدنانير قومت بما تبلغ به النصاب، بدائع ج:۲ ص:۲۱، ط:سعيد.

(۴) حدثنا موسی بن اسماعيل نا حماد قال أخذت من ثمامة بن عبدالله بن انس كتابا زعم =

نصاب کی مقدار ہمیشہ کے لئے ہے

نصاب کی مقدار اللہ تعالی کے نزدیک متعین ہے، اللہ تعالی نے اس معین حق کی مقدار بتلانے کا کام بھی رسول کریم ﷺ کے سپرد فرمایا، اسی لئے آپ ﷺ نے اس کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف زبانی بتلانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس معاملہ کے متعلق مفصل فرمان لکھوا کر حضرت فاروق اعظم اور عمر بن خزام رضی اللہ عنہما کے سپرد فرمائے۔ (۱)

جس سے معلوم ہو گیا کہ زکوۃ کے نصاب اور ہر نصاب میں زکوۃ کی مقدار ہمیشہ کے لئے اللہ تعالی نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے متعین کر کے بتلا دی، اس میں کسی زمانہ اور کسی ملک میں کسی کو کمی بیشی یا تغیر و تبدل کا کوئی حق نہیں ہے۔

نصاب متعدد ہے

اگر کسی کی ملکیت میں سونا، چاندی رقم اور مال تجارت وغیرہ کا نصاب الگ الگ ہے تو ہر نصاب کا حساب الگ الگ کر کے زکوۃ نکال کر ادا کرے۔ (۲)

= ان ابابکر کتبه لانس وعلیه خاتم رسول الله ﷺ حين بعثه مصدقا وکتبه له فاذا فيه هذه فريضة الصدقة التى فرضها رسول الله ﷺ على المسلمين التى امر الله بها نبيه ﷺ ،فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلايعطه فيما دون خمس عشرين من الابل الغنم فى كل خمس ذودشاة فاذا بلغت خمسا وعشرين ففيها بنت مخاض الى ان تبلغ خمسا وثلاثين الخ ،السنن لأبى داود، ج:۱ ص:۲۲۵، كتاب الزكاة ،باب زكوة السائمة .

(۱) ولنا انه عليه الصلوة والسلام كتب فى اخر ذلك فى كتاب عمروبن حزم فما كان اقل من ذلك ففى كل خمس ذودشاة الخ ،الهدايه ج:۱ ص:۲۰۵، كتاب الزكاة ،باب صدقة السوائم ،فصل فى الابل .

(۲) فلو كان كل منهما نصابا تاما بدون زيادة لايجب الضم بل ينبغى ان يؤدى من كل واحد زكاته ،ردالمحتار ج:۲ ص:۳۰۳، كتاب الزكاة ،باب زكوة المال .

نقد رقم

اگر نقد رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ایک سال تک موجود رہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

نگ

سونے کے زیور میں جو نگ لگاتے ہیں، ان پر زکوۃ نہیں، کیونکہ ان کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ (۲)

نمک

☆...... زمین یا کان سے جو نمک نکلتا ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے البتہ فروخت کرنے کی صورت میں جو آمدنی ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔ (۳)

---

(١) أوعرض تجارة قيمته نصاب من ذهب أوورق ،تنويرالابصارشامي ج:٢ص:٢٩٨، كتاب الزكاة ،باب زكاة المال. وسببه ملك نصاب حولي تام الخ ،تنويرالابصارشامي ج:٢ص: ٢٥٩، كتاب الزكاة . واما الفلوس فلازكاة فيها اذا لم تكن للتجارة وان كانت للتجارة فإن بلغت مائتين وجبت الزكاة ،هنديه ج:١ص:١٧٩،الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة ، ط: رشيديه . الفتاوى القاضى خان ج:١ص:١١٩ ،فصل فى مال التجارة . البحرج:٢ص:٢٢٨. تتارخانية ج:٢ص:٢٣٧.ط:ادارة القرآن.

(٢) وأما اليواقيت واللآلي والجواهرفلازكوة فيها وان كانت حليا الا أن تكون للتجارة ، كذا فى الجوهرةالنيرة ،عالمگيرى ج:١ص: ١٨٠،كتاب الزكوة ،الباب الثالث فى زكوة الذهب والفضة والعروض ،الفصل الثانى فى العروض .

(٣) الزكوة واجبة في عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب كذا فى الهداية ويقوم بالمضروبة كذا فى التبيين وتعتبرالقيمة عند حولان الحول بعد أن تكون قيمتها فى ابتداء الحول مائتى درهم من الدراهم الغالب عليها الفضة كذا فى المضمرات ،عالمگيرى ج:١ص:١٧٩،كتاب الزكاة ،الباب الثالث فى زكوة الذهب و =

☆...... اگر تجارت کے لئے نمک خرید کر رکھا ہے، اور خریدار صاحب نصاب ہے تو سالانہ قیمت فروخت پر زکوۃ واجب ہوگی، یعنی جس دن سال مکمل ہوگا اس دن بازار میں نمک کی جو قیمت ہوگی اس قیمت کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر کھانے کے لئے نمک جمع کر کے رکھا ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

نواسی کو زکوۃ دینا

اپنی نواسی کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، اور پڑنواسی وغیرہ کا حکم بھی یہی ہے۔ (۳)

نواسے کو زکوۃ دینا

اپنے نواسے کو زکوۃ دینا جائز نہیں، پڑنواسے وغیرہ کا بھی یہ حکم ہے۔ (۴)

= الفضة والعروض ،الفصل الثانی فی العروض. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. قال الدکتور وهبة الزحیلی: المصانع المعدة للانتاج ومزارع الابقار والدواجن وتشترك کلها فی صفة واحدة هی انها لاتجب الزکاة فی عینها وإنما فی ریعها وغلتها أو ارباحها، الفقه الاسلامی وادلته، ج: ۲ ص: ٨٦٤، ط: دار الفکر، بیروت.

(۱) واما اموال التجارة فتقدیر النصاب فیها بقیمتها من الدنانیر والدراهم فلاشیئ فیها مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم فتجب فیها الزکاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۳۳۷. قال فی البحر: ویقوم العرض بالمصر الذی هو فیه ثم تعتبر القیمة عندهما یوم الاداء، باب زکاة المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹، ط: سعید.

(۲) والخباز اذا اشتری حطبا أو ملحا لأجل الخبز فلا زکاة فیه، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰، کتاب الزکاة، الباب الثالث فی زکوة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثانی فی العروض.

(۳) ولایعطی من الزکاة والدا وإن علا ولا ولدا وإن سفل وفی الخانیة: من قبل الذکور والإناث، الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الزکوة، ج۲ ص: ۲۸۱، الفصل الثامن فی المسائل المتعلقة بمن توضع فیه الزکوة. قال فی البدائع: ومنها ان لاتکون منافع الاملاك متصلة بین المودی وبین المودی إلیه، علی هذا یخرج الدفع الی المولودین وان سفلوا لان احدهما ینتفع بمال الآخر، بدائع ج: ۲ ص: ٤٩، ط: سعید.

(٤) ولایجوز دفع الزکوة الی اولاده واولاد اولاده من قبل الذکور والاناث وان سفلوا. الفتاوی القاضی خان: ج۱ ص: ۱۲۸، کتاب الزکاة، فصل فیمن یوضع فیه الزکوة.

نہروں کی کھدوائی میں زکوۃ لگانا

نہروں کی کھداوائی میں زکوۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

نیت

☆...... زکوۃ ادا ہونے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اور نیت کی دو صورتیں ہیں:

(الف) زکوۃ دیتے وقت دل میں نیت کرے کہ میں زکوۃ دے رہا ہوں۔

(ب) یا اپنے مال سے زکوۃ کی رقم الگ کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ زکوۃ کی رقم ہے چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوۃ کی نیت ہو یا نہ ہو، ان دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆...... اگر کسی نے زکوۃ کی نیت سے رقم الگ نہیں کی لیکن سال کے اخیر تک کچھ نہ کچھ رقم فقیروں کو دیتا رہا اور دیتے وقت بھی زکوۃ دینے کی نیت نہیں کی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی اور فقیروں کو جو رقم دی ہے وہ زکوۃ نہیں ہوگی بلکہ صدقہ ہوگا، اور صدقہ کا ثواب ملے گا، اور زکوۃ کی نیت سے الگ رقم فقیروں کو دینا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولایجوز أن یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد وکل مالاتملیك فیه، عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۸، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف. بدائع ج:۲ ص:۳۹، ط:سعید. البحر ج:۲ ص:۲۴۳. تتارخانیة ج:۲ ص:۱۷۲. شامی ج:۲ ص:۳۴۵.

(۲) وأما شرط أدائها فنیة مقارنة للأداء اولعزل ماوجب هکذا فی الکنز، عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۰، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۱۰، ط:سعید. شامی ج:۲ ص:۲۶۸.

(۳) فاذا نوی أن یؤدی الزکاۃ ولم یعزل شیئا فجعل یتصدق شیئا فشیئا الی آخر السنة ولم تحضره النیة لم یجز عن الزکاۃ، کذا فی التبیین، عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۰، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها. الفتاوی التاتاخانیة ج:۲ ص:۲۶۵.

besturduboks.wordpress.com

☆...... اگر کسی نے فقیروں کو کچھ رقم زکوۃ کی نیت کے بغیر دی اور وہ رقم اب تک فقیروں کے ہاتھ میں ہے اور اس نے زکوۃ کی نیت کی تو نیت معتبر ہوگی اور زکوۃ ادا ہو جائے گی ، اور اگر زکوۃ کی نیت کرنے سے پہلے فقیر نے خرچ کر لی تو نیت درست نہیں ہوگی ا اور زکوۃ ادا نہیں ہوگی ۔ (۱)

☆...... زکوۃ ادا کرنے کے لئے کسی کو وکیل بنایا ، اور رقم دیتے وقت زکوۃ کی نیت کی ، یا زکوۃ کی نیت سے رقم الگ کرنے کے بعد تقسیم کرنے کیلئے وکیل کو دی تو دونوں صورتوں میں نیت کافی ہے اور زکوۃ ادا ہو جائے گی ۔ (۲)

☆...... اگر وکیل بنانے کے وقت زکوۃ کی نیت نہیں کی ، البتہ رقم وکیل کو دیتے وقت زکوۃ کی نیت کر لی تو یہ بھی کافی ہے زکوۃ ادا ہو جائے گی ۔ (۲)

☆...... زکوۃ میں وکیل کی نیت معتبر نہیں صرف موکل کی نیت معتبر ہے ، لہذا موکل کی نیت کے بغیر صرف وکیل کی نیت سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی ۔ (۳)

☆...... کسی ذمی کے ذریعہ مسلمان فقیروں میں زکوۃ کی رقم تقسیم کرانا جائز ہے ،

---

(۱) واذ دفع الی الفقیربلانیة ثم نواه عن الزکاة فان کان المال قائما فی ید الفقیرأجزأه و إلافلاکذا فی معراج الدرایة والزاهدی والبحرالرائق والعینی شرح الهدایة ،عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱ ، کتاب الزکاة ، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها و شرائطها ، البحرج: ۲ ص: ۲۱۰ ، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۶۶ . کما لودفع بلانیة ثم نوی والمال قائم فی یدالفقیر ، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸ ، کتاب الزکاة ، مطلب فی زکاة ثمن المبیع وفاء .

(۲) اذا وکل فی أداء الزکاة أجزأته النیة عند الدفع الی الوکیل فان لم ینوعند التوکیل ونوی عند دفع الوکیل جازکذا فی الجوهرة النیرة ،عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱ ، کتاب الزکاة ، الباب الاول فی تفسیرهاوصفتها وشرائطها . قال فی البحر: وکما اذا وکل رجلا بدفع زکاة ماله ونوی المالك عند الدفع إلی الوکیل فدفع الوکیل بلانیة فانه یجزیه ، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰ ، ط: سعید . تتاخانیة ج: ۲ ص: ۲۶۶ .

(۳) وتعتبرنیة الموکل فی الزکاة دون الوکیل کذا فی معراج الدرایة ،عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱ ،کتاب الزکاة ،الباب الاول فی تفسیرهاوصفتها وشرائطها . قال فی البحر: لان المعتبرنیة الآمرلانه المؤدی حقیقة ،البحرج: ۲ ص: ۲۱۰ ،ط: سعید . تاتارخانیة ج: ۲ =

کیونکہ زکوۃ دینے والے آدمی کی نیت زکوۃ کے لئے کافی ہے، ذمی کو نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

☆......اگر وکیل کو رقم دینے کے بعد موکل کی نیت بدل گئی، اور اب تک رقم وکیل کے پاس ہے، تو موکل کی نیت کا اعتبار ہوگا، مثلاً کسی نے وکیل کو زکوۃ ادا کرنے کے لئے کچھ رقم دی، اور وکیل نے اب تک وہ رقم فقیروں میں تقسیم نہیں کی اور موکل نے یہ رقم اپنی منت میں دینے کی نیت کرلی تو اب یہ رقم منت کی شمار ہوگی زکوۃ کی نہیں۔ (۲)

اور اگر وکیل نے وہ رقم فقیروں کو دیدی اسکے بعد موکل نے اپنی نذر کی نیت کی تو اس نیت کا اعتبار نہیں ہوگا اور وہ رقم نذر کی شمار نہیں ہوگی بلکہ زکوۃ کی شمار ہوگی۔ (۳)

☆......اگر کسی غریب آدمی کی امانت کسی مالدار آدمی کے پاس سے ضائع ہوجائے، اور مالدار آدمی جھگڑا ختم کرنے کے لئے امانت کے بقدر رقم زکوۃ کی نیت سے اس غریب آدمی کو دیدے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

= ص: ٢٦٦، ط: ادارة القرآن. خلاصة الفتاوی ج: ١ ص: ٢٤٣، کتاب الزکاة، ط: رشیدیه.

(١) قال فی البحر: ولو دفعها الی ذمی لیدفعها الی الفقراء جاز لوجود النیة من الآمر، البحر ج: ٢ ص: ٢١٠، کتاب الزکاة. شامی ج: ٢ ص: ٢٦٩، مطلب فی زکاة ثمن المبیع وفاء. عالمگیری ج: ١ ص: ١٧١، کتاب الزکاة، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها.

(٢) قال فی البحر: ولو اعطاه دراهم لیتصدق بها تطوعا فلم یتصدق بها حتی نوی الآمر ان تکون زکاته ثم تصدق بها اجزأه وکذا لو تصدق بها عن کفارة یمینی ثم نوی عن زکاة ماله، البحر ج: ٢ ص: ٢١٠، کتاب الزکاة، ط: سعید.

(٣) فان تجدد للموکل نیة أخری بعد الدفع الی الوکیل قبل دفع الوکیل الی الفقیر کان عما نوی أخیرا حتی لو دفع الیه دراهم یتصدق بها عن زکاة ماله فلم یدفع المأمور حتی نوی الآمر ان یکون عن نذره وقعت عن ذلک کذا فی السراج الوهاج، عالمگیری ج: ١ ص: ١٧١، کتاب الزکاة، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها.

(٤) واذا هلکت الودیعة عند المودع فدفع القیمة الی صاحبها وهو فقیر لدفع الخصومة یرید به الزکاة لایجزیه کذا فی فتاوی قاضیخان فی فصل اداء الزکاة، عالمگیری ج: ١ ص: ١٧١، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها. قاضی خان ج: ١ ص: ١٢٦. فصل فی اداء الزکاة.

☆......اگر کسی آدمی نے دوسرے آدمی کی جانب سے اجازت کے بغیر خود اسی کے مال سے اس کی زکوۃ ادا کردی پھر دوسرے آدمی نے پہلے آدمی کو زکوۃ دینے کی اجازت دے دی تو اس وقت تک اگر دی ہوئی رقم اس مستحق کے پاس موجود ہے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر مستحق آدمی نے رقم خرچ کرلی اس کے بعد اجازت دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اگر کسی نے اپنا سارا مال خیرات کردیا مگر زکوۃ کی نیت نہیں کی تو اس کی زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆......زکوۃ دیتے وقت دل میں نیت کرنا یا زکوۃ کی نیت سے پہلے سے رقم الگ کرنا ضروری ہے لیکن مستحق کو یہ کہنا کہ یہ زکوۃ دے رہا ہوں یہ ضروری بھی نہیں مناسب بھی نہیں، کیونکہ اس سے مستحق آدمی کی توہین ہوتی ہے، اس لئے کسی کو زکوۃ دینے سے پہلے اطمینان حاصل کرلے لیکن دیتے وقت زبانی طور پر یہ نہ کہے کہ زکوۃ ہے (۳)، ہاں کسی مدرسہ یا ادارہ میں دیں پھر کہہ دیں کہ یہ زکوۃ ہے تاکہ اس کو زکوۃ کے مصرف میں خرچ کریں۔

---

(۱) رجل أدى زكاة غيره عن مال ذلك الغيرفأجازه المالك فإن كان المال قائما فى يد الفقيرجازوالافلاكذا فى السراجية ،عالمگيرى ج:۱ص:۱۷۱،كتاب الزكاة ،الباب الاول فى تفسيرها وصفتهاوشرائطها.

(۲) ومن تصدق بجميع نصابه ولاينوى الزكاة سقط فرضهاوهذا استحسان كذا فى الزاهدى ، هنديه ج:۱ص:۱۷۱،كتاب الزكاة ،الباب الاول فى تفسيرهاوصفتها و شرائطها. البحر: ج:۲ص:۲۱۰.بدائع ج:۲ص:٤.من اعطى مسكينا دراهم وسماها هبة أو قرضا، ونوى الزكاة ، فإنها تجزيه ،البحرج:۲ص:۲۱۲.شامى ج:۲ص:۲٦۸،ط:هنديه ج:۱ص: ۱۷۱.

(۳) لأن المعتبرنية الدافع ولذا جازت وان سماهاقرضا اوهبة فى الأصح كما قدمناه فافهم. الشامى ج:۲ص:۳٤٥،كتاب الزكاة ،باب المصرف،شامى ج:۲ص:۲٦۸. البحر ج:۲ ص:۲۱۲. ولايخرج عن العهدة بالعزل فلوضاعت لاتسقط عنه الزكاة ،الشامى ج:۲ ص: ۲۷۰،كتاب الزكاة ،مطلب فى زكاة ثمن المبيع وفاء .البحرج:۲ص:۲۱۰.فتح القدير ج:۲ ص: ۱۲٥،ط:رشيديه.

(و)

والدین نے لڑکی کو زیور دیا

والدین نے لڑکی کو شادی کے وقت جو زیور دیا ہے اسکی زکوۃ والدین اور شوہر کے ذمہ نہیں بلکہ جس لڑکی کو دیا اس کے ذمہ ہے، ہاں اگر اسکی طرف سے والدین یا شوہر ادا کر دے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

والدین کو جو رقم دی

☆...... اولاد والدین کو جو رقم دیتی ہے، وہ احسان و بھلائی کے طور پر دیتی ہے، اس لئے والدین اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد مالک ہو جاتے ہیں، اسیطرح اولاد والدین کو خرچہ کے طور پر جو رقم دیتی ہے، والدین اس رقم کے بھی مالک ہو جاتے ہیں، اگر والدین میں سے ہر ایک کے پاس وہ رقم خرچہ وغیرہ کے بعد نصاب کے برابر ہو گئی اور اس پر سال پورا ہو گیا، قرض وغیرہ نہیں تو اس صورت میں سال گذرنے کے بعد ڈھائی فیصد کر کے زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اور اگر اولاد نے اپنی رقم والدین کو امانت کہہ کر دی ہے تو اس صورت میں والدین مالک نہیں ہوں گے، اس رقم کی زکوۃ والدین پر فرض نہیں ہوگی بلکہ امانت رکھنے والی اولاد پر ہوگی اگر وہ رقم نصاب کے برابر ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی التاتارخانية: الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول الملك التام ان يكون ملكه ثابتا من جميع الوجوه ولا يتمكن النقصان فيه بوجه كما فی المديون، تاتارخانية ج:۲ ص:۲۱۷، كتاب الزكاة، ط: ادارة القرآن. فتح القدير ج:۲ ص:۱۱۲، ط: رشيديه.

(۲) تتم الهبة بالقبض الكامل، ردالمحتار ج:۵ ص:۶۹۰، ط: سعيد. انظر رقم: ۱ أيضا.

(۳) هو لغة: من الودع ای الترك وشرعا تسليط الغير على حفظ ماله صريحا او دلالة والوديعة تترك عند الامين، رد المحتار ج:۵ ص:۶۶۲، كتاب الايداع، ط: سعيد. (وسببه) أی سبب افتراضها (ملك نصاب حولی) الدر المختار شامی ج:۲ ص:۲۵۹. البحر ج:۲ ص:۲۰۲.

وجہ تسمیہ

''زکوۃ'' کو زکوۃ کے لفظ سے نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ زکوۃ دینے سے انسان کو باطنی پاکی حاصل ہوتی ہے، اور زکوۃ ادا کرنا مال میں برکت اور زیادتی کا سبب ہے ، واضح رہے کہ زکوۃ کا معنی لغت میں بڑھنا اور پاک ہونا ہے اسی طرح ،لغوی معنی اور لفظ میں مناسبت واضح ہے۔(۱)

وکیل اپنا نائب بنا سکتا ہے؟

اگر کسی نے کسی کو زکوۃ کی رقم دی تاکہ وہ کسی مستحق کو دیدے تو اسکو اختیار ہوگا کہ وہ خود وہ رقم کسی غریب کو دیدے یا کسی نائب کو دیدے تاکہ وہ کسی مستحق آدمی کو دیدے۔(۲)

وکیل اپنے ذی رحم رشتہ دار کو زکوۃ دے سکتا ہے

☆......وکیل وکیل ہونے کی وجہ سے اپنے ذی رحم رشتہ داروں کو زکوۃ دے سکتا ہے۔

☆......وکیل اپنے مستحق لڑکے مستحق بیوی اور مستحق والدین کو بھی موکل کی زکوۃ

---

(۱) قال فی البحر :الزکاۃ هی لغة الطهارة وسمیت زکاة المال زکاة لانها تزکی المال ای تطهره وفی الغایة انها بمعنی البرکة ای بورك فیها ،البحرج:۲ص:۲۰۱،کتاب الزکاة ، ط:سعید.قال فی البدائع :والثانی ان الزکاةتطهرنفس المؤدی عن انجاس الذنوب وتزکی اخلاقه بتخلق الجودوالکرم وترك الشح ،بدائع ج:۲ص:۳،کتاب الزکاة ،ط: سعید. شامی ج:۲ص:۲۵۶.

(۲) للوکیل بدفع الزکاة ان یوکل غیره بلااذن بحرعن الخانیة ،فتاوی شامی ،کتاب الزکاة ، ج:۲ص:۲۷۰. الوکیل باداء الزکاة اذا صرفه الی ولده الکبیراوالصغیراوامراته وهم محاویج جازولایمسك لنفسه شینا.بزازیه علی هامش الهندیه.ج:٤ص:۸٦،نوع آخر. أیضارد المحتار ج: ۲ ص:۲٦۹.قال فی التاتارخانیة :دفع زکاة ماله الی رجل وامرأن یتصدق بها فاعطی ولد نفسه الکبیروالصغیراوامرأته وهم محاویج ولایمسك لنفسه شیئا، تاتارخانیة ج:۲ ص: ۲۸٤، کتاب الزکاة ط:ادارة القرآن.البحرالرائق ج:۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة ،ط:سعید.خلاصة الفتاوی ج:۱ص:۲٤٤.رشیدیه.

دے سکتا ہے۔ (۱)

☆......البتہ وکیل اپنی زکوۃ ان لوگوں کو نہیں دے سکتا ہے۔ (۲)

وکیل بنانا زکوۃ میں

کسی دوسرے شخص یا ادارہ کو اپنی زکوۃ کی رقم دیکر وکیل اور مختار بنانا جائز ہے تاکہ وہ موکل کی طرف سے زکوۃ کی رقم صحیح مصرف میں خرچ کرے البتہ وکیل ایسے آدمی کو بنایا جائے جس پر پورا اعتماد ہو کہ وہ زکوۃ کی رقم کو صرف زکوۃ کے مستحق پر ہی صرف کرے گا کسی اور مد میں خرچ نہ کرے گا۔ (۳)

وکیل خود زکوۃ لے سکتا ہے

مستحق زکوۃ وکیل کو موکل کی زکوۃ اپنے مصرف میں لانا اور خود رکھ لینا جائز نہیں ہے مگر جب کہ موکل نے یہ کہہ دیا ہوں کہ "جہاں چاہے صرف کر" تو اس صورت میں اگر وکیل زکوۃ لینے کا مستحق ہے تو خود رکھ سکتا ہے اور اپنے ذاتی مصرف میں خرچ کر سکتا ہے۔ (۴)

---

(۱) وللوکیل ان یدفع لولده الفقیروزوجته لالنفسه ، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱.

(۲) ولایدفع الی اصله وان علاوفرعه وان سفل کذا فی الکافی فتاوی عالمگیری الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸ ، ط: ماجدیه. قال فی البحر: وافاد بقوله بشرط ان الدفع الی اصوله والی فروعه والی زوجته الخ لیس بزکاة ، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ ، و ۲۴۳ ، باب المصرف ط: سعید. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۶.

(۳) اذا وکل فی اداء الزکاة اجرأته النیة عند الدفع الی الوکیل فان لم ینو عند التوکیل ونوی عند دفع الوکیل جاز کذا فی الجوهرة النیرة ، عالمگیری ، کتاب الزکاة ، ج: ۱ ص: ۱۷۱ ، ط: ماجدیه. قال فی البحر: اذا وکل رجلا بدفع زکاة ماله ونوی المالك الخ کما فی الهندیة ج: ۲ ص: ۲۱۰ ، ط: سعید.

(۴) ولایجوز ان یمسك لنفسه شیئا الا اذا قال ضعها حیث شئت فله ان یمسکها لنفسه کذا فی الولوالجیة ، البحر ، کتاب الزکاة ، ج: ۲ ص: ۲۱۱ ، ط: سعید. قال فی التاتارخانیة: و لایمسك لنفسه شیئا ، الخ کما فی البحر ، ج: ۲ ص: ۲۸۴. کتاب الزکاة ، المسائل المتعلقة =

وکیل زکوۃ کا مستحق ہے

اگر کسی نے کسی مستحق زکوۃ آدمی کو وکیل بنایا تاکہ وہ زکوۃ کی رقم کسی مستحق آدمی کو دیدے تو اس پر ضروری ہوگا کہ وہ رقم کسی مستحق زکوۃ آدمی کو دیدے خواہ وہ مستحق اپنا رشتہ دار کیوں نہ ہو، غریب ہونے کی وجہ سے اپنی ذات پر استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر زکوۃ کی رقم دینے والے نے زکوۃ کی رقم دینے کے بعد یہ کہا کہ "جو چاہے کرو اور جسے چاہے دو" تو اس صورت میں وکیل کے لئے اپنی ذات پر استعمال کرنا جائز ہوگا اگر وہ زکوۃ لینے کا مستحق ہوگا۔ (۲)

دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں وکیل کے علاوہ دوسرے آدمی کو مفعول بنایا گیا ہے اور دوسری صورت میں وکیل کے علاوہ کسی اور آدمی کو مفعول نہیں بنایا گیا۔

وکیل کا زکوۃ کی رقم سے کوئی چیز خرید کر دینا

وکیل کے لئے موکل کی اجازت کے بغیر زکوۃ کی رقم سے کوئی چیز مثلاً کپڑا، جوتا، اور پھل وغیرہ خرید کر دینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

ہاں اگر موکل کی طرف سے صراحۃ یا دلالۃ اسکی اجازت موجود ہو تو جائز ہے۔

وکیل کا زکوۃ کی رقم میں ردوبدل کرنا

☆......ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو زکوۃ کی رقم مستحقین زکوۃ کو دینے کے

= بمعطی الزکاۃ ،ط:ادارۃ القرآن. البحر ج:۲ ص:۲۱۱. شامی ج:۲ ص:۲۶۹.

(۱) قال فی البحر: للوکیل بدفع الزکاۃ ان یدفعها الی ولدنفسه کبیرا کان أوصغیرا ولایجوز ان یمسك لنفسه شیئا، البحر ج:۲ ص:۲۱۱ ،ط:سعید. وتاتارخانیة ج:۲ ص:۲۸٤، کتاب الزکاۃ ،ط:ادارۃ القرآن. رد المحتار ج:۲ ص:۲۶۹ کتاب الزکاۃ. ط:سعید.

(۲) الا اذا قال ضعها حیث شئت البحرالرائق ج:۲ ص:۲۱۱ ،ط:سعید. التاتارخانیة ج:۲ ص: ۲۸٤ ،ط:ادارۃ القرآن. شامی ج:۲ ص:۲۶۹.

(۳) احسن الفتاوی ج:٤ ص:۲۹۰ ،ط:سعید. البحرالرائق. ج:۲ ص:۲۱۱.

لئے دی اس وکیل نے وہ رقم بدل دی مثلاً اس میں سے دس دس روپے کے دس نوٹ لئے اور سو کا ایک نوٹ اس میں رکھ دیا اور سو کا نوٹ فقیروں کو دیدیا تو زکوۃ ادا ہو جائے گی، البتہ تبدیلی کا جواز اس پر موقوف ہے کہ موکل کی طرف سے تبدیلی کی اجازت صراحۃ یا دلالۃ موجود ہو، عرف میں اس کی اجازت ہے اس لئے صراحۃ اجازت لینے کی ضرورت نہیں، تاہم صراحۃ اجازت لے لینا بہتر ہے۔ (۱)

☆...... موکل نے وکیل کو زکوۃ کی رقم دی تا کہ وہ کسی مستحق آدمی کو دیدے، لیکن وکیل نے بعینہ وہ رقم مستحق آدمی کو نہیں دی بلکہ اس نے اپنے پاس سے روپے دیدئے، اور یہ خیال کیا کہ وہ روپیہ خود لے لے گا، تو اس صورت میں زکوۃ ادا ہو جائے گی بشرطیکہ وکیل کے پاس وہ رقم موجود ہو، اور وکیل اب اپنی رقم کے بدلے میں موکل کی رقم لے لے۔ (۲)

☆...... اگر وکیل نے موکل کی دی ہوئی زکوۃ کی رقم مستحق آدمی کو نہیں دی اور اس نے موکل کی رقم خرچ کر دی پھر اسکے بعد اپنی رقم مستحق آدمی کو دی تو موکل کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

☆...... وکیل نے موکل کی رقم اپنے پاس رکھی ہے لیکن مستحق آدمی کو اپنے پاس سے رقم دیتے وقت یہ نیت نہیں کی کہ میں ابھی اپنے جیب سے موکل کی زکوۃ ادا کر رہا ہوں بعد میں موکل کی رقم لے لوں گا تب بھی زکوۃ ادا نہیں ہوگی اس صورت

---

(۱) احسن الفتاوی ج: ٤ ص: ۲۹۰، ط: سعید. وهكذا في البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱.

(۲) ولو تصدق (الوكيل بدراهم نفسه اجزأه ان كان على نية الرجوع وكانت دراهم المؤكل قائمة، الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲٦٩، (قوله ولو تصدق) اى الوكيل بدفع الزكاة اذا امسك دراهم المؤكل ودفع من ماله ليرجع ببدلها في دراهم المؤكل صح بخلاف ما اذا انفقها اولا على نفسه مثلا ثم دفع من ماله فهو متبرع، شامی ج: ۲ ص: ۲٦٩، ط: سعید.

(۳) أيضا. قال في الدر: ولو خلط زكاة موكله ضمن وكان متبرعا لانه ملكه بالخلط وصار مؤديا مال نفسه، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲٦٩،

میں موکل پر ضروری ہوگا کہ اپنی زکوۃ دوبارہ ادا کرے۔ (۱)

ہاں اگر اپنی جیب سے رقم دیتے وقت یہ نیت کی کہ میں ابھی اپنی جیب سے دے رہا ہوں بعد میں موکل کی رقم سے لے لوں گا تو موکل کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆...... وکیل کے لئے موکل کی اجازت کے بغیر موکل کی زکوۃ کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملانا جائز نہیں ہے اس لئے وکیل پر ضروری ہے کہ موکل کی رقم کو الگ کر کے رکھے۔ (۳)

وکیل کے پاس سے زکوۃ کی رقم ضائع ہوگئی

اگر وکیل کے پاس سے موکل کی زکوۃ کی رقم ضائع ہوگئی تو موکل کی زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اگر وکیل نے حفاظت میں غفلت اور کوتاہی نہیں کی تو وکیل اس رقم کا ضامن نہیں ہوگا۔

اور اگر وکیل نے حفاظت میں غفلت کی تو وکیل اس رقم کا ضامن ہوگا۔ (۴)

وکیل کے لئے موکل کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملانا

☆...... وکیل کے لئے موکل کی زکوۃ کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملا دینا تاکہ مخلوط

---

(١) أيضا

(٢) أيضا

(٣) ولو خلط زكاة موكليه ضمن وكان متبرعا ،الا اذا وجد الاذن ،رد المحتار ج: ٢ ص: ٢٦٩ ،ط:سعيد. قال في البحر :وفي الفتاوى رجلان دفع كل واحد منهما زكاة ماله الى رجل ليؤدي عنه فخلط مالهما ثم تصدق ضمن الوكيل ،البحرج: ٢ ص: ٢١٠ ،كتاب الزكاة ط: سعيد. تاتارخانية ج: ٢ ص: ٢٨٦ ،كتاب الزكاة ،ط:ادارة القرآن.

(٤) قال في البحر :وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحله ماذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء ايضا فلاضمان عليه ، فاذا ضمن في صورة الخلط لاتسقط الزكاة عن اربابها فاذا ادى صار موديا مال نفسه ، البحرج: ٢ ص: ٢١١ ،كتاب الزكاة ، ط:سعيد، رد المحتارج: ٢ ص: ٢٦٩ ،ط:سعيد.

ہو جائے جائز نہیں ہے۔

☆...... ہاں اگر موکل کی طرف سے اجازت ہے پھر جائز ہے۔ (۱)

وکیل نے اب تک زکوۃ ادا نہیں کی موکل کا انتقال ہو گیا

اگر کسی نے زکوۃ کی نیت سے زکوۃ کی رقم وکیل کو دیدی، ابھی تک وکیل نے زکوۃ ادا نہیں کی، اور موکل کا انتقال ہو گیا، تو اس رقم کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے وصیت بھی کی ہے تو یہ رقم زکوۃ میں دیدی جائیگی کیونکہ یہ کل ترکہ کی ایک تہائی سے کم ہے۔

اور اگر میت نے وصیت نہیں کی، تو اس رقم کو ترکہ میں شامل کر کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، کیونکہ وکیل فقیر کے قائم مقام نہیں، اور موکل کی موت کی وجہ سے وکیل کی وکالت ختم ہوگئی، اس لئے وکیل کو موکل کی وفات کے بعد وہ رقم زکوۃ میں صرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

ہاں اگر تمام ورثاء بالغ ہیں، اور سب خوشی سے زکوۃ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ولو خلط زکاۃ موکلیه ضمن وکان متبرعا (قوله ضمن وکان متبرعا) لانه ملکه بالخلط وصارمؤدیا مال نفسه قال فی التاتارخانیة: الا اذا وجد الاذن اواجاز المالکان الخ ای اجاز قبل الدفع الی الفقیر........ اووجدت دلالة الاذن بالخلط کما جرت العادة بالإذن، فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹، الوکالة فی دفع الزکاة. قال فی التاتارخانیة: اذا دفع الرجلان الی رجل کل واحد منهما دراهم الخ کما فی البحر، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة. والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعید.

(۲) وفی التفرید: ولو اوصی بادائها لاتسقط بالاتفاق وفی الخانیة: لو اوصی باداء الزکاة یجب تنفیذ الوصیة من ثلث ماله، فتاوی تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۹۶، من جملة الأسباب المسقطة للزکاة موت من علیه، ط: ادارة القرآن. والبحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید. قال فی البدائع: ومنها موت من علیه الزکاة من غیر وصیة فان کان لم یوص تسقط عنه فی احکام الدنیاحتی لاتوخذ من ترکته ولایومر الوصی اوالوارث بالاداء من ترکته وان کان اوصی بالاداء لایسقط ویودی من ثلث ماله، بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، فصل فی بیان مایسقطها بعدوجوبها، ط: سعید.

وقف شدہ زمین

مساجد، مدارس اور خانقاہوں کیلئے وقف شدہ زمین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہوگا۔ (۱)

وقف کا مال

☆...... وقف کے مال پر زکوۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔

☆...... اگر کوئی چیز مسجد یا مدرسہ یا مسافر خانہ یا عام فقراء اور مساکین کے لئے وقف ہے تو اس پر بھی زکوۃ واجب نہیں مثلا کوئی باغ مسجد یا مدرسہ کے لئے وقف کر دیا تو اسکے پھل اور پیداوار پر زکوۃ یا عشر واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆...... اگر وقف شدہ زمین ٹھیکہ پر دی گئی، اور اس پر کھیتی کی گئی تو ٹھیکہ دار اپنے حصے کا عشر ادا کرے گا اگر زمین عشری ہے۔ (۳)

---

(۱) وکذا ملك الارض ليس بشرط للوجوب لوجوبه فی الاراضی الموقوفة ،فتاوی عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۸۵ ،الباب السادس فی زكاة الزرع والثمار. ايضا فتاوی عالمگيری ج: ۲ ص: ٤٢٤ ،كتاب الوقف .يجب العشروالخراج فی ارض الوقف كذا فی الوجيز للكردری ،عالمگيری ج: ۲ ص: ۲۳۹ ، الباب السابع فی العشروالخراج ط: ماجديه .

(۲) هی تمليك جزء مال .....مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه ، الدرالمختارشامی ج: ۲ ص: ۲۵۸ ،كتاب الزكاة ،البحرج: ۲ ص: ۲۰۱ .هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۰. ايضا: (ومنها الملك التام) وهوما اجتمع فيه الملك واليد واما اذا وجد الملك دون اليد .....اووجد اليد دون الملك .... لاتجب فيه الزكاة ، فتاوی عالمگيری ،كتاب الزكاه ج: ۱ ص: ۱۷۲ ،ط: ماجديه .بدائع الصنائع ،ج: ۲ ص: ۹ ، فصل اما الشرائط التی ترجع الی المال ط: سعيد. البحرج: ۲ ص: ۲۰۲ . شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹ .

(۳) قال فی التاتارخانيه :ويوخذ العشرمن الاراضی العشرية اذا كان المالك مسلما...... وكذلك فی ارض الوقف واما المستعيراذا زرع فعليه العشردون صاحب الارض ، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۳۳۰ ،كتاب العشر ،ط: ادارة القرآن. قال فی البحر :وفی المزارعة علی قولهما العشرعليهما بالحصة وعلی قوله علی رب الارض لكن يجب فی صحته فی عينه و فی حصة المزارع يكون دينا فی ذمته ،البحرج: ۲ ص: ۲۳۷ ،باب العشرط: سعيد. تتارخانية ج: ۲ ص: ۳۳۰ .وكذا ملك الارض ليس بشرط الوجوب لوجوبه فی الاراضی =

وقف کے جانور کا حکم

وقف کے جانوروں پر اور ان گھوڑوں پر جو جہاد کے لئے رکھے گئے ہوں زکوۃ فرض نہیں۔ (۱)

(۵)

ھبہ کے مال کی زکوۃ

جب ھبہ کی چیز پر قبضہ ہوتا ہے تو قبضہ کرنے والا اس کا مالک ہوتا ہے، اگر وہ زکوۃ والی چیز ہے تو قبضے کے بعد سے زکوۃ کا حساب ہوگا، قبضہ سے پہلے سے نہیں، اگر یہ شخص صاحب نصاب ہے تو دوسرے نصابوں کا جب سال پورا ہوگا تو گفٹ میں ملی ہوئی چیزوں کی زکوۃ بھی دیدے۔

اور اگر پہلے سے صاحب نصاب نہیں اور ھبہ میں ملی ہوئی چیز نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس دن سے قمری حساب سے ایک سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

= الموقوفة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵، الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار.

(۱) الخیل اذا کانت علوفة او امسکها للغزو فلاشیئ فیها بالاجماع، فتاوی تاتارخانیة نوع منها فی الخیل ج: ۲ ص: ۲۲٤، ط: ادارة القرآن. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۸، الفصل الخامس فیما لاتجب فیه الزکاة. بدائع ج: ۲ ص: ۳٤، فصل واما حکم الخیل ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۱٦.

(۲) ومن کان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الی ماله وزکاه سواء کان المستفاد من نمائه اولا وبای وجه استفاد ضمه سواء کان بمیراث اوهبة اوغیر ذلك ولومن غیرجنسه الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، کتاب الزکاة ط: ماجدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲، ط: سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳۱، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱٤۸. قال فی البدائع: کمال النصاب شرط وجوب الزکاة فلاتجب الزکاة فیما دون النصاب لانها لاتجب الا علی الغنی والغنا لایحصل الابالمال الفاضل عن الحاجة الاصلیة ولکن هذا الشرط یعتبرفی اول الحول واخره، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشیدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲. قال فی البحر: والمراد بکونه حولیا ان یتم الحول علیه وهوفی ملکه لقوله علیه السلام لازکاة فی مال حتی =

ہدیہ کے نام سے زکوۃ دینا

اگر کسی مالدار کو کسی آدمی کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ زکوۃ کا مستحق ہے ، اور زکوۃ کو زکوہ کہہ کر دینا مناسب نہیں تو ”ہدیہ“ کے نام سے زکوۃ دے سکتا ہے ، اور زکوۃ ادا ہو جائے گی ، بشرطیکہ دل میں زکوۃ دینے کی نیت ہو۔ (۱)

ہر سال حساب کرنا

اگر آمدنی میں کمی زیادتی کا تغیر ہوتا رہتا ہے ، یا مال کی مقدار میں بھی فرق ہوتا رہتا ہے تو ہر سال الگ الگ حساب کرنا ضروری ہوگا۔ (۲)

اگر صرف ایک خاص رقم کسی کے پاس رکھی ہوئی ہے ، یا زیور رکھا ہے اور مزید کوئی ایسی آمدنی نہیں جس پر زکوۃ واجب ہو تو صرف ایک مرتبہ حساب کر لینا کافی ہوگا ، اس کے بعد اسی حساب سے ہر سال زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

= یحول علیه الحول وفی القنیة: العبرة فی الزکاة للحول القمری ، هندیه ج:۱ ص:۱۷۵. البحر ج:۲ ص:۲۰۳ ، کتاب الزکاة ، ط:سعید. شامی ج:۲ ص:۲۵۹ .

(۱) ومن اعطی مسکینا دراهم وسماهاهبة اوقرضا ونوی الزکاة فانها تجزیه وهوالاصح ، فتاوی عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۱ ، کتاب الزکاة ، البحر ج:۲ ص:۲۱۲ ، ط:سعید. تاتارخانیة ج:۲ ص:۲٦٤ ، الفصل السابع ، ط:ادارة القرآن.

(۲) واما اموال التجارة فتقدیرالنصاب فیها بقیمتها من الدنانیروالدراهم فلاشئ فیها مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم اوعشرین مثقالا من ذهب فتجب فیها الزکاة ، بدائع ج:۲ ص:۲۰. البحر ج:۲ ص:۲۲۸. شامی ج:۲ ص:۲۹۸. هندیه ج:۱ ص:۱۷۹. تتارخانیة ج:۲ ص:۲۳۷. فتح القدیر ج:۲ ص:۱٦٥. قال فی البدائع کمال النصاب شرط وجوب الزکاة فلاتجب الزکاة فیمادون النصاب لانها لاتجب الاعلی الغنی ، بدائع ج:۲ ص:۱٥ ، ط:سعید. قال فی الدر: وسبب افتراضها ملك نصاب حولی تام ای لان حولان الحول علی النصاب شرط لکونه سببا ، ردالمحتار ج:۲ ص:۲٥۹ ، کتاب الزکاة ، ط:سعید. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۰۲.

(۳) وشرطه ای شرط افتراض ادائها حولان الحول ......فتلزم الزکاة کیفما امسکها ، الدرالمختارشامی ج:۲ ص:۲۷٦ ، کتاب الزکاة ، ط:سعید.

ہسپتال قائم کرنا زکوۃ سے

زکوۃ کی رقم سے ہسپتال قائم کرنا جائز نہیں، اسی طرح ہسپتال کے ڈاکٹر اور دوسرے کارکنوں کی تنخواہ دینا، کرایہ بھرنا، تعمیر اور فرنیچر وغیرہ مصارف پر خرچ کرنا جائز نہیں، اس سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

البتہ زکوۃ کی رقم سے دوا خرید کر مستحق زکوۃ لوگوں کو مفت میں دینا صحیح ہے۔

ہسپتال کی تعمیر زکوۃ کی رقم سے

زکوۃ کی رقم سے ہسپتال کی تعمیر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں فقراء کی تملیک نہیں ہوتی، زکوۃ ادا ہونے کیلئے فقرائے کی تملیک شرط ہے۔ (۲)

ھنڈی کا خرچہ زکوۃ سے ادا کرنا

ھنڈی کے ذریعہ زکوۃ کی رقم ایک ملک سے دوسرے ملک کے مستحقین کیلئے بھیجنا جائز ہے لیکن ھنڈی کا خرچہ زکوۃ کی رقم سے ادا کرنا جائز نہیں، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی رقم مستحق زکوۃ آدمی کو بلاعوض دے کر مالک بنانا ضروری

---

(۱) (هی تملیك) خرج الاباحة، فلواطعم یتیما ناوی الزکاة لایجزیه الا اذا دفع الیه المطعوم، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، کتاب الزکاة، ط: سعید. (قوله لانعدام التملیك) وهو الرکن، فان الله تعالی سماها صدقة وحقیقة الصدقة تملیك المال من الفقیر الخ فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۸، باب من یجوز دفع الصدقة الیه ومن لایجوز: ط: رشیدیه.

(۲) ولایجوزان یبنی بالزکاة المسجد وکذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد وکل مالاتملیك فیه، هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب فی المصرف. قال فی البحر: وعدم الجواز لانعدام التملیك الذی هو الرکن فی الاربعة، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزکاة فیه، ط: ادارة القرآن. قال فی الهندیة: ولونوی الزکاة مایدفع المعلم الی الخلیفة ولم یستاجره ان کان الخلیفة بحال لولم یدفعه یعلم الصبیان ایضا، اجزأه والا فلا، فتاوی هندیه ج: ۱ ص: ۱۹۰. ط: رشیدیه. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸، کتاب الزکاة، من توضع الزکاة فیه، ط: ادارة القرآن. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶.

ہے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوتی، اور یہاں تملیک نہیں ہوتی۔ (۱)

ہیرا

☆...... خالص ہیرا اور صرف ہیرے سے بنے ہوئے زیورات پر زکوۃ واجب نہیں۔

☆...... اگر ہیرا یا اس کے زیوارت تجارت کیلئے ہیں تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ (۲)

(ی)

یاقوت

☆...... اگر یاقوت تجارت کے لئے نہیں ہے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

☆...... اگر یاقوت تجارت کے لئے ہے اور اسکی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ یاقوت کی قیمت فروخت میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) فهي تمليك المال من فقيرمسلم غيرهاشمي ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى هذا في الشرع كذا في التبيين ،فتاوى هنديه ج:۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة ،البحرج:۲ ص:۲۰۱، كتاب الزكاة ،ط:سعيد. شامي ج:۲ ص: ۲۵۶. ولان الزكاة يجب فيها تمليك المال . البحرج:۲ ص:۲۰۱.

(۲) لازكاة في اللآلي والجواهروان ساوت الفا اتفاقا الا ان تكون للتجارة ،الرد على الدر ج:۲ ص:۲۷۳، كتاب الزكاة. البحرج:۲ ص:۲۳۶ ،باب الركاز،ط:سعيد. تتارخانية ج:۲ ص:۳۴۲، كتاب المعادن والركاز،ط:ادارة القرآن.

(۴،۳) واما اليواقيت والجواهرفلازكاة فيهما وان كانت حليا الا ان تكون للتجارة كذا في الجوهرة النيرة ،عالمگيرى ج:۱ ص:۱۸۰. كتاب الزكاة . البحرالرائق ج:۲ ص:۲۴۳، باب المصرف ،ط:سعيد. تتارخانية ج:۲ ص:۲۷۲ ،باب من توضع الزكاة فيه ،ط:ادارة القرآن. الدرمع الرد ج:۲ ص:۳۴۴ ،باب المصرف ط:سعيد.

یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگانا

یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے تملیک کے بغیر یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوۃ لگائی ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

یتیم خانہ کی تعمیر زکوۃ سے

☆...... زکوۃ کی رقم سے یتیم خانہ کی تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یتیم خانہ زکوۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے، زکوۃ کے مصارف صرف مسلمان فقیر و غریب ہیں۔

☆...... زکوۃ کی رقم سے یتیم خانہ کیلئے ایسا سامان بھی خریدنا جائز نہیں جو مالک بنا کر مستحق زکوۃ لوگوں کو نہ دیا جاتا ہو مثلاً یتیم خانہ کے پلنگ، فرش، فرنیچر، برتن وغیرہ۔ (۲)

یتیم خانہ کے ملازم کی تنخواہ زکوۃ سے دینا

یتیم خانہ کے ملازمین کی تنخواہ زکوۃ سے دینا جائز نہیں، کیونکہ زکوۃ کی رقم مستحق آدمی کو بلاعوض مفت میں مالک بنا کر دینا ضروری ہے، ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوگی، ایسی صورت میں ملازمین کی تنخواہ دینے کے لئے زکوۃ کے علاوہ عمومی چندہ اور عطیات کی

---

(۱) ولایجوزان یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطروالسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهاروالحج والجهاد وکل مالاتملیك فیه ولایجوزان یکفن بها میت ولایقضی بها دین المیت کذا فی التبیین ،عالمگیری ج:۱ص:۱۸۸ ،الباب السابع فی المصارف ،ط: ماجدیه .بدائع ج:۲ص:۳۹ .قال فی البحر:هی تملیك المال من فقیرمسلم کمافی الهندیه ......لان الزکاۃ یجب فیها تملیك المال ،البحرج:۲ص:۲۰۱ ،کتاب الزکاۃ ،ط: سعید .هندیه ج:۱ص:۱۷۰ .شامی ج:۲ص:۳٤٥ .وعدم الجوازلانعدام التملیك الذی هوالرکن فی الاربعة لان الکفن علی ملك المتبرع ،البحرج:۲ص:۲٤۳ ، باب المصرف ط:سعید.

(۲) اما تفسیرها فهی تملیك المال من فقیرمسلم غیرهاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة من کل وجه لله تعالی هذا فی الشرع کذا فی التبیین ،عالمگیری ج:۱ص:۱۷۰ .کتاب الزکاۃ .شامی ج:۲ص:۲٥٦ .البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۱ .

رقم سے انتظام کریں۔ (۱)

یتیم خانہ میں زکوۃ دینا

اگر یتیم لڑکے یا لڑکیاں سمجھدار ہیں، روپیہ پر قبضہ کر سکتے ہیں یعنی اپنی تحویل میں رکھنے کا شعور رکھتے ہیں اور اسکو ضائع اور پھینک نہیں دیں گے بلکہ اپنی ضرورت یا کھانے پینے میں استعمال کریں گے تو ایسے نابالغ لڑکے لڑکیوں کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

یتیم کو زکوۃ دینا

اگر یتیم مسلمان ہے، غریب اور محتاج ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوۃ دینا یا زکوۃ کی رقم سے کوئی چیز خرید کر دینا یا زیورات دینا جائز ہے، اسی طرح جہیز کے لئے سامان خرید کر دینا بھی جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی الهندية: ولونوی الزكاة بما يدفع المعلم الی الخليفة ولم يستاجره ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزأه والافلا، هنديه ج: ۱ ص: ۱۹۰، الباب السابع فی المصارف، ط: رشيديه. فتاوی تاتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۷۸، باب من توضع الزكاة فيه، ط: ادارة القرآن. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶.

(۲) ولم يشترط البلوغ والعقل لانهما ليسا بشرط لان تمليك الصبی صحيح والمراد ان يعقل القبض بان لايرمی به ولايخدع عنه، البحر: ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعيد. الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۷، ط: سعيد.

(۳) هی تمليك المال من فقيرمسلم .... بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالی، هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشيديه. البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷. ط: سعيد. ولوعال يتيما فجعل يكسوه ويطعمه وجعله من زكاة ماله فالكسوة تجوزلوجود ركنه وهوالتمليك، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷.

روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار رجسٹرڈ کراچی

مؤلف کی دیگر کتب

1) روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
2) زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
3) قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
4) الشافی شرح اردو متن الکافی
5) متن الکافی فی العروض والقوافی
مع حاشیۃ الکاملۃ الشافی

ناشر
بیت العمار رجسٹرڈ کراچی

آمدنی معقول ہے

☆......جس شخص کی ماہوار آمدنی معقول ہے، لیکن سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار جمع نہیں رہتی، اور اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی، ایسے شخص کو زکوۃ یا صدقہ دینا درست ہے اور اس کو لینا بھی جائز ہے۔ (۱)

☆......جس شخص کی ماہوار آمدنی معقول ہے، اور سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار رقم جمع رہتی ہے تو وہ صاحبِ نصاب ہے، ایسے آدمی کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

اجارہ کی زمین پر زکوۃ

اگر زمین اجارہ پر لی گئی ہے، اور ہر سال کی اجرت معین کر کے، چند سال کی اجرت پیشگی ادا کر دی ہے تو یہ درست ہے، اور اجرت ادا کرنے والے پر اس رقم کی زکوۃ دینا واجب نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) ومنها كون المال فاضلا عن الحاجة الاصلية لان به يتحقق الغناء ومعنى النعمة و هوالتنعم وبه يحصل الاداء عن طيب النفس اذا المال المحتاج اليه حاجة اصلية لايكون صاحبه غنيا عنه ولايكون نعمة .(بدائع الصنائع ،كتاب الزكاة ،فصل واما الشرائط التى ترجع الى المال ج۲ص:۹۱ ط:داراحياء التراث العربى ،بيروت،هنديه ج:۱ص:۱۷۳ كتاب الزكاة ط:رشيديه، كوئٹه ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۰٦ كتاب الزكاة ط:سعيد ودرمع الرد ج:۲ص:۲٦۲ كتاب الزكاة ط:سعيد)

(۲) ولايجوزدفع الزكاة الى من يملك نصابا اى مال كان دنانيراودراهم اوسوائم أوعروضا للتجارة أولغيرالتجارة فاضلا عن حاجته فى جميع السنة .(الفتاوى الهنديه ،كتاب الزكاة الباب السابع فى المصارف ج:۱ص:۱۸۹، البحرالرائق ج:۲ص:۲٤٤ باب المصرف ط:سعيد)

(۳) فتاوى دارالعلوم ديوبندج:٦ص:۳۳۳دارالاشاعت،نظيره : فيجب الأجرلدارقبضت ولم تسكن لوجود تمكنه من الانتفاع ،وهذا اذا كانت الاجارة صحيحة. الدرالمختارشامى ج:٦ص:۱۱)

وفى المحيط معزيا الى الجامع :رجل له الف درهم لامال له غيرها استاجربها دارا عشر سنين لكل سنة مائة ، فدفع الالف ولم يسكنها حتى مضت السنون والدارفى يد الآجرزكى =

اجازت کے بغیر زکوۃ ادا کردی

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی زکوۃ اپنی طرف سے ادا کردی تو دوسرے آدمی کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اگر وہ بعد میں اجازت بھی دیدے تب بھی درست نہیں، اور جتنی رقم اس کی طرف سے دی ہے اس کو بھی وصول کرنے کا حق نہیں کیونکہ اس میں دوسرے آدمی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ (۱)

اجازت لیکر زکوۃ ادا کردی

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی زکوۃ اسکی اجازت یا حکم سے ادا کردی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

اجرت کی رقم

"مزدوری" کے لفظ کو دیکھیں دونوں کا حکم برابر ہے۔

اختتام سال

چاند کے حساب سے سال ختم ہونے پر صاحب نصاب آدمی کے پاس جتنا مال ہوگا اس پر زکوۃ واجب ہوگی، مثلاً کسی صاحب نصاب آدمی کا سال یکم محرم سے شروع

= الآجر فی السنة الأولی عن تسعمائة ،لأنه ملك الالف بالتعجیل. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳)

(۱) ولوتصدق عن غیره بغیر امره فان تصدق بمال نفسه جازت الصدقة عن نفسه ولاتجوز عن غیره وان اجازه ورضی به. (بدائع الصنائع ،کتاب الزکاة فصل واما شرائط الرکن ج: ۲ ص: ٤١ ،ط: سعید ردالمحتار ج ۲ ص: ۲٦٩ ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰ ط: سعید)

(۲) ان الزکوة عبادة عند نا والعبادة لاتتأدی إلا باختیار من علیه اما بمباشرته بنفسه أو بأمره، وإنابته غیره، فیقوم النائب مقامه، فیصیر هو مؤدیا بید النائب، (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳ ایچ ایم سعید ،البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰ کتاب الزکاة ط: سعید درمع ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲٦٨ ط: سعید)

ہوتا ہے، تو اگلے سال یکم محرم کو اس کا سال مکمل ہوگا اس وقت اس کے پاس جتنا مال ہوگا اس پر زکوۃ ادا کرے۔ (۱)

اور سال کے دوران جو مال آتا رہا اس پر سال گذرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا، بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہوگا، اس پورے سرمایہ پر زکوۃ واجب ہو جائے گی۔ خواہ اسکے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

مثلاً کسی ''صاحب نصاب'' آدمی کی ملکیت میں سال کے شروع میں پانچ لاکھ کی رقم تھی اور سال کے اختتام کے وقت دس لاکھ کی رقم ہوگئی تو دس لاکھ کی رقم سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکال کر ادا کرنا لازم ہوگا صرف پانچ لاکھ سے زکوۃ نکالنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

اگر سال کے شروع میں پانچ لاکھ کی رقم تھی لیکن گیارہویں مہینے میں مزید پانچ لاکھ کی رقم آگئی تو کل دس لاکھ پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، یہ نہیں کہا جائے گا کہ گیارہویں مہینے میں آنے والی رقم پر تو پورا سال نہیں گذرا لہذا مزید گیارہ مہینے گذرنے کے بعد زکوۃ ادا کرے یہ درست نہیں بلکہ شروع سال کے پانچ لاکھ پر سال پورا ہونے کی وجہ سے گویا کہ گیارہویں مہینے میں آنے والی رقم پر بھی سال پورا ہوگیا اور سب پر زکوۃ واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) وفی القنية العبرة فی الزکاة للحول القمری .(البحرالرائق ،کتاب الزکاة ج:۲ ص:۲۰۳، هندیه ج:۱ص:۱۷۵ ط:رشیدیه کوئٹه ،ردالمحتارج:۲ص:۲۵۹ کتاب الزکاة ط:سعید)

(۲) والمستفاد ولوبهبة اوارث وسط الحول یضم الی نصاب من جنسه فیزکیه بحول الاصل. قوله الی النصاب قید به لانه لوکان النصاب ناقصا وکمل بالمستفاد فان الحول ینعقد علیه عند الکمال .(الفتاوی الشامیة ،کتاب الزکاة باب زکوة الغنم ج:۲ ص:۲۸۸ ط:سعید البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۲ فصل فی الغنم ط:سعید هندیه ج:۱ص:۱۷۵ ط: رشیدیه کویٹه بدائع ج:۲ص:۱۳فصل اماالشرائط التی ترجع الی المال ط:سعید)

اخراجات کے پیسے

☆...... سالانہ یا ماہانہ اخراجات کی رقم پر زکوۃ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں۔ (۱)

☆...... اخراجات سے زائد رقم اگر نصاب کے برابر ہے تو اس پر سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔ (۲)

ادائیگی زکوۃ کی شرطیں

☆...... زکوۃ کی رقم، چیز یا مال مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوۃ دینے کی نیت ہو یعنی دل میں یہ نیت اور ارادہ ہو کہ میں زکوۃ ادا کر رہا ہوں۔ (۳)

یا زکوۃ کی نیت سے رقم، چیز یا مال کو الگ کیا گیا ہو، چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوۃ دینے کی نیت نہ بھی ہو تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

☆...... اگر کسی مالدار آدمی نے فقیر کو رقم وغیرہ دیتے وقت زکوۃ کی نیت نہیں کی اور پہلے سے رقم وغیرہ کو زکوۃ کی نیت سے الگ بھی نہیں کیا تو بعد میں نیت کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

ہاں اگر دی ہوئی رقم فقیر کے پاس موجود ہے اب تک خرچ نہیں کی اور رقم دینے

---

(۱) وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها فی شرح المجمع لابن الملك بمايدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا اوتقديرا فالثانی كا لدين والاول كالنفقة ،(البحر الرائق ،كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۶ ،درمع الردج:۲ص:۲۶۲ ط: سعيد، هنديه ج:۱ص:۱۷۳ ط:رشيديه ،بدائع ج:۲ص:۱۱ ط:سعيد)

(۲) وشرط وجوبها العقل والبلوغ والاسلام والحرية وملك نصاب حوّلی فارغ عن الدين و حوائجه الاصلية نام ولوتقديرا .(البحر الرائق، كتاب الزكاةج:۲ص:۲۰۲ الدرالمختارمع الرد ج:۲ص:۲۵۸ ط:سعيد ،هنديه ج:۱ص:۱۷۳ ط:سعيد بدائع:۲ ص:۱۱ ط:سعيد)

(۳ ـ ٤) واماشرط ادائها فنية مقارنة للاداء أولعزل ماوجب .(عالمگيری ج:۱ص:۱۷۰ كتاب الزكاة ،بدائع الصنائع ج:۲ص:٤۰ شامی ج:۲ص:۲٦۸ ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۱۰ ط:سعيد)

والے نے دل میں زکوۃ کی نیت کی تو نیت صحیح ہو جائے گی اور زکوۃ ادا ہو جائے گی، دوبارہ زکوۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر فقیر نے وہ رقم خرچ کردی تو اب زکوۃ کی نیت درست نہیں ہوگی، رقم دینے والے کے لیے دوبارہ زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر کسی آدمی نے زکوۃ کی نیت سے رقم الگ کر کے کسی وکیل کو دیدی تو وکیل کے لئے زکوۃ تقسیم کرتے وقت زکوۃ کی نیت کرنا لازم نہیں ہوگا چاہے وکیل زکوۃ کی نیت کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆...... زکوۃ کی رقم یا مال جس مستحق کو دیا جائے اس کو بلاعوض مالک بنا کر قبضہ میں دینا ضروری ہے۔ (۳)

☆...... بلاعوض مالک بنا کر زکوۃ نہ دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی مثلاً تنخواہ میں زکوۃ دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) وإذا دفع إلى الفقيربلانية ثم نواه عن الزكاة ،فان كان المال قائما في يد الفقراء أجزأه وإلا فلا،عالمگيرى ج:۱ص: ۱۷۱) .

(۲) والمعتبرفي الدفع نية الآمرحتى لودفع خمسة الى رجل وامره ان يدفعها الى الفقيرعن زكاة ماله فدفع ولم تحضره النية عند الدفع جازلان النية انما تعتبر من المؤدى والمؤدى هوالآمرفي الحقيقة .(بدائع الصنائع ،كتاب الزكاة فصل واماشرائط الركن ج:۲ص:۴۰ ط: سعيد ،البحرالرائق ج:۲ص: ۲۱۰ ط:سعيد).وتعتبرنية الموكل في الزكاة دون الوكيل ، (عالمگيرى ج:۱ص: ۱۷۱ ردالمحتارج:۲ص: ۲۶۹ ط:سعيد)

(۳) هي تمليك المال من فقيرمسلم غير هاشمي ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى ،(البحرالرائق ،كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۱ ط:سعيد ،هنديه ج:۱ص: ۱۷۰ ط:رشيديه درمع الردج:۲ص؛۲۵۷،۲۵۸،ط:سعيد)

(۴) دفع الزكاة الى صبيان اقاربه برسم عيد أو إلى مبشرأومهدى الباكوة جازإلااذا نص على التعويض .قوله الااذا نص على التعويض ......اذا نص على التعويض يصيرعقد معاوضة . (فتاوى شامي ،كتاب الزكاة ،قبيل باب صدقة الفطرج:۲ص:۳۵۶ ط:سعيد. عالمگيرى ج:۱ص: ۱۹۰،ط:رشيديه ،تاتارخانية ج:۲ص:۲۷۸،من توضع الزكاة فيه، ادارة القرآن)

☆……اگر فقیروں کو اپنے گھر میں بلا کر کھانا کھلائیں گے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی ہاں اگر کھانا فقیروں کو دے کر اختیار دیدیں جو چاہیں کریں، جہاں چاہیں کھائیں اور زکوۃ کی نیت کرے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆…… نصاب کا مال اپنی اصلی ضرورتوں سے زائد ہو، جو مال اپنی اصلی ضرورتوں کے لئے ہو اس پر زکوۃ فرض نہیں، پہننے کے کپڑے، رہنے کا گھر، اور سواری کی گاڑی اور گھر کے استعمال کے فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، استری، صوفے، الماری، مطالعہ کی کتب، وہ دکان اور آفس جس میں بیٹھ کر تجارت کرتا ہے، اسکی چار دیواری زمین اور صوفے وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆……مال اپنے یا اپنے وکیل کے قبضے میں ہو۔ (۳)

☆……اس مال میں کوئی دوسرا حق نہ ہو مثلاً عشر یا خراج واجب نہ ہو۔ (۴)

---

(۱)فلواطعم يتيما ناويا الزكوة لايجزيه الاإذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض .(الدرالمختارمع ردالمحتار، كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۵۷ . ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لاباحة، درمختارشامی :ج:۲ص:۳٤٤ البحرالرائق ج:۲ص:۲٤۳،۲۰۱ ،بدائع ج:۲ص:۳۹)

(۲) قوله وملك نصاب حولی فارغ عن الدين وحوائجه الاصلية نام ولوتقديرا .... وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها فی شرح المجمع لابن الملك بمايدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا اوتقديرا فالثانی كالدين والاول كالنفقة ودورالسكنى وآلات الحرب والثياب المحتاج اليها لدفع الحر اوالبرد و كالآت الحرفة وأثاث المنزل ودواب الركوب وكتب العلم لاهلها .(البحرالرائق كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۲تا۲۰٦ ،ردالمحتارج۲ص:۲٦۲ ،هنديه ج:۱ص:۱۷۳ ط:رشيديه)

(۳) لان يد نائبه كيده كذا فی معراج الدراية ،البحرالرائق كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۳) (ومنها الملك التام) وهومااجتمع فيه الملك واليد ، واما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض ، أووجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لاتجب فيه الزكاة .عالمگيری ج:۱ص:۱۷۲ ،بدائع ج:۲ص:۹ ،سعيد ردالمحتارج:۲ص:۲۵۹ط : سعيد)

(٤) (فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد) سواء كان لله كزكاة وخراج ،الدرالمختاروفی الشامية :(قوله وخراج)فی البدائع :وقالوا دين الخراج يمنع وجوب الزكاة لأنه يطالب به ، وكذا إذا صارالعشردينا فی الذمة ،بأن أتلف الطعام العشری صاحبه الخ شامی ج:۲ ص:۲٦۱، هنديه ج:۱ص:۱۷۳ ط:رشيديه)

ادویات پر زکوۃ

☆......دکان میں موجود ادویات پر زکوۃ لازم ہے۔ (۱)

☆......اور ادویات کی وہ قیمت لگائی جائے گی جو زکوۃ نکالتے وقت بازار میں ان کی قیمت ہے، اسی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوۃ دی جائے گی۔ (۲)

☆......ادویات کی دکان میں ادویات کی قیمت اور آمدنی دونوں سے زکوۃ نکالنا لازم ہے۔ (۳)

☆......اندازہ سے زکوۃ نکالنا کافی نہیں پورا حساب کر کے زکوۃ نکالے ورنہ زکوۃ باقی رہ جانے کی صورت میں آخرت میں گرفت ہوگی اور آخرت میں حساب وکتاب اندازہ سے نہیں ہوگا ایک ایک پیسے کا حساب ہوگا۔ (۴)

ادھار کی رقم پر زکوۃ

اگر ادھار کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو وصول ہونے کے بعد

---

(۱) الزكوة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب .(الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب الثالث الفصل الثانى فى العروض ج:۱ ص:۱۷۹ ،بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۰ ،فصل فى اموال التجارة ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۲۸ باب زكاة المال ط:سعيد. ردالمحتار ج:۲ ص:۲۸۸ باب زكاة المال)

(۲) (قوله وهو الأصح)أى كون المعتبر فى السوائم يوم الاداء اجماعا هو الأصح فإنه ذكر فى البدائع أنه قيل أن المعتبر عنده فيها يوم الوجوب ، وقيل يوم الأداء ،وفى المحيط :يعتبر يوم الاداء بالاجماع وهو الأصح ، فهو تصحيح للقول الثانى الموافق لقولهما،وعليه فاعتبار يوم الاداء يكون متفقا عليه عنده وعندهما شامى ج:۲ ص:۲۸٦ البحر ج:۲ ص:۲۲۱ فصل فى الغنم بدائع ج:۲ ص:۲۲ ط:سعيد. هنديه ج:۱ ص:۱۸۰)

(۳) والمستفاد ولو بهبة أو ارث وسط الحول يضم إلى نصاب من جنسه فيزكيه بحول الاصل ،شامى ج:۲ ص:۲۸۸)

(٤) تجب فى كل مائتى درهم خمسة دراهم وفى كل عشرين مثقال ذهب نصف مثقال الخ ، عالمگیری ج:۱ ص:۱۷۸ ،البحر ج:۲ ص:۲۲۲ وردالمحتار ج:۲ ص:۲۸۸ ، بدائع ج:۲/ ۱۳)

زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر ادھار کی رقم وصول ہونے میں چند سال کا عرصہ گذر گیا تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

استاذ کو زکوۃ دینا

اگر استاذ غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو شاگرد کے لئے استاذ کو زکوۃ دینا جائز ہے، محض استاذ اور شاگرد کا تعلق زکوۃ دینے کے لئے مانع نہیں ہے۔ بلکہ مستحق استاذ کو زکوۃ دینے کا ثواب زیادہ ملے گا تا کہ وہ بے فکر ہو کر کام کر سکے۔ (۲)

استعمال شدہ چیز کو زکوۃ میں دینا

اگر کوئی شخص استعمال شدہ چیز زکوۃ میں دینا چاہے تو اس قیمت کے حساب سے دینے کی گنجائش ہوگی جس قیمت پر وہ بازار میں فروخت ہوگی۔

مثلاً صاحب نصاب نے ایک قیمتی جوڑا خرید ا ہے جس کی قیمت دس ہزار (۱۰،۰۰۰) تھی اب استعمال کے بعد اگر اس کو بازار میں فروخت کرے گا تو بازار والے دو ہزار (۲۰۰۰) روپے میں لیں گے تو دو ہزار قیمت کے حساب سے زکوۃ میں ادا کرنا درست ہوگا دس ہزار کے حساب سے نہیں۔ (۳)

---

(۱) اعلم ان الديون عند الامام ثلاثة قوى ومتوسط وضعيف فتجب زكاتها اذا تم نصابا و حال الحول لكن لافورا بل عند قبض اربعين درهما من الدين القوى كقرض .(الدرالمختار مع الشامية، كتاب الزكاة باب زكاة المال ج:۲ص:۳۰۵ .بدائع ج:۲ص:۱۰ :سعيد.هنديه ج:۱ ص:۱۷۵ ،:رشيديه. تجب زكاته لما مضى من السنين و الناس عنه غافلون ،شامى ج: ۲ ص: ۳۰۵ فوصل إلى ملكه لزم زكاة مامضى ،شامى ج:۲ ص:۲٦۷ ،البحرج:۲ص: ۲۰۹ ط: سعيد

(۲) التصدق على الفقير العالم افضل من التصدق على الجاهل كذا فى الزاهدى ،الفتاوى العالمگيريه ،كتاب الزكاة الباب السابع فى المصارف ج:۱ص:۱۸۷)

(۳) آپ کے مسائل ج:۳ص:۳۸۲، وجاز دفع القيمة فى زكاة وعشروخراج الخ شامى ج:۲ ص:۲۸۵ .واداء القيمة مع وجود المنصوص عليه جائز عندنا .البحرج:۲ص:۲۲۱ ط: سعيد،هنديه ج:۱ص: ۱۸۰ ،الفصل الثانى فى العروض تتارخانيه ج:۲ص:۲٤۲ ،ادارة القر آن)

استعمال کی چیز

☆...... استعمال کی چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے، مثلاً ریڈیو، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، موبائل، اور گاڑی وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں۔

البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے استعمال کے زیورات پر زکوۃ واجب ہے اگر نصاب کے برابر ہیں۔

لہذا استعمالی زیورات کا حکم دوسری استعمالی چیزوں سے مختلف ہے۔ (۱)

☆...... برتن، ڈیزسیٹ، دیگ اور بڑے دیگچے، کپ پیالے وغیرہ جو استعمال کیلئے رکھے ہوئے ہیں خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو، ان پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۲)

استعمال کی چیزوں میں تجارت کی نیت کی

اگر سونا چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز اپنے استعمال کے واسطے لی تھی پھر تجارت اور اس کو فروخت کرنے کی نیت کی مگر فروخت نہیں ہوئی اور سال گزر گیا، تو اس پر زکوۃ نہیں، کیونکہ نیت وہ معتبر ہے جو چیز لیتے وقت دل میں ہوتی ہے، اور یہاں چیز لیتے وقت تجارت کی نیت نہیں تھی، اس لئے یہ تجارت کا مال نہیں ہے، ہاں جب اس کی فروخت شروع کردے اس وقت سے تجارتی مال قرار پائے گا اور اس وقت کے بعد اگر یہ رقم سال بھر رہی، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو اس پر زکوۃ

---

(١) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فى دورالسكنى وثياب البدن واثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة وكذا طعام اهله ومايتجمل به من الاوانى اذا لم يكن من الذهب والفضة. (الفتاوى الهنديه، كتاب الزكاة، الباب الاول ج:١ ص:١٧٢، ردالمحتار ج:٢ ص:٢٦٢ كتاب الزكاة ط:سعيد، البحر الرائق ج:٢ ص:٢٠٤، ط:سعيد.

(٢) ايضا

فرض ہوگی۔ (۱)

استعمال کے جانور

☆ ...... سواری کے گھوڑے، گھریلو ضرورت کے لیے دودھ دینے والے جانور اور زراعت کے بیلوں پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆ ...... باربرداری کے جانوروں پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

اسٹیشنری

☆ ...... اسٹیشنری کی دکان میں جو بھی مال فروخت کے لئے موجود ہوتا ہے، اگر اس کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو مال پر زکوۃ فرض ہوگی، اس کی قیمت فروخت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

☆ ...... دکاندار سال مکمل ہونے پر دکان میں موجود جملہ اشیاء فروخت کی (۵)

---

(۱) ولو اشترى عروضا للبذلة المحضة ثم نوى ان تكون للتجارة بعد ذلك لاتصير للتجارة مالم يبعها فيكون بدلها من التجارة. (بدائع الصنائع، كتاب الزكاة فصل واما الشرائط التى ترجع الى المال ج: ۲ ص: ۹٤ ط: بيروت ج: ۲ ص: ۱۲ سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۲) لاشئ فى الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب الثانى فى صدقة السوائم، الفصل الخامس ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: رشيديه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱٦، فصل فى الغنم ط: سعيد ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۸۲، ط: سعيد بدائع ج: ۲ ص: ۳٤ فصل فى حكم الخيل ط: سعيد تتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۲٤ ادارة القرآن) ومايطلب منها المنفعة دون اللبن كالحوامل والعوامل فليست بسائمة، خلاصة الفتاوى كتاب الزكاة نوع منه ج: ۱ ص: ۲۳۵ ط: رشيديه، وتتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۲٤ ادارة القرآن. وكذا فى البحر الرائق كتاب الزكوة باب صدقة السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳ ط: سعيد. وكذا فى الشامية كتاب الزكوة باب السائمة ج: ۲ ص: ۲۷٦ ط: سعيد)

(۳) بان ماكان للحمل والركوب فانه لاشئ فيه. البحر، كتاب الزكوة، باب صدقة السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰ فصل فى صفة نصاب السائمة، شامى ج: ۲ ص: ۲۷٦ ط: سعيد)

(٥،٤) الزكوة واجبة فى عروض التجارة وفى المضمرات يريد بالعروض ماخلا الذهب والفضة و السوائم الفتاوى التاتارخانيه كتاب الزكوة الفصل الثالث فى بيان زكوة عروض التجارة. ج: ۲ ص: ۲۳۷) =

قیمت فروخت کے حساب سے زکوۃ ادا کرے۔

اسکول کا سامان زکوۃ سے خریدنا

زکوۃ کی رقم سے اسکول کا سامان خرید کر دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوگی۔(۱)

اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگانا

اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگانا جائز نہیں ہے، کیونکہ اسکول زکوۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے، اگر کسی نے اسکول کی تعمیر میں زکوۃ لگائی ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنی لازم ہے۔(۲)

اشیاء کی شکل میں زکوۃ دینا

اشیاء کی شکل میں زکوۃ دینا جائز ہے مثلاً کپڑا، چاول، آٹا، دال، چینی، تیل اور دواء وغیرہ کی شکل میں زکوۃ دینا جائز ہے۔(۳)

= الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب. (عالمگیری ج: ١ ص: ١٧٩ الفصل الثانى فى العروض، ردالمحتار ج: ٢ ص: ٢٩٨، باب زكاة المال ط: سعيد البحر الرائق ج: ٢ ص: ٢٨ ط: سيعد)

(١) فهى تمليك المال من فقير مسلم غير هاشمي. فتاوى عالمگيرى، كتاب الزكاة الباب الاول ج: ١ ص: ١٧٠، رشيديه. البحر ج: ٢ ص: ٢٠١، وشامى ج: ٢ ص: ٢٥٧، ٢٥٨ ط: سعيد

(٢) ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة كمامر لايصرف الى بناء نحو مسجد. الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزكاة باب المصرف ج: ٢ ص: ٣٤٤، البحر ج: ٢ ص: ٢٤٣، باب المصرف بدائع ج: ٢ ص: ٣٩ تتارخانيه ج: ٢ ص: ٢٧٢)

(٣) وجاز دفع القيمة فى زكاة وعشر وخراج الخ الدر المختار شامى ج: ٢ ص: ٢٨٥. لو عال يتيما فجعل يكسوه ويطعمه وجعله من زكاة ماله، فالكسوة تجوز لوجود ركنه وهو التمليك واما الاطعام ان دفع الطعام اليه بيده يجوز ايضا لهذه العلة وان كان لم يدفع اليه ويأكل اليتيم لم يجز لانعدام الركن وهو التمليك. البحر الرائق ج: ٢ ص: ٢٠١ شامى ج: ٢ ص: ٣٥٥. فلو أطعم يتيما ناويا الزكاة لايجزيه إلا اذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض =

البتہ نقد دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق اپنی ضرورت کی چیز حسب ضرورت خرید سکے۔ (۱)

اصل اور نفع

☆......زکوۃ اصل اور نفع دونوں پر واجب ہوتی ہے، صرف اصل پر نہیں، صرف نفع پر نہیں بلکہ دونوں کے مجموعہ پر لازم ہے۔ (۲)

☆......سال گذرنے کے بعد اصل رقم منافع کے ساتھ ملا کر جتنی رقم بنتی ہے سب کے مجموعہ سے زکوۃ نکالنا واجب ہے۔ (۳)

☆......سال کے درمیان میں جو نفع ہوا اور وہ آخر تک موجود بھی رہا تو اصل کے ساتھ منافع کو ملا کر مجموعہ سے ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۴)

افطاری میں زکوۃ دینا

☆......اگر افطار کرنے والے غریب ہیں زکوۃ لینے کے مستحق ہیں تو زکوۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز ہوگا البتہ تقسیم کی صورت یہ ہے کہ ہر آدمی کو سامان افطار

= (الدر المختار) وفی الشامیة (ما لو کساہ) ای کما یجزئه لو کساہ ج:۲ص:۲۵۷. إذا کان یعول یتیما و یجعل مایکسوہ ویطعمه من زکاة ماله ،ففی الکسوة لاشك فی الجواز لوجود الرکن وھو التملیك الخ شامی ج:۲ص:۲۵۷)

(۱) ان أداء القیمة افضل من عین المنصوص علیه،وعلیه الفتوی.ھندیه ج:۱ص:۱۹۲ الباب الثانی من صدقة الفطر، البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۱ ط:سعید ھندیه ج:۱ص:۱۸۰، تتارخانیة ج:۲ص:۲٤۲ ادارة القرآن)

(٤،۳،۲) ومن کان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالامن جنسه ضمه الی ماله وزکاہ سواء کان المستفا د من نمائه اولاوبای وجه استفاد ضمه سواء کان بمیراث اوھبة اوغیر ذلك ولوکان من غیرجنسه من کل وجه کالغنم مع الابل فانه لایضم .فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوة الباب الاول ج:۱ص:۱۷۵ ،رشیدیه. شامی ج:۲ص:۲۸۸ ،باب زکاة الغنم ط:سعید بدائع ج:۲ص:۱۳ البحرالرائق ج:۲ص:۲۲۲ط:سعید)

الگ الگ دیدیا جائے تاکہ تملیک ہوسکے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

☆...... اگر افطار کرنے والے مالدار ہیں تو زکوۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا اور زکوۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

افیون

افیون قیمتی مال ہے، اوراس میں عشر واجب ہے۔ (۳)

الات تجارت

اگر تجارت کے آلات فروخت کرنے کے لئے ہیں اور قیمت فروخت نصاب کے برابر ہے تو ان پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (۴)

اور اگر تجارت کے آلات فروخت کرنے کے لئے نہیں بلکہ استعمال کے لئے ہیں یا کرایہ پر چلانے کے لئے ہیں تو ان صورتوں میں تجارت کے آلات پر زکوۃ

---

(۱) فلوأطعم يتيما ناويا الزكاة لايجزئه الا إذا دفع اليه المطعوم .(الدرالمختار) وفى الشامية: إذا كان يعول يتيما ويجعل مايكسوه ويطعمه من زكاة ماله ففى الكسوة لاشك فى الجواز لوجود الركن وهوالتمليك .واما الاطعام فما يدفعه اليه بيده يجوزايضا لماقلنا، بخلاف ما يأكله بلادفع اليه .(شامى ج:۲ص:۲۵۷)

(۲) ولايجوزدفع الزكوة الى من يملك نصابا اى مال كان ، الفتاوى الهنديه ،كتاب الزكوة الباب السابع فى المصارف ج۱ص:۱۸۹)

(۳) ويجب العشرعند أبى حنيفة رحمه الله تعالى فى كل ماتخرجه الأرض من الحنطة و الشعيروالدخن والأرزواصناف الحبوب والبقول والرياحين والاورادوالرطاب وقصب السكروالذريرة والبطيخ والقثاء والخياروالبازنجان والعصيرواشباه ذلك مماله ثمرة باقية أوغيره باقية قل أوكثر.عالمگیرى ج:۱ص:۱۸۶ ،البحرالرائق ج:۲ص:۲۳۷ باب العشر ط:سعيد، ردالمختارج:۲ص:۳۲۵ ،باب العشرط:سعيد)

(٤) الزكوة واجبة فى عروض التجارة وفى المضمرات يريد بالعروض ماخلا الذهب والفضة والسوائم .(الفتاوى التاتارخانيه ، كتاب الزكوة الفصل الثالث فى بيان زكوة عروض التجارة ج:۲ص:۲۳۷ ،البحرج:۲ص:۲۲۸ ،هنديه ج:۱ص:۱۷۹ ،ط:رشيديه ، و فى الولوالجية يقوم يوم حال عليها الحول بالغة مابغلت .(حواله بالا ج:۲ص:۲۳۸)

واجب نہیں ہوگی البتہ اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر ہے تو اس پر سال گذرنے کے بعد زکوۃ واجب ہوگی۔ (۱)

الائنس موٹرز والی رقم

☆...... چونکہ الائنس والے اس رقم کے منکر نہیں تھے اس لئے جتنی رقم مل رہی ہے اس سے سابقہ زمانے کی زکوۃ حساب کر کے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر الائنس والے رقم کے منکر ہوتے یا ان کا نام ونشان نہ ہوتا اور جائیداد وکاروبار نہ ہوتا پھر اس کے بعد رقم ملتی تو اس صورت میں گذشتہ زمانے کی زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ جس سال میں رقم ملی ہے صرف اس سال کی زکوۃ ادا کرنے سے ذمہ داری ادا ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ مال ضمار کے حکم میں ہے۔ (۳)

الماس

الماس یا الماس سے بنے ہوئے زیورات پر زکوۃ واجب نہیں ہے ہاں اگر تجارت کے لئے ہیں تو زکوۃ لازم ہے۔ (۴)

---

(۱) قوله فی عروض التجارة بلغت نصاب ورق أوذهب ......قيد بكونها للتجارة لانها لو كانت للغلة فلازكوة فيها .(البحرالرائق كتاب الزكاة باب زكوة المال ج۲ص:۲۲۸، ط:ايچ ايم سعيد،وكذا فى التاتارخانية كتاب الزكاة الفصل الثالث فى بيان زكوة عروض التجارة ج: ۲ ص: ۲۳۹ ،ادارة القرآن)

(۲) الدين على المفلس المقرسبب لوجوب الزكوة ، الفتاوى السراجيه ،كتاب الزكوة باب زكوة الديون ص: ۲۵ ط:سعيد. البحرالرائق ج:۲ص:۲۰۷ ط:سعيد بدائع الصنائع ج: ۲ص: ۹، سعيد)

(۳) ويشترط ان يتمكن من الاستمناء بكون المال فى يده أويد نائبه ، فإن لم يتمكن من الاستمناء فلازكاة عليه ،وذلك مثل مال الضمار.......ومن مال الضمارالدين المجحود و المغصوب اذا لم يكن عليهما بينة .(الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب الاول ج:۱ص: ۱۷٤ ،البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷ ،بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹ ط:سعيد شامى ج: ۲ص: ۲٦٦ ط:سعيد)

(٤) وكذا (لايجب الزكوة فى)الجوهرواللؤلوواليااقوت والبلخش والزمردونحوها الفتاوى الهنديه ،كتاب الزكوة الباب الاول ج: ۱ص: ۱۷۲ ط:رشيديه. البحر ج: ۲ص: ۲۳٦ ، شامى ج: ۲ ص: ۲۷۳ تتارخانية ج: ۲ص: ۳٤۲)

امام کو رسم کے طور پر زکوۃ دینا

بعض علاقوں میں امام کے لئے کسی قسم کی تنخواہ مقرر نہیں کرتے بلکہ یہ رسم ہے کہ نمازی حضرات اور علاقے کے لوگ اس امام کو زکوۃ دیتے ہیں اور امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں شرعاً یہ صورت درست نہیں، اور ایسے لوگوں کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ اجرت کی مانند ہے، اور اجرت میں زکوۃ دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۱)

ہاں اگر امام کو امامت کی اجرت الگ دی جائے، اور غریب محتاج اور مقروض ہونے کی وجہ سے اس کو زکوۃ الگ دی جائے تو صحیح ہے زکوۃ ادا ہو جائے گی اور امام کے ساتھ مدد بھی ہو جائے گی۔ (۲)

امام کو زکوۃ دینا

☆...... اگر امام غریب ہے، صاحب نصاب نہیں ہے، یا مقروض ہے تو اس کو زکوۃ دینا اور امام کے لئے زکوۃ لینا جائز ہوگا، اور ایسی صورت میں کمیٹی اور نمازیوں کے لئے امام کو دوسروں پر ترجیح دینا زیادہ مناسب ہوگا تاکہ وہ معاش سے بے فکر ہو کر دین کا کام کر سکے۔ (۳)

---

(۱) ولو نوى الزكاة بمايدفع المعلم إلى الخلفية ولم يستاجره ، ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزاه وإلافلا، وكذا مايدفعه إلى الخدم من الرجال والنساء فى الاعيادوغيرها بنية الزكاة .(عالمگيرى ج:١ ص: ١٩٠ ،تتارخانية ج:٢ ص:٢٧٨ ،من توضع الزكاة فيه ، شامى ج:٢ ص:٣٥٦ ،باب المصرف ط:سعيد)

(۲) منها الفقيروهومن له ادنى شئ وهومادون النصاب اوقدرالنصاب غيرتام و هو مستغرق فى الحاجة فلايخرجه عن الفقرملك نصب كثيرة غيرتامة اذا كانت مستغرقة بالحاجة. (فتاوى عالمگيرى كتاب الزكوة الباب السابع فى المصارف ج:١ ص:١٨٧ ،رد المحتار ج:٢ ص: ٣٣٩ ،باب المصرف ،البحرالرائق ج:٢ ص: ٢٤٠ ، بدائع ج:٢ ص:٤٣ ط:سعيد)

(۳) التصدق على الفقيرالعالم افضل من التصدق على الجاهل كذا فى الزاهدى .(الفتاوى الهنديه كتاب الزكوة الباب السابع فى المصارف ج:١ ص:١٨٧ ،شامى ج:٢ ص:٣٥٤ باب المصرف ط:سعيد)

☆...... اور اگر امام غریب نہیں بلکہ نصاب کا مالک ہے، تو جان بوجھ کر ایسے امام کو زکوۃ دینا اور امام کے لئے زکوۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

☆...... زکوۃ اور صدقات واجبہ کی رقم امام کو امامت کی اجرت اور تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کی رقم بلاعوض (مفت میں) مالک بنا کر دینا شرط ہے، کسی چیز کے عوض میں دینے کی صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۲)

☆...... بعض علاقوں میں مسجد کے امام کو ہر حال میں زکوۃ کا مستحق سمجھتے ہیں یہ بھی درست نہیں اس لئے مستحق ہونے کی صورت میں زکوۃ دیں ورنہ نہیں (۳) بلکہ زکوۃ کے علاوہ صدقات نافلہ اور ہدیہ، تحفہ سے مدد کریں۔ (۴)

امانت کی رقم پر زکوۃ

☆...... اگر کسی کی امانت کی رقم آپ کے پاس ہے تو اسکی زکوۃ نکالنا آپ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ اس کی زکوۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے، اگر اس نے آپ کو زکوۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم سے زکوۃ ادا کر سکتے ہیں۔ (۵)

---

(۱) وإذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف ام لافهو على الجواز إلا أنه اذا تبين أنه غير مصرف الخ. عالمگیری ج:۱ص:۱۹۰، شامی ج:۲ص:۳۵۲، البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۷)

(۲) هی تمليك المال من فقيرمسلم غيرهاشمي ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. (البحر الرائق كتاب الزكاة ج:۲ص:۲۰۱، ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۷۰ شامی ج:۲ص:۲۵۷، ولونوى الزكاة بمايدفع المعلم الى الخليفة و لم يستاجره ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزأه والا فلا. عالمگیری ج:۱ص:۱۹۰، تتارخانية ج:۲ص:۲۷۸، شامی ج:۲ص:۳۵۶)

(۳) ولايجوزدفع الزكاة إلى من يملك نصابا أى مال كان الخ عالمگیری ج:۱ص:۱۸۹، شامی ج:۲ص:۳۴۷، باب المصرف، البحر الرائق ج:۲ص:۲۴۴).

(٤) قال صلى الله عليه وسلم: "تهادوا تحابوا" (الدرمع الردج:۵ص:۶۸۷ كتاب الهبة).

(۵) وسبب افتراضها ملك نصاب حولى تام الخ. الدرالمختاركتاب الزكاة ج:۲ ص:۲۵۹، ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ص:۲۰۲ هنديه ج:۱ص:۱۷۲ ط:رشيديه)